دہلی اردو اخبار

۱۸۴۱

ترتیب و تہذیب

پروفیسر ارتضیٰ کریم

شعبۂ اردو، دہلی یونی ورسٹی، دہلی

دہلی اردو اخبار

۱۸۴۱

یہ کتاب
قومی کونسل برائے فروغِ اُردو زبان
کے مالی تعاون سے شائع کی گئی ہے۔

دہلی اردو اخبار

۱۸۴۱

ترتیب و تہذیب

پروفیسر ارتضیٰ کریم

شعبۂ اردو

DEPARTMENT OF URDU

پیش کش

شعبۂ اردو، دہلی یونی ورسٹی، دہلی

سلسلۂ مطبوعات شعبۂ اُردو، دہلی یونی ورسٹی

نام مجلّہ : دہلی اُردو اخبار: 1841
مرتبہ : ارتضیٰ کریم، پروفیسر اور صدر، شعبۂ اُردو، دہلی یونی ورسٹی، دہلی
سنہ اشاعت : 2010
قیمت : تین سو روپے
مطبع : ایچ۔ایس۔آفسیٹ پرنٹرز، نئی دہلی-2
پیشکش : شعبۂ اُردو، دہلی یونی ورسٹی، دہلی

DELHI URDU AKHBAR : 1841

Edited by
IRTEZA KARIM
Prof & Head
Department of Urdu
University of Delhi
Delhi-110007

ISBN : 978-81-8042-164-8
Rs.300/-

تقسیم کار :
موڈرن پبلشنگ ہاؤس 9، گولا مارکیٹ، دریا گنج، نئی دہلی-110002

پروفیسر خواجہ احمد فاروقی

پروفیسر گوپی چند نارنگ

پروفیسر قمر رئیس

پروفیسر ظہیر احمد صدیقی

ڈاکٹر صدیق الرحمٰن قدوائی

ڈاکٹر شریف احمد

ڈاکٹر مغیث الدین فریدی

پروفیسر محمد حسن

پروفیسر شمیم نکہت

پروفیسر عبدالحق

پروفیسر فضل الحق

پروفیسر امیر عارفی

ڈاکٹر فرحت فاطمہ

ڈاکٹر تنویر احمد علوی

پروفیسر عتیق اللہ

پروفیسر سید صادق علی

ڈاکٹر عابدہ بیگم

ڈاکٹر عبدالحئ

ڈاکٹر شارب ردولوی

ڈاکٹر نکہت ریحانہ خان

فہرست

احوالِ واقعی

پروفیسر ارتضیٰ کریم

"1841، 1851اور 1857 کے

'دهلی اردو اخبار' کے

یه بوسیده شمارے

—— مجھے اس وقت دستیاب ھوئے، جب میں نے10/ اپریل2008کو شعبۂ اردو کی صدارت کی ذمه داریاں سنبھالیں—پروفیسر خواجه احمد فاروقی تقریباً 15 سال تک صدر شعبۂ اردو، دهلی یونی ورسٹی رهے، اُن کا زمانۂ صدارت 6/ جون1973کو ختم هوتا هے. ان کے بعد پروفیسر ظہیر احمد صدیقی نے صدر شعبه کے فرائض انجام دیے—— یه وه ارباب فکر ونظر تھے جو خواجه احمد فاروقی کے معاصر نه رهے هوں مگران کی حیثیت خواجه احمد فاروقی کے حوالے سے ماضی قریب کی ضرور تھی—شعبه کے علمی اور ادبی کارنامے ان کے سامنے هی منظر عام پر آرهے تھے—'دهلی اردو اخبار' کی تحقیق وتدوین اور اشاعت بھی اسی عصر کا قصه هے مگر جانے کیوں کسی نے پروفیسر خواجه احمد فاروقی کے بعد، اس بات کی طرف توجه نه کی که آخر ان الماریوں میں کیا هے؟یا یه سوال که کیا خواجه احمد فاروقی نے نشرواشاعت کے اپنے سارے کام مکمل کرلیے یا کچھ 'باقیات الصالحات' اب بھی هیں—؟؟

مجھے اسی تجسس اور سوال نے شعبه میں پڑی ان پرانی اور برسوں سے بند الماریوں کی طرف متوجه کیا. چنانچه میں نے شعبے کے چپراسی جٹے بھگوان کی مدد سے ان میں رکھے کاغذات اور فائلوں کو ٹٹولنا شروع کیا، میں اس وقت حیرت اور خوشی کے ملے جلے احساس سے دوچار تھا، جب مجھے یکے بعد دیگرے 'دهلی اردو اخبار' کے شمارے ملتے چلے گئے—— ان شماروں کو نهایت احتیاط کے ساتھ جھاڑا پونچھا— تو ان کی شکل سامنے آئی— اندازه هوا که پروفیسر خواجه احمد فاروقی ان شماروں پر کام کررهے تھے، اس کی تصدیق ان شماروں پر پائے جانے والے پنسل کے نشانات اور تصحیح سے هوتی هے.

میرے اور خواجہ احمد فاروقی کے زمانۂ صدارت کے درمیان 35سال اور 12صدور کا وقفہ ہے — خدا نے یہ توفیق اور توقیر میرے حصے میں بخشی کہ نہ صرف صدارت کے فرائض انجام دوں — بلکہ شعبۂ اردو دہلی یونی ورسٹی کے پچاس سال مکمل ہونے پر جشنِ زریں تقریبات(1959-2009) کا بھی اہتمام کروں — اور اس حوالے سے شعبۂ اردو کی علمی ، ادبی اور تحقیقی سرگرمیوں کو بھی آگے بڑھاؤں نیز پروفیسر خواجہ احمد فاروقی کے ادھورے کاموں کی تکمیل کرسکوں۔

دہلی اردو اخبار کے یہ شمارے اسی سلسلے کی ایک کڑی ہیں۔ ''

اعتذار

دھلی یونی ورسٹی کے شعبۂ اردو کے مؤسس، اردو ادب کی ناقابل فراموش شخصیت، پروفیسر خواجہ احمدفاروقی کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ کی مساعی جمیلہ کو مجملاً بیان کیا جائے تو کم از کم اس کے چار اھم پھلو منظر عام پر آئیں گے۔

- ادارہ کی حیثیت سے دھلی یونی ورسٹی کے شعبۂ اردو کے قیام کی کوشش اور کامیابی —
- اردوئے معلی کا اجراء اور اس کے کئی خصوصی شمارے — نظام اردو خطبات کا آغاز —
- ذھنی تربیت کے میدان میں طلبا کی اس انداز سے فطری رھنمائی کرنا کہ شاگردوں کی عھد ساز عبقری جماعت کا پیدا ھونا —
- قلم وقرطاس کی دنیا میں میر تقی میر: حیات وشاعری، مرزا شوق لکھنوی، یاد وبودِ غالب، کلاسیکی ادب، ذوق وجستجو، چراغ رہ گذر، یادنامہ، یادیار مھرباں، اردو ادب اور وھابی تحریک، جیسے یادگار ادبی اور علمی کارنامے —

خواجہ احمد فاروقی کی شخصیت کے ان روشن پھلوؤں سے چشم پوشی ممکن نھیں۔ ذیل کی سطور میں آپ کی شخصیت کے درج بالا رخوں کا ذکر نھیں بلکہ وہ سلسلہ زیر بحث ھے جسے موصوف نے آج سے چار دھائی قبل شروع کیا تھا اور جسے اُس وقت بھی اردو صحافت میں انتھائی احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا اور تادم تحریر بھی اردو صحافت اس کے لیے شعبۂ اردو، اور خواجہ احمد فاروقی کی احسان مند ھے۔

آپ نے دھلی کے قدیم ترین اردو ھفت روزہ خبر نامہ 'دھلی اردو اخبار' کی ترتیب وتدوین کا سلسلہ شروع کیا تھا اور اس ضمن میں 1840 کے تمام دستیاب شدہ آثار کو جانکاہ کاوش سے شرمندۂ طباعت کیا۔ دھلی اردو اخبار کے اس مجموعہ کے مطالعہ پر قاری اس حقیقت کو بخوبی درک کرسکتا ھے

کہ ایک صدی سے زیادہ کی مدت گذر جانے پر زبان وبیان کے نہ صرف خدوخال ہی بدل چکے تھے بلکہ زبان اردو تعمیر وتشکیل اور شکست وریخت کی منزلوں سے گزرتی ہوئی نمو کے ساتھ ساتھ بالیدگی سے دوچار تھی۔ ایسے میں قدیم شہ پاروں پر گرفت رکھنا اور پھر قابل فہم بناکر پیش کرنا دقت طلب امر تھا۔ بدلے ہوئے املوں اور جملوں کی ساخت انگریزی لفظوں کے اردو کے قالب میں منتقل ہوجانے کے بعد صوتی اعتبار سے ناقابل قرأت اور معنی ومفاہیم سے دور افتادہ عبارت کو قابل فہم بناکر پیش کرنے میں جس جگر کاوی کا ثبوت انھوں نے پیش کیا ہے اس کا اندازہ تحقیق وتالیف کی دنیا سے وابستہ افراد بخوبی لگاسکتے ہیں اور یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ خواجہ احمد فاروقی نے اس بار گراں کو بہ طریقِ احسن انجام دیا ہے۔

اردو کے قدیم ترین خبرناموں میں سے 'دھلی اردو اخبار' بھی ایک ہے۔ اس کے مالک ومدیر شمس العلماء مولانا محمدحسین آزاد کے والد مولوی محمد باقر دھلوی تھے۔ ابتدا میں یہ خبرنامہ انگریزوں کی حمایت اور ان کے پروپیگنڈہ کا ایک بڑا آلۂ کار تھا لیکن صہیونی طاقتوں کی ریشہ دوانیوں نے اسے بھی انگریزوں کامخالف بنادیا اور چند برسوں کی مدت میں استعمار کی بھرپور حمایت کرنے والا اتنی ہی شدت سے اس کا مخالف نظر آتا ہے۔

دھلی اردو اخبار کی اھمیت وافادیت کثیر الجہات ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خواجہ احمد فاروقی کی دُور رَس اور محققانہ نگاھوں نے اس حقیقت کو کئی دھائی پہلے ہی محسوس کرلیا تھا اور ان منابع کا پتہ لگایا، جہاں دھلی اردو اخبار کے پرانے شمارے موجود تھے۔ مثلاً نیشنل آرکائیوز، نئی دھلی، ادارۂ ادبیات اردو حیدر آباد، ذخیرۂ قاسم علی سجن لال، عثمانیہ یونی ورسٹی وغیرہ اور آپ نے پرانے بوسیدہ شماروں کو دوبارہ نقل کراکے انھیں محفوظ بھی کرایا۔

آج سے پانچ چھ دھائی قبل یونی ورسٹیوں اور کالجوں کی مالی حالت اتنی قوی نہیں ہوا کرتی تھی جتنی کہ آج ہے۔ اس کے علاوہ جدید ٹکنالوجی بھی مفقود تھی جس کی وجہ سے آج معمولی نظر آنے والا عمل اس وقت جوئے شیر لانے کا مترادف ہوا کرتا تھا۔ ایسے جگر سوز حالات میں بوسیدہ اور ناقابل فہم متن کو نقل کراکے محفوظ کرانا یقینا مشکل ترین مرحلہ رہا ہوگا اور اس حقیقت کی طرف خود موصوف نے دھلی اردو اخبار کے 1840 کے مجموعۂ اخبار کے مقدمہ میں اشارہ کیا ہے۔ بھر حال دھلی اردو اخبار کے 1840 کے مختلف دستیاب شمارے نئے سرے سے نہ صرف حاصل کیے گئے بلکہ اشاعتی مراحل سے گذر کر ارباب فکرونظر کے سامنے آئے اور داد وتحسین بھی حاصل کی۔ اس مطبوعہ مجموعہ کے مقدمہ میں خواجہ احمد فاروقی نے اس اخبار کی اھمیت اور افادیت پر بہت جامع اور مدلل گفتگو کی ہے۔ اس مقام پر دھلی اردو اخبار (1840)،مرتبہ: خواجہ احمدفاروقی (مطبوعہ:1972) کے مقدمہ کے حوالے سے چند

توجه طلب امور کی وضاحت ضروری ھے:

- پروفیسر خواجہ احمد فاروقی نے مقدمہ کے صفحہ 'و' پر ان جگھوں کی نشاندھی توضرور کی کہ دھلی اردو اخبار کے پرانے شمارے کھاں کھاں پائے جاتے ھیں لیکن اس کی صراحت نھیں فرمائی کہ 1840 کے وہ شمارے جنھیں وہ کتابی شکل میں شائع کررھے ھیں ، انھیں کھاں سے حاصل ھوئے؟
- دوسری اھم بات یہ ھے کہ کتابی شکل میں شائع ھونے والے1840 کے اس مجموعہ میں جن شماروں کے موجود نہ ھونے کا ذکر انھوں نے کیا ھے مثلاً163 ,164 ,166 ,174 ,182 ,176, 198-188(مقدمہ ص'و') ان میں سے شمارہ نمبر 176،183اور 188سے198تک کے پرچے مجموعہ میں موجود ھیں۔

ص185پر شمارہ نمبر180بتاریخ12/اگست1840درج ھے جب کہ اس جگہ 2/اگست ھونا چاھیے۔ اسی طرح اس کے بعد کا شمارہ جوصفحہ194پر موجود ھے اس میں تاریخ19/اگست1840درج جب کہ صحیح تاریخ9/اگست1840ھونی چاھیے۔ ان میں سے اخیر کے دو موارد سھو کتابت ھیں۔1840 کے اس مجموعہ اخبار سے متعلق یہ وضاحت بھی ضروری ھے اس کا آغاز شمارہ نمبر 153مورخہ26/ جنوری1840 سے ھوتا ھے اور اختتام شمارہ نمبر200مطابق20/ دسمبر 1840پر ھے۔ اس طرح اس مجموعہ میں ابتدا کے تین شمارے: شمارہ نمبر 150مطابق 5/جنوری 1840، شمارہ151 مطابق 12/ جنوری1840اور شمارہ نمبر 152 مطابق 19/ جنوری 1840اور آخر کا شمارہ 201مطابق 27/دسمبر 1840بھی شامل نھیں ھے۔

درج بالا وضاحتیں دھلی اردو اخبار 1840 کے اس مجموعہ سے متعلق تھیں جسے شعبۂ اردو دھلی یونی ورسٹی نے1972میں خواجہ احمد فاروقی کے زیر ادارت شائع کیا تھا۔

یہ مقام مسرت ھے کہ شعبۂ اردو، دھلی یونی ورسٹی نے گلشن علم وادب کی آبیاری میں نصف صدی کا ایک طویل سفر طے کیا اور اب اپنی بے لوث خدمتوں کے ان پچاس برسوں کی یاد میں **'جشن زرّیں تقریبات(2009-1959)'** منارھا ھے۔ساتھ ھی خواجہ احمد فاروقی کو ان کی بے مثال خدمت کے حوالہ سے یاد کرتے ھوئے 'دھلی اردو اخبار' کے اسی ناتمام سلسلہ کے بقیہ شماروں کو نہ فقط شایع کرارھا ھے بلکہ خواجہ احمد فاروقی کی خدمات کے حضور میں خراج عقیدت پیش کرنے کی سعادت بھی حاصل کررھا ھے۔

زیر نظر مجموعہ 1841کے دھلی اردو اخبار کے شماروں پر مشتمل ھے۔ یہ مجموعہ بھی سماجی، سیاسی ، معاشی ، اقتصادی اور ادبی نقطۂ نظر سے بھت اھم ھے اور مشرق وسطیٰ کے سیاسی حالات اور خاص طور پر مشرق بعید اور Indian Sub- Continent کے سیاسی عدم استحکام کے اسباب، شورش، بغاوت، یورش، استحصال، مستضعفین ومحرومین سبھی کے درد و کرب کا منثور مرثیہ ھے۔ شناور جس نھج

سے بھی غواصی کرے گا اس کا دامن مراد موتیوں سے بھر جائے گا۔ چشم بینا ہر حال میں کچھ نئی خبر ضرور حاصل کرلے گی۔

1841 کے "دھلی اردو اخبار" کے زیر نظر مجموعہ میں چند موارد قابل توجہ ھیں جن کی نشاندھی ضروری ھے۔

- زیر نظر مجموعہ شمارہ نمبر 203مورخہ 10/ جنوری 1841سے شروع ہو کر شمارہ نمبر253 مورخہ 26/ دسمبر 1841پر تمام ہورھا ھے۔ اس طرح ھم پاتے ھیں کہ ابتدا کا شمارہ نمبر 202بتاریخ 3جنوری 1841 موجود نہیں ھے۔ اس کے علاوہ درج ذیل شمارے بھی نہیں ھیں مثلاً:
- اس مجموعہ میں شمارہ نمبر 206بتاریخ، 31/ جنوری1841، شمارہ نمبر207بتاریخ 7/فروری1841، شمارہ نمبر229بتاریخ 11/ جولائی1841، شمارہ نمبر231بتاریخ 25/ جولائی 1841، شمارہ نمبر 232، بتاریخ یکم اگست ، شمارہ نمبر233بتاریخ8/اگست، شمارہ نمبر 239 بتاریخ 19 ستمبر،شمارہ نمبر240بتاریخ26/ ستمبر ، شمارہ نمبر 241بتاریخ3/اکتوبر، شمارہ نمبر243،بتاریخ17/اکتوبر، شمارہ نمبر245بتاریخ31/اکتوبر اور شمارہ نمبر246بتاریخ7/ نومبر 1841 بھی موجود نہیں ھے۔
- نقل شدہ مسودہ میں یہ بھی نظر آیا کہ شمارہ نمبر210بتاریخ 28/فروری1841 کے متن میں نمبر شمارہ 209 درج ھے، نہیں معلوم یہ اصل شمارہ کی غلطی ھے یا اس مسودہ کے ناقل کا سہو ھے۔ اسی طرح
- شمارہ نمبر 213،214،215،216،217کو 113،114،115،116اور 117 لکھا گیا ھے۔ اس تسامح کی بھی وضاحت فی الوقت ممکن نہ ہوسکی کہ آیا یہ غلطی 'دھلی اردو اخبار' کے اصل پرچوں کی ھے یا یہ بھی قصور ناقل ھے۔
- درج ذیل شمارے ایسے تھے جن میں عبارت جا بہ جا سے غائب تھی یا متعدد سطریں نہ تھیں یا غیر واضح اور اس جگہ 'کذا' تحریر تھا جیسے شمارہ نمبر 235 بتاریخ 22/اگست1841؛237 بتاریخ 5/ ستمبر؛ 238 بتاریخ 12/ ستمبر؛242بتاریخ 10/اکتوبر اور 244بتاریخ 24اکتوبر 1841۔
- 'دھلی اردو اخبار' کے اس متن میں یہ بھی پہلو سامنے آیا کہ انگریزی سرکار کے طویل اعلانیوں (سرکلرس) میں کہیں کہیں نمبر شمار میں یاتو توارُد واقع ہوا ھے یا آگے بڑھ گیا ھے۔ مثلاً صفحہ163پر نمبر شمار کے تسلسل میں غلطی ھے۔ اس کی دو صورت ہوسکتی ھے یا تو سرے سے نمبر شمار نقل ہونے سے رہ گیا اور اگلا پیراگراف شروع ہوگیا۔ یا ایک گنتی شمار میں غلطی سے آگے بڑھ گئی اور یہ سلسلہ آگے بڑھتا رھا۔ مثلاً نمبر شمارہ 6کے بعد8 لکھا اور اس کے بعد9اور 10وغیرہ۔ یا نمبر شمارہ7اصلاً نقل ہونے سے رہ گیا اور اگلا مواد نقل ہوا۔ (واللّٰہ اعلم) بہر حال اس طرح کی صورت پائی جاتی ھے۔

درج بالا موارد مسودہ کے متن سے متعلق تھے۔ ذیل کی وضاحتیں اس مسودہ کوموجود ہ شکل میں لانے سے متعلق ھیں:

- پوری کوشش یہ کی گئی ھے کہ اصل متن سے کسی طرح کی چھیڑ چھاڑ نہ کی جائے اور جملوں کی ترتیب کو بعینہ نقل کیا جائے ۔البتہ تبدیلی فقط ھندوستان کے شہروں کے سلسلہ میں کی گئی ھے اور اسے موجودہ اِملے میں لکھا گیا ھے مثلاً مھرٹھہ کو میرٹھ، بنبئی کو بمبئی، مائی سور کو میسور ، مندراس کو مدراس، بداؤں کو بدایوں، گانو کوگاؤں، کمَل کو کمبل، سالیانہ کو سالانہ، ایڈیو کیشن کو ایجو کیشن ،ماھیانہ کو ماھانہ ،اکونٹنٹ کو اکاؤنٹنٹ اورڈپٹی کو ڈپو ٹی وغیرہ۔
- دوسری طرف ان جگھوں یا شھروں کے نام جن کے آخر میں گڈھ اور گڑھ دونوں رائج تھے لیکن اب زیادہ تر گڑھ سے ھی تلفظ کیے جاتے ھیں انھیں گڈھ کے بجائے گڑھ لکھا گیا ھے مثلاً علی گڈھ کو علی گڑھ ، اعظم گڈھ کو اعظم گڑھ یا گڈھی کو گڑھی وغیرہ۔
- انگریزی لفظوں کے اِملے بھی آج سے بالکل مختلف تھے مثلاً اجنٹ ، جانٹ ، اورڈر وغیرہ انھیں موجودہ رائج املے ایجنٹ، جوائنٹ ، آرڈر وغیرہ کی طرح لکھا گیا ھے۔
- قدیم طرز تحریر میں یائے معروف اور یائے مجھول میں چوں کہ تفریق نھیں تھی اس وجہ سے متن کی قرأت میں دشواری آتی تھی لھذا اس جگہ بھی رائج املے کو ھی اختیار کیا گیا ھے۔

افادیت

- اردو صحافت کی تاریخ میں تو دھلی اردو اخبار کی اھمیت نمایاں ھے ھی ـــادبی اور لسانی نقطۂ نظر سے بھی دھلی اردو اخبار کے بہ شمار اھمیت کے حامل ھیں۔ زبان وبیان کے ارتقائی عمل پر تحقیق کرنے والے دانشوروں اور اسکالروں کے لیے بھی یہ مجلہ معلومات کا منبع ھے۔ بھت سے الفاظ بدل چکے ھیں اور بھتیرے محاورے تقریباً متروک ھوگئے ھیں اور کھیں کھیں پر الفاظ کی وہ ترکیبیں ھیں جو آج رائج نھیں۔ مثلاً 'گوشِ زد' (ص226) اگرچہ گوش گذار آج بھی مستعمل ھے۔
- تذکیر وتانیث کے سلسلہ میں بھی کھیں کھیں موجودہ زبان وبیان سے فرق نظر آتا ھے جیسے پولیس کو مذکر (ص338)، امید کو مذکر (ص283) لکھا گیا ھے۔ ان کے علاوہ کچھ صریحی غلطیاں بھی نظر آئیں مثلاً تیار کو طیار لکھا گیا ھے جب کہ تیار فارسی کا لفظ ھے۔ اس کے معنی ھیں درست، موجود اور مستعد و غیرہ اور طیار عربی زبان کا لفظ ھے جس کے معنی ھوتے ھیں 'اڑنے والا، تیز فھم' وغیرہ۔
- اسم جامد کے املوں کا فرق اتنا اھم نھیں مثلاً ایران کے دارالسلطنت کو پھلے طھران لکھا جاتا تھا اب اسے ت سے لکھتے ھیں یعنی تھران لیکن عراق میں پائے جانے والے دریا فرات کو 'فراط' (ص364) لکھا

گیا ہے، یہ املا ضرور اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔

اس اخبار کے مطالعہ سے یہ بات بھی سامنے آئی کہ واحد سے جمع بنانے میں بڑی حد تک آزادی تھی۔ مثلاً داروغہ سے داروغگان (ص316)ڈگری سے ڈگریات (ص264) عملہ سے عملگان چٹھی سے چٹھیات وغیرہ۔

کچھ املے آج بالکل بدل چکے ہیں مثلاً اس وقت 'باروت' کہتے تھے یہ ترکی ترکیب ہے آج 'بارود' لکھتے ہیں یہ فارسی ترکیب ہے۔ اس ضرورت کو شدت سے محسوس کیا گیا کہ اس طرح کے تمام موارد کو اشاریہ اور تعلیقات کے ذریعہ واضح کیاجائے لیکن اس مجموعۂ اخبار کی ضخامت مزید صفحات کی متحمل نہیں تھی لہٰذا اس اہم ضرورت سے صرف نظر کیا گیا۔ امید ہے کہ ارباب فکرونظر اس مجبوری کوملحوظ رکھتے ہوئے گرفت نہیں کریں گے۔

شکریہ ادا کرنا رسم دنیا بھی ہے اور آئین عبودیت بھی۔ کیوں کہ خود مصحف ربانی کا اعلان ہے 'لئن شکر تم لازید نکم وأن کفرتم ان عذابی لشدید (سورۂ ابراہیم آیت 7)تو اس سلسلہ میں یکے بعد دیگرے چہرے سامنے آتے جارہے ہیں۔ لہٰذا ان کی کوششوں کے حوالے سے نام بہ نام ان معاونین کا ذکر سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لیے' کامصداق ہوگا لیکن اجمالی طور پر ڈاکٹر علاء الدین خان، ریسرچ ایسوسی ایٹ، شعبۂ اردو، دہلی یونیورسٹی قابل شکریہ ہیں جنھوں نے یہ کام خلوص، صبر اور سکون کے ساتھ انجام دیا۔میں خصوصی طور پر صمیم قلب سے ڈاکٹر سید سجاد مہدی حسینی صاحب کا شکریہ ادا کرتاہوں جن کی بے لوث محبت اور انتھک محنت سے یہ خواب شرمندۂ تعبیر ہوا اور حقیقت تو یہ ہے کہ ان کے بے پایاں خلوص کو شکریہ کے الفاظ ٹھیس پہنچاتے ہیں۔

امید ہے کہ ارباب فکرونظر کے پیش نظر شعبۂ اردو، دہلی یونی ورسٹی کی یہ اجتماعی کوشش وقیع قرار پائے گی۔

ارتضیٰ کریم

پروفیسر وصدر، شعبۂ اردو
دہلی یونی ورسٹی، دہلی
10 دسمبر 2009

دہلی اردو اخبار

نمبر 203 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی، اور بیس روپے سالانہ

10 / جنوری 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

اشتہار

مشکوٰۃ شریف مترجم ساتھ ترجمے اور فوائد کے، بیچ زبانِ اردو کے، جو نواب قطب الدین خان صاحب نے بہت کوشش سے بہ استصواب مولوی محمد اسحاق صاحب کے ترجمے اور فوائد لکھے ہیں، مع متن کے نہایت احتیاط سے اس چھاپہ خانے میں چھپتی ہے۔ ایک رُبع تمام ہو چکا ہے، دوسرا رُبع بھی قریب نصف کے آ پہنچا ہے۔ اس کے لکھنے والے اور صحیح کرنے والے سب بموجب صواب دید نواب صاحب موصوف کے مستعد دین دار لوگ ہیں۔ جس کسی کو خریداری منظور ہو، مہتمم کو لکھے۔ قیمت اس کتاب کی، جو شخص اب درخواست کرے اور جتنی چھپ چکی ہے اس کی قیمت ادا کر کے لے لے تو لہ 32 روپیہ قیمت کُل کتاب کی ہے، اور جو سب چھپ چکے گی اور اُس وقت سب کتاب لے گا تو قیمت 40 روپیہ۔

احکام

مسٹر آر۔ ایچ۔ پی کلارک صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر بریلی کے نے پندرویں فروری 41ء تک رخصت حاصل کی بذریعہ سارٹی فیکٹ ڈاکٹر کے۔ مسٹر ڈبلیو آر لمنسن مجسٹرٹ اور کلکٹر بدایوں کے نے پانچویں تاریخ ماہِ حال سے رخصت چھ ہفتوں کی لی اور مسٹر کوکس صاحب تاصدر حکم ثانی بجائے صاحب موصوف کے کام کریں گے۔ رخصت دی ہوئی مسٹر جی۔ ایچ۔ کلارک صاحب قایم مقام جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپیوٹی کلکٹر بجنور کو بیچ احکام 9 / تاریخ ماہِ گذشتہ کے، 15 / تاریخ ماہِ حال سے شروع ہوں گے۔

آنریبل لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے عہدہ ہائے مفصلۂ ذیل تقسیم کیے: مسٹر جی۔ ایچ۔ کلارک بطور قایم مقام جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپیوٹی کلکٹر مراد آباد کے ہوئے۔ اور مسٹر اے۔ ریکس صاحب جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپیوٹی کلکٹر بجنور کے ہوئے۔ محمد لطیف صدر امین گورکھپور بطور قائم مقام تاصدورِ حکم ثانی، صدر امین اعلیٰ بنارس کے ہوئے۔

قلعہ کالک

از روئے ایک اخبار کے حالِ مفصل تسخیر کلکٹر مذکور کا اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ 15 / تاریخ ماہِ گذشتہ یعنی روزِ کلانِ صاحبان عالیشان کو، کشن سنگھ قلع دار نے قلعہ کو مع تین سو آدمیوں کار آزمودہ اور جنگی، سپرد میجر فاسٹر صاحب کے کردیا۔ اب تک، مردمانِ مذکورین مقیّد ہیں۔ کہتے ہیں کہ نہ مذکور چنداں مستحکم نہیں ہے۔ جیسا کہ مشہور تھا، اور اگر اتواپ قلعہ شکن روانگی نصیر آباد کی، پیشتر اس کے [ص 1 کالم 2] فتح ہوجانے کے پہنچتیں، تو چھ گھنٹے میں قلعہ خالی ہوجاتا۔ یہ خوش اقبالی میجر موصوف کی ہے کہ پیش از پہنچنے سپاہِ نصیر آباد کے، یہ نہ مضبوط خالی ہوگیا۔ لچھمن سنگھ مختارِ راج جے پور بھی کیمپ انگریزی میں ہے۔ کہتے ہیں کہ اس نے کہہ سُن کر قلعہ مذکور کو مسمار ہونے سے روکا ہے، اور اغلب ہے کہ اسیرانِ قلعہ کو بھی قید سے خلاص کروائے گا۔ میجر موصوف کے بازو میں گولی لگی تھی، مگر ہڈی بچ گئی ہے، دریافت ہوتا ہے کہ محاصرہ کرنے والوں میں سے قریب دو سو ساٹھ آدمیوں کے کشتہ اور زخمی ہوئے ہیں اور حال مقتولوں اور مجروحوں مردمانِ قلعہ کا ابھی کچھ دریافت نہیں ہوا۔ کرنیل پیو صاحب مع سپاہ ہمراہی کے مقامِ ڈوڈو میں کہ دو منزل پر قلعہ کالک سے واقع ہے، آپہنچے تھے مگر حال فتح قلعہ کا سُن کر پھر نصیر آباد کو پھر گئے۔

کوٹ گڈھ

واضح ہوتا ہے کہ پلٹن نصیری جو کہ چند مدت سے واسطے دیکھنے حال سکھوں کے گئی تھی، سو اس کے پہنچنے کو مردمانِ مقام کلو نے واسطے اپنی مدد کے سمجھ کر، سکھوں پر حملہ کیا اور قریب چار پانچ سو آدمیوں کے مار ڈالے، جب کہ تھوڑے سے آدمی سکھوں میں سے رہ گئے تو وہ بہ مجبوری قلعہ جات میں چلے گئے، مگر مردمانِ بے رحم کلو نے وہاں بھی انہیں ستایا، اکثر آگ لگا دی اور اکثر انہیں رسد نہ پہنچنے دی اور بھوکا مارا۔ غرض کہ بباعث جانے پلٹن نصیری کے، عوضِ مفاد، قباحت ہوئی۔ لفٹنٹ او برائن صاحب ایک سو بیس آدمیوں سے کوٹ گڑھ میں ہی مقیم ہیں اور اپنے آدمیوں کو کنارۂ ستلج پر رام پور تک پھیلا رکھا ہے اور راجۂ کلو سامنے کوٹ گڈھ کے مستعد منتظر ہے کہ بفور آنے سکھوں کے مقابلہ کرے، لیکن سرکارِ لاہور کی طرف سے ابھی راجۂ مذکور پر سپاہ نہیں بھیجی گئی ہے۔ کچھ عجب نہیں کہ سرکارِ لاہور، گورنمنٹ انگریزی سے واسطے تلف ہوجانے ان کے آدمیوں کے دعوے کرے، کیونکہ بباعث جانے پلٹن مذکور کے کوٹ گڑھ میں مردمانِ کلو نے سکھوں پر حملہ کرکے انہیں قتل کیا۔

دوست محمد خان

مشہور ہے کہ دوست محمد خان نے درخواست رہنے کی بیچ مقام لدھیانہ کے کی ہے، مگر صاحب اخبارِ انگلش مین

لکھتے ہیں کہ مقامِ مذکور بہت بہتر ہوگا واسطے سُننے اور شریک ہونے کے ہر ایک فریب اور سازش میں کہ وہاں کے باشندوں اور روسیوں کی طرف سے عمل میں آوے گی، چنانچہ حال مقام ولور کا جہاں کہ ٹیپو سلطان کے بیٹوں کو ملک بطور جاگیر دیا گیا تھا، مصداقِ مقال ہے کہ بباعث ہونے مردمانِ خاندانِ سلطان کے مقامِ ولور میں، سرکشوں نے بہت فتنہ برپا کیا تھا۔

لدھیانہ

[ص 2 کالم 1]

دریافت ہوتا ہے کہ حضرتِ ظل الٰہی شاہ شجاع الملک نے ایک فرمان بنام قاضی محمد حسن ملقب علما خان کے اس مضمون کا بھیجا تھا کہ پیش از روانگی اہالیانِ حرمِ سلطانی کے، ایک پلٹن جوانانِ بلند قامت کی کہ تمام عیبوں سے مبرا ہوں، بموجب مشاہرہ سپاہیانِ انگریزی کے نوکر رکھیں اور تین سو جوان چست و چالاک علاوہ پلٹن مذکورہ کے نوکر رکھ کے سُپرد سیف اللہ خان کمیندانِ ولایتی کے کردیں اور تنخواہ بلادمانِ جدید کے لالہ بنسی دھر ساہوئے چھاؤنی سے لے لیویں۔ وقت پہنچنے پلٹن مذکورہ کے کابل میں روپیہ ساہوئے مذکور کے گماشتے کو دیے جاویں گے۔ سو حسب الحکم قاضی موصوف نے مضمونِ فرمان سے ساہوئے مذکور کو اطلاع دی۔ ساہوکار نے جواب دیا کہ درصورتِ صدورِ فرمان علیحدہ کے بندہ بجا آوری حکم کرے گا، چنانچہ قاضی موصوف نے عرضی اس مضمون کی حضورِ شاہ ممدوح میں بھیجی ہے۔

خبر ہے کہ عنقریب اہالیان حرمِ سلطانی طرف کابل کے کوچ کریں۔ مردمانِ ولایتی مقیم لدھیانہ تیاری اسباب کررہے ہیں اور اجناس و اقمشِ مثلِ پارچہ پوشاکی انگریزی و نبات وغیرہ اشیاء ضروری کے، جو کہ اس طرف نہیں بہم پہنچتی خرید کرتے ہیں لیکن روزِ روانگی ابھی مقرر نہیں ہوا ہے مگر زبانی ولایتوں کے دریافت ہوتا ہے کہ پیش از عید الضحیٰ روانہ ہونگے۔

چند ولایتی جو کہ کئی مہینے سے قلعۂ لدھیانہ میں مقید ہیں، تناول لقمہ ہائے لذیذ اور پہنے پوشاک لطیف سے گورنمنٹ کے بہت شکر گذار ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا سرکار کمپنی کو سلامت رکھے کہ محبوسوں کی بھی اس قدر پرداخت کرتے ہیں۔

کشمیر

واضح ہوتا ہے کہ ان دنوں کشمیر میں غلہ بہت ارزاں ہے اور آبادی شہر بھی نسبت سابق کے زیادہ ہے۔ بباعث انتظامِ ناظم نو کے ایک ہزار دکانیں نئی شال بافوں کی آباد ہوئی ہیں لیکن روزگار حکمِ عنقا رکھتا ہے، بباعث کثرت کاریگروں کے شالباف بصد عسرت گذران کرتے ہیں۔ حال یہ ہے کہ پہلے جو پشم سُفید کو دو تین روپئے کو پانچ سیر آتی تھی، وہ اب دس روپیہ کو بدشوار ہاتھ آتی ہے اور اس پر بھی وہ جوڑہ چادر پشمینہ کا جو کہ عملداری

اسلام میں سو روپیہ قیمت رکھتا تھا، اس کو اب پچاس روپیہ کو بھی کوئی نہیں لیتا۔ تو باوجود گرانی نرخِ پشم کے، مالِ تیار کا اس قدر ارزاں ہونا دلیل ہے، کثرتِ کاریگرانِ پشمینہ کی، اور یہی باعث ہے ان کے روزگار اور مزدوری کے کم ہو جانے کا۔ الحق اگر وہاں کے لوگوں کو اپنے ملک میں لب نان بہم ہوتا تو وہ اپنے وطن مالوف کو کہ ایک بہشتِ بریں ہے، چھوڑ کر آوارۂ دیار و امصار نہ ہوتے۔ وکیل نوابِ مظفر آباد والہ کا حسبِ اصلاحِ ناظم کشمیر کے مع تحایفِ کوہستان طرف لاہور کے روانہ ہوا ہے۔
[ص 2 الم 2]

سکھر

از روئے مضمون ایک چٹھی کے دریافت ہوا کہ مقامِ مذکور میں افواہ تھی کہ درمیان مقام جاوادرّہ اور خندا کے قومِ بلوچ اور بھوگتی اور دوکائی جمع ہوئی ہیں اور لوگوں کو تعجب تھا کہ اس قدر لوگ کہاں سے آن کر جمع ہو گئے۔ غرض کہ دن رات یہی چرچا رہتا تھا کہ اس اثنا میں قریب اَسّی گاڑیوں محمولہ اسباب قیمتی کے جو کہ شکار پور سے چلیں تھیں، بامن وامان دادر میں وارد ہوئیں اور باوجود یہ کہ ان کے ساتھ کچھ سپاہ بھی واسطے محافظت کے نہ تھی، پھر بھی راہ میں ان سے کوئی متعرض نہ ہوا اور تب ثابت ہوا کہ جمع ہونا مردمانِ مذکورہ کا محض افواہ اور افسانہ تھا۔

نصیر خان

واضح ہوتا ہے کہ خانِ مذکور نے دو معتمد اپنے بصیغۂ وکالت کیمپ انگریزی میں واسطے درستیِ معاملہ کے بھیجے تھے اور ایک اقرار نامہ اس مضمون کا دستخط کر دیا تھا کہ میں سکھر میں آ کر اطاعتِ گورنمنٹ انگریزی اختیار کروں گا مگر خان مذکور نے نقضِ عہد و پیماں کیا اور پہاڑوں میں بھاگ گیا اور از روئے مضمون ایک خط کے حالِ مفصل اس طرح دریافت ہوا کہ مقامِ کوٹرو میں لفٹنٹ کرنیل مارشل صاحب نے مع اپنی سپاہ کے خان مذکور کو مع اس کے ہمراہیوں کے گھیر لیا ہوتا، مگر چھوڑ دیا۔ سبب یہ ہوا کہ دو سردار خانِ مذکور کے آئے اور انہوں نے بیان کیا کہ نصیر خان اپنی رضا و رغبت سے عنقریب سکھر میں جا کر متابعت گورنمنٹ اختیار کرے گا۔ اس میں سپاہِ انگریزی واپس بلائی گئی لیکن بفور رہٹ آنے سپاہِ انگریزی کے، دشمنانِ عقرب سیرت نے ان پر بندوقیں سر کیں، چنانچہ ایک سوار زخم تفنگ سے ہلاک ہوا اور نصیر خان پہاڑوں میں مخفی ہوا۔

خبر ہے کہ ذخیرہ ہائے فیروز پور طرف قندھار کے بھیجے جاویں گے، اب افغانستان میں وہاں کے باشندے بہت کم نظر آتے ہیں، جا بجا سپاہ انگریزی ہے۔

سندھ

اُس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ 15/ تاریخ ماہِ گذشتہ کو جنرل بُروکس صاحب مع ہیڈ کوارٹر سپاہِ سندھ

کے کوچ کیا چاہتے تھے لیکن مقامِ مہم ظاہر نہیں ہوا کہ کس طرف کا عزم رکھتے ہیں۔

کپتان برون صاحب رجمنٹ 5 پیادگانِ ہندوستانی کے جنہوں نے کہ مقام کاہن کو مدت تک دشمنوں سے بچایا تھا، اُن کو مسٹر آربل صاحب نے اسسٹنٹ پولٹی کل ایجنٹ مقرر کیا۔ کہتے ہیں کہ بالفعل ملک سندھ میں غارتگر اور چوروں کا زور وشور بہت کم ہے اور مسافروں کو چنداں اندیشہ نہیں رہتا۔

حضورِ والا

[ص 3 کالم 1]

حضورِ انور نے دربار فرما کے، خلعت ملبوس خاص مع تین رقم جواہر مرزا سلیمان شکوہ کے بیٹے کو اور چھ پارچہ تین رقم جواہر مع نیمہ آستیں نواب حامد علی خاں مختار کو اور کنور دیبی سنگھ اور سالگرام اور سرداروں اور داروغہ ہائے کارخانجات کو اور عملہ مرزا مغل وغیرہ کو حسب مراتب دو سو خلعت تخمیناً عنایت فرمائے۔ تخمیناً تین سو روپے نذروں میں آئے۔ مرزا شاہ رخ بہادر نے حافظ داؤد داروغہ نذرونیاز کو طلب کر کے فرمایا کہ تم آمدنی نذرونیاز میں تغلب کرتے ہو، یہ بات تمہارے حق میں خوب نہیں ہے، سزا پاؤ گے۔ نامبردہ نے درجواب عرض کیا کہ فدوی کا کچھ قصور نہیں ہے، کسی نے حضور میں جھوٹ کہا ہوگا۔ بعدازاں مرزائے موصوف نے تنخواہ بیگم صاحبہ اور تمام محل کی بھیج کر، خزانچی کو حکم دیا کہ بغیر ہماری اجازت کے کسی کو روپیہ نہ دو۔ نواب حامد علی خان نے استعفیٰ گزرانا تھا، حضورِ انور نے نامنظور فرمایا اور ارشاد کیا کہ سب کام موافق تمہاری مرضی کے ہوگا، اور مرزا شاہ رخ کو ارشاد کیا کہ حامد علی خاں کو راضی رکھو۔ عرض ہوئی کہ مرزا ولی عہد بہادر ضیاء الدولہ اپنے مختار کو موقوف کیا چاہتے تھے۔ نامبردہ پانچ ہزار روپے جو کہ بابت تنخواہِ مرزا ولی عہد بہادر کے آیا تھا، لے کر اپنے گھر جا بیٹھا اور باوجود طلب بھی نہ گیا، سو ولی عہد بہادر معرفت مرزا شاہ رخ بہادر کے کنور دیبی سنگھ خلف راجہ جے سنگھ رائے کو واسطے مختاری کے بلاتے ہیں۔ مرزا شاہ رخ نے عرض کی کہ بہت سے آدمی کئی کارخانوں میں سے تنخواہ پاتے ہیں، اگر ایک ہی جگہ سے پایا کریں تو بہت انتظام ہووے۔ کہتے ہیں کہ ایسا انتظام جو کہ مرزائے موصوف نے تجویز کیا ہے، اس میں بہتیرے غریب غربا اور عورات بیوہ اور لولے لنگڑے جو کہ کسی کارخانے میں سے چار آنے کہیں سے آٹھ آنے، عرض اسی طرح کوئی دو روپے کوئی تین روپے کوئی کچھ، تنخواہ کارخانجات سے پا کر لب نان کو پہنچتے ہیں۔ اور جان و مال حضور کو دعا کرتے ہیں، بھوکے مرجاویں گے اور ان پر بڑا ظلم ہوگا۔ عرضی نواب احمد قلی صاحب بہادر کی ملاحظہ ہوئی کہ فدوی ارادہ الہٰ آباد کا رکھتا ہے۔ 7 رتاریخ ماہِ حال کو حضورِ انور مع سرداروں اور صاحب قلع دار کے کالے صاحب پیرزادے کے ہاں تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر تک سرود قوالوں کا سُن کر اور پچاس روپے ان کو مرحمت کر کے ایک بٹوہ روپیہ بھرا ہوا پیرزادۂ موصوف کی تواضع کیا اور بعدازاں تبرک تقسیم کر کے داخل قلعہ مبارک ہوئے شلک سلامی حسب معمول عمل میں آئی۔

صاحبِ کلاں بہادر

خط بنام فیض علی خاں جھجر والہ کے جاری ہوا کہ ایک پلٹن انگریزی تمہارے علاقے میں سے نصیر آباد کو جاوے گی، رسد مہیا رکھیں۔

[ص 3 کالم 2] یوم دوشنبہ کو دربار فرمایا نواب حسن علی خان اور حسام الدین حیدر خان اور نواب مرزا بخشی اور سالگرام ساہو اور نواب محمد میر خان اور راجہ صاحب رام اور راجہ سوہن لعل وغیرہ سردار اور وکیل ملاقات کر کے برآمد ہوئے۔ بموجب خیر سواری حضورِ والا کے، چٹھی بنام کمان افسرِ چھاونی کے متضمن طلب التواپ کے واسطے شلکِ سلامی حضور کے بھیجی، بعدازاں بسبیل ڈاک واسطے ملاقات لفٹنٹ گورنر بہادر کے میرٹھ کو روانہ ہوئے۔

لاہور

رانی صاحبہ چند کنور نے دربار فرمایا، ارکانِ دولت باریاب مجرا ہوئے، سردار سندھاں والہ کو حکم ہوا کہ اپنی پلٹنوں کو طرف کلو کے روانہ کریں۔ داروغہ اصطبل کو حکم ہوا کہ جتنے بچھیرے طویلہ سرکار میں ہیں، انہیں واسطے پرورش کے گجرات میں بھیج دیں۔ گیان سنگھ کمیندان نے قافلۂ انگریزی میں سے آن کر درخواست پروانہ جات کی بنام علاقہ داروں کے متضمن بہم رسائی رسد وغیرہ کے کی، چنانچہ درخواست نامبردہ کے پروانہ جات جاری ہوئے اور پچیس سوار بھی واسطے حفاظت قافلہ کے مقرر ہوئے۔ پروانہ بنام کارداران جہلم کے جاری ہوئے کہ واسطے قافلہ انگریزی کے کشتیاں فراہم کریں اور پروانہ بنام رئیس ممدوٹ کے صادر ہوا کہ حسن شاہ اپنے معتمد کو بیچ حضور روبنس صاحب ناظم سرسہ کے تعین رکھیں۔ پروانہ بنام جنرل مہان سنگھ ناظم کشمیر کے واسطے ادا کرنے زرِ مقررہ ماہواری کے صادر ہوا۔ مصر بیلی رام کو ارشاد ہوا کہ چھ ہزار روپیہ واسطے تقسیم عملہ سڑک کے ڈلا روش صاحب کو دیں۔ مصر لعل سنگھ کو حکم ہوا کہ خلعت مع سپر اور شمشیر مرصع کار اور کنٹھ مروارید کے واسطے سردار لہنا سنگھ سندھان والہ کے تیار کریں کہ سردار معز الہہ کو واسطے تنبیہ سرکشانِ کلو کے بھیجا جاوے۔ سردار دھنا سنگھ اور حکم سنگھ ملوی کو ارشاد ہوا کہ تم مع اپنی جمعیت کے ہمراہ سردار لہنا سنگھ سندھان والہ کے طرف کلو کے روانہ ہو۔ سردارِ مذکور نے عرض کی کہ فدوی اس عمر ہفتاد سالہ میں تابع حکم کسی سردار کا نہیں رہا اور متابعت کسی کی فدوی کو منظور نہیں۔ رانی ممدوحہ نے ارشاد کیا کہ یہ عذر مسموع نہیں ہے اور درصورت عذر بے جا جاگیر اس کی ضبط کی جاوے گی۔

پروانہ بنام معتمدانِ مصر لعل سنگھ کے جو کہ قلعۂ اٹک میں متعین ہیں صادر ہوا کہ وقتِ نہضتِ رایاتِ کنور نونہال سنگھ کے طرف کوہِ خیبر کے کس قدر روپے قلعۂ اٹک میں سے صرف ہوا تھا، جمع خرچ اُس کا لکھ بھیجیں۔ خلیفہ نورالدین کو حکم ہوا کہ پچاس گولے غبارہ کے سردار لہنا سنگھ کو دلوادیں۔

امساکِ باراں

اب تک یہاں مینہ نہیں برسا، مگر چند روز سے اکثر ابر رہتا ہے اور ایک دن کچھ ترشح بھی ہوا لیا۔

سینٹ جین ڈی ایکر

[ص 4 الم 1]

صاحب اخبار آگرہ از روئے ایک چھٹی جہازی کے لکھتے ہیں کہ قلعۂ مذکور پر درمیان مصریوں اور جہاز ہائے جنگی انگریزی اور سلطان کے لڑائی ہوئی، طرفین سے توپیں چلنے لگیں، جہاز ہائے انگریزی اور سلطانی سے گولہ ہائے بم وغیرہ اقسام کے قلعہ پر پھینکے گئے، اہل قلعہ نے بھی بارش گولہ سے مستول اور بادبان وغیرہ کو جہازوں کے گرا دیا اور خراب کر دیا، قریب پندرہ آدمیوں کے افسروں اور سپاہیوں اور ملاّحانِ جہاز میں سے کشتہ اور خستہ ہوئے۔ صاحب اخبار لکھتے ہیں کہ سپاہِ جہازی نے بہت دادِ شجاعت دی اور باوجود یہ کہ قلعہ سے گولے برستے تھے پھر بھی متصل قلعہ کے مورچہ بندی کی اور خوب گولے مارے۔ قریب نواخت دو گھنٹہ شب کے ایک شخص نے قلعہ میں سے آن کر اطلاع دی کہ قلعہ میں سے بہت سپاہ بھاگ گئی ہے، چنانچہ صبح کے وقت سپہ سالار فوجِ انگریزی نے چار ہزار ترکوں وغیرہ کو جہاز پر سے خشکی میں اُتار کر کے طرف قلعہ کے بھیجا اور وہ لوگ بہ امن وامان قلعہ میں داخل ہو گئے اور کسی نے مزاحمت نہ کی، مگر لب دریا قریب چھ ہزار آدمیوں کے دکھلائی دیے۔ بغور دیکھنے ان لوگوں کے کچھ مختصر سپاہ طرف ان کے بھیجی گئی، لیکن وہ بہ باعث کثرت دشمنوں کے پھر آئی۔ بعد ازاں بہت سی سپاہ بھیجی گئی، بہ مجرد پہنچنے اس سپاہ کے مردمان مذکورین نے متابعت اختیار کی اور بہ قسم اقرار کیا کہ ہمیں اطاعت سلطان بہ جان و دل قبول ہے۔ القصہ اُن کے سلاح لے کر ان کو آزاد کر دیا۔ اس لڑائی میں قریب دو ہزار مصریوں زخمی وغیرہ کے غازیان جہاز کے ہاتھ گرفتار آئے اور بیچ اُٹھانے زخمیوں اور تدفین مردوں کے تمام روز صرف ہوا۔ باعث مارے جانے اُن کے اس قدر آدمیوں کا یہ تھا کہ انہوں نے قریب اپنے میگزین کے بارہ سو آدمی متعین کئے تھے کہ سپاہ انگریزی جہازوں پر سے نہ اترنے پاوے، سو قضائے الٰہی سے بہ باعث گرنے ایک گولہ کے وہ تمام میگزین اُڑ گیا اور مردمانِ متعینہ میں سے ایک آدمی بھی زندہ نہ رہا اور گولہ اور گولیاں اور پتھر اور آدمی باروت کے زور سے ہر طرف اُڑنے لگے۔ حتیٰ کہ اس صدمے نے دریا تک اثر کیا۔ سو درحقیقت یہی اُن کے گھبرانے کا اور متابعت کرنے کا باعث ہوا، وگرنہ اڑھائی سو توپیں جنگی فصیل قلعہ پر چڑھی ہوئی تھیں اور سامان بھی مثل گولہ اور باروت وغیرہ کے بہت تیار تھا اور تیار ہوتا جاتا تھا اور سپاہ بھی بہت تھی، کاریگر فرانس اور اٹلی کے توپیں وغیرہ بنا رہے تھے۔

آگرہ

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ جنرل الفنسٹن صاحب نے بیچ اختیار کرنے حکومت سپاہِ متعینہ افغانستان کے بہ باعث کسلِ طبیعت کے انکار کیا ہے لیکن یہ نہیں سنا گیا کہ عہدہ مذکور پر کون صاحب مقرر ہوں گے۔

لفٹنٹ کول برو صاحب پہلی رجمنٹ پیادگانِ ہندوستانی کے 31/تاریخ [ص 4 کالم 2] ماہِ گذشتہ کو یہاں پہنچے اور خبر تھی کہ کپتان لارنس صاحب مع تروپ توپخانہ اپنی کے پہلی تاریخ داخل ہوں گے۔ صاحبِ اخبار لکھتے ہیں کہ اب تک مینھہ یہاں نہیں برسا اور زراعت پژمردہ ہوتی جاتی ہے۔ دریائے جمن بہت خشک ہو گیا ہے اور اسی سبب تجارت اور آمد و رفت کشتیوں کی مسدود ہے۔ مسٹر مورلینڈ صاحب بجائے مسٹر الکزینڈر کے ایکٹنگ مجسٹریٹ آگرہ کے ہوئے ہیں اور الکزینڈر صاحب مہتمم بندوبست ہوئے اور مسٹر لیباس صاحب جوائنٹ مجسٹریٹ اس جگہ کے ہوئے ہیں۔

مہاراجہ جھنکوراؤ سندھیہ فرمانروا گوالیار بہت بیمار ہیں۔

مسٹر ہملٹن صاحب بہادر کمشنر آگرہ ہمراہ صاحب والا مناقب لفٹنٹ گورنر بہادر کے جاویں گے اور مسٹر ٹیلر صاحب واسطے چندروز کے بجائے ان کے کام کریں گے۔

بھرت پور

چودھری چرن سنگھ نے جنابِ مہاراجہ میں عرض کی کہ بعضے زمیندار پرگنہ بہاری کے ادائے مال واجب میں تغافل کرتے ہیں اور اطاعت نہیں کرتے۔ حکم ہوا کہ ایک رسالہ سواروں کا اور ایک گروہ بندوقچیوں کا مع دو ضرب توپ کے فی الفور اس طرف روانہ کیا جاوے اور تنبیہ سرکشوں کی قرار واقعی کی جاوے تا کہ آئندہ کوئی ادائے مال واجب سے پہلو تہی نہ کرے بھگوان داس عامل پرگنہ ویر جو کہ خوشحال رائے اپنے بیٹے کے نظر بند تھا بالفعل کچھ بیمار ہو گیا تھا۔ سولالہ جگن ناتھ رائے عامل حضور تحصیل نے جو کہ نامبردہ سے قرابت رکھتا ہے۔ حضور میں عرض کر کے چھڑایا اور اپنی ضمانت پر واسطے معالجے کے اپنے گھر میں لے آیا۔ مہاراجہ بہادر نے چنچل سنگھ متصدیِ سایر کو بھی خلاص کر کے حوالہ چودھری موصوف کے کر دیا۔

فرانس

اس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ درمیان سلاطین انگلستان اور فرانس کے بہ باعث حمایت والی مصر کے

نزاع ہو رہی ہے اغلب ہے کہ ان دونوں ملکوں کی سپاہ میں جنگ عظیم واقع ہوگی، لیکن کہتے ہیں کہ شاہِ فرانس کو جنگ انگلستان میں بجز خرابی اور پشیمانی کے اور کچھ فائدہ نہ ہوگا اور انجام پھر صلح اور عہد و پیمان ہو کیونکہ پیشتر بھی وہ شکستیں کھاتے رہتے ہیں۔

نصیر خان

اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ نصیر خاں خلف محراب خاں والیِ قلات نے بھی آخر کار اطاعت گورنمنٹ کی قبول کی اور کرنیل مارشل صاحب کے پاس نزدیک مقام کوٹرا کے جو کہ متصل گنداور کے ہے چلا آیا۔ لیکن ابھی تاریخ اور حقیقت اس کے آنے کی مفصلاً معلوم نہیں ہوئی، بروقت دریافت لکھا جاوے گا۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 204 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

17؍جنوری 1841 یوم یکشنبہ

ص 1 کالم 1

اشتہار

مشکوٰۃ شریف مترجم ساتھ ترجمہ اور فوائد کے بیچ زبانِ اردو کے جو نواب قطب الدین خان صاحب نے بہت کوشش سے بہ استصواب مولوی محمد اسحاق صاحب کے ترجمہ اور فوائد لکھے ہیں، مع متن کے نہایت احتیاط سے اس چھاپہ خانہ میں چھپتی ہے۔ ایک رُبع تمام ہو چکا ہے، دوسرا رُبع بھی قریب نصف کے آ پہنچا ہے۔ اُس کے لکھنے والے اور تصحیح کرنے والے سب بہ موجب صوابدید نواب صاحب موصوف کے مستعد دین دار لوگ ہیں۔ جس کسی کو خریداری منظور ہو، مہتمم کو لکھے۔ قیمت اس کتاب کی جو شخص اب درخواست کرے اور جتنی چھپ چکی ہے اس کی قیمت ادا کر کے لے لے تو 32 روپے قیمت کُل کتاب کی ہے، اور جو سب چھپ چکنے گی اور اُس وقت سب کتاب لے گا تو قیمت.................40 روپے۔

پولیس

ایک خط در باب اہل کارانِ ہندوستانی ہم کو پہنچا سو مقامِ خطوط میں مندرج کیا گیا اس واسطے کہ بلا تخصیص فائدہ عام کے طور پر ہے۔ واضح ہو ہمارے کارسپانڈنٹ کو کہ یہ بات جو انہوں نے اب لکھی یہ بہت پرانی بات ہے، سب کوئی اسے جانتے ہیں ایسے اہلکارانِ ہندوستانی کو چھوٹے بڑے حاکم سب خوب سمجھتے ہیں لیکن ظہور اس قسم کی حرکات کا اہلکارانِ ہندوستانی سے نتیجہ ہے قلّت تنخواہ کا یقین ہے کہ اگر تنخواہیں ان کے قرار واقعی ہوں تو یہ باتیں جواب سُنی جاتی ہیں شاذ و نادر سُنی جاویں۔

حضورِ والا

دریافت ہوتا ہے کہ مرزا شاہ رخ بہادر نے ارادہ پرگنہ کوٹ قاسم کا واسطے سیر و شکار کے کیا تھا اور اسباب بھی چھکڑوں پر لدوا لیا تھا کہ اس اثنا میں حامد علی خان نے صاحب کلاں بہادر سے عرض کی کہ مرزا شاہ رُخ بہادر پرگنۂ

کوٹ قاسم میں تشریف لے جاتے ہیں، اور وہ بندہ کے پاس ٹھیکہ ایسا نہ ہو کہ فساد ہو جائے چنانچہ صاحب موصوف نے عرضی در باب امتناع روانگی مرزائے موصوف کے بیچ پرگنہ مذکور کے حضور میں ارسال کی۔ حضورِ انور نے بفور ملاحظہ خان مذکور پر خفگی فرمائی اور مرزائے مذکور کو بلا کر ارشاد کیا کہ تم بالفعل ارادہ روانگی کوٹ قاسم کا ملتوی رکھو اور راجہ موہن لعل کو واسطے مختاری طلب کرو، چنانچہ حسب الطلب راجۂ مذکور حاضر ہوا۔

[ص 1 کالم 2] اور پانچ روپیہ مرزائے موصوف کو نذر گذرانے مرزا ممدوح نے کچھ شکوہ شکایت حامد علی خان کا کیا اور کچھ کلماتِ بدنسبت خان موصوف کے زبان پر لائے اور فرمایا کہ تمہارے تئیں مردِ فہمیدہ اور دانا تصور کر کے ہم نے واسطے مختاری کے بلایا ہے اور راجہ جے سکھ رائے کہ بطورِ امین رہے گا راجۂ مذکور نے عرض کیا کہ حضور مالک ہیں، خلعت مختاری راجہ جے سکھ رائے کو مرحمت فرماویں۔ بعدازاں دیر تک خلوت رہی لیکن کچھ قرار نہ پایا اور راجۂ مذکور برآمد ہوئے۔ کہتے ہیں کہ راجۂ مذکور کو یہ منظور نہ ہوا کہ کوئی شخص اُس پر امین رہے۔ سُنا گیا کہ آخر کو ضمیر الدولہ آغا حیدر کو خلعت مختاری کا مرحمت ہوا حالِ مفصل نہیں سنا۔

راجپوتانہ

بسبب کثرت فساد اور بے انتظامی اور سرکشی کے جو اس ضلع میں ہوتی رہتی ہیں تین صاحب یعنی کرنیل صدر لینڈ، میجر روبنسن اور کپتان لینگ رسول کیے گئے ہیں واسطے تجویز کسی مشورے کے، جس سے آئندہ کو یہ بے انتظامی رفع ہو۔ یہ صاحب لوگ بہت لئیق اور عاقل ہیں اور اغلب ہے کہ ان کی تجویز سے رفع فساد ہوگا۔ سنا جاتا ہے کہ ان اضلاع کے بھیلوں اور مینوں کا پیشہ قدیم الایام سے چوری اور غارتگری ہے اور یہ لوگ کسی ٹھاکر وغیرہ کی سرکردگی میں ہمیشہ تاجروں اور مسافروں کو لوٹتے رہتے ہیں اور آدمی کا مار ڈالنا انہیں ادنیٰ سی بات ہے اور باوجودیکہ ہر ایک عہد میں ہر ایک حاکم نے اکثر ان لوگوں کو سزائیں دیں ہیں اور جلاوطن کر دیا ہے، تس پر بھی یہ لوگ اپنے فعلوں سے باز نہیں آتے، بعضوں کی رائے یہ ہے کہ اگر ان لوگوں پر کچھ ٹیکس یعنی جزیہ مقرر کیا جاوے اور ان کی سرزنش بھی سرکار کی طرف سے ہوتی رہے تو البتہ یہ لوگ رو بہ راہ آجاویں، لیکن اکثر بہ دلائل یہ کہتے ہیں کہ تقرر جزیہ بجائے فائدہ مثمر خرابی ہوگا، یعنی وہ لوگ جزیے کو ایک جبر اپنے اوپر تصور کر کے اور زیادہ خیرہ ہو جاویں گے اور چوری اور غارتگری میں مصروف رہیں گے واسطے ادا کرنے زرِ جزیہ کے۔ اس سے تو بہتر یہ ہے کہ ہر ایک کو اُن میں سے فراخورِ حوصلہ زمینِ افتادہ واسطے کشت کار کے مل جاوے اور تین چار برس تک محاصل ان سے نہ لیا جاوے۔ غرض کہ اس میں زمین بھی درست ہو جاوے گی اور وہ لوگ بھی جب کشت کار میں مصروف رہیں گے تو تاخت و تاراج میں کوشش نہ کر سکیں گے اور چونکہ زمین زرخیز ہے یقین ہے کہ بہ شرطِ تردد محاصلِ کثیر ہوا کرے گا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ صاحبانِ موصوفین اس باب میں تدبیر شائستہ عمل میں لاویں گے۔

[ص 2 کالم 1]

کابل

میجر جنرل سرڈبلیو بی کوٹن صاحب بہادر جو کہ سپہ سالارِ افواج کابل ہیں ان کو ملکہ معظمہ فرمان روائے انگلستان نے اوپر ایک عہدۂ جلیلہ کے مقرر کیا ہے۔اور سرولیم مکناٹن صاحب بہادر نے اس عہدہ کو بہ طریق وکیل کے صاحبِ موصوف کو تفویض کیا، روبروئے شاہ شجاع الملک اور صاحبانِ عالیشان کے جو بیچ کابل کے تھے کہتے ہیں کہ ان صاحب نے سالہا نوکری سرکار کی بہ دیانت اور خیر خواہی کی ہے چنانچہ سب لوگ تعین اس عہدہ سے واسطے صاحب موصوف کے بہت خوش ہوئے۔

افغانستان

وہاں کی تحریرات سے واضح ہوتا ہے کہ ان دنوں نواحِ کابل اور قندھار اور بلوچستان میں کچھ فتنہ فساد نہیں ہے دشمن سرکارِ انگریزی کے مکافاتِ بدکرداری اور خرابی ناہنجاری میں گرفتار آئے ہیں اور اپنے اعمال کی پاداش میں پہنچے ہیں۔راقم خط لکھتا ہے کہ متمردانِ نواحِ بامیان اور چاراکار اور کوہستانِ دشوار گذار کے جنہوں نے کہ بھیرو بنگاہِ سپاہِ انگریزی پر دست درازی کی تھی، وہ سب کابل میں محبوس ہیں، خان شیرین خاں اور محمود خان بیچ گرفتار کروانے قاتلوں صاحبان ذیشان کے حتیٰ المقدور دریغ نہیں کرتے۔

شدت اور افراط برف کی زمانِ پیشین سے بہت کم ہے، چنانچہ ڈاک ہر روز پہنچتی ہے پیش ازیں یہ قدرت پرندہ کی بھی نہیں تھی کہ کابل سے قندھار کو ایام بارش برف میں جاسکتا چنانچہ پانچ چھ برس کا ذکر ہے کہ امیر دوست محمد خان نے جناب قاضی صاحب کے تئیں ساتھ جمعیت سوسوار اور پیادوں کے واسطے کسی امرِ ضروری کے ناظمان قندھار کے پاس بھیجا تھا، اثناءِ راہ میں برف برسنے لگی اور قاضی موصوف نیچے برف کے دب کر مر گئے۔

گندس

واضح ہوتا ہے کہ امیرانِ گندس نے صاحبانِ ذیشان کو قول قرار میں محکم اور راست باز پاکر متابعت اختیار کرلی۔ کہتے ہیں کہ امیرانِ مذکورین نے اطاعتِ صاحبانِ عالیشان میں دو فائدے تصور کئے ہیں۔ایک تو یہ کہ ہمیشہ پیادگان والئی بُخارا کے ہاتھ سے بہ تنگ آکر زرِ محصول خود بخارا میں پہنچاتے تھے اُس سے نجات پائی اور دوسرا یہ کہ فرزندانِ دوست محمد خان سال بہ سال اُس ملک میں جاکر امیرانِ مذکورین کو ستاتے تھے اُس وقت سے بھی خدا نے اُن کو خلاص کیا۔حسن محمد خاں بھتیجہ امیر گندس کا ڈاکٹر لارڈ صاحب کے پاس ہی رہتا ہے اور صاحبِ موصوف اُس پر بہت عنایت کرتے ہیں۔

بلوچستان

سُنا جاتا ہے کہ اہالیانِ گورنمنٹ نے ایک معاملہ ساتھ اہل بلوچستان کے شروع کیا ہے، شرطیں جس کی یہ ہیں کہ مردمانِ قوم بلوچ گورنمنٹ کو بجائے [ص 2 کالم 2] بجائے نواب قلات کے سمجھیں، اور جس طرح کہ بلوچ پیشتر اپنے حاکموں کو خراج دیتے تھے اُسی طرح اب سرکار انگریزی کے باج گذار رہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ قومِ مری اس بات سے بہت خوش ہے۔

ہرات

وہاں کے خطوں سے واضح ہوتا ہے کہ فتح افغانستان نے ایک نقش نیکوئی کا اوپر دل شاہ کامران اور اس کے وزیر یار محمد کے کیا ہے۔ اغلب کہ عزمِ گورنمنٹ انگریزی کے اوپر قلعۂ مذکور کے اب بخوبی سرانجام اور انصرام پاویں گے۔ اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ چند سردار خراسانی ناظم قلعہ غور سے ناراض ہو کر واسطے ملاقات والیِ ہرات کے آئے تھے، یار محمد وزیر نے اُن کے رہنے کو دربار میں سراسر خلل اور نقصان اپنے واسطے تصور کر کے، ملازمتِ شاہِ ممدوح کی نہ ہونے دی۔ وزیرِ مذکور ریاست ہرات میں اختیار اور اقتدارِ کلی رکھتا ہے چنانچہ چند امیر زادوں کو مقید کیا ہے۔

ناظمین قندھار جو کہ بہ باعث بے ادبی کے خوفِ حضرت شاہ شجاع الملک سے آوارہ ہو گئے تھے، وہ ہرات میں آئے، وزیر مذکور نے اُن کی بہت عزت کی۔

ایران

فرماں روائے ایران بالفعل طہران میں ہیں توپخانہ شاہِ ممدوح کا مع ایک فوجِ عظیم کے غوران کو جو کہ متصل ہرات کے ہے، روانہ ہوا ہے۔ شاہ ممدوح کے بھائی کو سرداری اس سپاہ کی تفویض ہوئی ہے۔ علی شاہ ایک شہزادوں میں سے بیچ بغداد کے فوجِ کثیر جمع کرتا ہے ضلع کرمان میں آغا خان اب تک سرکشی کرتا ہے۔

کلکتہ

واضح ہوتا ہے کہ شہر مذکورہ بالا میں کسی مے کش یا بنگ نوش نے کہاروں سے بیان، کہ ہاں جہاں تک بھاگا جاوے بھاگو و گرنہ سب مارے جاؤ گے، کیونکہ ارباب گورنمنٹ کو مرکوز ہے کہ ایک پلٹن کہاروں کی نوکر رکھ کے مہم چین میں بھیجیں، کہاروں نے بغور سنتے اس خبر وحشت اثر کے ہوش اور حواس گم کئے اور ہر روز جوق جوق بھاگنے لگے۔ القصہ یہ خبر اہالیانِ گورنمنٹ نے سُنی اور ارباب پولیس کو حکم دیا کہ درباب بطلانِ خبر کے منادی کر دیں، غرض کہ استماع منادی سے کہاروں کو اطمینان ہوئی اور باقی ماندہ نہ بھاگے بلکہ بھاگے ہوئے بھی پھر آئے۔

نواب نظام بنگالہ

دریافت ہوتا ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر بہ خیال اس بات کے کہ کسی نوع کا ملال خاطرِ عاطر نواب موصوف پر راہ نہ پاوے، بہت کوشش کرتے ہیں چنانچہ چند صاحبوں کو جو کہ زبانِ فارسی اور اردو میں مہارت تمام رکھتے ہیں۔ بطور ندیموں کے نواب موصوف کے پاس تعین کیا ہے۔

[ص 3 کالم 1]

معافی داران

اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ آہ وزاری معافی دارانِ دلریش کی آخر کار جناب باری میں قبول ہوئی یعنی حاکمانِ عالیشان نے ان کے حال پر توجہ مبذول فرمائی اور اربابِ کونسل نے در بابِ واگذاشت اراضی معافی داروں کے ایک چٹھی بہ تمہید شائستہ درست کی ہے، یقین ہے کہ عنقریب حکام اضلاع کو در باب واگذاشت اراضی مافی داروں کے بہ موجب شرائط اور دفعات چٹھیٔ مذکورہ کے پیش گاہِ گورنمنٹ سے حکم صادر ہووے گا۔

نواب گورنر جنرل بہادر

واضح ہوتا ہے کہ صاحبِ ممدوح الصدر مسٹر ڈیوڈ کار میکیل سمتھ صاحب جج کچہری صدر دیوانی اور نظامت عدالت کو پریسیڈنٹ پریسیڈنسی کمیٹی بنگالہ کا مقرر کیا، واسطے امتحان لینے متوقعین عہدہ ہائے منصفی کے کچھ عجب نہیں کہ ایک ایسی ہی کمیٹی واسطے شمال مغربی اضلاع کے بھی مقرر کی جاوے۔

صاحب اخبارِ آگرہ بموجب افواہِ خلایق کے لکھتے ہیں کہ نواب گورنر جنرل بہادر پیش از تشریف لے جانے ولایت کے پھر ایک دفعہ اضلاع شمال مغربی اور آگرہ میں تشریف فرما ہوں گے اور صاحب ممدوح نے اپنی روانگی ایک برس اور بھی ملتوی رکھی ہے۔

سپریم گورنمنٹ

اخبار بمبئی سے واضح ہوتا ہے کہ ارادہ سپریم گورنمنٹ کا ہے اختیار کرنے کو ایک یکساں طور اوزان اور پیمانوں کا تمام پریسیڈنسیوں یعنی کلکتہ اور بنگالہ اور مدراس میں اور احاد ایک تولہ سے شروع ہوگا۔

اودھ

اخبار کلکتہ سے دریافت ہوتا ہے کہ راجۂ کرشنا نے ایک مثنوی زبان اردو میں تصنیف کر کے شاہِ اودھ کو گذرانی تھی،

سوشاہِ ممدوح کے حضور سے راجۂ موصوف کو ایک فرمانِ شاہی مرحمت ہوا۔

بیچ رجمنٹ 24 ہوشنگ آباد کے بہت شدت بیماری کی ہو رہی ہے۔

آگرہ

لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے 26ر دسمبر 1840 کو حکم جاری کیا ہے کہ آئندہ کو تمام احکام صدر دیوانی عدالت کے اور صدر بورڈ روینو کے گورنمنٹ کے، اردو چھاپہ خانہ میں چھاپے جاویں گے اور رسم چٹھیاتِ گشتی کی جن میں ایسے احکام سابق جاری ہوتے تھے موقوف ہوگی، ہم اجرائی ایسے حکم سے بہت خوش ہیں کیونکہ اس طور سے جمیع احکام جو کہ رعایا سے متعلق ہیں، قابل مطالعہ اور رسائی عام کے ہوں گے، انشاء اللہ یہ سب احکام بہ مجرد اُن کے چھاپے جانے کے اس اخبار میں بھی درج ہوں گے۔

[ص 3 کالم 2] صاحب ممدوح 6ر تاریخ ماہِ حال کو میرٹھ میں داخل ہوئے، 7ر تاریخ افسرانِ رجمنٹ نیزہ داروں نے مسکوٹ گھر میں ان کی دعوت کی اور 8ر تاریخ صاحبانِ رجمنٹِ نہم نے اپنے مسکوٹ گھر میں دعوت معقول تیار کی اور صاحب ممدوح کو بہت تعظیم و تکریم سے لے گئے بعد ازاں صاحب موصوف علی الصباح طرف سہارن پور کے تشریف فرما ہوئے۔ شلک سلامی حسب معمول عمل میں آئی۔ کہتے ہیں کہ صاحب ممدوح نے واسطے گفتگوئے انتظام ڈکیتی مقام چھاؤنی کے کمیٹی یعنی مجلس بھی کی۔

میرٹھ

پہلے اس سے حال کثرت چوریوں اور بے انتظامی پولیس کا اخباروں میں دیکھا گیا تھا، اب یہ امید ہے کہ بہ باعث تشریف لے جانے صاحب والا مناقب لفٹنٹ گورنر بہادر کے کچھ عجب نہیں کہ باعث کثرتِ واردات کا پوچھا جاوے۔ حال تازہ یہ ہے کہ ایک بڑی واردات مابین حدودِ شہر اور چھاؤنی کے ہوئی ہے، لیکن یہ نہیں معلوم کہ وہ واردات سرحدِ شہر میں یا تعلقہ چھاؤنی میں ہوئی۔ حال یہ ہے کہ ایک افسر رجمنٹ ہندوستانی کے پالکی پر چلے آتے تھے، متصل پل پختہ کے، سامنے ایک صاحب کے بنگلے کے، غارتگروں نے یکا یک پالکی پر حملہ کیا اور گرادیا بہ مجرد اُترنے کے صاحب موصوف نے دیکھا کہ دو آدمی تلواریں کھینچے اُن کے سر پر کھڑے ہیں اور روپیہ طلب کرتے ہیں اس اثنا میں ایک نے اُن میں سے صاحب موصوف کے بازو میں برچھی ماری اور خون بہنے لگا۔ بعد ازاں وہ لوگ پالکی کو چھوڑ کر بھاگ گئے دوسری رات جنرل سمپسن صاحب کے گھر پر حملہ کر کے ایک سنتری کو زخمی کیا۔

لدھیانہ

پہلی تاریخ جنوری سنہ حال کو توپ خانہ انگریزی مع دو ہزار آدمیوں اور اٹھارہ ہزار اونٹوں اور چھ سو بیلوں محمولہ سامانِ جنگ وغیرہ کے وارِدِ لدھیانہ ہوا اور وہاں سے دوسرے دن طرف فیروز پور کی روانہ ہوا۔ کہتے ہیں کہ یہ قافلہ چند روز فیروز پور میں قیام کر کے مع توپ خانہ طرف افغانستان کے جاوے گا۔ 2/تاریخ وہ آٹھ آدمی ولایتی جو کہ قلعہ لدھیانہ میں مقید تھے، بہ حراست سو سواروں رسالۂ کرنیل جیمس اسکر بہادر اور دو کمپنیوں تلنگہ ماموریٔ چھاؤنیِ لدھیانہ، بہ سرکردگی ایک افسر کے، طرف کرنال کے روانہ ہوئے۔ ماسو خان نام ایک سردار تو پالکی پر سوار تھا لیکن اور سات آدمی اسپانِ لاغر اندام پر چلے جاتے تھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قلعہ لدھیانہ کا واسطے دوست محمد خان اور اس کے عیال واطفال کے خالی کیا گیا ہے۔

بُخارا

اُس طرف کے آنے والوں سے دریافت ہوتا ہے کہ شاہ مراد والئی بُخارا بیچ بند کرنے راہوں اور گھاٹیوں کے مصروف ہے اور ارادہ شاہِ موصوف کا [ص 4 کالم 1] یہ بھی ہے کہ اگر سرداروں اور زمینداروں ولایت توران کے تئیں رفیق اپنا نہ پاوے تو اہالیان گورنمنٹ سے صلح کرے اور اس کے امیر اور بیٹے بھی خواہاں اس بات کے ہیں شاہِ موصوف واسطے ملاحظہ قلعہ ارسلان کے گئے تھے۔ سو پھر بخارا میں آ گئے اور موجودات سپاہ کی لے کر، انعام دیا۔

طفلک بیگ ترکمان کہ یاوری بخت یاور سے پایۂ وزارت کو پہنچا تھا شاہِ موصوف نے اُسے بے اثباتِ جرم وخیانت گرفتار کروا کے دار پر کھینچا اور ترکمان بھی اس بدرکمی سے خوفناک ہو کر جدا ہو گئے اور قریب ایک ہزار آدمیوں کے بہ ارادۂ جنگ مستعد ہوئے سو شاہِ موصوف نے تنبیہ بلوائیوں سے عاجز آ کر جاگیر پندرہ ہزار روپیہ کی بیوۂ ترکمانِ مقتول کو مرحمت کی اور آدمیوں کو بھی روپیہ دے کر خوش کیا، کہتے ہیں کہ انتظام ملک بخارا کا روز بروز ابتر ہے، قزاق دن رات لوٹتے رہتے ہیں۔

سڑکِ پختہ

واضح ہو کہ ایک سڑک پختہ مقامِ بمبئی سے تا بہ آگرہ بنی ہے اور بنگلے واسطے آرام مسافروں کے تیس یا چالیس میل کے فاصلہ پر تعمیر ہوا چاہتے ہیں۔ بعضے غیر علاقہ والوں نے بھی بیچ انصرام اس کام کے اعانت کی ہے اور عجب نہیں کہ باقی بھی اس کارِ خیر میں ممدِ سرکار رہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ سڑک از راہ دھولپور، گوارلیار، موہانہ، سپری، موؔ وغیرہ

دریائے نربدا کو تیار ہوتی جاتی ہے اور وہاں سے از راہ خاندیس ممبئی تک تیار ہو گی۔

چین

شہر کنٹون سے ایک جہاز روانہ ہو کر کلکتے میں پہنچا اس کے آدمیوں سے دریافت ہوا کہ صاحب ایڈمیرل یعنی سردارِ سپاہ جہازی مقام ٹو کو میں آئے اور دوسرے دن کپتان الیٹ صاحب بیچ ایک دُخانی جہاز کے جس میں جھنڈا صلح کا چڑھا ہوا تھا، لو کا ٹائی گرس کو گئے، دینے کو ایک چٹھی کشن صوبہ دارِ چین کو اس چٹھی میں حال پہنچنے وکلائے سرکار انگریزی کا جو واسطے درستئ سوال و جوابِ صلح کے بھیجے گئے ہیں، لکھا تھا۔ اہل چین نے اول تو اوپر اُس کشتی کے توپیں سرکیں، آخر کو چٹھیِ مذکور بہ خوشی تمام لے لی۔ اغلب ہے کہ اب صلح ہو جاوے۔

سپاہِ انگریزی میں بازارِ مرگ بہت گرم ہے، چنانچہ دس آدمی فیصدی ہر روز ہلاک ہوتے ہیں بہ سبب بیماری کے۔ صلح چند روز کی قرار پا چکی ہے افسوس ہے کہ اہلِ انگلستان نے سوائے ان کاموں کے اور کچھ زیادہ وہاں نہیں کیا، واسطے تخویف چینیوں کے، جنہوں نے کہ اپنے عہد و پیمان سے انحراف کیا۔ بعضوں کی رائے یہ ہے کہ اہل چین بہت خود مطلبی ہیں، انہوں نے کچھ فائدہ دیکھ کر صُلح اختیار کی ہے۔

بھرت پور

[ص 4 کالم 2]

واضح ہوتا ہے کہ چند مدت سے درمیان زمینداران حدود ریاست والئ بھرت پور اور جے پور کے تکرار درمیان ہے۔ اور آپس میں دشمنی رکھتے ہیں۔ سوان دنوں بہ موجب حکم صاحب ایجنٹ جے پور کے منشی ہر دیال سنگھ اور بہ موجب حکم والئ بھرت پور کے شیخ محمد بخش کوتوال، مقام متنازعہ فیہ پر گئے ہیں تا کہ از روئے انصاف رفع نزاع کریں اور دونوں کو راضی رکھیں۔

ان دنوں فوجدار برج بلب سنگھ کے ہاں کہ ایک سردارانِ قدیم اس ریاست سے ہے فرزند تولد ہوا ہے ایک روز مہاراجہ بہادر بھی محفلِ شادی میں تشریف لے گئے اور بہ موجب رسم کے ایک ہزار روپیہ فوجدارِ مذکور کو دیے، فوجدارِ موصوف نے بھی ایک گھوڑا ساز دار اور چند کشتیاں پارچۂ پوشاکی کی پیشکش کیں، چنانچہ قبول ہوئیں۔

لاہور

سردار فتح سنگھ مان نے عرض کی کہ بھائی بیر سنگھ دکھنی والہ مقام شاہ بلاول میں اترے ہیں۔ چنانچہ رانی صاحبہ نے خدمتِ بھائی صاحب موصوف میں جا کر کچھ زرنقد تواضع کیا۔ انھوں نے قبول نہ کیا اور کہا کہ بروقتِ تولدِ فرزند قبول کروں گا۔

خط..............صاحب سپرینڈنٹ دہلی اردو اخبار سلمہٗ

آپ ہمیشہ حال اہالیِ پولیس کا تو لکھا کرتے ہیں نسبت ہندوستانی اہل کاروں کے، لیکن میں تعجب کرتا ہوں کہ شاید حال عمل گانِ ہندوستانی اور لوگوں کا سوائے پولیس کے آپ کے کان تک نہیں پہنچا، بہ قول شخصے کہ شہر میں اونٹ بدنام پولیس والے کریں یا نہ کریں، بہرصورت بدنام ہیں۔ اکثر جگہ بعضے ضلعوں میں اہالیِ دفتر کو یہ سُنا کہ کچھ کہا نہیں جاتا۔ یہ ممکن نہیں کہ اہالیِ پولیس سازش نہ رکھتے ہوں اپنے اہالیِ سررشتہ سے۔ درحقیقت اہلکارانِ پولیس شکارگاہ ہیں اپنے اہلکارانِ دفترِ صدر کے، اہلکارانِ دفتر دو طرح کا شکار کھیلتے ہیں، ایک تو ٹٹی کے اوجھل اور وہ ٹٹی ان کی اہلکارانِ پولیس ہیں۔ دوسرے خود کھلا شکار کھیلتے ہیں یعنی جو علاوہ مقدمات آمد علاقۂ پولیس ہوں، تفصیل اس اجمال کی بہت طویل ہے، الحاصل کہ میری دانست میں حاکموں کو ضرور ہے کہ جس نظر سے اہلکارانِ پولیس کو دیکھیں، اہلکارانِ دفتر کو بھی اُس سے کم نظر سے نہ دیکھیں اور اُن کے حال احوال کو بہت دیکھتے رہیں۔ خیال رکھیں کہ کس اہلکار کے ہاں کون اہل مقدمہ آتا جاتا ہے۔ اہالیِ پولیس سے کون سازش رکھتا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اگر مجھے فرصت ہوئی تو آئندہ کو بھی کچھ حال میں آپ کی خدمت میں لکھوں گا۔..............الراقم

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 205 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

24/جنوری 1841 یوم یکشنبہ

اشتہار

[ص 1 کالم 1]

مشکوٰۃ شریف مترجم ساتھ ترجمہ اور فوائد کے بیچ زبانِ اردو کے جو نواب قطب الدین خان صاحب نے بہت کوشش سے بہ استصواب مولوی محمد اسحاق صاحب کے ترجمہ اور فوائد لکھے ہیں مع متن کے نہایت احتیاط سے اس چھاپہ خانہ میں چھپتی ہے ایک رُبع تمام ہو چکا ہے دوسرا رُبع بھی قریب نصف کے آ پہنچا ہے اس کے لکھنے والے تصحیح کرنے والے سب بموجب صوابدید نواب صاحب موصوف کے مستعد دین دار لوگ ہیں جس کسی کو خریداری منظور ہو مہتمم کو لکھے قیمت اس کتاب کی جو شخص اب درخواست کرے اور جتنی چھپ چکی ہے اس کی قیمت ادا کر کے لے لے تو 32 روپیہ قیمت کل کتاب کی ہیں اور جو سب چھپ چکے گی اور اس وقت سب کتاب لے گا تو قیمت 40۔

سرکلر

ممالکِ مغربی کے نظامت عدالت کا سرکلر اور ڈر ممالکِ مذکورہ کے صاحبانِ سیشن جج او. ساگر و کماؤں کے صاحبانِ کمشنر کے لیے گورنمنٹ کے حکم سے صاحبانِ عدالتِ مذکورہ کے صاحبانِ سیشن جج کو مطلع کرتے ہیں کہ جب کسی جیل خانہ میں بسبب کثرت کے قیدیوں کی گنجائش نہ ہووے تب صاحبانِ موصوف کو اختیار ہے کہ قیدیوں کی محافظت کے واسطے مکاناتِ خام تیار کروالیں مگر جن کی میعاد چھ مہینے سے زیادہ نہ ہوگی صرف وہی بند ہوئے اِن مکانوں میں مقید ہو سکیں گے۔

ہرگاہ کہ اس طرح کے مکانات کی ضرورت پڑے تو چاہیے کہ صاحبان سیشن جج اس بات کی رپورٹ ارسال کریں۔

اشتہار گورنمنٹ

پیش گاہِ گورنمنٹ سے واسطے مزید احتیاط خراج محالاتِ آبکاری کے اشتہار ہذا مشتمل بر چند دفعات 18 / تاریخ ماہ گذشتہ کو ساتھ دستخط مسٹر ٹی ایچ مڈاک صاحب بہادر سکریٹری گورنمنٹ کے جاری ہوا۔

دفعہ اول— گورنمنٹ کونسل کو ضرورت ہوئی کہ ایک ایک سپریٹنڈنٹ اور بھی ہر ایک ضلع میں تحت حکومت ہر ایک کمشنر علاقہ نمک اور افیون متعلقہ ممالک فورٹ ولیم کے واسطے مزید احتیاط بندوبست آبکاری کے اور ترقی محاصل کے مقرر کیے جاویں اور علاوہ بریں [ص 1 کالم 2] جو کمشنر کہ حکم گورنمنٹ کونسل یا رائٹ آنریبل گورنر جنرل یا لفٹنٹ گورنر سے اپنے عہدوں پر مقرر ہوں اُن پر لازم اور متحتم رہے گا کہ ہر وقت درباب نفاذ حکم گورنمنٹ یا گورنر جنرل یا لیفٹنٹ گورنر کے کوشش کیا کریں اور حکم کمشنرانِ مال کے تئیں جو کہ بسبب ازدیاد محاصل وغیرہ کے ہوئے کار بند رہیں۔

احکام

لفٹنٹ ڈبلیو ایف ایڈن صاحب اسسٹنٹ، دویم صاحب رزیڈنٹ اندور نے بذریعہ سرٹی فیکٹ ڈاکٹر کے رخصت ایک مہینے کی حاصل کی۔

صاحب والا مناقب لفٹنٹ گورنر جنرل بہادر نے مرزا آقا نواب ڈپٹی کلکٹر کو بموجب قانون نویں 1823 کے بذریعہ سرٹی فیکٹ حکیم کے رخصت چھ ہفتوں کی مرحمت کی۔ مسٹر ایف ٹی گبنس تا صدورِ حکم ثانی کام جوائنٹ مجسٹرٹ اور ڈپٹی کلکٹر گوگانوہ کا کریں گے مسٹر ج ٹاٹن صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر حمیر پور کے نے بذریعہ سارٹی فیکٹ ڈاکٹر کے علاوہ رخصت احکام ماہِ جنوری 1840 کے رخصت ایک برس کی اور حاصل کی مسٹر اے بکبئی صاحب جج میرٹھ کے ہوئے اور مسٹر سی۔ ایف۔ ٹامسن جج مین پوری کے ہوئے مسٹر ج۔ ایس۔ ڈمرگیو صاحب جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر حمیر پور کے تا صدورِ حکم ثانی معزول چارلس گبنس کلکٹر اور مجسٹرٹ گڑگاؤں نے جو 15 / تاریخ فروری 1840 کو رخصت حاصل کی تھی سو 17 / تاریخ یعنی یوم داخل ہونے صاحب موصوف سے منسوخ ہوئی مسٹر ای۔ ٹی۔ کالون صاحب جوائنٹ مجسٹرٹ اور ڈپٹی کلکٹر دہلی کے نے 12 / تاریخ ماہِ رواں سے رخصت دو مہینے کی حاصل کی۔

انگلستان

ازروئے مضمون ایک چٹھی مقامِ بمبئی کے یہ مژدۂ جاں نواز دریافت ہوا کہ اکیسویں تاریخ نومبر 1840 ہی کو بیچ مشکوئے خلافت بانوئے کشورستان ملکۂ انگلستان کے ایک لڑکی زہرہ جبیں پیدا ہوئی اور ملکۂ ممدوحہ بہمہ وجوہ

صحت اور خیریت رکھتی ہیں۔

فرماں روائے فرانس اب تک رو براہ نہیں ہوا اور کد و کاوش گورنمنٹ انگریز سے بدستور رکھتا ہے مگر کہتے ہیں کہ محمد علی پاشا فرمان فرمائے ممالکِ مصر نے اطاعتِ ملکہ بجان و دل اختیار کر کے اپنے تئیں پناہِ گورنمنٹ میں سُپرد کیا۔

[ص 2 کالم 1]

نصیر خان

اُز روئے مضمون ایک چٹھی مقامِ دادر کے حال گرفتار ہونے خانِ موصوف کا مفصلاً اس طرح معلوم ہوا کہ چند کمپنیاں سپاہِ انگریزی کی بعد طے کرنے چند منزلوں کے قلات میں پہنچی وہاں سپاہِ مذکور نے دریافت کیا کہ خان مذکور نے جب دیکھا کہ قلات پر سپاہِ انگریزی نے قبضہ کرلیا تو پھر دادر کو پھر گیا بہ مجرد سننے اس خبر کے سپاہِ مذکور وہاں سے طرف دادر کے روانہ ہوگئی اور بعد بہت سے مقابلہ اور کشت وخون کے اُسے گرفتار کرلیا سپاہِ انگریزی میں سے چند آدمی زخمی ہوئے مگر دشمنوں میں سے قریب چار پانچ سو آدمی کے کشتہ اور زخمی ہوئے اکثر سردار جو کہ سرکش تھے مارے گئے اور بعضے گرفتار ہوئے۔

دوست محمد خان

پیش ازیں افواہاً سنا گیا تھا کہ خان موصوف سپاہِ انگریزی میں سے بھاگ کر پھر کسی طرف کو چلا گیا چنانچہ نظر اوپر بطلانِ خبر کے درجِ اخبار نہیں ہوا تھا اب خلاف اُس افواہ کے یہ دریافت ہوتا ہے کہ خانِ موصوف بھی مثل اور افسروں اور سپاہیوں فوج انگریزی کے جنہوں نے کہ جنگِ ممالک افغانستان میں بہت تکلیف پائی ہے مشتاق دیکھنے ہندوستان کے ہیں سنا جاتا ہے کہ خان موصوف افسران رجمنٹ سے بہت صحبت رکھتے ہیں اور صاحبانِ مذکورین بھی خان موصوف کی بہت تعظیم اور خاطرداری کرتے ہیں خان موصوف شطرنج سے بہت ذوق رکھتے ہیں اور ایسا دریافت ہوتا ہے کہ باوجودیکہ رجمنٹ ہمراہی خان موصوف میں ایک صاحب خود شطرنج کھیلتے ہیں مگر اب تک کوئی صاحب خانِ مفرالیہ پر فتحیاب نہیں ہوا القصہ اغلب ہے کہ قافلہ مذکور شروع فروری میں داخل فیروز پور ہوگا کہتے ہیں کہ خان موصوف کہتا ہے کہ میں کسی مقام پہاڑ کو واسطے اپنے رہنے کے چاہتا ہوں۔

ازروئے ایک اور اخبار کے واضح ہوتا ہے کہ خان موصوف نے 29 / تاریخ ماہِ گذشتہ کو دریائے اٹک سے عبور کیا اور سرحدِ ہندوستان میں پہنچ گئے ابھی نہیں ظاہر ہوا کہ خاں موصوف کے واسطے کون سی جگہ تجویز ہوئی ہے مگر واسطے چند روز کے قریب مکانِ کننگھم صاحب بہادر اسسٹنٹ ایجنٹ لُدھیانہ کے ایک مکان واسطے خان موصوف کے مقرر کیا گیا ہے۔

افغانستان

از روئے مضمون چٹھیاتِ افسرانِ قافلہ رسد وغیرہ کے جو کہ واسطے افغانستان کے روانہ ہوا ہے معلوم ہوا کہ قافلہ مذکور بخیریت تمام 9 / تاریخ ماہِ حال کو مقامِ راولپنڈی میں پہنچا جو مقام کہ پیشاور سے دس منزل کے فاصلہ پر ہے چھٹی تاریخ قافلہ مذکور نے مقام کیا اور اُس مقام میں دوست محمد خاں اور اُس کی سپاہِ ہمراہی سے ملے خان موصوف نے [ص 2 کالم 2] اکثر صاحبانِ قافلہ سے ملاقات بطورِ انگریزی کے اور ہاتھ سے ہاتھ ملائے۔ اہل قافلہ بخیریت ہیں اور اغلب ہے کہ ابتدائی ماہ فروری تک مقامِ جلال آباد میں پہنچیں گے اور وہاں ماہِ اپریل تک قیام کریں گے جب تک کہ برف پگھلے اور راہیں کھلیں۔

ہرات

دریافت ہوتا ہے کہ جن دنوں دوست محمد خان اطاعتِ گورنمنٹ انگریزی قبول کر کے چلے آئے اُن دنوں کامران شاہ والی ہرات عزم قندھار رکھتے تھے مگر جب کہ شاہِ موصوف نے خبر شکستِ دوست محمد خاں اور گرفتار ہونے نصیر خاں امیر قلات کی سنی فوراً ترکِ عزم کیا۔

پشاور

اُس طرف کے خط سے کہ لکھا ہوا 29 تاریخ دسمبر کا تھا دریافت ہوا کہ صاحب والا مناقب جوزف دیوی کنگھم صاحب جو کہ واسطے پہنچانے سپاہِ انگریزی کے مقامِ لدھیانہ سے پشاور کو تشریف لے گئے تھے۔ تاریخ مذکور الصدر کو پھر طرف لدھیانہ کی روانہ ہوئے امیر دوست محمد خان بھی مع عیال و اطفال ہمراہ صاحبِ موصوف کے چلے آتے ہیں۔

لدھیانہ

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ اب تمام و کمال اسباب اہالیانِ حرم سرائے سلطانی کا تیار ہو چکا ہے اور بہ باعث کوشش صاحب والا مناقب مسٹر کلارک صاحب بہادر ایجنٹ لدھیانہ کے اونٹ اور کہار اور خیمہ جات وغیرہ سب مہیا ہو گیا ہے مگر کچھ اونٹوں کی ضرورت اور بھی ہے خبر تھی کہ 12 / تاریخ ماہِ حال کو لدھیانہ سے کوچ کریں گے سو اغلب ہے کہ تاریخ مذکور کو راہی جلال آباد ہوئے ہوں گے۔

جودھ پور

ازروئے خطوطِ جودھ پور کے واضح ہے کہ ناتھ لوگ جوق جوق پھر مقام مذکور میں چلے آتے ہیں اور کپتان لڈلو صاحب نے مہاراجہ والیِ جودھ پور کو اطلاع کی ہے کہ اگر تم ان لوگوں کو یہاں سے نہ نکال دو گے تو ہم یہاں سے اُٹھ کر چلے جاویں گے انشاء اللہ تعالیٰ بروقت دریافت حالِ مفصل لکھا جائے گا...................۔

ہوگلی

ازروئے آفتاب عالم تاب کے معلوم ہوا کہ آخر ماہِ دسمبر سنہ گذشتہ میں نواب معلّٰی القاب نواب گورنر جنرل بہادر اور صاحبان سکرتر اور نواب مبارز الملک ضیاء الدولہ سید محمد حسین خان بہادر تہور جنگ امام باڑہ ہوگلی میں تشریف فرما ہوئے بعدِ زیارت طرف مدرسۂ جدید [ص 3 کالم 1] کی قدم رنجہ کیا اور امتحان طالب علموں کا لیا طلبۂ مذکورین محکِ امتحان پر کامل عیار نکل کر موردِ تحسین و آفرین ہوئے۔ نوابِ موصوف نے موافق استعداد اور مدارج ہر ایک کے انعام مرحمت کیا۔

9/ تاریخ جنوری سنہ حال کو نواب گورنر جنرل بہادر معہ نواب معلّٰی القاب ناظمِ بنگالہ اور صاحبانِ جلیل الشان کے مدرسۂ عالیہ سرکارِ دولت مدار میں رونق افروز ہوئے اور بعدِ استفسارِ حال درس و تدریس طالب علموں کے مراجعت فرمائی۔

فرانس

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ شاہِ فرانس ایک روز بہ اتفاق اپنی بانو کے کی سواری سیج گاڑی پر واسطے سیر و تماشا کے چلے جاتے تھے اور سوار وغیرہ حسب دستور ہمرکاب تھے یکا یک اثناء راہ میں ایک شخص اجل رسیدہ نے طرف بادشاہ کی بندوق سر کی لیکن چونکہ قضا بادشاہ کی نہ تھی مہرۂ تفنگ نشانہ پر نہ پہنچا مگر آئینہ گاڑی کے ٹوٹ گئے اور شاہ اور ملکہ دونوں بچ گئے سواروں نے قاتل کو گرفتار کر لیا قاتل نے کہا کہ میرے ہاتھ پاؤں کھول دو میں نہیں بھاگوں گا اگر میں ہلاک جان سے ڈرتا تو ہرگز قصد قتل شہہ کا نہ کرتا القصہ اُسے کشاں کشاں کوتوالی میں لائے بروقت اظہار اس نے عجب طرح کے جواب مردانہ دیے ارباب پولیس نے پوچھا کہ باعث قتل شاہ کا کیا تھا اور کس نے تجھے اس باب میں ترغیب دی جواب دیا کہ میرے دل نے مجھے ترغیب دی اور شریک میرے میرے عقل و ہوش ہیں اربابِ پولس نے سوال کیا کہ تو نے بندوق شاہ کی طرف ہی سر کی تھی یا کسی اور طرف، جواب دیا کہ مجھے قتل شاہ منظور تھا میں نے نہ چاہا کہ ایسا ظالم بادشاہ زندہ رہے سوال کیا کہ تو قید سے نہ ڈرا اور تو نے اپنی

جان پر کچھ دریغ نہ کیا، جواب دیا کہ افسوس یہی ہے کہ شاہِ جفا پیشہ میرے ہاتھ سے مارا نہ گیا الغرض اظہار اُس کے لکھ کر شاہ ممدوح کے پاس بھیج دیے اور اس کو مقید کیا اغلب ہے کہ اُسے دائم الحبس کریں گے کیونکہ اُس پر حکم قصاص صادق نہیں آتا۔

حضورِ والا

حضورِ انور نے خلعت چھ پارچہ کا اور تین رقم جواہر نواب ضمیر الدولہ آغا حیدر کو بابت مختاری کے اور اسی قدر کنور دیبی سنگھ کو بابت خدمتِ امینیِ کُل کے معہ خطابِ راجگی عنایت کیا انہوں نے دو دو اشرفیاں نذر گذرانیں۔ نواب موصوف نے بیس ہزار روپیہ حضور میں اور دس ہزار روپیہ مرزا شاہ رُخ کو پیش کش کیے۔ مرزائے موصوف نے ایک ایک دوشالہ نواب موصوف اور راجہ جے سکھ رائے وغیرہ کو عنایت کیا مرزا ابلاقی بہادر جو کہ واسطے زیارتِ روضہ منور حضرت بوعلی شاہ قلندر کے پانی پت کو تشریف فرما [ص 3 کالم 2] ہوئے تھے داخل قلعہ مبارک ہوئے تمام سرداروں نے استقبال کیا۔ مرزائے موصوف تبرک نذر گذران کے ساتھ عطائے خلعت کے سرافراز اور ممتاز ہوئے راجہ دیبی سنگھ نے عرض کی کہ آپ ایک لاکھ روپیہ فدوی کے پاس بطور امانت رکھیں فدوی ایک برس کے عرصہ میں سوالاکھ کردے گا چنانچہ مرزائے ممدوح نے کچھ روپیہ سُپرد راجۂ موصوف کے کیا اور سالگرام برادرِ راجۂ مذکور کو بھی ساتھ خطابِ راجگی کے سرافراز فرمایا— عرض ہوئی کہ ملکۂ زمانی بیگم صاحبہ کاس گنج سے آن کر داخل دہلی ہوئیں مرزا مغل بہادر اور اشراف محل بیگم صاحبہ وغیرہ نے استقبال کیا وقتِ رخصت ملکہ بیگم صاحبہ نے چند کشتیاں پارچہ پوشاکی کی اور کچھ زرِ نقد تواضع کیا۔ بموجب تاکید حضور کے تنخواہ خانسانی وغیرہ کارخانہ جات کی تقسیم ہوتی جاتی ہے۔ نواب زینت المحل بیگم صاحبہ نے قدسیہ باغ وغیرہ میں تشریف لے جا کر بعدِ سیر باغ مراجعت فرمائی۔ مرزا شاہ رُخ بہادر کہ واسطے سیر شکار کے طرف سرائے باولی کے تشریف لے گئے تھے آن کر داخل قلعۂ مبارک ہوئے۔

عرضی نواب حامد علی خاں مختارِ معزول کی بہ ایں مضمون آئی کہ اگر نواب ضمیر الدولہ آغا حیدر اور راجہ جے سکھ رائے وغیرہ کو موقوف کر کے فدوی کو مختاریٔ کُل مرحمت فرمادیں تو میں تمام زرِ قرضہ اپنا تصدقِ حضور کر کے تمسکات حضورِ والا کی چاک کر ڈالوں اور حاضر ہوں حضورِ انور نے دستخط کیا کہ تمہارے آنے کے واسطے کچھ ممانعت نہیں ہے مگر یہ تم نے اچھا نہ کیا کہ تنخواہ غریب غُربا کے چار چار مہینے تک نہ دی دریافت ہوا کہ نواب ضمیر الدولہ نے راجہ دیبی سنگھ وغیرہ سے کہا کہ اگر صرف کارخانہ جات میں پندرہ ہزار روپیہ میرا صرف ہو تو دس ہزار روپیہ تم بھی خرچ کرو والا دست اندازیٔ کارخانہ جات سے دست بردار ہو— عرض ہوئی کہ کالے صاحب پیرزادہ کی اہلیہ نے وفات پائی بفور استماع سو روپیہ واسطے حاضری کے بھیجے اور صباحِ جمعہ کو معہ سرداروں اور تجملِ سواری کے مکانِ پیرزادۂ موصوف پر واسطے معذرت کے تشریف لے گئے اثناء راہ میں جیمس گارڈنر صاحب وغیرہ

سرداروں نے حسبِ مراتب نذریں گذرانیں۔

صاحبِ کلاں بہادر

سر جان برڈ صاحب بہادر تشریف فرما ہو کر کوٹھی صاحب ممدوح الصدر میں فرود ہوئے صاحب موصوف رسمیاتِ مہمان داری بجالائے۔ صاحبِ ممدوح واسطے ملاقات صاحبِ والا مناقب لفٹنٹ گورنر جنرل بہادر کے پھر میرٹھ میں تشریف لے گئے تھے سو دو روز رہ کر بعد ملاقات داخلِ کوٹھی ہوئے۔ مولوی محمد صدرالدین خاں بہادر بعد ملاقات برڈ صاحب بہادر موصوف کے برآمد ہوئے۔

گوالیار

[ص 4 کالم 1]

اُس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ ایک روز امراض لاحقہ مہاراجہ جھنکو راؤ سندھیا بہادر نے اس قدر شدت کی تھی کہ چند ساعت تک مہاراجہ ممدوح پر حالت غشی اور بے ہوشی کی طاری رہی تھی اور اس وقت تمام ارکانِ دولت اور مقربانِ حضور نے امید منقطع کی تھی لیکن اُس وقت میں اِطباعِ حاذق نے معالجہ میں ایسی کوشش کی کہ مہاراجہ کے ہوش و حواس پھر برجا ہوئے اُسی دن سے شدتِ مرض میں بھی تخفیف ہے اور روز بروز آثارِ صحت نمایاں ہیں کہتے ہیں کہ چند امراض زبون کہ جوانانِ عیاش کے واسطے مخصوص ہیں ذاتِ مہاراجہ پر عاید ہیں اور تپ اور خفقان علاوہ، لوگ واسطے مہاراجہ کے دست بدعا ہیں کیونکہ یہ ریاست صرف اُس کے وجودِ محمود سے زیب و زینت رکھتی ہے۔

لکھنؤ

آگے اس سے حال خانہ جنگی اور فساد کا جو کہ درمیان ہندو اور مسلمانوں مقامِ مذکور کے ہوا تھا لکھا گیا تھا اب از روئے ایک خط کے حال مفصلِ اس طرح پر واضح ہوا کہ ایک روز درمیان ایک شخص مسلمان اور ایک مردِ روغن فروش کے کچھ لڑائی ہوئی ہندو واسطے کمک روغن فروش کے جمع ہوئے اور مسلمانوں کے تئیں خوب مارا جب مسلمانوں کو خبر ہوئی مسلح ہو کر گھروں سے نکل آئے اور مقامِ واردات پر پہنچ کر شریک جنگ ہوئے بہت آدمی فریقین میں سے مارے گئے اور زخمی ہوئے اس میں کوتوالِ شہر بھی آ پہنچا مگر اُس طوفانِ بے تمیزی میں چند نفر پیادگانِ سرکاری میں سے بھی قتل ہوئے، القصہ کوتوال نے اکثروں کو گرفتار کیا مگر روغن فروش کہ بانیِ مبانیِ فساد تھا بھاگ گیا جب یہ خبر سمع ہمایوں سلطانی میں پہنچی کوتوال پر بعلت بے تدبیری عتاب ہوا اور عہدہ سے معزول کیا گیا

اور بموجب فرمانِ شاہ کے منادی ہوئی کہ جو کوئی روغن فروش کو گرفتار کروادے گا انعام سلطانی سے کامیاب ہوگا اور صادق علی خان کو کہ رئیس عالی خاندان ہے بذریعہ نواب شرف الدولہ بہادر نائب وزیر کے ساتھ عطائے خلعت اور خدمتِ کوتوالی کے سرافراز کیا۔

ضلع برار

وہاں کے اخبار سے واضح ہے کہ مرزا شمس الدین علی خان بہادر تعلقہ دارِ ضلع مذکور بہت نیک ذات اور مخیر ہے اور امورات حسنہ کی طرف ہمیشہ ہمتِ مصروف رکھتا ہے۔ واضح ہو کہ ایک راہِ راست اورنگ آباد سے ایلچ پور کو آتی تھی مگر بہ باعث ٹیلوں اور فراز و نشیب کے بہت دشوار گذار تھی اور حالتِ عبور و مرور میں مسافروں کو بہت تکلیف [ص 4 کالم 2] ہوتی تھی سو ان دنوں نواب موصوف نے ساتھ صرفِ مبالغ خطیر کے اُسے درست اور ہموار کروادیا اور نیک نامی دنیا کی اور ثواب عقبیٰ کا حاصل کیا۔ اب مسافروں کو بہت آرام ہو گیا ہے کپتان جانس صاحب منتظم علاقہٗ کو ندان ساتھ ملاحظہ آبادی تعلقہ اور رفاہیتِ احوالِ رعایائے علاقہٗ خانِ موصوف کے بہت تحسین و آفریں کرتے ہیں اگر اسی طرح اور تعلقہ دار بھی رفاہیتِ احوالِ رعایا میں صرف ہمت کریں تو تھوڑی مدت میں رعایائے ممالکِ حیدرآباد آسودہ حال ہو جائے۔

بھرت پور

پانچویں تاریخ ماہِ حال کو مسٹر ڈبلیو اسٹرانجی صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ اجمیر باتفاق ایک صاحب ڈاکٹر کے اکبر آباد کی طرف سے وارد بھرت پور ہوئے اور مقام چار باغ میں فرود ہوئے بعد چند ساعت کے واسطے ملاقات مہاراجہ بہادر کے تشریف لے گئے مہاراجہ نے از روئے حسنِ اخلاق بہت تعظیم و تکریم کر کے بتواضع عطر پان رخصت کیا دوسرے دن صاحبان موصوفین طرف اجمیر کی روانہ ہوئے۔ 6 ر تاریخ مہاراجہ بہادر مع چند مقربوں کے مقامِ گوردھن میں تشریف لے گئے اور بعدِ غسل آٹھویں تاریخ داخلِ بھرت پور ہوئے۔ اربابِ پولیس اور کارپردازانِ ریاست کے تئیں تاکید ہے کہ اسبابِ ضیافت اور سامانِ رسد اور روشنی کا بخوبی تیار رکھیں کہ 25ر تاریخ جنوری کو دائرہ دولتِ جناب لفٹنٹ گورنر بہادر کا رونق بخش بھرت پور ہوگا۔ چنانچہ حسب الحکم اسبابِ رسد وغیرہ تیار اور جمع ہوتا جاتا ہے۔

اکبرآباد

سُنا جاتا ہے کہ جناب لفٹنٹ گورنر بہادر آخر ماہِ جنوری میں مقام متھرا میں تشریف لے جاویں گے اور وہاں سے

بھرت پور کو جاویں گے بعد ازاں طرف آگرہ کی مراجعت کریں گے صاحب کمشنر آگرہ بھی ہمرکاب صاحب ممدوح ہیں۔

سرہنری پائنجز صاحب

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ عنقریب صاحب ممدوح طرف دارالخلافہ ایران کے بصیغۂ سفارت تشریف لے جاویں گے اغلب ہے کہ ان صاحب سے بہت کام نکلیں گے اور یہ بھی مشہور ہے کہ اگر صاحب موصوف سے یہ کام بن پڑے گا تو ساتھ کسی عہدۂ جلیلہ مثل لفٹنٹ گورنری وغیرہ کے جو کچھ مناسب ہوگا سرافراز ہوں گے۔

ناگپور

اُس طرف کے اخبار سے واضح ہے کہ صاحب رزیڈنٹ اور ان کا اسسٹنٹ باہر ضلع کے چلے آئے ہیں اور طور واطوار مہاراجہ کے دیکھتے ہیں۔

باہتمامِ موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 208 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

14 رفروری 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

اشتہار

مشکوۃ شریف مترجم ساتھ ترجمے اور فوائد کے بیچ زبانِ اردو کے جو نواب قطب الدین خاں صاحب نے بہت کوشش سے بہ استصواب مولوی محمد اسحاق صاحب کے ترجمے اور فوائد لکھے ہیں، مع متن کے نہایت احتیاط سے اس چھاپہ خانہ میں چھپتی ہے۔ ایک رُبع تمام ہو چکا ہے، دوسرا رُبع بھی قریب نصف کے آ پہنچا ہے۔ اس کے لکھنے والے، صحیح کرنے والے سب بہ موجب صواب دید نواب صاحب موصوف کے مستعد دین دار لوگ ہیں۔ جس کسی کو خریداری منظور ہو، مہتمم کو لکھے۔ قیمت اس کتاب کی، جو شخص اب درخواست کرے اور جتنی چھپ چکی ہے اس کی قیمت ادا کر کے لے لے تو 32 روپے قیمت کُل کتاب کی ہے، اور جو سب چھپ چکنے کی اور اُس وقت کتاب لے گا تو قیمت 40 روپے۔

احکام

مسٹر سی گبنس جنہوں نے کہ واسطے روانگی بمبئی کے رخصت حاصل کی تھی اُن کو اب بموجب اُن کی درخواست کے اجازت جانے کلکتہ کی ہوئی۔ پیش از روانگیِ انگلستان کے مولوی محمد شکور صاحب صدر امین اعلیٰ فتح پور نے واسطے اموراتِ خانگی کے رخصت دو ہفتہ کی حاصل کی لفٹنٹ جے سلیمن صاحب رجمنٹ 37 پیادگانِ ہندوستانی کے جوائنٹ مجسٹریٹ اضلاع گورکھپور جونپور اور اعظم گڑھ کے ہوئے۔

میرٹھ

صاحب آگرہ اخبار اَز روئے چٹھیات مقامِ مذکور کے لکھتے ہیں کہ اس جگہ ڈکیتوں اور چوروں کی بہت گرم بازاری ہے۔ چندروز ہوئے کہ اکثر ڈکیت ساتھ ارادہ لوٹنے ایک لیڈی یعنی کسی صاحب کی بی بی کے جو کہ زیورات اور جواہرات ہزار ہا روپیہ کا پہن کر ناچ گھر میں گئی تھیں منتظر رہے۔ قضاءً ایک پالکی میں ایک اور صاحب چلے آتے تھے چوروں نے لیڈی کی پالکی کے شُبہ میں اس پر حملہ کیا الغرض بعد دیکھنے صاحب مذکور کے گھڑی وغیرہ قیمتی

چیزیں ان سے چھین کر بھاگ گئے اور یہ بھی سنا جاتا ہے کہ صاحب مذکور کو زخمی بھی کر گئے لیکن اگر اس دن لیڈی مذکورہ ان کے ہاتھ آجاتی تو اس میں شک نہ تھا کہ اس کا بہت نقصان ہو جاتا اور عجب نہ تھا کہ درصورتِ تکرار اسے ہلاک بھی کر ڈالتے۔

[ص 1 الم 2]

پنجاب

سنا جاتا ہے کہ سپاہِ سوار اور پیادہ انگریزی کو حکم آگئے ہیں کہ بے تامل وتاخیر جلد طرف ممالکِ پنجاب کے کوچ کریں لیکن یہ افواہ کچھ محل اعتماد نہیں ہوسکتی کیونکہ سُنا جاتا ہو کہ سپاہِ متعینہ چھاؤنی کرنال اِس طرف سے کانپور کو روانہ ہوگی اور حال پنجاب یہ ہے کہ کنور شیر سنگھ مسندِ راجگی پر رونق افروز ہو گیا باعث اعانتِ راجہ دھیان سنگھ کے اور جنرل ونٹورا صاحب اور اویطوبیلہ صاحب دونوں کنورِ موصوف کے خیر خواہ ہیں مگر کپتان دِلا روش صاحب دربار سے چلے گئے ہیں لیکن یقین ہے کہ عنقریب وہ بھی بلائے جاویں گے اور کنور موصوف اپنے سرداروں وغیرہ کو واسطے فہمائشِ سپاہ اور رعایائے سرکش کے بہت ترغیب کرتے رہتے ہیں۔

قندھار

اس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ چند مدت ہوئی کہ ایک سردار اکتار خان قوم یاغی نے اکثر ملازمانِ شاہ شجاع الملک کو شکست دے کر اور دو توپیں چھین کر ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا اور قریب بارہ سو سپاہ کے جمع کر کے مستعد جنگ ہوا۔ الغرض کچھ سوار اور پیادہ مع دو توپ کے بسر کردگی ایک صاحب کے بھیجے گئے اور قریب آدھے گھنٹے کے لڑائی ہوتی رہی آخر کار سردارِ مذکور بھاگ گیا اور گاؤں کو اپنے وجودِ نا محمود سے پاک کیا دُشمنوں میں سے بہت سے آدمی مارے گئے اور سپاہِ انگریزی میں سے چار آدمی زخمی ہوئے اور اسی قدر مارے گئے۔ ایک روز ایک شخص مسلمان نے ایک سارجنٹ انگریزی کو بازار میں تلوار ماری مگر چونکہ اجل اُس کی نہیں پہنچی تھی ایک پہرہ سپاہیوں کا آتا تھا اس نے صاحب موصوف کو بچا لیا اور قاتل کو گرفتار کر لیا اور بعد تھوڑی دیر کے قاتل صاحب موصوف کو توپ کے منہ اڑا دیا۔

فیروز پور

اس طرف کے چٹھیات سے واضح ہو کہ قافلہ سپاہِ انگریزی نے تیسویں تاریخ ماہِ گذشتہ کو فیروز پور سے کوچ کر کے دریائے ستلج سے عبور کیا صاحب چٹھی لکھتے ہیں کہ کیمپ انگریزی میں بہت جگہ چوری ہوگئی۔ لفٹنٹ آئیر صاحب ملازمِ شاہ شجاع الملک اور بعضے اور لوگوں کا تمام مال اسباب جاتا رہا۔ خبر تھی کہ سپاہ کرنل ویلر کی [ص 2 کالم 1]

مع امیر دوست محمد خان کے پانچویں تاریخ ماہ حال کو داخل فیروز پور ہوگی.......اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ بباعث تزلزل سلطنتِ پنجاب کے فیروز پور میں صاحب ایجنٹ کے پاس ایک چٹھی متضمن واپس بلا لینے قافلۂ مذکور کے جو کہ فیروز[پور] سے روانہ ہوا تھا پہنچی۔ چنانچہ صاحب موصوف نے چٹھیِ مذکور کو اس طرف روانہ کر دیا اور سپاہِ مذکور بحسب اتفاق اس کنارہ پر دریا کے مقیم تھی اور سب لوگ منتظر اور امیدوارِ حکم واسطے بڑھنے کے طرف لاہور کی تھے۔ ایک اور چٹھی کے مضمون سے واضح ہوا کہ جب قافلۂ مذکور نے کوچ کر کے دریائے ستلج سے عبور کیا تو بہتیرے اُونٹوں نے اپنے شلیطوں اور تمام اسباب کو پھینک دیا اور ظروف چینی اور شیشۂ آلات وغیرہ کا بہت نقصان کیا پانچویں رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کے مسکوٹ گھر کے تمام قیمتی برتن ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ پانچویں تاریخ ماہِ حال کو اکثر افسران چھاؤنی بہ ارادۂ ملاقاتِ دوست محمد خان کے گئے تھے لیکن خان مذکور ایک اور دستہ سے پہلے شہر فیروز پور میں چلے گئے جب چھاؤنی میں آئے تو سپاہ نے جو کہ واسطے قواعد کے کھڑی تھی سلامی اتاری۔ خانِ موصوف کا یہ قاعدہ سنا جاتا ہے کہ وقتِ شام صاحبانِ ذیشان سے ملاقات کرتے ہیں۔ چھاؤنی میں صاحبانِ آمدِ افغانستان کی دعوتیں بخوب تر بن وجہ ہو رہی ہیں۔ خان موصوف کے بیٹے صاحبانِ عالیشان کی ملاقات کو صبح اور شام سوار ہوتے ہیں خبر ہے کہ یومِ دوشنبہ 8 رتاریخ ماہِ حال کو سپاہ آمدِ افغانستان طرف لدھیانہ، کرنال اور علی گڑھ کے روانہ ہوگی۔

دربار کنور شیر سنگھ

سردار جوالا سنگھ کو حکم ہوا کہ اب فضلِ سری اکال پورکھ جیو سے سب سرکش مطیع ہو کر حاضر ہوئے ہیں لازم کہ پلاٹنِ جرنیل گلاب سنگھ اور جرنیل گورٹ صاحب کو مع توپ خانہ اپنی اور جنسی کے باغِ حضوری سے باہر کر دو اور ان کے عوض دونوں پلٹنوں دھونکل سنگھ پوربیہ اور توپ خانہ مہاراجہ کھڑک سنگھ متوفی کے تئیں داخلِ باغ کرو اور خلفِ دنیا سنگھ ملوی کو ارشاد ہوا کہ نعشیں مردوں کی باغ حضوری سے اٹھوا کر بموجب ان کے مذہب اور ایمان کے ان کی تجہیز و تکفین کرے۔ پروانہ مشعرِ طلب بنام جنرل ونٹورا صاحب کے جاری ہوا مشارالیہ نے عرض کروا بھیجا کہ آج سکھوں نے بہت شور و غوغا اور غارتگری اختیار کی ہے آج فدوی کو معاف فرمادیں—— حسب الحکم دو سو جوان واسطے حفاظت حویلیوں مہاراجہ کھڑک سنگھ متوفی واقعہ لاہور اور امرتسر کے روانہ کئے گئے اور بنام کوتوال [ص 2 کالم 1] لاہور اور امرتسر کے پروانہ جاری ہوئے کہ کسی کو توشخانہ جاتِ حویلی ہائے مذکورین سے اسباب نہ لے جانے دیں عرض ہوئی کہ گولہ اندازانِ توپخانہ امام شاہ کمیدان نے اپنے اجیٹن کو مار ڈالا اور دوشالہ رومال وغیرہ لوٹ لے گئے اور اسی طریق اکثر متصدیانِ دفتر کو بندوق کے کندوں سے ہلاک اور نیم جان کیا۔ ارشاد ہوا کہ آج کل تدارک اس کا کیا جاوے گا پروانہ جات بنام ناظمانِ کشمیر اور ملتان اور جنرل اویطویلہ اور سردار نہال سنگھ آلووالہ وغیرہ کے اس

مضمون کے جاری ہوئے کہ بابت جلوس مابدولت کے اکیس اکیس کارتوس اپنے اپنے توپخانہ سے بابت سلامی سرکریں پروانہ بنام ناظم منڈی کے جاری ہوا کہ انتظامِ ملک میں بجان ودل سرگرم رہیں اور شلکِ سلامی سرکریں۔ پروانہ جات بنام علاقہ داروں گردنواح کے جاری ہوئے کہ آمد ورفت لاہور بدستور سابق جاری رہے اور کوئی کسی سے ظلم وبدعت نہ کرنے پاوے اور غارت گری نہ ہونے پاوے اور جواب دہی اس کی ذمہ تمہارے ہے۔ عرض ہوئی کہ راجہ گلاب سنگھ اور سردار عطر سنگھ اور رانی چند کور نے سپاہیانِ قلعہ کو ہزار ہا روپیہ نقد اور پشمینہ وغیرہ دے دے کر برباد کر دیا۔ حکم ہوا کہ پہرہ سپاہیوں کا دروازہ قلعہ پر تعین کیا جاوے اور ایک ایک سپاہی سے نقد اور جنس چھین لیا جاوے۔

فورٹ ولیم

اُس طرح کے ایک اخبار میں یہ اشتہارِ گورنمنٹ دیکھا گیا کہ سپرینٹنڈنٹ لوگ جو کہ بیچ ہر ایک ضلع کے واسطے آبکاری کے مقرر ہوں گے اوّل کمشنروں کو واجب ہے کہ اُن کی لیاقت اور کارگزاری کی تحقیقات قرار واقعی کریں اور جو لوگ استعداد انصرام عہدہ مذکور کی رکھتے ہوں انہیں عہدہ ہائے سپرینڈنٹی تفویض کریں اور یہی لوگ عہدہ ڈپیوٹی کلکٹریٔ آبکاری کو بھی انصرام کریں گے۔

روس

اخبار سے واضح ہے کہ سپاہِ روسیہ نزدیک تبریز کے پہنچی ہے اور منتظر آنے سپاہِ ایران کے ہے بعد متفق ہو جانے دونوں سپاہ کے جس طرف ارادہ شاہِ ایران کا ہوگا کوچ کیا جاوے گا۔

بغداد

ازروئے ایک اخبارِ صحیحہ کے دریافت ہوتا ہے کہ علی شاہ شہزادہ نگاہ داشت سپاہ کی کرتا ہے اور ہر روز قواعدِ جنگ کی تعلیم سپاہ کو دی جاتی ہے، سُنا جاتا ہے کہ شہزادۂ مذکور کو مرکوزِ خاطر ہے کہ کرمان کو پھر اپنے قبضہ میں لادے مگر آغا خان حاکم کرمان روز بروز زیادہ تر بغاوت اختیار کرتا جاتا ہے ہر چند وزیرانِ صائب تدبیر اُسے اِس امر سے مانع آتے ہیں لیکن مشار الیہ ہرگز راہ راست پر نہیں آتا۔

[ص 3 کالم 1]

بھرت پور

حال ملاقات مہاراجہ والی بھرت پور اور جناب لفٹنٹ گورنر بہادر کا مفصلاً اس طرح دریافت ہوتا ہے کہ مہاراجہ

بہادر نے بہ اتفاقِ سردارانِ ریاست اور کچھ سوار اور پیادوں کے ایک کوس تک استقبال کیا اور اثناء راہ میں ہی ملاقات کر کے گورنرِ ممدوح کو اپنے ہاتھی پر بیٹھایا بعد ازاں گورنر ممدوح اپنے خیمہ میں داخل ہوئے اور مہاراجہ موصوف قلعہ کو تشریف لے گئے۔ وقتِ سہ پہر مہاراجہ صاحب بہت سے تو زک اور حشمت سے طرف خیمہ گورنر صاحب کے تشریف لائے مسٹر ہملٹن اور مسٹر طامس صاحب وغیرہ مابین راہ سے استقبال کر کے لے گئے جب سواری قریب خیمہ پہنچی تو سترہ کارتوس سلامی کے توپ خانہ گورنرِ ممدوح سے سر ہوئے بعد ازاں گورنر بہادر نے لبِ فرش تک استقبال کر کے بعد ملاقات باعزازِ تمام کُرسیِ زرنگار پر بٹھایا اور بعدِ گفتگوئے محبت کے بتواضع عطر وپان رخصت کیا۔ 29 رتاریخ مہاراجہ مع گورنر ممدوح اور تمام صاحبانِ عالیشان کے سوار ہو کر جنگل کو واسطے سیر وشکار چیتوں کے مشغول ہوئے اور بعدِ سیر مراجعت کی اُسی روز وقتِ شام گورنر ممدوح مع بارہ صاحبوں کے طرف قلعہ کی تشریف لے گئے بابو جانی بانکے لعل وکیلِ مہاراجہ اور فوجدار گوردھن سنگھ اور فوجدار بالمکند وغیرہ نے دروازۂ شہر سے اور مہاراجہ بہادر نے دروازۂ قلعہ سے استقبال کیا اور مکانِ کچہری میں لے جا کر کُرسیوں پر بٹھایا اور رقص طوائف ہونے لگا بعد ازاں گورنر ممدوح بالاخانہ میں تشریف لے جا کر تناولِ ماحضر میں مشغول ہوئے بعدِ انفراغ پھر ایوان کچہری میں تشریف لا کر رقص طوائف ملاحظہ کیا اور قریب نواخت گیارہ گھنٹہ رات کے طرف خیمہ کے معاودت کی۔ مہاراجہ بہادر لبِ فرش تک اور فوجدار وغیرہ مقامِ استقبال تک مشایعت عمل میں لائے۔ شلکِ سلامی حسبِ دستور عمل میں آئی 31 رتاریخ صاحبِ ممدوح اور مہاراجہ بہادر وغیرہ پھر واسطے شکار کے تشریف لے گئے۔ وقت شب طرف خیمہ کے معاودت کی اور سیرِ آتشبازی ملاحظہ فرمائی پہلی تاریخ ماہِ حال کو دائرہ دولت صاحبِ موصوف کے نے طرف فتح پور سیکری کے کوچ کیا۔

آگرہ

واضح ہوتا ہے کہ پہلی تاریخ ماہِ حال کو کچہری مسٹر بالدرو صاحب بہادر سیشن (کذا) میں امتحان امیدواران عہدۂ منصفی کا لیا گیا ہر ایک امیدوار کے تیئں بارہ سوال بھیجے ہوئے اربابِ کمیٹی کے ملے۔ امیدواروں نے بعد غور و تامل کے جواب ہر ایک سوال کا قلم بند کر کے حضور صاحبانِ کمیٹی میں پیش کیا مگر بہ باعث آخر ہو جانے دن کے[ص 3 کالم 2] اربابِ کمیٹی چلے گئے۔ خبر ہے کہ پھر ایک دفعہ صاحبانِ مذکورین اجلاس فرما کے جواب سوالات کو بغور تمام ملاحظہ فرماویں گے اور جس کا جواب شافی ہوگا اُسے سندِ نیک نامی عنایت کریں گے۔

حضورِ والا

نواب محمد میر خان بابتِ عید الضحٰی ملازمت حاصل کر کے برآمد ہوئے مرزا شاہ رُخ بہادر نے عرض کیا کہ حضور حکیم

احسن اللہ خان کے علاج معالجہ کو موقوف کر کے بجائے ان کے حکیم وجیہ الدین کو مقرر فرماویں لیکن بہ باعث عرض نواب زینت المحل بیگم صاحبہ کے موقوفی حکیم مذکور کی ملتوی رہی، عرض ہوئی کہ قریب ساٹھ سلاطینوں کے جمع ہو کر بہ باعث نہ وصول ہونے تنخواہ کے واویلا کر رہے ہیں اور اکثر غریب غربا کی تنخواہ بھی قرق ہوگئی ہے اور بیٹے راجہ جے سکھ رائے کے مرزا شاہ رُخ بہادر کو ورغلاتے ہیں بفور استماع حضور انور نے تنخواہ سلاطینوں کی تقسیم کروادی اور مرزا شاہ رُخ بہادر وغیرہ کو ارشاد کیا کہ تنخواہ کسی کی قرق نہ کرو اور تقسیم تنخواہ ملازمین میں بہت تاکید کی۔ مرزا شاہ رُخ کے عرض کی کہ خرچ پانچ چھ ہزار روپیہ کا زیادہ ہوگیا ہے گنجائش اُس کے انہیں کارخانجات سے نکالی جاوے گی حضور انور نے ازراہِ مہربانی ایک جِغہ اور ایک قبائے کم خواب اور ایک ہاتھی باساز طلا و نقرہ اور جھل زربفت کے مرزا ابلاقی بہادر کو مرحمت کیا عرض ہوئی کہ صاحب جرنیل سپاہ میرٹھ کے اور چند صاحب سیر قلعہ کی ملاحظہ کر کے چلے گئے۔ خریطہ لفٹنٹ گورنر بہادر کا ملاحظہ ہوا اور ایک خریطہ اُس کے جواب میں روانہ کیا گیا۔ عرض ہوئی کہ جیمس گارڈنر صاحب نے بیچ خدمت اشراف محل بیگم صاحبہ کے حاضر ہو کر اپنی رخصت کے واسطے کچھ عرض معروض کی چنانچہ بیگم موصوفہ نے رسمیات منگنی شاہزادہ مرزا مغل بہادر کی ادا کر کے شادی کو سالِ آئندہ پر ملتوی رکھا۔

صاحبِ کلاں بہادر

صاحبِ موصوف نے دورہ میں سے عرضیاں واسطے حضور انور کے اور خطوط اکمی جاگیرداروں کے بھیجے تھے سو صاحب سکرتر بہادر نے روانہ کردئے اور خریطہ گورنر بہادر کے واسطے حضور انور کے اور نواب فیض علی خان بہادر والی جھجر کے آئے تھے سو صاحب موصوف نے ارسال کئے۔

رانی چند کنور

تحقیق ہوتا ہے کہ رانی موصوفہ نے مسٹر کلارک صاحب بہادر اجنٹ کو یہ پیغام بھیجا ہے کہ اگر تمہاری اعانت سے بیٹا کنور نونہال سنگھ متوفی کا جو کہ پیدا ہونے کو ہے مسند نشیں ہو یا درصورت تلف ہو جانے حمل رانی کے یا مرجانے لڑکے کے خوردسالی میں مجھے مسند نشین کروادو تو میں تمام ملک کے محاصل میں سے فی روپیہ چھ آنہ دیا کروں گی۔

ص 4 کالم 1   اشتہار نامہ برائے فروخت سنگ ہا

نوزدہ قلعہ سنگ مرمر سفید بغایت نفیس و لطیف حسبِ تفصیل مندرجہ تحت وقت نو اختِ دہ گھنٹہ روز بتاریخ پانزدہم ماہ مارچ 1841 روز دوشنبہ پیش دروازہ قلعہ فتح گڑھ برگذرِ حسین پور علاقہ ضلع فرخ آباد بیع بطریق نیلام خواہد شد و آن سنگ دو[2] قسم اند یکی بلاک یعنی ناشگافتہ کہ بعد شگافتن برائے تیاری ہر یک چیز بکار خواہد آمد

دیگر سلاب یعنی شگافتہ و ہموار و مصفا است کہ بے مشقتِ ہموار کردن ہر ایک چیز مثل منبر و غیرہ ازان می توان ساخت۔

نمبر	طول		عرض		ارتفاع	
	فٹ	انچ	فٹ	انچ	فٹ	انچ
1	7	x	3	8	x	4
2	7	x	3	8	x	2
3	6	11	3	7	x	2
4	6	7	4	3	x	.2
5	6	5	4	2	x	.2
6	6	5	4	2	x	.2 ☆
7	6	4	4	3	x	.1 ☆
8	6	x	4	2	x	2 ☆
9	5	7	4	2	x	2
10	5	6	3	10	x	8
11	5	x	3	9	x	2
12	4	2	B *	8	x	2
13	4	1	3	1	1	x
14	4	x	B	8	x	2
15	4	x	B	x	x	2
16	4	x	یک	5	x	2
17	3	3	B	7	x	2
18	3	x	B	10	یک	.1
19	3	x	3	x	x	.7

☆ درج بالا نشانات نا قابل فہم تھے۔

* یہ ہندسہ نا قابل فہم تھا۔

واضح باد کہ خریداران سنگ مذکور بدون ادائے زر قیمت برداشتہ برون نخواہند یافت واگر خریدار زرِ قیمت دادن نخواہد توانست بعد سہ ماہ از تاریخ نیلام از طرف خریدار سنگ خریدہ اش خواہد شد انچہ زیادہ خواہد شد خریدار خواہد یافت واگر کم خواہد بود[ص 4الم 2] از خریدار گرفتہ خواہد شد اگر کسے راز یادہ ازیں استفسار درکار شود بہ شیل صاحب کانڈ ڈاکٹر قلعہ فتح گڑھ نویسد جواب مشرح خواہد یافت تحریر بتاریخ 31 رجنوری 1841 ۔فقط

رائے بریلی

اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ پیشتر ضلع مذکور الصدر کہ تحتِ حکم والی اودھ کے ہے بہت آباد تھا لیکن فقیر محمد خاں چکلہ دارِ حال نے اُسے بہت لوٹا ہے اور خانِ مذکور بیچ بھیجنے مالِ واجب سرکار کے ہمیشہ تساہل کرتا ہے۔ سونظر بریں والی اودھ نے واسطے تنبیہ خان مذکور کے کچھ سپاہِ جنگی روانہ کی ہے تا کہ اُس مستِ خوابِ غفلت کو ہوش میں لاوے۔

راجہ بردوان

واضح ہو کہ مہتاب چندر راجہ بردوان نے ایک لاکھ روپیہ خزانہ عامرہ سرکارِ دولتمدار میں ارسال کیا ہے۔ اس واسطے کہ بیچ علاج معالجہ غریب غربا کے اسپتال میں صرف کریں اور ڈاکٹرانِ دانا اور تجربہ کار کو تعین کریں۔ مقام مذکور میں شدت ہیضہ وبائے سے بہت لوگ ضائع ہوئے اور ہوتے جاتے ہیں اور ان دنوں میں باعث اس کا سردی کی زیادتی تصور کیا جاتا ہے۔

راجہ ٹکاری

اُس طرف کے اخبار سے ہویدا ہوتا ہے کہ ارادہ گورنمنٹ کا یہ ہے کہ واسطے یادگاری مہاراجہ منتر جیت سنگھ بہادر مسند نشین ریاست ٹِکاری کے ایک مکان بلند کہ زبانِ انگریزی میں سے اُسے مونیومینٹ (Monument) کہتے ہیں۔ ضلع ٹکاری میں تعمیر کیا جاوے یہ علامت ہے قدردانی گورنمنٹ کی۔

کلکتہ

چندروز ہوئے کہ ایک مے نوش مکانِ حلوائی پر جا کر کڑاہی روغنِ گرم میں جا پڑا اور جل گیا حلوائی نے بفور ملاحظہ شور وغوغا کیا اور برقنداز سرکاری آن پہنچے اور اُس نیم سوختہ کو اسپتال میں لے گئے۔ ایک شخص مسلمان نے مقام بڈی بازار میں اپنا گلا کاٹ ڈالا لیکن کچھ سبب نہیں معلوم ہوا کہ کیوں اُس شخص نے اپنے تئیں ہلاک کیا۔

راج کوٹ

از روئے اخبار مقامِ مذکور کے واضح ہوا کہ ان دنوں مقام مذکور میں ایک ماجرائے عجیب واقع ہوا یعنی قومِ رزیل اور مزدوروں وغیرہ نے مقام محل رانا میں دستِ غارت دراز کیا چنانچہ واسطے تنبیہ اور گرفتاری ان کی کے ایک کمپنی پیادوں کی اور کئی توپیں روانہ کی گئی ہیں۔ یہاں اب تک بارش نہیں ہوئی اور نرخِ غلہ بدستور گراں ہے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 209 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

21رفروری 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

اشتہار

مشکوٰۃ شریف مترجم ساتھ ترجمہ اور فوائد کے بیچ زبانِ اردو کے جو نواب قطب الدین خان صاحب نے بہت کوشش سے بہ استصواب مولوی محمد اسحاق صاحب کے ترجمہ اور فوائد لکھے ہیں، مع متن کے نہایت احتیاط سے اس چھاپہ خانہ میں چھپتی ہے۔ ایک رُبع تمام ہو چکا ہے، دوسرا رُبع بھی قریب نصف کے آ پہنچا ہے۔ اس کے لکھنے والے صحیح کرنے والے سب بموجب صواب دید نواب صاحب موصوف کے مستعد دین دار لوگ ہیں۔ جس کسی کو خریداری منظور ہو، مہتمم کو لکھے۔ قیمت اس کتاب کی، جو شخص اب درخواست کرے اور جتنی چھپ چکی ہے اس کی قیمت ادا کر کے لے لے تو 32 روپے قیمت کُل کتاب کی ہے، اور جو سب چھپے چکے گی اور اُس وقت کتاب لے گا تو قیمت .... 40 روپے۔

کلام اللہ حمایل کاغذ کشمیری پر بہت خوشخط .... 5 روپے

قرآنِ شریف مترجم اور محشّی مذہب امامیہ کا .... 14 روپے

صحیفہ کاملہ بہت خوشخط .... 4 روپے

باغ و بہار بخطِ نستعلیق .... 3 روپے

گلستان کاغذِ کشمیری پر بخطِ نستعلیق بہت خوشخط .... 6 روپے 8 آنہ

تذکرہ گلشن بے خار تالیف نواب مصطفیٰ خان صاحب .... 5 روپے 6 آنہ

سرکلر آرڈر نمبر دو مصدرہ صاحبانِ صدر بورڈ ریونیو کاغذِ کشمیری پر .... 3 روپے

صاحب مجسٹریٹ بہادر دہلی

سنا گیا کہ سولھویں تاریخ اس مہینے کی صاحب بہادر دورہ سے واپس آئے دیہاتِ علاقہ تھانجاتِ مہرولی اور بدرپور کی طرف دورہ کیا۔ محرر تھانہ بدرپور اور ایک جمعدار موقوف ہوا، سُنا جاتا ہے کہ مرمت سڑک اور پُل اور آبادی

سرائے وغیرہ کی طرف یہ صاحب بہت مصروف ہیں اوران کی کوشش سے فی الواقع اب رستہ اس طرح کے درست ہوئے ہیں کہ پہلے کبھی یہ درستی نہیں رہتی تھی۔ یقین ہے کہ اگر چند مدّت یہ اسی شہر میں رہے تو بہت درستی اس ملک کی صورت پکڑے گی، ہر چند میرٹھ کا رستہ بھی سنا جاتا ہے کہ بہت درست ہوا ہے لیکن بہ نسبت اس علاقہ کے خصوص اس شہر کے وہ کب پہنچ سکتا ہے۔ یہ شہر وسیع اور غدار اور نواحِ شہر کی وسعت اُس کی نسبت بے شمار ہے۔

[ص 1 کالم 2] دیہات جو مشہور بدمعاش اور چوری کا پیشہ رکھتے ہیں اور اکثر چوری گائے، بیل کی کرتے ہیں۔ مجسٹریٹ صاحب نے ان کے سب نمبر داروں کو طلب کیا اور انہیں بہت تاکید اور فہمایش کی ہے کہ اگر یہ بدچلن اپنا نہ چھوڑیں گے اور انتظام چوری کا نہ کریں گے تو سرکار سے انتظام کیا جائے گا خاص اُن دیہات میں پولیس مقرر ہوگا اور جو اس پر بھی باز نہ آویں گے تو واسطے ضبطی بسوہ کی رپوٹ ہوگی۔ کہتے ہیں کہ اُن زمینداروں نے عہد کیا ہے کہ اب چوری کا انتظام رکھیں گے رعایا ان مجسٹریٹ صاحب کے انتظام سے کوئی تھوڑے دنوں میں بہت آرام سے گذران کرے گی ابھی چند روز سے انہوں نے اپنا انتظام ظاہر کیا ہے تو بدمعاش اپنی چالاکی سے گُند ہو گئے ہیں اور مدعی بھی جھوٹی نالش میں حوصلہ نہیں کرتے عملہ پولیس بھی دو تین تھانہ دار جمعدار کی موقوفی سے خائف اور لرزاں ہو گئی ہیں۔ رعایا بہت شکر کرتی ہے ان مجسٹرٹ صاحب کا عمل گانِ پولیس نے حال بھی رعایا کا یہی کر رکھا تھا کہ لکڑی اور جانور سے کم نہیں جانتے تھے لیکن ان صاحب کے انتظام سے شک نہیں کہ چند روز میں بہت انتظام درستی پکڑے۔ یقین ہے کہ عمل گانِ صدر بھی اتنے فربہ اور موٹے نہ رہیں جیسا کہ پہلے سے ہیں اور رعایا اس کے عوض میں جو بہت لاغر ہو رہی ہے آرام پائے اور فربہ ہو جائے۔

علاقہ میرٹھ

سُنا گیا کہ شاہدرہ ہنڈن علاقہ میرٹھ کے رستہ میں ڈاک بھنگی لُٹ گئی اور برقنداز پولیس کا مارا گیا بہت افسوس ہوا گر انتظامِ قرار واقعی اس کا نہ ہوگا تو بڑی خرابی کی بات ہے۔

احکام

رخصت دی ہوئی مسٹر ج ایچ اسمتھ صاحب کلکٹر پرمٹ شمال مغربی حدود کو پہلی تاریخ دسمبر 40ء میں 20رتاریخ ماہِ گذشتہ سے شروع ہوتے مسٹر سی آر کارٹرائٹ صاحب جج فرخ آباد پہلی تاریخ دسمبر 41ء تک بذریعہ سرٹی فیکٹ ڈاکٹر کے رخصت حاصل کی، مسٹر سی نیوٹن صاحب مستوفی ہوئے اور مسٹر جے اے رائٹ ڈپٹی کلکٹر پرمٹ سہارنپور کے ڈپٹی کلکٹر پرمٹ حمیر پور کے بجائے صاحبِ موصوف کے ہوئے۔

[ص 2 کالم 1]

بھرت پور

پہلی تاریخ فروری سنہ حال کو بعد کوچ کرنے جناب لفٹنٹ گورنر بہادر کے مقامِ بھرت پور سے بہ تقریب تہنیت ملاقات گورنر ممدوح کے حضور مہاراجہ میں نذریں گذارنیں مہاراجہ بہادر نے بمقتضائے رفقا نوازی اور حسنِ سر انجامِ کارسفارت کے بابو جانی بانکے لعل کے تئیں خلعت پانچ پارچہ کا مع ایک دوشالہ اور تھانِ کمخواب گراں بہا اور شیخ محمد بخش کوتوال کو بذریعہ حسنِ اہتمام کے سرانجامِ رسد وغیرہ میں خلعت پانچ پارچہ کا مع دوشالہ قیمتی کے اور پیر بخش خانساماں کو بہ باعث خدمت گذاری اور تیاری سامانِ ضیافت کے ایک دوشالہ اور کڑے سونے کے اور پچاس روپیہ نقد اور پچیس بیگھہ زمین بطورِ معافی مرحمت کیا اور باورچی وغیرہ کو بھی حسب مراتب نقد وجنس عنایت ہوا۔ انہوں نے حسبِ مراتب نذریں بیچ شکریہ کے گزرانیں 4 تاریخ فروری کو مہاراجہ بہادر باتفاق بعضے مقربوں کے طرف گووردھن کے تشریف فرما ہوئے اور خبر تھی کہ بعد دو تین روز کے ازراہِ ڈیگھ طرف بھرت پور کے مراجعت کریں گے مہاراجہ بہادر نے اپنی روانگی کے دن بابو جانی بانکے لعل کو طرف آگرہ کے اور بابو شیو پرشاد کے تئیں طرف اجمیر بکار سفارت روانہ کیا۔

اکبر آباد

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ 24 تاریخ ماہِ حال یوم پنج شنبہ کو صاحبانِ کمیٹی امتحان نے محکمہ بالدرو صاحب سیشن جج میں اجلاس کیا واسطے غور اور تامل جوابوں سوالاتِ حکامِ صدر کے جو کہ امیدوارانِ عہدۂ منصفی نے لکھ کر حضور اربابِ کمیٹی میں گذرانے تھے اور بہت سے فکر و تامل سے ہر ایک کے جواب پر غور کر کے تین 3 آدمیوں کے جوابوں کو بہت پسند کیا اور تینوں کو سند قابلیت اور کاردانی کی عنایت کی چنانچہ واسطے اطلاع ناظرینِ اخبار کے اسامی متوقعین کی لکھی جاتی ہے۔ سید احمد خان صاحب نائب منشی کمشنری آگرہ اور خواجہ حمید الدین خان رئیس دہلی اور ایک بابو بنگالی باشندۂ میرٹھ کو ایک ایک سرٹی فیکٹ یعنی سند قابلیت مرحمت ہوئی مگر تینوں آدمیوں میں سے سید احمد خان صاحب فائق رہے اور باعث اس کا یہ تھا کہ خان مذکور کو تمام قوانین دیوانی حفظ ہیں اور رائے ان کی تجویز اور انفصال مقدمات میں بہت صائب اور مستقیم ہے۔

تباہی جہاز

چند مدت ہوئی کہ ایک جہاز نے مقام کلکتہ سے روانہ ہو کر راہ چند روز کی طے کی تھی اتفاقاً طوفانِ شدید پیدا ہوا اور باوجود [ص 2 کالم 2] بہت سی کشش اور کوشش کے ملاحوں سے بھی کچھ تدراک اُس کا نہ ہو سکا رفتہ رفتہ جہاز

مذکور ایک مقامِ ریگستان میں پہنچ کر ایک جگہ قائم ہوگیا۔ مردمان جہاز از بس مجبوری کشتیوں پر سوار ہو کے واسطے تلاش ساحل کے ہر چہار طرف آوارہ ہوئے آخر کار بعد خواری بعض آدمی اُن میں سے حدود بست و چہار پرگنہ میں پہنچے اور وہاں سے صاحب اسسٹنٹ نمک نے ان کا حال دریافت کر کے بہت خاطر داری کی اور چند روز خورہ پوش سے اُن کی مدارات اور تواضع کی اور اپنے آدمیوں کے ساتھ انہیں طرف کلکتہ کے روانہ کیا۔

سپریم کورٹ

اخبار سے واضح ہے کہ اکثر مقدماتِ خفیفہ چوری کے محکمۂ پولیس سے کورٹ مرقوم الصدر میں تفویض کیے جاتے تھے اور ان کے فیصلہ کے واسطے ایک جوری مقرر ہوئی تھی اور چونکہ بعضے مہینے میں اس قسم کے مقدمات قریب سو سو کے بھی آجاتے تھے تو صاحبانِ کورٹ کو بہت دردِ سر کرنا پڑتا تھا سو سنا جاتا ہے کہ ان دنوں اربابِ گورنمنٹ نے اس باب میں غور فرما کے ایک قانون جدید اس مضمون کا لکھا ہے کہ مقدمہ چوری کا جو کہ بیس روپیہ سے کم ہووے اس کو عدالتِ مذکورہ تفویض نہ کریں بلکہ افسرانِ پولیس کی تجویز سے ہی ایسے مقدمات فیصل ہوا کریں۔

ترہُت

مقام سرول متعلقہ ضلع ترہُت میں ایک عجیب قسم کی غارت گری واقع ہوئی کہ چند غارت گر بہ ہیئتِ مسلمانانِ متشرع کے ڈاڑھیاں چھوڑے ہوئے ایک مولوی متمول کے ہاں آدھی رات کے وقت وارد ہوئے اور چونکہ مولوی مذکور بہت مسافر پرور اور مہمان نواز ہے بمجرد سننے آواز غارت گرانِ سامان صورت کے دروازہ کھول دیا غارت گروں نے بفور داخل ہونے کے مکانِ مولوی مذکور میں اسباب اور مال لوٹنا شروع کیا اس میں تمام لوگ جاگ گئے مگر جو شخص اُن سے مقابل ہوا اُسے انہوں نے بہ ضربِ شلاق نیم جان کر دیا اور نقد و جنس قریب چار ہزار روپیہ کے لوٹ لے گئے اربابِ پولیس نے ہر چند بہت کوشش کی کچھ سراغ اُس کا نہ پایا مگر جاسوسوں نے چند آدمیوں کو اُن میں سے گرفتار کروایا ہے اور تلاش اوروں کی درپیش ہے اغلب کہ وہ بھی عنقریب دستگیر ہو جاویں گے۔

مکاؤ

اُس طرف کے اخبار مورخہ 26 ردسمبر گذشتہ سے دریافت ہوتا ہے کہ اب تک سپاہِ انگریزی نے کچھ تدارک درباب تنبیہ چینیوں کے نہیں کیا ہے مگر کشن صوبہ دار والی چین کو 28 رتاریخ دسمبر تک مہلت دی گئی ہے واسطے درستی معاملہ اور منظور کرنے سوالاتِ اربابِ گورنمنٹ کے اور حکم تھا کہ درصورت عدم تو جبھی صوبہ دار مذکور کے

قلعوں کو مقام بوگ کے منہدم اور مسمار کریں اور از روئے ایک اور اخبار کے حال مقامِ مذکور کالغایت 28 ر دسمبر تک اس طرح ہویدا ہوا کہ تاریخ مذکور تک قلعہ بوگ کے نہیں ڈھائے گئے تھے اور کشن صوبہ دار چین نے کچھ رازِ دلی اپنے کپتان الیٹ صاحب سے ظاہر کیے اور مختارِکل انگریزی سے واسطے آئندہ کے درستی معاملہ کیا چاہتا ہے چنانچہ یہی دریافت ہوتا ہے کہ تمام رعایا قومِ انگریز جو کہ جزائر چین میں رہتی ہے کپتان موصوف کو برملا بُرا بھلا کہتی ہے اور اہلِ چین روز بروز مغرور اور گستاخ ہوتے جاتے ہیں اور رعایائے انگریزی مذکورہ بالا کو تکلیف پہنچاتے ہیں اور یہ بھی از روئے مضمون ایک چٹھی کے واضح ہوتا ہے کہ کپتان الیٹ صاحب نے اشتہار جاری کیے ہیں کہ اہالیانِ ریاست چین سے بہت مناسب طرح پر معاملہ شروع ہوا ہے اور جزیرہ چوزان میں بخوبی امن و امان ہے اب بیماری بھی بہت کم ہے اور سپاہ کو صحت اور تندرستی حاصل ہے۔

بڑودا

اخبار بمبئی سے واضح ہوتا ہے کہ مقامِ مذکور میں ایک روز آگ لگ گئی اور املاک اور اسباب قریب دو لاکھ روپیہ کے جل گیا اور تلف ہو گیا۔

مسٹر میسن

اخبار نواحِ افغانستان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسٹر موصوف رہائی پا کر قلات کو گئے ہیں اس توقع سے کہ وہاں کچھ سراغ اپنے کھوئے ہوئے مال اور اسباب کا پاویں۔

بنگالہ

واضح ہوتا ہے کہ نواب عالی جناب ناظم بنگالہ بہ ہمراہی کپتان شورس صاحب کے کلکتہ سے کوچ کر کے طرف مرشد آباد کے روانہ ہوئے۔ افواہ ہے کہ واسطے برطرفی رجمنٹ دوسرے سواروں کے احکام آ گئے ہیں۔

بمبئی

ایک اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ شہزادہ حیدر خاں خلفِ امیر دوست محمد خاں جو کہ جنگِ غزنین میں گرفتار ہوا تھا، عنقریب دوست محمد خاں سے آن ملے گا۔ خبر تھی کہ سر ڈبلیو کوٹن صاحب ساتویں تاریخ فیروز پور میں داخل ہوں گے سو اغلب ہے کہ پہنچ گئے ہوں گے۔

چین

فری اخبارِ سنگاپور مورخہ 16 رتاریخ ماہِ گذشتہ سے واضح ہے کہ [ص 3 کالم 2] چٹھیاتِ مقامِ مکاؤ سے ظاہر ہوا کہ کشن صوبہ دار چین سوالات کپتان الیٹ صاحب کو نہیں قبول کرے گا اور پلنی پوٹن شیئری یعنی مختارِ کل گورنمنٹ نے تمام اموراتِ مرجوعہ کو منحصر اور پر مرضی کمانڈر انچیف کے رکھا ہے اور کلکتہ کے اخباروں سے یہ ظاہر ہے کہ افسرانِ انگریزی جو کہ اہلِ چین کے پاس مقید ہیں اہلِ چین اُن کی بڑی خاطر داری کرتے ہیں اور صوبہ دار مذکور بھی ان پر مہربانی کرتا ہے۔

سروہی

چٹھیاتِ ملکِ مغربی سے ظاہر ہوتا ہے کہ بہ باعث فساد اور فتنہ برپا ہونے کے مقامِ سروہی میں میجر ڈونگ صاحب نے سپاہِ متعینہ جودھ پور میں سے کچھ سپاہ بسر کردگی کپتان سٹیر صاحب کے واسطے ان کی تنبیہ کے بھیجی ہے۔

لدھیانہ

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ نویں تاریخ ذی الحجہ یومِ شنبہ کو اہالیانِ حرمِ محترم حضرت ظلِ سبحانی حضرت شاہ شجاع الملک دام اقبالہٗ نے حرم سرائے سلطانی واقع لدھیانہ سے سوار ہو کر طرف جیووال کے کہ چند مدت سے خیمہ وہاں کھڑے تھے کُوچ کیا، کہتے ہیں کہ مردمانِ ولایتی جو کہ قریب تیس برس کے عرصہ سے یہاں رہتے تھے اور الفت اس شہر کی انہیں اپنے وطن مالوف سے بھی زیادہ ہوگئی تھی اب جانا کابل کا انہیں بہت شاق اور ناگوار ہوا خصوص لڑکے اور خوردسال جن کی زاد بوم خاکِ پاک لدھیانہ تھی اور کبھی خواب میں بھی انہوں نے ولایت نہ دیکھی تھی۔ وہ زیادہ ترملول ہوئے اور دوستوں اور آشنائیوں سے رخصت ہو کر بہت روئے۔ خبر تھی کہ آٹھویں تاریخ ماہِ حال کو دائرہِ دولت حرم محترم طرف فیروز پور کے کوچ کرے گا مگر یہ بھی مشہور ہے کہ کچھ اونٹ اور بھی درکار ہیں بروقت بہم پہنچنے اونٹوں کے کوچ کیا جاوے گا۔ مولوی زبیر نامی متوطن کابل کہ دربار حضرت شاہ زماں میں بہت رسوخ اور عزت رکھتے تھے عیدالضحیٰ کے روز خدا جانے اُس سے کیا جرم صادر ہوا کہ موردِ عتاب وخطاب ہوا چنانچہ شاہ ممدوح نے اُسی وقت اُسے ڈیرہ سے نکلوا دیا اور پیچھے مولوی عبدالقادر کے نماز ادا کی چنانچہ مولوی مذکور بصد ذلت وخواری پاپیادہ لدھیانہ میں آئے۔

لاہور

20 رتاریخ جنوری گذشتہ کو بموجب حکم کنور شیر سنگھ بہادر کے قلعہ لاہور میں بنگو بہ نصب کیا گیا اور فرش عمدہ بچھایا گیا اور تمام اعلیٰ اور ادنیٰ لوگ بطورِ آئین مہاراجہ سرگباسی کے حاضر ہوئے اور ہاتھی اور گھوڑے اور اردلی موجود کیے گئے

بعدازاں کنورِ موصوف باتفاق [ص 4 کالم 1] راجہ دھیان سنگھ اور راجہ سوچیت سنگھ اور سردار جوالا سنگھ وغیرہ مصاحبوں کے ملاحظہ فرماتے ہوئے ازراہِ دروازہ شہید گنج داخل قلعۂ مبارک ہوئے۔ شلکِ سلامی ہر ایک توپ خانہ سے عمل میں آئی کنورِ موصوف ایک لحہ فرش پر تشریف فرما کر اندر سمن برج کے تشریف لے گئے اور رانی چند کنور صاحبہ کے بہت سی طمانیت کی اور عذر معذرت کرتے رہے بعدازاں افسرانِ پلاٹن اور توپ خانجات اور رجمنٹِ سواروں کو حکم ہوا کہ ڈیرہ اپنا اُوپر پربت کے لے جاویں کیونکہ رعایائے سکھوں کے لوٹنے سے بہت تنگ ہے بعدازاں شکست و ریختِ قلعہ کو جو ضربِ گولہ سے ٹوٹ گیا ہے ملاحظہ کرتے ہوئے باغِ بادامی میں دربار فرمایا تمام مصاحبین مثل راجہ دھیان سنگھ وغیرہ فائز ملازمت ہوئے بابا مان سنگھ کو حکم ہوا کہ واسطے دل دہی اور تسلی رانی چند کنور صاحبہ کے روانہ ہوں۔ پنچانِ لاہور نے باریابِ مجرا ہو کر عرض کی کہ سپاہ اور سکھ رعایا کو بہت ایذا پہنچاتے ہیں بفور استماع کان سنگھ کبتھا اور امر سنگھ آلووالہ کو ارشاد کیا کہ کچھ سواروں سے شہر میں گشت اور روند کرتے رہیں تاکہ کوئی کسی کو ایذا نہ پہنچاوے سردار لہنا سنگھ مجیٹھ کو حکم ہوا کہ تقصیراتِ گذشتہ تمہاری معاف کی گئیں تمہیں چاہیے کہ آئندہ کو تم نمک حلالی اور خیر خواہی سے انحراف نہ کرو۔ راجہ دھیان سنگھ کو حکم ہوا کہ چو ماہہ تمام فوج متعینہ پشاور اور منڈی اور لاہور کا طرف سرکار کے باقی ہے تقسیم کرنا اُس کا ضروریات سے ہے۔ راجہ موصوف نے عرض کیا کہ واسطے تنخواہ سپاہ کے پچاس لاکھ روپیہ چاہیے حکم ہوا کہ پروانجات بنام علاقہ دارانِ قلمرو سرکار کے جاری کرو کہ واسطے زرِ باقیات کے کوشش کرکے زرِ معاملہ ارسالِ حضور کریں کنور موصوف باتفاق مصاحبوں کے کوٹھی جرنیل ونٹورا صاحب میں تشریف لے گئے جنرل موصوف دیر تک اسبابِ انگریزی ملاحظہ کرواتا رہا وقت رخصت ایک گھوڑا مع سازِ طلا اور قریب گیارہ ہزار روپیہ کے اسباب انگریزی نذر گذارنا صرف گھوڑا منظور فرما کر رخصت ہوئے وہاں سے چھاؤنی جنرلِ موصوف کی ملاحظہ کرتے ہوئے مراجعت فرمائی۔

دوست محمد خان

ازروئے ایک خط کیمپ انگریزی ہمراہی خانِ موصوف کے حال مفصل اس طرح دریافت ہوتا ہے کہ دوسری تاریخ ماہِ حال کو دائرہ دولت امیر موصوف کا مقامِ قسور میں ہوا اور تیسری تاریخ بہ باعث روز عید الضحٰی وہیں قیام کیا اُس دن امیر موصوف نے مع صاحبزادوں اور لواحق اور توابع کے ایک میدان متصل لشکر دوگانہ عید کا ادا کیا بعدازاں امیر موصوف نے تمام صاحبانِ لشکر کی ضیافت کی 4/ تاریخ وہاں سے کوچ کرکے کنارہ دریائے ستلج پر ڈیرہ کیا پانچویں تاریخ داخل فیروز پور ہوئے چھٹی 6 تاریخ دربار کیا تمام صاحب چھاؤنی وغیرہ کے واسطے ملاقات کے گئے آٹھویں 8 تاریخ قواعد سپاہ ملاحظہ فرمائی اور نویں تاریخ چھاؤنی فیروز پور سے کوچ کرکے طرف لدھیانہ کے روانہ ہوئے۔ صاحب خط لکھتے ہیں کہ سپاہ ہمراہی امیرِ موصوف نے پشاور سے فیروز پور تک بہ باعث دوستی

سرکار ہین عالیین کے ممالک پنجاب سے بہ آرام تمام گذر گیا سپاہ کو کسی نوع کی تکلیف نہ ہوئی تمام اشیائے مطلوبہ قسم غلہ اور چارہ وغیرہ سے دستیاب ہوتی رہیں اور کرنیل چیت سنگھ اور سورج بھان اجیٹمن جو کہ واسطے سربراہی رسد وغیرہ ضروریات کے سرکار لاہور کی طرف سے مقرر ہوئے تھے انہوں نے بخوبی انصرام کار مفوضہ کیا صاحبان عالیشان اُن سے بہت خوش ہوئے چنانچہ صاحب والا مناقب جوزف ڈی کننگھم صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بہادر دام اقبالہٗ نے کرنیل اور اجیٹمن موصوفین کے تیئں بہت عزت کی اور بعد عطائے خلعتوں کے رخصت کیا۔

حضورِ والا

عرض ہوئی کہ تنخواہ دار اور روزینہ دار بہ باعث مسدودیٔ تنخواہ کے بہت واویلا کرتے ہیں صرف علاقہ خانسامانی میں تین مہینے میں سے ایک مہینے کی تنخواہ تقسیم ہوئی ہے بعد استماع مرزا شاہ رُخ بہادر کو حکم ہوا کہ ستانا غریب غربا کا مناسب نہیں۔ مرزائے موصوف سُن کر خاموش ہو رہے، سُنا جاتا ہے کہ ہر ایک چھوٹے بڑے کارخانہ میں تخفیفِ خرچ کی جاتی ہے چنانچہ تیرہ سیر گوشت جو کہ شیر کے واسطے روزینہ مقرر تھا کہتے ہیں کہ وہ یک قلم موقوف ہو گیا۔

بتقریب منگنی صبیہ جیمس گارڈنر صاحب کے کرنیل اِسکنر صاحب بہادر اور نواب حسن علی خان وغیرہ سرداروں نے حضورِ انور میں حاضر ہو کر کشتیاں پارچہ پوشاکی مع رقوم جواہر اور دستار سربستہ اور گوشوارہ اور سہرہ مقیشی اور قبائے زربفت اور دوشالہ اور دو گھوڑے اور ایک ہاتھی مع سازِ نقرہ کے واسطے مرزا مغل بہادر کے نذر گذرانی حضورِ انور نے بہ تواضع عطر و پان رخصت کیا بعد ازاں اشراف محل بیگم صاحبہ نے دعوت ملکہ بیگم صاحبہ کی کر کے اُن کے ہمراہیوں کو خلعت مرحمت کیے بعد ازاں جیمس گارڈنر صاحب مع ملکہ موصوف طرف کاس گنج کے روانہ ہوئے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 210 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

28رفروری 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

اشتہار

واضح ہو کہ ایک ہندی پترا یعنی تقویم اس چھاپہ خانہ میں چھاپا جاوے گا واسطے اس نئے سال یعنی سمت 1898 بکرماجیت کے کہ ساتھ نام پرمادی کے موسوم ہے مطابق 1841 کے مع امتداد ایامِ حرکات سبعہ [7] سیارہ اور کسوف آفتاب اور خسوفِ ماہ اور ہندو اور انگریزوں اور مسلمانوں کے ایام تعطیل کے بیان اور ہندی اور مسلمانی تاریخیں مطابق ہوتے ہوئے تاریخوں انگریزی سے اور ہر ایک موسم کی خاصیتِ آب و ہوا اور پیداوار اور میوہ جات اور ترکاریوں کا حال بیچ اضلاع دہلی کے اس سال میں تقویم مذکور اُوپر ہندوستانی تختہ کاغذ کے چھاپا جاوے گا بیچ چھاپہ خانہ دہلی اردو اخبار کے قیمت فی کاپی ایک روپیہ واسطے سبسکرائبروں کے یعنی جو کہ پہلے سے درخواست کریں اور ایک روپیہ آٹھ آنہ اُس کو جو سبسکرائبر نہیں ہے۔ جس کو منظور ہو لکھے۔

اشتہار جوڈیشل ڈیپارٹمنٹ

لفٹنٹ گورنر بہادر کا حکم ہے کہ جس وقت یہ اشتہار گیزٹ میں منتشر ہوگا تو ہر ایک ضلع کے صاحبانِ کمیٹی تفصیل ذیل کے بموجب اپنے تئیں آمادہ کریں گے... از روئے قانون چھٹی 1819 کے جو محصول معبر پر لکھتا ہے اور قانونِ مذکور کی دفعہ ساتویں کے ضمن دوسری کے بہ موجب اُس کا زرِ فاضل مسافروں کی آسائش اور سلسلہ تجارت کی ترقی کے واسطے صرف کرنے کا حکم ہے سو اُس کے انتظام کے لیے صاحبانِ کمیٹی ہر ایک ضلع میں مقرر ہوں گے۔ کمیٹی مذکورہ میں صاحب مجسٹریٹ اور جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپوٹی کلکٹر اور صاحب مہتمم عمارت اور سِول سرجن اور صاحبانِ انگریز جن کو کمیٹی مذکورہ کے صاحب اپنے ساتھ شریک کرنا چاہیں ارباب کمیٹی ہوں گے مگر ان کے شریک کرنے میں قسمت کے صاحب کمشنر کی رضامندی چاہیے اور جب مقرر ہو چکے تو صرف گورنمنٹ انہیں معزول کر سکے گی اور کمیٹی کے کاروبار کے انجام کے واسطے تین کا حاضر ہونا کافی ہوگا.... ہر ایک قسمت کا صاحب کمشنر اپنی قسمت کی کمیٹیوں میں شریک ہوگا اور ہر اجلاس میں بشرطیکہ صاحبِ موصوف موجود ہوگا اور اگر کسی

مقدمہ میں صاحبانِ کمیٹی کی رائے متفق ہوتو صاحب کمشنر موصوف کی رائے غالب ہونے کی قابلیت رکھے گی.....
تمام ممالک مغربی چار حصوں میں جس کو یونین کہتے ہیں تقسیم کیا گیا جنہیں ہر ایک حصہ میں تجارت کی بہت سی آمدنی متصور ہے جس کا سلسلہ پورب سے پچھم تک جاری رہتا ہے پس انہیں حصوں میں محاصل معبر جو فاضل رہے گا سو جمع ہو کر ہر اضلاع میں جو ان سے متعلق ہیں تقسیم کیا جاوے گا۔

[ص 1 کالم 2].....پہلی یونین میں اضلاع بجنور، مراد آباد، سہارنپور، مظفر نگر اور علاقہ دہلی مشتمل ہے۔ دوسری یونین میں اُضلاع بریلی، پیلی بھیت، شاہجہاں پور، بدایوں، فرخ آباد، مین پوری، علی گڑھ، بلند شہر، متھرا اور آگرہ ہے........تیسری یونین میں اُضلاع اِٹاوہ، کانپور، فتح پور، الہ آباد، حمیر پور اور باندہ متضمن ہے.....چوتھی یونین میں اُضلاع گورکھ پور، اعظم گڑھ، جونپور، مرزاپور، بنارس اور غازی پور ملحق ہے۔ سررشتہ سرکاری کے سال آخیر صاحب اکاؤنٹنٹ دریافت کرے گا کہ محاصل معبر کا فاضل سال مذکور کی بابت ہر ایک یونین میں کتنا جمع ہے اور صاحب موصوف ہر ایک ضلع میں جو یونین مذکور سے متعلق ہیں مساوی تقسیم کرے گا لیکن گورنمنٹ اپنی نسبت اختیار رکھتی ہے کہ اگر آئندہ کسی نوع سے اُس کی تجویز میں مناسب معلوم ہو تو مساوی تقسیم کو مختلف کر دے لہٰذا اس مراد پر تصور کرنا چاہیے کہ دہلی کے علاقہ میں چار ضلع متعلق ہیں کیونکہ روہتک، پانی پت اور ہریانہ بھٹی کے ملک سے مشتمل ہے۔ صاحب اکاؤنٹنٹ اس سال کا حساب جو 30 ماہ اپریل 1840 تک آخر ہوتا ہے فوراً کرے گا اور پیشتر کے سالوں کا فاضل بھی جو حاصل ہوگا اس میں محسوب ہوگا اور صاحب مذکور اُس کے نتیجہ کی اطلاع ہر ایک صاحب مجسٹریٹ کو دے گا۔ ہر ایک کمیٹی ایک کتاب بنا رکھے گی کہ جو کچھ اُس کے اجلاس میں احکام اور معاملات روبکار ہوویں اس میں ترقیم کرے اور ہر ایک اجلاس میں جو روبکاریاں تحریر ہوں گی اُس پر ہر ایک صاحب جو موجود ہو اپنا اپنا العبد کرے گا اور اگر کوئی اور صاحب کمیٹی مذکورہ کے شریک ہو تو اس کے تقرر کا احوال بھی کتاب مرقومہ میں مندرج ہوگا اور احیاناً اگر کوئی شخص اس کتاب کو ملاحظہ کرنا چاہے تو مطالعہ کے واسطے ہر دم موجود رہے گی۔ اگر کسی صاحب کی رائے کمیٹی کی کثرت رائے کے برخلاف ہو تو اس کو اختیار ہے کہ بذریعہ صاحب کمشنر کے اس امر میں گورنمنٹ سے رجوع کرے صاحب کمشنر کو اختیار ہوگا کہ بہ حسب درخواست کمیٹی کے مصارف ماہواری سررشتہ کے لیے ڈیڑھ سو روپیہ اور امورات کی ترتیب کے تخمینوں پر بھی جن میں کسی ایک امر کا تخمینہ پانچ سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو صحیح کر دے اور جو امورات مذکور میں سے کوئی امر سنگین ضروری ہے تو مناسب ہے کہ اس کی رپورٹ گورنمنٹ کی استجازت کے لیے ارسال کرے.....خرچ اخراجات صاحب مجسٹریٹ کی کتاب الحساب میں بدستور تحریر ہوگا اور احکام سابقہ کے بہ موجب جو ان مقدمات سے متعلق ہیں صحیح ہوگا اور جن چٹھیات پر کمیٹی کے تین صاحبوں کی العبد اور صاحب کمشنر کی اجازت ہوگی تو صاحب مجسٹریٹ اُس کا روپیہ ادا کرے گا.....کمیٹی موصوفہ جو احکام مذکورہ

کے بہ موجب مقرر ہے سو بدون اُن تعینات کے جو خرچ اخراجات کی بابت دفعہ آٹھویں میں مندرج ہیں اس کے دن برنسپ روڈ فنڈ* کی منتظم رہے گی۔

[ص 2 کالم 1]

انگلستان

ازروئے اخبار اور خطوط انگلستان مورخہ 21/تاریخ ماہ حال کے دریافت ہوتا ہے کہ ایک صاحب مارٹن نامی پارلیمنٹ میں پیش کیا چاہتے ہیں کہ ایک حکم سرکار کمپنی کے نام نافذ ہو کہ اگر ان کی دانست میں مناسب اور ممکن الوقوع ہو تو مالکانِ زمین اور رعایائے ہندوستان کے ہاتھ تمام زمین فروخت کرڈالیں اور آراضیِ غیر مزروعہ بھی جو کہ مالگذاری میں ہے بطریق استمرار کے بیع ہو جیسا کہ اور انگریزی ملکوں میں دستور ہے.... سو کچھ شک نہیں کہ اس صورت میں دونوں سرکار اور رعایا کا نفع اور بہبودی ہندوستان کی متصور ہے کیونکہ صاف ظاہر ہے کہ یہ آراضی فروخت کی جاوے گی ایسی قیمت پر جس کا کہ سود برابر محاصل اراضی کے ہوگا اور اس سے تمام تکلیف تحصیلِ زر اور اندیشہ نقصانِ محاصل سرکار کا ایام خشک سالی میں رفع ہو جائے گا اور اس میں ایک بڑا فائدہ گورنمنٹ کا یہ ہے کہ جب زمین رعایا کے ہاتھ فروخت کی گئی تو وہ ہمیشہ استقلال حکومت گورنمنٹ کی دل سے چاہیں گے اور امداد و اعانت کو مستعد رہیں گے کیونکہ درصورت ان کے یہاں سے جانے کے اُن کا سراسر نقصان متصور ہے چونکہ حاکم نو محاصل زمین میں دعویٔ شراکت کرے گا اور یہ زیاں اوٹھانا انہیں کسی طرح سے گوارا نہیں ہوسکتا تو وہ دوسرے حاکم کی عملداری کبھی نہ چاہیں گے اور فائدہ رعایا کا یہ ہے کہ جب اراضی اُن کے ہاتھ فروخت ہوگی تو وہ بے اندیشہ روپیہ جس قدر کہ ہو سکے گا اُس پر صرف کریں گے اور تردد میں بہ جان و دل ساعی ہوں گے کیونکہ پھر جو اضافہ محاصل ہوگا وہی مالک ہوں گے اور سرکار کچھ حق اُس میں سے نہ چاہے گی اور نتیجہ اس کا یہ ہوگا کہ چند مدّت میں محاصل اراضی کا چند در چند زیادہ ہوگا اور جو اراضی غیر مزروعہ افتادہ ہوگی سب تردد میں آجاوے گی اور صورت ملک کی کچھ سے کچھ ہو جاوے گی اور رعایا حکومتِ صاحبانِ تحصیل اور ان کے توابعین سے چھٹ جاوے گی اور جیسے اب جزوی جزدی امروں پر کھینچے کھینچے پھرتے اور کہیں اُن پر دستکات جاری ہوتی ہیں اور کہیں کچھ ہوتا ہے کہیں کلکٹر لوگ جرمانہ کرتے ہیں آئندہ کو یہ کچھ نہ ہوگا اور بہ عیش و آرام مرفہ الحال اور فارغ البال رہیں گے اور ہم مناسب جانتے ہیں کہ رعایا یہاں کی نظر اوپر گوناگوں فوائد اس کے کہ اس امر کے اجرا میں بہت کوشش کریں یعنی خود درخواست اس امر کی کریں کہ ان نفعوں کو پہنچیں۔ فقط

رجمنٹ دوئم سواران

دوئم نومبر سنہ گذشتہ کو پروان ڈیرہ میں بیچ کوہستان کابل کے دو رسالہ دوسری رجمنٹ ہندوستانی سواروں کے

---

* خط کشیدہ الفاظ متن میں واضح نہیں ہے۔ (مرتب)

وقتِ مقابلہ دوست محمد خان [ص 2 کالم 2] کے لڑائی سے بھاگ گئے تھے چونکہ یہ امر بہت ممنوع اور کمال معیوب تھا سو اپنے پاداش کردار کو پہنچائے گئے اس فضیحت سے کہ خدا کسی کو یہ ندامت نہ دکھلائے۔ دونوں رسالوں کے لوگ ہتھیار، کپڑے اتار کے فوج کے سامنے نکال دیے گئے کہ کبھی کسی چھاؤنی میں گھسنے نہ پاویں اور کہیں سرکار کی عملداری میں نوکری نہ پاویں اور باقی لوگ رجمنٹ کے اور رجمنٹوں میں بھرتی کیے گئے یعنی اس رجمنٹ کا نام فہرست سرکاری میں سے کاٹ دیا گیا کہ کبھی نام اس رجمنٹ کا دفتر میں سرکار کے دکھلائی نہ دے اور کسی کی زبان پر نہ آئے کہ اُن دونوں رسالوں بھاگے ہوؤں کی یاد آئے گی اب اُس رجمنٹ کا بھی نام نہ رہے کہ جس کے دو رسالے بھاگے تھے۔ بہت افسوس ہے ہندوستانی لوگوں پر کہ ایسی لڑائی میں پشت دکھلائی اور افسر جو انگریزی تھے اُن میں وہ ان کے بھاگ جانے پر بھی میدان سے نہ سرکے۔ ایک جان سے مارا گیا دو زخمی ہوئے لیکن میدان سے نہ ہٹے اس میں شک نہیں انگریزی نژاد فوج کبھی ایسی ندامت کو نہیں گوارا کرتی۔

سندھ

اُس طرف کے خطوط سے واضح ہے کہ 22/تاریخ ماہِ گذشتہ کو صاحب پولیٹی کل ایجنٹ مقام منوٹی میں پہنچے جو مقام کہ طرف پولاجی کے کنارہ صحرا میں واقع ہے اور جنرل بروکس صاحب بھی مع کچھ سپاہیوں رجمنٹ چالیسویں اور کچھ سواروں اور توپخانہ وغیرہ کے ایک دو دن بعد جانے کو تھے۔ سنا جاتا ہے کہ نصیر خان مقامِ جہیری میں اپنے لشکر میں ہی مقید ہے اور باعث اُس کا یہ ہے کہ اُس کے وزیر نے بہ خوف اس بات کے کہ خانِ مذکور اہالیان گورنمنٹ سے نہ جا ملے اُسے قید کیا ہے۔ گل محمد نے قوم بروہی کو واسطے شامل ہونے کے سپاہِ خانِ مذکور میں حکم بھیجے تھے مگر انہوں نے متابعتِ حکم نہ کی اور قومِ مری بھی مقامِ لیہری میں کپتان برون صاحب سے درستی معاملہ کرتی ہے۔

دریافت ہوتا ہے کہ ارادہ ہے کہ ایک ڈاک تین سو پیادہ اور دو سو سوار کے مقامِ سنی میں بٹھائی جاوے گی واسطے محافظت درّہ گنداوا کے اور یہ بھی مشہور ہے کہ موسمِ گرما میں ڈاکیں شالی کچی کی اٹھادی جاویں گی اور ازروئے چٹھیات کے واضح ہے کہ سرالکزینڈر برنس صاحب رزیڈنٹِ کابل کے ہوئے تا انقضائے ایام غیر حاضری سرولیم مکناٹن صاحب بہادر کے اور میجر پاٹنجر صاحب بامیان کو جاویں گے بجائے ڈاکٹر لارڈ صاحب بہادر متوفی کے۔

سپاہِ دادر مثل سپاہ بغداد اور عدن کے عارضۂ دُنبل میں مبتلا ہے اور اکثر انگریز بھی اسی عارضہ میں گرفتار ہیں۔

[ص 3 کالم 1] وہاں کے اخبار سے واضح ہوا کہ 15/تاریخ ماہِ حال کو امیر دوست محمد خان نے مع سپاہِ منصورہ انگریزی متعینہ کابل کے بعد طے مراحل داخل چھاؤنی لدھیانہ ہو کر خیمہ کیا اور صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

بہادر بھی ہمراہ خانِ موصوف کے وارد ہوئے۔ صاحب اخبار لکھتے ہیں کہ امیرِ موصوف محل سرائے حضرت شاہ شجاع الملک میں استقامت رکھیں گے اور محمد افضل خان خلفِ امیر موصوف حویلی حضرت شاہ زمان میں رہیں گے اور اور لواحق اور توابع حضرت کے مکانِ نواب عبدالغیاث خان خلف نواب عبدالجبار خان میں قیام کریں گے.....

چند روز ہوئے کہ صاحبِ ایجنٹ بہادر لبِ دریا لدھیانہ سے ایک کوس کے فاصلہ پر خیمہ زن ہیں اور سرکارِ لاہور کی طرف سے فقیر شاہدینِ انصاری خلف فقیر عزیزالدین انصاری ہمرکاب ایجنٹ موصوف کے ہیں۔ اہالیان حرمِ محترم سلطانی موضع جیووال سے کوچ کر کے موضوع غوث پور میں گئے وہاں چند روز مقام کیا۔ 5/تاریخ ماہِ حال کو وہاں سے کوچ کر کے ایک اور گاؤں میں بیچ علاقہ سردار نہال سنگھ آلووالہ کے مقام کیا الغرض مردمانِ ہمراہی ایسے کوچ اور مقام سے بہت ناراض ہیں اور تکلیف پاتے ہیں اور یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ رجمنٹ 48 اور سپاہِ ہمراہی خانِ موصوف کو مسٹر کلارک صاحب بہادر ایجنٹ لدھیانہ نے تاصدورِ حکم ثانی ٹھہرایا ہے اور اس سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ صاحبِ موصوف کو ابھی اُس طرف کے جھگڑوں سے اندیشہ ہے مگر اخبار لدھیانہ سے اب امن وامان ظاہر ہے اور سردار متابعت کرتے جاتے ہیں۔ ازروئے مضمون ایک اور خط کے واضح ہے کہ فقیر عزیزالدین واسطے ملاقات صاحبِ موصوف کے لدھیانہ میں گئے ہیں اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ انجامِ ملاقات پر کرنل ویلر صاحب کا اور اُن کی برگٹ کا کوچ اور مقام منحصر ہے۔

دوست محمد خان

ازروئے اخباروں کے واضح ہے کہ خانِ موصوف کی بود و باش کے واسطے بیگم سُمرو کی محل سراؤں میں سے ایک محل سرا تجویز کی گئی جاوے گی جو کہ چند میل کے فاصلہ پر میرٹھ سے واقع ہیں بہ باعث اس کے کہ وہاں کی آب وہوا موسم سرما میں بہت خوب ہوتی ہے لیکن موسمِ گرما میں سردار موصوف کو واسطے جانے کوہِ ہمالیہ کے اجازت ہوا کرے گی۔ کہتے ہیں کہ سردارِ موصوف واسطے ملاقات گورنر جنرل بہادر کے بہت مشتاق ہیں۔

لفٹنٹ لودی صاحب

سنا جاتا ہے کہ صاحبِ موصوف جو کہ چند مدت قلعہ قلات میں مقید رہے تھے [ص 3 کالم 2] اور بعد ازاں قومِ بروہی کے ہاتھ سے مارے گئے انہوں نے حینِ حیات اپنے ایک جرنل یعنی ایک کتاب حالِ سفر اور تمام ولایت کابل وغیرہ کی لکھی تھی اور چونکہ وہ کتاب واسطے صاحبانِ عالیشان کے بہت مفید مطلب تھی اس لیے تلاش اُس کی بدرجۂ اُتم تھی سو اب سُنا جاتا ہے کہ وہ کتاب دستیاب ہوئی اور لفٹنٹ ہیمر سلی صاحب متعینہ درّہِ بلند کے پاس موجود ہے۔

ایران

ازروئے مضمون چٹھی مقامِ مذکور مورخہ چوتھی تاریخ جنوری کی واضح ہوتا ہے کہ علی شاہ بیٹا پچھلے بادشاہِ ایران کا بہ ارادۂ تخت نشینی سامانِ جنگ آراستہ کرتا ہے اور تمام سردارانِ جنوبی اور مغربی ایران کے اور سردار چاب عربوں کا اور رعایائے کرمان شہزادۂ مذکور کے مدد ومعاون ہیں اور یقین ہے کہ اُس کے ساتھ ہو جاویں گے اور علاوہ ان کے تمام عالم اور فاضل مجتہد ایران کے اُس کے شریک ہیں اگر شہزادۂ مذکور کچھ شجاعت اور جوانمردی سے بہرہ رکھتا ہوگا تو بے شک وشبہ اس ارادہ میں فتحیاب ہوگا لیکن علاوہ شجاعت ذاتی کے اس کی فتح مندی کے واسطے ایک بات اور بھی سدِ راہ ہے یعنی فوجِ روس بہ موجب عہد وپیمان صلح نامہ کے بیچ بچاؤ کرنا مناسب خیال کریں گے اور اُس وقت صاحبانِ ذیشانِ گورنمنٹ انگریزی کو بھی بہ مجبوری کوئی جانب اختیار کرنا پڑے گا الغرض تمام ملکِ ایران ان دنوں ایک حالتِ تزلزل میں ہے۔انہیں چٹھیوں سے دریافت ہوا کہ صاحبِ رزیڈنٹ نے مقام آرزوم سے چٹھیاں پائی ہیں۔اُن میں یہ مندرج تھا کہ شہنشاہ ملک روس نے خانِ خیوہ سے صلح کرلی۔

قلات

واضح ہو کہ بہ باعث کوشش مستر روس بل صاحب بہادر کے انتظام سندھ بہ خوبی ہوتا جاتا ہے قومِ مری وغیرہ مطیع ہوگئی ہیں کہتے ہیں کہ نصیر خان والی قلات نے بھی اپنے تئیں قلات میں سُپرد صاحبِ پولیٹی کل ایجنٹ کے کردیا اور تمام ریاست اُس کی اُسے مرحمت ہوگئی اور تمام سردار مقام بہی کنکام اور بروہی کے مطیع اور فرماں بردار ہوئے اور نصیر خان کی دادی یعنی والدہ محراب خان کو تعلقہ گنداوادیا گیا.............

قوم سکھ

اٹھارویں 18 تاریخ ماہِ حال کو آگرہ میں خبر ہوئی کہ سکھوں نے واسطے دستگیر کرنے جنرل کورٹ صاحب کے جنرل ونتوراصاحب کے گھر پر مقام لاہور میں حملہ کیا۔

رجمنٹ بیسویں پیادگانِ ہندوستانی کی نصیر آباد میں پہنچے لیکن سپاہی [ص 4 کالم 1] رجمنٹ کے بہ باعث بیماری کے بہت تباہ حال ہیں چنانچہ قریب ساٹھ آدمیوں کے اسپتال میں بستر رنجوری پر پڑے ہیں۔

خلاصۂ اخبار مقامات مختلفہ

سنا جاتا ہے کہ چند آدمی قوم غلزی کے جو کہ جنگِ غزنین میں سے گرفتار ہو کر قلعہ لدھیانہ میں محبوس ہوئے تھے بہ حفاظت وحراستِ سپاہ انگریزی مقامِ کرنال میں پہنچے کہتے ہیں کہ اسیرانِ مذکورین قلعہ ہانسی میں مقید رہیں

گے.....واضح ہوتا ہے کہ 7 تاریخ ماہِ حال کو سر ویلوبی کوٹن صاحب مع اپنے فرزند اور ایک رسالہ کرنیل اسکو صاحب بہادر کے بخیریت یہاں پہنچے اور دوسرے دن از راہِ دریائے ستلج طرف بمبئی کے روانہ ہوئے۔از روئے مضمون ایک خط سیتاپور کے ظاہر ہے کہ اس طرف زراعت نے بہت نشو ونما پایا تھا اور لوگوں کو توقع ایک اچھی فصل کی تھی لیکن کئی روز متواتر ایسی کہر پڑی کہ زراعت کو بہت ضرر ہوا۔کھیت جَو اور گیہوں کے تو پھر بھی بہتر حالت میں ہیں مگر چنے کو پالا مار گیا اور جو چنا کہ پیشتر سے بویا گیا تھا وہ بالکل ضائع ہو گیا....ایک نیا سکہ سونے پر اس طرح کا جاری ہوا ہے کہ ایک طرف اُس کے چہرہ بانوئے جہانستان ملکہ انگلستان کا اور دوسری طرف ایک درخت کھجور کا اور ایک شیر بنایا ہے اور گرد میں الفاظ ایسٹ انڈیا کمپنی کندہ ہیں۔

آفتابِ عالم تاب سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک پُشتارہ سپاہیوں سرکاری کی پوشاک کا تخمیناً مالیت ستر [70] ہزار روپیہ کا قلعہ کلکتہ میں سے گُم ہو گیا۔صاحب کمان افسر قلعہ کو بہت تعجب ہے کہ کون ایسا شاطر بیباک تھا جس نے مالِ سرکاری میں اتنی جرأت کی کہتے ہیں کہ تلاش چور کی بدرجہ اتم ہے۔

جلسہ قصر گورنری کلکتہ

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ دوسری تاریخ ماہِ حال کو بعد نواخت آٹھ گھنٹہ شب کے بہ تقریب جشن قصر گورنری میں محفل رقص و سرود آراستہ ہوئی امرائے ذیشانِ ہندوستان میں سے صرف نواب مستطاب نواب ناظمِ عاظم بنگالہ اور نواب عالی جناب مبارز الملک ضیا الدولہ، سید محمد حسین خان بہادر، تہور جنگ رونق افروز محفل ہوئے اور رؤسائے کلکتہ اور متعلقان نواب ناظم میں سے بھی اکثر سردار اور رئیس حاضر تھے اور تماشائے محفل سے بہت محظوظ ہوئے بعد ازاں سب سردار اور رئیس بہ تواضع عطر و پان رخصت ہوئے لیکن متعلقین نواب ممدوح کے ساتھ عطائے خلاع گراں بہا کے سرفراز اور ممتاز ہوئے۔

تتمہ اشتہار جوڈیشل ڈپارٹمنٹ

[ص 4 کالم 2]

ہر ایک ضلع کی کمیٹی کو یاد رکھنا چاہیے کہ مفصلہ ذیل کی سڑک ان کے احکام سے خارج اور بالکل صاحبانِ ملٹری بورڈ کے تحت حکومت ہے یعنی وہ شارع عام جو کرم ناسا کے کنارہ سے لے کر دہلی تک ہے اور اس کے شعبہ بھی جو گرشالیش گنج سے فرخ آباد کو اور غازی الدین نگر سے میرٹھ تک جاتے ہیں۔

اور وہ راستہ جو مرزا پور ساگر کی طرف کو جاتا ہے....جو جو راستے کمیٹی مذکورہ کے انتظام سے مثل راستوں مذکورۂ بالا کے خارج معلوم ہوں گے ان کی بھی آئندہ اطلاع دی جاویں گی۔جن جن راستوں کے بابت صدر بورڈ ریونیو کے خط کے منتخب میں دفعہ بارہویں لے کر اکیسویں تک تشریح ہے اُن کے انصرام کے باب میں صاحبانِ

کمشنر اور ہر ایک ضلع کے صاحبانِ کمیٹی کو تمام وکمال سعی بجالانی مناسب ہے بلکہ ہر ایک ضلع کے صاحبانِ کمیٹی کو باہم بالاتفاق رہنا چاہیے۔

چین

کلکتہ کے اخباروں سے ظاہر ہوا ہے کہ درمیان اہالیان گورنمنٹ اور چینیوں کے صلح ہو گئی حال یہ ہے کہ 7/تاریخ ماہِ گذشتہ کو فوجِ انگریزی نے قلعہ جات پر چمپی کے حملہ کیا بہت خونریزی ہوئی فوجِ انگریزی میں سے کل 23/آدمی زخمی ہوئے چین والوں نے بہ کمال دلیری مقابلہ کیا لیکن قلعہ کو فوج انگریزی نے مسخر کیا دوسرے دن سپاہِ انگریزی نے قلعہ بوگ پر حملہ کیا چینیوں نے تنگ ہو کر سوائے صلح کے کچھ چارہ نہ جانا آخر کار تین شرطوں پر صلح ہو گئی اوّل یہ کہ جزیرہ ہانگ کانگ سپرد انگریزوں کے کیا جاویں، دوسرے یہ کہ 60/لاکھ ڈالرز یعنی سکہ چین شاہ چین انگریزوں کو دیوے اس طرح کے دس لاکھ تو اب دیوے اور باقی بہ طریق قسط 1846 تک ادا کرے، تیسرے یہ کہ آئندہ کو خط کتابت چینیوں اور انگریزوں میں درجہ برابری کا رہے انگریزوں نے جزیرہ چوزان عوض جزیرہ ہانگ کانگ کے واپس کر دیا کہتے ہیں کہ وہاں کے صاحبانِ انگریز نے درستیِ معاملہ میں بہت خطا کی ایک تو یہ کہ اُس نے بہت تھوڑا ملک اور زر لیا اور دوسرے یہ کہ جزیرہ چوزان کہ واسطے تجارت وغیرہ کے بہت مفید ہوتا عوض ہانگ کانگ کے چھوڑ دیا الغرض بقول مثل انگریزی کہ انگریز جو کچھ لڑائی میں حاصل کرتے ہیں معاملہ میں کھو دیتے ہیں۔

عدالتِ فوجداری

یہاں کے صاحب جنٹ مجسٹریٹ بہادر جو رخصتی [پر] تھے اپنے کام پر آئے 26/تاریخ سے کام اپنا کرنے لگے۔۔۔ سنا گیا کہ حسب معمول عشرہ محرم کے اور درپیش ہونے ایام ہولی کے انہی دنوں میں احکام تھانہ داروں کے نام واسطے انتظام کے جاری ہوئے اور حکم نامجات اور خطوط اہل ہنود کے نام جو نامی ہیں اور ان کے یہاں ہنگامۂ ہولی ہوتا ہے اور اہلِ اسلام کے نام جن کے یہاں محفل عزائی ایام محرم دھوم سے ہوتی ہے بہ موجب معمول اور دستور کے جاری ہوئے۔

مولوی محمد باقر

مولوی ممدوح جو نایب سررشتہ دار تھے فوجداریٔ خاص دہلی میں وہ بعہدہ سپریٹنڈنٹ محکمہ بندوبست خاص دہلی منصوب ہوئے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 211 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ چار آنے ششماہی، اور بیس روپے سالانہ

7/مارچ 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

اشتہار

واضح ہو کہ ایک ہندی پترا یعنی تقویم اس چھاپہ خانہ میں چھاپا جاوے گا واسطے اس نئے سال یعنی سمت 1898 بکر ماجیت کے کہ ساتھ نام پر مادھی کے موسوم ہے مطابق 1840 کے مع امتداد ایام حرکات سبعہ [7] سیارہ اور کسوفِ آفتاب اور خسوف ماہ اور ہندو اور انگریزوں اور مسلمانوں کے ایامِ تعطیل کا بیان اور ہندی اور مسلمانی تاریخیں مطابق ہوتی ہوئی تاریخوں انگریزی سے اور ہر ایک موسم کی خاصیت آب و ہوا اور پیداوار اور میوہ جات اور ترکاریوں کا حال بیچ اضلاع دہلی کے اس سال میں تقویمِ مذکور اوپر ہندوستانی تحفہ کاغذ کے چھاپا جاوے گا۔ بیچ چھاپہ خانہ دہلی اردو اخبار کی قیمت فی کاپی ایک روپیہ واسطے سبسکرائبروں کے یعنی جو کہ پہلے سے درخواست کریں اور ایک روپیہ آٹھ آنہ ان کو جو سبسکرائبر نہیں ہیں جس کو منظور ہو مہتمم کو لکھے۔

فورٹ ولیم ٹکسال

نواب گورنر جنرل بہادر کونسل کے اجلاس میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جو جو سکۂ طلائی آئندہ قانون سترویں سنہ 1835 کی رو سے سرکاری ٹکسالوں سے جو ممالک ہند کی ہر ایک پریسی ڈنسی میں ہے اجرا ہوں گے سو مفصلہ ذیل کے بموجب مسکوک ہوں گے ایک جانب جنابِ عالیہ ملکہ وکٹوریہ کا چہرہ ان لفظوں کے ساتھ ملکہ وکٹوریہ 1841۔ دوسری جانب بیچوں بیچ شیر اور درختِ خرما اور اس کے نیچے انگریزی اور فارسی حرفوں میں سکہ کا نام اور کنارہ پر یہ الفاظ ایسٹ انڈیا کمپنی ـــــ رائج الحال روپیہ مانند سیدھی لکیریں اس کے کنارہ پر بھی مخطط رہیں گی۔ قانون مذکور کے بموجب سکہ وزن اور عیار مفصلہ ذیل کے بموجب ہوگا سکہ طلائی یعنی پندرہ روپیہ کے عدد کا وزن ایک سو اسی گرینس ٹرائی سکہ مذکور کا عیار یعنی ایک سو پینسٹھ گرینس زر خالص اور پندرہ گرینس کھاد ہے۔ دوسرے طلائی سکہ یعنی پانچ روپیہ اور دس روپیہ کا سکہ اور تیس روپیہ کا سکہ جو دوگنی مہر ہے ان کا عیار اور وزن مہر مذکور یعنی پندرہ روپیہ کے عدد کے عیار اور وزن کے اندازہ کے موافق محسوب ہوگا۔

سرکاری خزانوں کے عہدہ داروں کو حکم ہے کہ جب تک کوئی حکم اور صادر نہ ہو سکہ ہائے طلائی مذکورہ کو اپنی اپنی قیمت پر جیسے کہ اُن میں مرقوم ہے لیا کریں بشرطیکہ وہ اس حد سے جو نقشہ مفصلہ ذیل میں محدود ہے فرسودہ ہونے کے سبب زیادہ ہلکے نہ ہو گئے ہوں ورنہ زرِ غیر مضروبہ کی قیمت پر لیے جاویں گے اور اُن کا بٹہ فیصدی ایک ٹھہرے گا۔

[ص 1 کالم 2] جو جو سکہ طلائی سرکاری خزانہ میں داخل ہوں ان کا تعین صاحب اکاؤنٹنٹ جنرل یا پریسی ڈنسی کے صاحب اکاؤنٹنٹ کے احکام کے بموجب ہوگا۔

نواب گورنر جنرل بہادر کونسل کے اجلاس میں حکم دیتے ہیں کہ جمیع صاحبان مجسٹریٹ اور کلکٹر اور عہدہ دارانِ سرکاری اس اشتہار کو اپنے اپنے ضلعوں میں اجرا کریں اور اس کے ترجمہ کی نقلیں سب لوگوں کے ملاحظہ کے واسطے سرکاری خزانوں کی جگہ پر جہاں سبھوں کی نگاہ پڑے آویزاں کریں۔

نواب گورنر جنرل بہادر کے حکم سے کونسل کے اجلاس میں جاری ہوا جے اے بشمی سکریٹری گورنمنٹ انڈیا۔

ممالک مغربی کے صدر دیوانی عدالت کا سرکلر صاحبان جج کے لیے صاحبان عدالت موصوفہ کے حضور اکثر درپیش ہوا کہ صدر امین اعلیٰ صدر امین منصف وغیرہ اور جو جو وکیل اور مختار کاران کی کچہریوں سے سروکار رکھتے ہیں اُن احکام میں جو ترتیب روبکاری کے باب میں جاری ہیں اکثر تغافل اور تکاہل کرتے ہیں لہٰذا صاحبانِ عدالت کی مرضی ہے کہ صاحبان جج کو دریافت کرنا چاہیے کہ آیا ہر ایک مہتمم غیر متعہد کے پاس جو اُن کے تحت حکومت ہیں قانون تیسویں 1814 کے دفعہ پچیسویں اور قانون 26/1814 کے دفعہ پانچویں کی ضمن دوسری اور چوتھی اور قانون ستائیسویں 1814 کی دفعہ نویں کا ترجمہ موجود ہے کہ نہیں۔ مہتمانِ غیر متعہد کو اطلاع دینی مناسب ہے کہ اس بات کا ملاحظہ کرنا اُن کا ذمہ ہے کہ جو جو وکیل اور مختار کار اُن کی کچہریوں سے سروکار رکھتے ہیں عرضی دعویٰ اور جواب اور جواب الجواب اور ردِّ جواب اور اپیل کی وجوہات اور اس کے جواب بالتخصیص احکام قوانین مروجہ حال کے بموجب مرتب کیا کریں اور جو کوئی مہتمم آئندہ ان امور گراں بہا کے بجالانے میں تغافل کرے گا تو اپنے عہدہ کے عدم النصرام کی بابت مجرم ٹھہر کر قانون پانچویں 1831 دفعہ 26 کے احکام کا سزاوار ہوگا.... موزلی المستھ ایکٹنگ رجسٹر مقام الہ آباد 13 رفروری 1841 مضمون خط جو اخیر میں ہے۔ خط جو اس دفعہ آیا سو مقامِ خطوط میں مندرج ہوا۔ واضح ہو ہمارے کارسپانڈنٹ صاحب کو کہ انہوں نے اس شہر والوں کی کون سی باتیں ابھی دیکھیں جو تعجب کیا اس سرزمین کی تاثیر سے ابھی وہ آگاہ نہیں یہاں کے سب لوگ اسی طرح کے ہیں اس امر میں فی الواقع حکام حکام کا کچھ قصور نہیں یہ ان کی اپنی جہالت قوانین سرکاری سے اور سوء تدبیری سے ہے کہ حاکموں [کے] پاس دعویٰ اپنا بوجوہات واجبی پیش نہیں کیا شک نہیں کہ اب بھی اگر گورنمنٹ میں یہ مقدمہ پیش ہو تو انصاف کو پہنچیں کیونکہ قدیمی بات ہے اب چند سال سے ممنوع ہو گئی ہے۔

[ص 2 کالم 1] **بھرت پور**

ان دنوں بعضے زمینداران سرکش پرگنہ پہاڑی کے ادائی اخراج سرکار سے پہلو تہی کر کے منحرف ہوئے ہیں سو واسطے تنبیہہ سرکشانِ مذکورین کے سولھویں تاریخ فروری کو دو ضرب توپ اور ایک جماعت بندوقچیوں کی بھیجی گئی ہے۔ اغلب ہے کہ بخوف سپاہ اور اتواپ کے زمیندار اطاعت اختیار اور مالِ واجب ادا کریں۔

سبحان اللہ عجب دبدبہ اور انتظام ہمارے ہندوستانی سرداران اس ملک اور جاگیرداروں کا ہے کہ کچھ عقل کام نہیں کرتی جہاں عملداریٔ ہندوستانی میں سنو وہاں یہی سنو کہ آج فلانا پرگنہ پھر گیا آج فلانے گاؤں نے سرکشی کی آج فلانا چکلہ دار یا ٹھیکہ دار مال واجب سرکار کا ادا نہیں کرتا یا زمیندار عمل چکلہ دار کا نہیں ہونے دیتے تب سپاہ اور توپیں بھیجی جاتی ہیں طرفین سے کشت و خون ہوتا ہے اس پر بھی جیسا کہ چاہیے عملداری نہیں ظہور پکڑتی اور بہت دبدبہ بیٹھا تو یہ حال ہے کہ گاؤں چھوڑ کر بھاگ گئے اور روپیہ سرکار کا رکر کسی اور گاؤں میں جا بیٹھے مگر اس میں قصور صرف زمینداروں کا ہی نہیں معلوم ہوتا کیونکہ اکثر ہندوستانی بڑی بڑی عملداریوں کا یہ حال سننے میں آیا ہے کہ کچھ بیان نہیں ہو سکتا یعنی مثلاً ایک تعلقہ کو ایک شخص نے دس ہزار روپیہ سالانہ پر واسطے دو سال یا چار سال کے ٹھیکہ لیا اور پانچ ہزار روپیہ نقد بطریقِ نذرانہ پہلے دیے اور سب طرح کی درستی ضمانت وغیرہ کی طرف سے کر دی ہنوز تعلقہ تک نہیں پہنچا ہوگا کہ بہ باعث ترغیب اہلکارانِ سرکاری وغیرہ کے ایک اور شخص نے آن کے درخواست دی کہ میں اس تعلقہ کے گیارہ ہزار روپیہ سالانہ بضمانت معتبر لکھ دیتا ہوں اور چھ ہزار روپیہ نذرانہ پہلے پیش کروں گا اور تعلقہ کو آباد اور راضی رکھوں گا میرے نام ٹھیکہ ہو جاوے تو کیا تماشا ہے کہ سُن کر یہ حاکم بہت رضامندی سے قبول کر کے اور زرِ نذرانہ لے کے اُسے بھی سند لکھوا دیتا ہے جب یہ شخص بھی تعلقہ کو روانہ ہوا تو اسی طرح ایک اور شخص یار لوگوں کے کہنے سے آن کھڑا ہوتا ہے کہ اور اضافہ دے کر اجارہ لیتا ہوں سو اُس سے بھی اس طرح درستی معاملہ ہوتی ہے جب کہ پہلے ٹھیکہ دار کو خبر ہوئی کے ایک اور بھی آتا ہے یہ سُن کر ٹھیکہ دار سے تو وہ اِدھر مستعد بجنگ ہوا اور اُدھر زمینداروں کو واسطے زرِ نذرانہ وغیرہ اخراجات کے لوٹنا شروع کیا اور جب اپنا روپیہ خاطر خواہ وصول کر لیا اور دوسرا بھی آن پہنچا تو انہوں نے بعد رد و کد کے اُسے اختیار دے دیا اور آپ اُٹھ آئے اور اسی طرح تعلقہ دار دوسرا بھی بطور پہلے کے زمینداروں سے پیش آیا اور زمیندار اگر سرکش اور زبردست ہوئے تو بمقابلہ [ص 2 کالم 2] پیش آئے وگرنہ متابعت اختیار کر کے روپیہ بیٹا بیٹی بیچ کر حوالہ تعلقہ دار کے کیا.... القصہ اس میں تینوں یعنی زمیندار اور تعلقہ دار اور حاکم کا نقصان صریح ظاہر ہے یعنی زمیندا تو ہر صورت میں لُٹتا ہے یا نہ لُٹا اور بھاگ گیا تو خانماں سے آوارہ ہوا اور نقصان چکلہ دار کا اس طرح پر ہے کہ اگر وہ چند مدت ٹھہرا اور زمیندار بھی سرکش نہ ہوئے تو تُو خیر ہے روپیہ اُس کا وصول ہو گیا۔ وِالّا وہ زر جو کہ اُس نے نذرانہ میں اور اہلکاروں کو سرکار کے دیا وہ کھو میں بیٹھتا ہے *۔ اور اگر کوئی نظرِ غور و تعمق سے ملاحظہ کرے تو درحقیت نقصانِ عظیم حاکم کا ہے

---

* متن میں "کھو میںجا" درج ہے (مرتب)

کیونکہ وہ بطمع زرنذرانہ کے جو کہ بالفعل آتا ہے وہ اپنے تعلقات اور پرگنات کو ویران کر دیتا ہے یعنی کچھ تو اُن میں بہ باعث کشاکش زمینداروں کے تردد نہیں ہونے پاتا اور زمینداروں کو بار بار کے ڈنڈٹے سے چکلہ داروں کے مقدور تخم ریزی وغیرہ کا نہیں رہتا اور کچھ آپس کی جنگ وجدل چکلہ داروں کے سبب زراعت پامالِ سپاہ میں آجاتی ہے آخر کو گاؤں کے گاؤں تباہ اور ویران ہوتے ہیں تو چونکہ مال کا ملک مالک کا ہوتا ہے اور مالک نے ہی اُسے ویران کروایا تو بیشک اُسی کا سراسر نقصان انجام کو ہوگا اور یہی سبب ہے کہ جن ہندوستانی امیروں کے پاس دس دس کروڑ روپیہ کا ملک تھا اُن کے ملک میں سے بصد دقت ورسوائی پانچ کڑور روپیہ وصول ہوتا ہے۔

فوج

آگرہ اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ دوسرے ترُب توپخانہ اپی اور سولویں رجمنٹ نیزہ برداروں اور نویں رجمنٹ ملکہ انگلستان اور رجمنٹ 33 پیادگانِ ہندوستانی اور پہلی اور دوسری پلٹنوں سپاہِ متعینہ چھاؤنی میرٹھ کو حکم ہوا ہے کہ اپنے تئیں واسطے کوچ کرنے سمت مغرب دیار کے مستعد اور آمادہ رکھیں اور بفور درخواست مسٹر کلارک صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل بہادر دام اقبالہٗ کے روانہ ہو جائیں۔ سُنا جاتا ہے کہ مسٹر ٹامس مٹکف صاحب بہادر کمشنرِ دہلی 17/ تاریخ ماہِ گذشتہ کو داخل فیروز پور ہوئے نہیں معلوم کہ باعث جانے صاحب موصوف کا اُس جگہ کیا ہے مگر لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ شاید واسطے تدبیر اموراتِ ملک پنجاب کے صاحب ممدوح اُس جگہ تشریف لے گئے ہوں۔

دوست محمد خان

تحقیقاً دریافت ہوتا ہے کہ امیرِ موصوف اس طرف کو آیا چاہتے ہیں۔ اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ امیر ممدوح طرف کلکتہ کی تشریف لے جاویں گے کیوں کہ حکم ہوا ہے کہ یوم جمعہ آئندہ تک گھاٹ گڑھ مکتیشر پر کشتیاں تیار اور آمادہ رکھیں۔

[ص 3 کالم 1]

مصر

اخبارِ صحیح سے واضح ہوتا ہے کہ قیصر روم بہ باعث اعانت چار دن سلاطین یورپ کے سپاہِ مصر پر ہر بار فتحیاب ہوا اور مصریوں نے ہر بار شکست کھائی تمام ملک شام اور یمن اور حجاز اور سوریا اور حبش کا تصرف والیِ مصر سے نکل گیا اور والیِ مصر بجاں ودل اطاعت قیصر روم کی قبول کر کے صرف قبضۂ ملکِ مصر پر راضی ہوا مگر ملکِ مصر نسلاً بعد نسلاً والیِ مصر کو دیا گیا اس شرط سے کہ خراج مقررہ سال بسال بلا عذر وحیلہ خزانہ سلطانی میں داخل کیا کرے اب جنگِ مصر آخر ہوگئی اور کسی طرح کا فتنہ فساد باقی نہیں رہا..... سعید عبدالقادر حاکم جزیرہ الجیرس اور فرانسیسیوں سے اب تک جنگ وجدل ہورہی ہے شاید کہ یہ لڑائی قیامت تک بھی نہیں آخر ہوگی کیونکہ عرب اور فرانسیس دونوں دلاور اور جنگجو ہیں۔

نواب ناظم مرشد آباد

ظاہر ہوتا ہے کہ نوابِ ممدوح جو کہ مرشد آباد کی طرف تشریف لے گئے ہیں بعد عشرۂ محرم الحرام کے پھر کلکتہ میں تشریف لاویں گے اور چند مدت وہیں رہیں گے اور علمائے انگریزی سے علم اور حکمت اور فضل و بلاغت سیکھیں گے اس لیے کہ باپ نے نواب ممدوح کے حالتِ نزع میں یہ وصیت کی تھی کہ ارباب گورنمنٹ میرے فرزند کو ایسا علم و ہنر سکھلاویں کہ علم و ہنر اور فہم و فراست میں تمام امرائے ہندوستان میں سے وہ فایق نکلے سوا اہالیانِ گورمنٹ نواب ممدوح کے تئیں ایام تعلیم تک کلکتہ میں رکھیں گے کہتے ہیں کہ اب عمر نوابِ موصوف کی نے بارہ برس سے تجاوز کیا ہے اور کپتان شاور صاحب کہ دانشمندانِ روزگار میں سے ہیں حسب الحکم گورنمنٹ کے واسطے مصاحبت نواب ممدوح کے مقرر ہو کر مرشد آباد تک ہمرکاب تشریف لے گئے ہیں۔

جھانسی

واضح ہو کہ ٹھاکر لوگ اُس علاقہ کے اب تک شیوۂ مفسدی اور فتنہ انگیزی سے باز نہیں آتے ہر چند صاحب پولیٹی کل ایجنٹ انہیں فہمایش کرتے ہیں لیکن ٹھاکران مذکورین نصیحتِ صاحب موصوف کو کچھ خاطر میں نہیں لاتے اور دیہات پر دستِ غارت دراز کرتے ہیں۔ فی الحقیقت اگر اس صورت میں اکثروں کو فتنہ انگیزوں میں سے سزائے سنگین نہ ہو جاوے گی تب تک اوروں کو عبرت نہ ہوگی اور انتظام حسب دلخواہ ہر گز نہ ہوگا۔

ڈونگر پور

نوکر رکھنا بھیلوں کا واسطے مقرر کرنے ایک پولس کے رجواڑے میں مناسب تصور کیا گیا ہے چنانچہ ایک نئی چھاؤنی بارہ میل کے فاصلہ پر [ص 3 کالم 2] طرف شمال ڈونگر پور کے بنائی گئی اور اڑھائی سو بھیل اور پچاس آدمی قوم موگی وغیرہ کے بھرتی کیے گئے ہیں۔

بمبئی

واضح ہو کہ وہ مخاصمت اور تنازع جو درمیان راجہ گیکواڑ اور گورنمنٹ کے ہو رہی ہے بالفعل واسطے دفع کرنے اُس کے صاحب والا مناقب گورنر بمبئی طرف بڑودہ کے تشریف لے گئے ہیں تا کہ مقامِ مذکور میں پہنچ کر آتشِ فتنہ فساد کو باب تدبیر فرو کریں سُنا جاتا ہے کہ ارادہ گورنمنٹ کا یہ ہے کہ دریائے گرگی پر واسطے عبور و مرور رعایا اور سپاہِ انگریزی کے ایک پُل لوہے کا بغایت استحکام باندھا جاوے چنانچہ کہتے ہیں کہ اس باب میں دیار بمبئی کے کار پردازوں کے نام حکم احکام جاری ہوئے ہیں۔

ازروئے ایک اور اخبار کے ظاہر ہوا کہ درمیان اہالیانِ گورنمنٹ انگریزی اور راجۂ مذکور کے بعد چھوڑ دینے چند پرگنوں کے صفائی ہوگئی اب کچھ تنازع باقی نہیں ہے۔

دھولیہ علاقہ بمبئی

اُس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ ایک روز بیچ اوائل ماہِ گذشتہ کے ایک گروہ نے قوم بھیل اور اہلِ اسلام میں سے خزانہ سرکاری پر رات کے وقت حملہ کیا سپاہی جو کہ واسطے حفاظت خزانہ کے مامور تھے انہوں نے مقابلہ کیا چوروں نے بہت دلیری اور مردانگی سے محافظانِ خزانہ کو مجروح کر کے اور اندر خزانہ کے جا کے علاوہ جواہر وغیرہ کے تیرہ ہزار روپیہ نقد لیا اور ایک سپاہی اور ایک دفعدار کو مار ڈالا تحقیقات درپیش ہے لیکن ابھی گرفتار نہیں ہوئے۔

تباہیِ جہاز

واضح ہوتا ہے کہ ایک جہاز تجارت کا بقضائے الٰہی صدمۂ آب سے ایک مقامِ ریگستان میں جا پڑا کپتان نوبل صاحب مع اپنے بیٹے کے ڈوب گئے لیکن اُن کی بی بی کو لفٹنٹ ڈگلس صاحب نے بچالیا بعد ازاں منڈارنوں نے کہ قوم چین میں سے ہیں اُن کو پکڑ کے قید کیا اور بی بی موصوفہ کو پابہ زنجیر کر کے پنجرہ میں چند روز تک بند کیا اور بہت تکلیفیں دیں مگر اب مسموع ہوتا ہے کہ انہوں نے آخر کار سب قیدیوں کو مع کپتان ایسٹروتھر کے رہائی دے دی۔

ہانسی

رجمنٹ 74 پیادگانِ ہندوستانی 16 ر تاریخ ماہِ گذشتہ کو داخل ہانسی ہوئی اور 18 ر تاریخ واسطے لدھیانہ کے کوچ کیا کہتے ہیں کہ اس رجمنٹ میں نوسو جوانِ جرتخ اور چیدہ ہیں....

ابتدائی ماہِ جولائی سے اس طرف مینہ نہیں ہوا اور آثار قحط غلّہ کے نمایاں ہیں... مردمانِ رجمنٹ ہندوستانی [ص 4 کالم 1] جو کہ ہمراہ دوست محمد خان کے آئے ہیں ایک دو دن میں یہاں داخل ہوا چاہتے ہیں کہتے ہیں کہ ان لوگوں سے جنگ افغانستان میں بہت شجاعت اور کارہائے مردانہ عمل میں آئے اور وہ لوگ قابل اس بات کے ہیں کہ گورنمنٹ اُن کے مال اور اسباب اور گھوڑوں کا جو نقصان ہوا ہے وہ تمام وکمال بھر دے۔

لاہور

طالبانِ اخبارِ تازہ پر واضح ہو کہ 21 ر تاریخ ماہِ گذشتہ کو بعضے مفسدانِ واقعہ طلب جو کہ مدت سے گھات میں تھے انہوں نے وقتِ فرصت غنیمت جان کر لالہ ٹیک چند معتمدِ رانی چند کنور صاحبہ مختارِ کل قلعہ فتح گڈھ کے تئیں کہ قلعۂ لاہور میں محبوس تھا اور عاشق رانئ موصوفہ کا کہلاتا تھا قتل کیا اور چونکہ رانی صاحبہ نے ہنگامِ قتل لالہ مذکور کے واسطے

اُس کے بچانے کے اپنے تئیں اُوپر اُس کے ڈال دیا اس سبب رانی صاحبہ کو بھی زخم کاری پہنچا دیکھا چاہیے کہ اس زخم سے جان بر ہوتی ہیں یا پیمانہ حیات اُن کی کالبریز ہو چکا ہے۔

کہتے ہیں کہ اس واردات کے دن مصاحبانِ دربار کو اندر قلعہ کے جانا نہ ملا چنانچہ مونسیر سوالیر جنرل اوی طویلہ صاحب اور ڈلاوش اور سردار جوالا سنگھ چار گھڑی تک دروازۂ قلعہ پر کھڑے رہے اور دخل نہ پایا آخرش اپنے اپنے گھروں کو اولٹے پھر گئے۔

لدھیانہ

وہاں کے اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سپاہِ انگریزی جو مقام کابل سے لدھیانہ میں پہنچی تھی اُس نے 23/ تاریخ کو طرف کرنال کی کوچ کیا مگر اکثر آدمی اُس میں سے وہیں رہے اور تاریخ مذکور کو توپخانہ جو کہ میرٹھ سے روانہ ہوا تھا وارِدلدھیانہ ہوا۔

امیر دوست محمد خان تا مرمتِ مکانات حضرت شاہ شجاع الملک دام اقبالہ کے خیمہ میں ہی تشریف رکھیں گے۔ مردمانِ پنجاب آوازہ شجاعت امیر موصوف کا سُن کر ہر صبح و شام واسطے دیکھنے امیر موصوف کے گرد خیمہ کے ہجوم لاتے ہیں.... حضرت شاہ زمان اور اہالیانِ حرم محترم حضرت شاہ شجاع الملک کے نواح کوٹ عیسیٰ خاں میں بخیر و عافیت پہنچے وہاں دو روز مقام کیا اور اسی طرح ہر جگہ بہ باعث نہ ہونے اونٹوں کے ایک دو روز مقام ہوتا جاتا ہے۔

پشاور

صاحب والا مناقب جنرل اویطویلہ صاحب بیچ مرمت شہر پشاور کے بجان و دل مصروف ہیں۔ صاحب موصوف نے موجوداتِ سپاہ کی لے کر گیارہ گیارہ کارتوس بابت سلامی مسند نشینی کنور شیر سنگھ کے سر کروائے.... ابھی انتظام ملکِ کوہاٹ کا فوجِ مرسلہ سے بخوبی نہیں ہوا لوگ وہاں کے بہت سرکش ہیں چنانچہ پہلے روز ہی اکثروں نے اُن سرکشوں میں سے فوجِ مذکور پر طاخت لاکر [ص 4 کالم 2] چند آدمیوں کو ہلاک کیا تھا۔

خط

صاحب سپرینٹنڈینٹ دہلی اردو اخبار سلمہ

میں بہت شہروں میں پھرا جہاں عملداری سرکار کمپنی کی ہے بہت التزام اور انتظام دیکھا حکام کی بہت کوشش ہے اس امر میں کہ کسی مذہب والے کی رسم اور رویہ معمولی مذہبی باتوں میں سرکار کبھی ممانعت نہیں کرتے جو رعایا مذاہب مختلف رکھتے ہیں تو حکام اس جگہ کے اس طرح کا انتظام رکھتے ہیں کہ ایک گروہ دوسرے پر زیادتی نہ کرنے پاوے اور کسی مذہب کی رسمیات میں خلل نہ آوے اور فی الحقیقت حاکموں کو یہی بات چاہئے کہ سب

رعایا کو یکساں سمجھیں حکام تسلط اور حکمرانی میں تشبہ بہ آکہ رکھتے ہیں امورات نصفت میں ان کو کسی کے مذہب
سے کام نہیں خصوص ہمارے وقت کے حاکم کہ اسی سبب ان کو روز بروز ترقی اور زیادتی روز افزوں ہے۔ان کے
جو قوانین ہیں سب میں یہی بات پائی جاتی ہے حتیٰ کہ ان کے قوانینِ پُر انصاف میں جہاں دیکھو یہ بات ہو یدا ہے
کہ امورات عدالت میں ان کا اپنے مذہب والا اور مخالف مذہب کیا امیر کیا غریب سب مساوی ہیں۔ایام محرم
میں میں اکثر مختلف شہروں میں رہا دیکھا کہ مسلمانوں میں دو گروہ ہوتے ہیں ایک شیعہ ایک سُنّی اور بیشتر انِ
دونوں گروہ میں بیچ ان دنوں کے علَم اور تعزیہ اُٹھنے پر قضیہ اور فساد پیش آتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ جس
مذہب والے عدالت میں زیادہ نوکر ہوں گے اُس گروہ کو پشت گری اور حوصلہ فساد کا زیادہ ہوگا لیکن حکام کو ہمیشہ
غور اور کوشش اسی میں دیکھیے کہ ایک دوسرے پر ظلم نہ کرنے پاوے دونوں اپنی رسمیات بجا لاویں اور انتظامِ دنگا و
فساد ذمہ حاکم کا چنانچہ اکثر جگہ میں یہ مفسدہ برپا ہوتے رہے اور ہوتے ہیں اور چونکہ سُنی مذہب اکثر زیادہ ہیں
اور عدالتوں میں بھی لوگ زیادہ نوکر ہیں تو انہوں نے بیشتر چاہا کہ شیعہ لوگ علَم نہ اُٹھاویں اور بہت طریقہ مفسدہ
پردازی کے ظاہر کیے کہ جس سے حاکموں کے خیال میں یہ آوے کہ اس بات میں مفسدہ پیدا ہوتا ہے اس بات کو
منع ہو جاوے کہ فساد نہ پیدا ہووے لیکن حاکموں نے از راہ نصف کے یہی انصاف جانا اور کوشش کی انتظام میں
کہ سب لوگ اپنے مذہب کے موافق عمل میں لاویں فوجی لوگ تعین ہوں مجسٹریٹ موجود رہے امتناع اور انتظام
وقوع و دنگا فساد کا ہو لیکن امتناع کسی کی رسمیات کا نہ ہووے لیکن اس دفعہ میں خاص دہلی میں وارد ہوا یہاں کا حال
میں نے برخلاف سب حکومتوں سرکاری کے دیکھا کہ یہاں سُنّی مذہب والے تو علَم اُٹھاتے ہیں اور شیعہ مذہبوں کو
ممانعت ہے بلکہ میں نے اشتہار اس باب میں ممانعت کے دیکھے کہ جاری ہیں میں بہت متعجب ہوا اور یہاں کے
لوگوں سے پوچھنا کیا ہر چند وہ قصہ بہت طویل ہے اس دفعہ بسبب عدمِ فرصت کے میں نہیں لکھ سکتا لیکن انجامِ
کار یہ معلوم ہوا کہ ظہور اس بات کا حکام کی کم توجہی سے نہیں ہے بلکہ شہر کے لوگوں کی جہالت اور بے ہمتی سے
ہے۔میں امید رکھتا ہوں کہ اس دفعہ اس خط کو درج اخبار کیجئے گا باقی حال پرچہ آئندہ میں جو یہاں رہا تو لکھوں گا
اُس سے یہاں کے شیعہ مذہبوں کی دانائی اور علو ہمتی ظاہر ہوگی۔

دہلی اردو اخبار

نمبر 212

جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

14/ مارچ 1814 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

اشتہار

واضح ہو کہ ایک ہندی پترا یعنی تقویم اس چھاپہ خانہ میں چھاپا جاوے گا واسطے اس نئے سال یعنی سمت 1898 بکر ماجیت کے ساتھ نام پر مادھی کے موسوم ہے مطابق 1841 کے معہ امتداد ایام حرکات سبعہ (7) سیارہ اور کسوفِ آفتاب اور خسوف ماہ اور ہندو اور انگریزوں اور مسلمانوں کے ایام تعطیل کا بیان اور ہندی اور مسلمانی تاریخیں مطابق ہوتے ہوئے تاریخوں انگریزی سے ہر ایک موسم کی خاصیت آب و ہوا اور پیداوار اور میوہ جات اور ترکاریوں کا حال بیچ اضلاع دہلی کے اس سال میں تقویم مذکور اوپر ہندوستانی تحفہ کاغذ کے چھاپا جاوے گا۔ بیچ چھاپہ خانہ دہلی اردو اخبار کے قیمت فی کاپی ایک روپیہ واسطے سبسکرائبروں کے یعنی جو کہ پہلے سے درخواست کریں اور ایک روپیہ آٹھ آنہ ان کو جو سبسکرائبر نہیں ہیں جس کو منظور ہو مہتمم کو لکھے۔

احکام

لفٹنٹ سی آر برون اسسٹنٹ اوّل کمشنر اضلاع ساگر کے نے بذریعہ سارٹی فیکٹ ڈاکٹر کے رخصت ایک برس کی حاصل کی پہلی تاریخ دسمبر 40ء سنہ سے اور کپتان ڈبلیو مررے اسسٹنٹ خورد بطور قائم مقام اسسٹنٹ اول ہوئے اور مسٹر ڈنکن اسسٹنٹ خوردِ ہوشنگ آباد بجائے اسسٹنٹ خورد ساگر کے مقرر ہوئے۔ مسٹر اے روس جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر میرٹھ کے نے رخصت سات مہینے کی بذریعہ سرٹیفکٹ ڈاکٹر کے 15/ تاریخ ماہِ آئندہ سے لی اور مسٹر ج میبر لی ڈپیوٹی کلکٹر خاص بجائے صاحب موصوف کے کام کریں گے۔ مسٹر سی ارٹلوک جج اعظم گڑھ نے رخصت چندروز کی حاصل کر کے چارج اپنے آفس کا صدر امین اعلیٰ کو دیا۔ مسٹر ایچ ج ایف برکلی صدالصدور بریلی نے بھی چندروز کی رخصت حاصل کی۔ مسٹر ای ایچ سی منکسن صاحب بطورِ قائم مقام جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپیوٹی کلکٹر بریلی کے ہوئے غلام محمد مصطفیٰ صدر امین جونپور بطور قائم مقام صدر امین اعلیٰ ہوئے جب کہ محمد یوسف حسین خاں اُن کے عہدے پر آجاویں گے۔ مسٹر ایف پی بلر مجسٹریٹ اور کلکٹر شاہ جہاں پور نے رخصت ایک مہینے کی حاصل کی۔ صاحب موصوف کو حکم ہوا کہ چارج اپنے عہدہ کا مسٹر سی بی تھورن ہل صاحب کو دیں۔

خانہ جنگی فساد

سنا گیا کہ عشرۂ محرم میں اس دفعہ پھر مراد آباد اور امروہہ میں شیعہ اور سُنی اور ہندو مسلمان کی لڑائی ہوئی اکثر لوگ مارے گئے [ص 1 کالم 2] اور اب تک فساد باقی ہے۔ کہتے ہیں کہ وہاں ہمیشہ فساد رہتا ہے ہم بہت شکر کرتے ہیں یہاں کے اپنے صاحبانِ مجسٹریٹ اور جوائنٹ مجسٹریٹ کا کہ اب کے باوجود اس کے کہ ایام عشرۂ محرم بھی تھے اور ہولی کے دن بھی تھے لیکن ان کے حسنِ انتظام نے کچھ دنگا فساد کہیں نہیں ہوا امن وامان سے دن گذر گئے۔ سنا گیا کہ اکثر بہ ذات خود دونوں صاحب راتوں کو پھرتے رہے، تعزیہ خانوں میں جاتے رہے عملگانِ پولیس پر بہت تاکید تھی رات دن کمر بندی رہی ایک کمپنی تلنگوں کی حسب معمول شہر میں رہی۔

حضورِ والا

چھٹی تاریخ ماہِ حال کو حضورِ انور بوقتِ صبح ہاتھی پر سوار ہو کر اور مرزا ابلاقی اور مرزا فخر الدین کو خواصی میں بٹھلا کر مع جلوسِ سلطنت کے طرف درگاہِ خواجہ صاحب کے تشریف لے گئے شلکِ سلامی حسب دستور عمل میں آئی۔ حضورِ انور پہلے درگاہِ سید حسن صاحب میں تشریف لے گئے اور بعد زیارت وہاں سے سوار ہو کر حویلی پالم میں پہنچ کر اور کچھ زرنقد درگاہِ سلطان غازی پر نیاز کر کے اور پھر وہاں سے سوار ہو کر شرف اندوزِ زیارتِ روضہ منورہ حضرت قطب اقطاب کے ہوئے اور بعد زیارت روضہ موصوفہ اور قبور اولیا اور درویشوں کے تالاب نو پر تشریف لے جا کر دو سو روپیہ نقد واسطے اُس کی تیاری کے مرحمت کئے۔ بعد ازاں موضع چھتر پور اور میدان گڑھی میں تشریف لے جا کر سیر شکار ملاحظہ کی اور ایک روز طرف گوڑ گاؤں کی واسطے سیر شکار کے تشریف لے گئے۔

خبر ہے کہ حضور انور بعد تقدیم رسوم عرس حضرتِ مولانا فخر الدین صاحب اور ممتاز محل بیگم صاحبہ مرحومہ کے بائیسویں تاریخ ماہِ حال تک رونق افروزہ قلعہ ہونگے۔

اجنٹی

کپتان انجلو صاحب بہادر کوٹھی رزیڈنسی میں تشریف رکھتے ہیں کپتان مادر صاحب نے جو کہ کابل سے تشریف لائے ہیں ملاقات کرتے میوہ ولایتی بھیجا ہوا حضرت شاہ شجاع الملک دام اقبالہٗ کا واسطے گورنر جنرل بہادر کے پہنچایا چنانچہ صاحب موصوف نے بیچ خدمت صاحب ممدوح کے روانہ کر دیا۔

مراد آباد

اخبار آگرہ حال خانہ جنگی مقامِ مذکور الصدر کا اس طرح ظاہر ہوا کہ ایام عشرہ محرم میں اب کی سال بھی باوجود کمال

ہوشیاری اور حسنِ انتظام صاحب مجسٹریٹ بہادر کے ہندو مسلمانوں میں لڑائی ہو پڑی، پانچ آدمی مارے گئے اور اکثر زخمی ہوئے۔

[ص۲ کالم ۱]

فیروز پور

انسائن لمس ڈین رجمنٹ 59 کے سرحد لاہور میں واسطے شکار کے گئے تھے سکھوں نے اُن پر حملہ کیا صاحب مذکور نے بہ موجب اُن کے امتناع کے شکار کرنے سے انکار کیا مگر پھر بھی گاؤں والوں نے اُن کا ڈیرہ خیمہ پھینک دیا اور پہرہ والوں نے جو ہمراہ صاحب مذکور کے تھے گاؤں والوں پر بندوقیں سر کیں تب تو سب دیہاتیوں نے اُن پر حملہ کیا اور قریب تھا کہ صاحب مذکور معہ پہرہ ہمراہی کے ان کے ہاتھ سے مارے جاتے کہ اتنے میں رئیسِ دہ آن پہنچا اور انہیں فہمایش کر کے رفع شر کروایا ورنہ جان بر ہونا اُن کا سکھوں کے ہاتھ سے ناممکن تھا سو اب فیروز پور میں یہ حکم ہو گیا ہے کہ کوئی انگریز یا اُن کا نوکر عملداری سکھ میں جا کر دنگہ فساد نہ کرے۔

سندھ

واضح ہو کہ مسٹر روس بل صاحب بہادر پولیٹی کل ایجنٹ نے بخیال اس بات کے کہ قوم کچک وغیرہ براہ راستی اطاعت نہیں قبول کریں گی۔ لفٹنٹ برون صاحب اور اسسٹنٹ پولیٹی کل اجنٹ کو اور کرنیل ولسن صاحب کو معہ کچھ سپاہ سوار پیادہ اور توپخانہ کے مقام سیبی پر جو کہ دادر سے چالیس میل کے فاصلہ پر ہے بھیجا تھا کرنیل ولسن صاحب نے بفور پہنچنے کے قلعہ پر حملہ کیا۔ تین گھنٹہ تک بہت لڑائی رہی آخر کار بعد بہت سے زود خورد کے کرنیل مذکور بہ مجبوری ہٹ آئے دو صاحب لفٹنٹ مارے گئے کرنیل مذکور کو گولی لگی اور توقع زندگی کی نہیں ہے اور لفٹنٹ صاحب نے زخم کاری کھائی اور نو افسر اور سپاہی مارے گئے اور چالیس ملکہ وغیرہ سپاہ کے مقام باغ سے روانہ ہوا لیکن بر وقت پہنچنے کے قلعہ کو خالی پایا اگرچہ اہل قلعہ بسبب گھبراہٹ کے بہت اسباب چھوڑ گئے تھے۔

ایران

از روئے چٹھیات مقامِ قندھار کے ظاہر ہے کہ سپاہِ شاہِ ایران طرف ہرات کے بڑھتی آتی ہے اور یار محمد وزیر والی ہرات دیدہ و دانستہ چشم پوشی کرتا ہے اور اُن کے آنے سے راضی ہے چنانچہ میجر ٹاڈ صاحب بہادر بھاگ کے قندھار میں چلے آئے ہیں اور یہ بھی واضح ہے کہ درمیان یار محمد اور شاہ ایران کے یہ عہد و پیان ہوئے ہیں کہ شاہ کا مران اور سردارانِ افغانستان سے موافقت کر کے حضرت ظلِ سبحانی شاہ شجاع الملک کو ریاستِ کابل سے پھر مایوس کریں اور صاحبانِ انگریز کو افغانستان سے نکال دیں۔

اور چٹھیاتِ مقام مذکور مورخہ 18 / تاریخ ماہ گذشتہ سے یہ واضح ہے کہ 16 / تاریخ فروری کو یہ خبر بازاروں

میں قندھار کے مشہور ہوئی کہ یار محمد وزیر والی ہرات نے ہرات کو سُپرد شاہِ ایران کے کر دیا اور میجر ٹاڈ صاحب گرفتار ہو گئے۔ مگر 17 رتاریخ ایک چٹھی سرکاری وہاں پہنچی اُس سے یہ ظاہر ہوا کہ ہرات [ص 2 کالم 2] کو بیشک یار محمد نے سُپرد ایران کے کر دیا مگر میجر مذکور سلامت نکل آئے۔ خضر خان نام ایک شخص نے نزدیک قندھار کے سپاہ جمع کی ہے چنانچہ پانچویں رجمنٹ پیادوں کی کو معہ سواروں اور دو توپوں کے حکم تیار رہنے کا ہے کہ بفو رِ صدورِ حکم اس طرف روانہ ہوں..... خطوطِ مقام بخارا سے یہ حالِ ملال افزا واضح ہوا کہ کرنیل سٹوورٹ صاحب بہ باعث متحمل ہونے تکالیف کے دیوانہ ہو گئے۔

لدھیانہ

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ صاحب والا مناقب طامس ملکف صاحب بہادر کمشنر دہلی چھٹی تاریخ ماہِ حال کو لدھیانہ سے طرف کوہِ شملہ کی تشریف لے گئے امیر دوست محمد خان اپنی رضا اور رغبت سے ارادہ جانے کلکتہ کا رکھتے ہیں چنانچہ تیاری اسبابِ سفر کی درپیش ہے یقین کہ چند روز کے طرف گڑھ مکتیشر کی روانہ ہوں گے اور وہاں سے از راہ دریا کلکتہ کو تشریف لے جاویں گے اور محمد افضل خاں فرزند کلانِ امیر موصوف معہ تمام قبایل وعشایر کے لدھیانہ میں ہی رہیں گے کپتان نکلس صاحب بہادر جو کہ کابل سے لدھیانہ تک امیر موصوف کے ساتھ آئے تھے وہ بھی کلکتہ کو تشریف لے جاویں گے محمد حیدر خان بیٹا امیر کا جو کہ بمبئی میں تھا وہ بھی واسطے ملاقات خویش واقربا کے طرف لدھیانہ کی آتا ہے.....شاہ عباس کہ بھائیوں حضرت شاہِ جم جاہ شاہ شجاع الملک میں سے ہے اور مدت سے لاہور میں رہتے تھے وہ لاہور سے کوچ کر کے داخل شہر پشاور ہوئے اور وہاں سے ارادہ جلال آباد کا رکھتے ہیں.....مرد مانِ خیبری قومِ سنگو خیل کو ہمیشہ سے پیشہ اُن کا غارتگری ہے وہ لوگ مویشی مرد مانِ قوم غلزی اور طرہ باز خاں حاکم لعل پور کی چُرا لے گئے تھے چنانچہ خان مذکور نے کچھ سپاہ واسطے تنبیہہ اُس گروہ کے بھیجی تھی مگر وہ لوگ زیادہ تر سرکش ہو گئے سو آخر کر کچھ سپاہ انگریزی اور ہندوستانی معہ سوار اور توپوں کے بسر کردگی کرنیل سیلٹن صاحب بہادر کے جلال آباد سے بھیجی گئی ہے تا کہ مقامِ مذکور میں پہنچ کر تنبیہہ اُن سرکشوں کی قرار واقعی کرے۔

سپاہِ انگریزی

دریافت ہوتا ہے کہ گورنمنٹ نے واسطے انفصال مہماتِ پنجاب کے جمع ہونا پچیس ہزار آدمیوں کا مناسب تصور کیا ہے اور عنقریب احکام سرکاری واسطے اجتماع سپاہ کے جاری ہوں گے۔ لائٹ پلٹن متعینہ چھاؤنی کانپور کو واسطے روانگی فیروز پور کے حکم ہے اور حکومت سپاہِ کی سرج ٹیک وِل کو مرحمت ہو گی لیکن یہ نہیں سُنا گیا کہ سپہ سالار کون سے صاحب ہوں گے اور اخبار سے یہ بھی ظاہر ہے کہ میجر جنرل علی صاحب کلکتہ سے آتے ہیں۔ واسطے خاص سرداری سپاہِ کرنال کے اور اس سے ظاہر ہے کہ کلکتہ میں ادھر کی مہمات کا بہت تردد ہو رہا ہے۔

[ص 3 کالم 1]

اخبارِ مقامات مختلفہ

جہازِ دخانی جو کہ یکم مارچ کو کلکتہ سے الہ آباد کو روانہ ہوا اُس میں نرخ غایت فی فٹ پانچ روپیہ بار کیا گیا یہ بہت زیادہ کرایہ ہے خصوصاً اس لیے یہ کشتی کم ایک مہینے سے نہیں پہنچتی..... اخبار بمبئی سے واضح ہوتا ہے کہ قومِ مری انگریزوں سے بنظر ناپایداری اُن کے عہد و پیمان کے صلح نہیں کرتی۔ بی بی گنجام والدہ نصیر خان کی یقین تھا کہ مقامِ لہری میں آویں گی اور یہ خیال کیا گیا ہے کہ نصیر خان اپنے تیئں کرنیل سٹیسی صاحب کے سپرد کرے گا جو کہ قلات میں ہیں۔ اخبار ہرکارہ سے واضح ہوتا ہے کہ دوسرے کارواں انگریزی میں سے جو کہ افغانستان کو روانہ ہوا ہے قریب ایک سو تیس اونٹوں کے پنجابیوں نے پیش اَز پہنچنے مقامِ امین آباد کے چرا لیے اور اگر چہ اکثر سپاہیوں نے قومِ سکھ کے گستاخی کی لیکن اُن کے سردار بہت حسنِ اخلاق سے پیش آئے.......

......اخبارِ مقام بارکپور سے واضح ہے کہ انسیس ڈلسن فورڈ صاحب رجمنٹ اکاون پیادگانِ ہندوستانی کے 22/تاریخ ماہِ گذشتہ کو اپنے تیئں آپ طمنچہ مار کر مر گئے باعث اس کا نہیں معلوم ہوا لیکن ایسا ثابت ہوتا ہے کہ صاحب موصوف نے کچھ سوچ کر ہی ایسا کام کیا ہوگا......رپورٹ در باب سوداگری کے جو کہ بعضے کوٹھی والوں شہر لندن کے نے چھاپی ہے اُس سے ظاہر ہے کہ ایک قسم پارچہ ابریشم جو کہ حال میں ہندوستان سے لندن کو گیا تھا وہ ایسا بُرا تھا کہ اگر اُس سے بہتر کپڑا آئندہ کو نہ بنے گا تو تجارت اس کی موقوف ہو جاوے گی اور اس میں شک نہیں کہ اس صورت میں ہندوستان کو نقصان عظیم ہوگا...از روئے اخبار آگرہ کے دریافت ہوتا ہے کہ واسطے تیار کرنے ایک سند مدح اور شکر کے واسطے مینسل صاحب بہادر مجسٹریٹ آگرہ کے جو کہ وہاں سے رخصت ہوا چاہتے ہیں ایک محفل جمع ہوئی تھی کہتے ہیں کہ بندوبستِ پولس اور انتظام شہر کا صاحب ممدوح نے ایسا قرار واقعی کیا کہ بیشک قابلِ تعریف اور شکر کے ہے...... پلٹن 34 کو حکم ہوا ہے کہ آگرہ سے واسطے روانگی دہلی کے تیاری کریں اور یہاں کی دو پلٹنوں کو بھی حکم آیا ہے کہ واسطے کوچ کے تیار رہیں مگر یہ نہیں معلوم ہوا کہ پلاٹن مذکورین کس سمت کو بھیجی جائیں گی۔ از روئے اخبار مندراس کے معلوم ہوتا ہے کہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ بلگام نے مراجعت کی اس سبب کہ وہ نیپالیوں سے درستیِ معاملہ اور صلح بخوبی نہ کر سکے چنانچہ انگریزی اور ہندوستانی سپاہ واسطے ان سرداروں کے بھیجی گئی ہے.....اخبار بمبئی سے واضح ہوتا ہے کہ بی بی گنجام مقام لیہری میں پہنچ گئیں اور راس بیل صاحب سے ملاقات کی اور ملاقات سے بہت خوشنود ہوئیں اور واسطے روانگی کے تیار ہیں۔ بیل صاحب چند روز میں گنداوا کو روانہ ہوں گے اور وہاں سے دادر کو [ص 3 کالم 2] قوم مری سے صلح ہو گئی مگر قومِ کو جک سرکش ہیں اور ادائے خراج سے انکار کرتے ہیں بیل صاحب نے انہیں پانچ روز کی مہلت دی ہے کہ یا تو اس عرصے میں خراج داخل کریں نہیں تو سپاہ بھیجی جاوے گی.... ایک خط مورخہ 24/جنوری موصولہ ایران سے ظاہر ہے کہ شیخ نصیر موروثی

صوبہ دار بوشہر کا جو کہ سنہ 1839 میں حکومت بوشہر سے معزول کیا گیا تھا اُس نے دوبارہ حکومتِ مقام مذکور کو حاصل کرلیا اس میں شک نہیں کہ چندروز میں فتنۂ عظیم ملک ایران میں واقع ہوگا کیونکہ علی شاہ شاہزادہ دعویِ تخت کا کرتا ہے مگر یہ معلوم ہوتا ہے کہ سپاہِ روس ایرانیوں کی اعانت کرلے گی۔

لکھنؤ

اخبارِ آگرہ سے واضح ہوتا ہے کہ مقام مذکور میں بہ باعث نہ خبر پہنچنے ظلم ارکانِ سلطنت کے بیچ سمع ہمایوں سلطانی کے رعایا بہت تکلیف پاتی ہے اور کوئی مظلوم اپنی داد فریاد کو نہیں پہنچتا بازار اخذ و جرِ زر کا بہت گرم ہے اور بہت بے انتظامی ہورہی ہے مصداق اس کا یہ ہے کہ 16 رتاریخ ماہِ گذشتہ کو کوتوالِ شہر مذکور نے کہ خسر نواب شرف الدولہ نایب وزیر سلطانی کے ہیں ایک دوکاندار نامی اور اشراف کو گرفتار کیا اور اُس پر یہ تہمت رکھی کہ اس نے چوری کا اسباب خریدا ہے مگر درحقیقت مطلب اخذِ زر سے تھا القصہ جب کہ دوکاندار کو کشاں کشاں چبوترہ کتوالی میں لے گئے تو پہلے تو اُسے کوڑے مارنے شروع کیے بعدازاں طرح طرح کی اذیت پہنچا کے اُسے بے عزت کیا یہ حال دیکھ کر اور دوکاندا قریب تین سو آدمیوں کے جمع ہوکر محلِ سلطانی میں گئے اور ظلم سے کوتوال کے استغاثہ کیا۔ شاہِ جم جاہ نے جب شور وغوغا فریادیوں کا سن کر حال پوچھا تو حاضرین نے جو کہ نواب شرف الدولہ موصوف کی طرف سے ہروقت مصلحتاً کھڑے رہتے ہیں عرض کی کہ اہلِ ہنود باعث قریب ایام ہولی کے اپنے رسوم بجالاتے ہیں یہ اُس کا غل ہے۔ اور وزیر اور نائب وزیر نے بجائے فریادرسی اُن لوگوں پر پہرہ تعین کیے چارناچار اہلِ حرفہ اور شرفائے شہر نے اپنی جان و مال کی طرف سے خوفناک ہوکر رزیڈنسی میں فریاد کی اور شام تک واسطے رہائی اُس بے گناہ دوکاندار کے ٹھہرے رہے القصہ اہالی سلطنت نے ایسی ایسی تدبیریں جیسے کہ اوپر بیان کی گئیں واسطے نہ واقف ہونے والیِ اودھ کے حال رعایا سے کر رکھی ہیں یہ حال خاص دارالخلافہ کی رعایا کا سنا جاتا ہے حال رعایا بیرونجات کا اسی سے تصور کیا چاہیے کہ عاملوں کے ہاتھ سے وہ کیا کیا ستم اور تکلیف نہ اُٹھاتے ہوں گے۔

آگرہ

واضح ہوتا ہے کہ بعد انقضائے ایام ہولی کے مہارابہ عالی جاہ والی بھرت پور بتقریب ملاقات صاحب والامناقب لفٹنٹ گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ کے آگرہ میں تشریف لے جاویں گے اور ایک ہفتہ قیام کر کے مراجعت کریں گے۔

[ص 4 کالم 1]

اُودے پور

ایک شخص سرداران قوم بھیل میں سے ملک مقبوضہ رانائے مقامِ مذکور پر دست غارت دراز کرتا تھا سپاہ راناصاحب کی نے مدت دراز تک بیچ تنبیہہ اُن مفسدوں کے جنگل اور بیاباں میں بہت زحمت کھینچی مگر تدارک مفسدوں کا نہ بن

پڑا کیونکہ جب سپاہ اُن کا تعاقب کرتی تھی تو وہ لوگ گھاٹیوں میں پہاڑوں کی چلے جاتے تھے اور جب کہ سپاہ پھر اپنی جگہ پر چلی آتی تو وہ پہاڑوں سے نکل کے لوٹنا شروع کرتے تھے۔ آخر کار بموجب استدعائے والی اُودے پور کے وہاں کی صاحب رزیڈنٹ نے کچھ سپاہ واسطے کمک سپاہِ رانا صاحب کے بھیجی چنانچہ افسرانِ سپاہِ انگریز کی کوشش سے دشمنوں کو شکستیں متواتر ہوئیں اور اپنے ملجاو ماوا سے ویران اور پریشان ہو کر اکثروں نے تو اطاعت قبول کی اور بعضے گرفتار ہو کر مکافاتِ اعمال کو پہنچے مگر اب تک بھیلانِ صحرانشیں کا استیصال بخوبی عمل نہیں آیا ہے کیونکہ ابھی بہت سے سردار قومِ مذکور میں سے دشت و بیاباں میں سکونت رکھتے ہیں اور وقت بے وقت مسافروں کے مال پر دست درازی کرتے ہیں لیکن یقین ہے کہ عنقریب بندوبست اُس نواح کا بخوبی صورت پکڑے گا۔

حیدرآباد

نواب آصف جاہ بہادر نے دربارِ عام میں اجلاس فرمایا ارکانِ دولت، باریاب مجرا ہوئے عرض ہوئی کہ زرِ معاملہ نواب سیف جنگ بہادر کا پہنچا ارشاد ہوا کہ حوالہ راجہ شمبھو پرشاد کے کریں دوسرے روز سواری نواب ممدوح کی طرف تہنیت نہ کر کے رونق افروز ہوئی۔ اثناء راہ میں راجہ راگورام اور مشیر الدین خان اور سردار علی خان نے نذریں گزرانیں اور وقت پہنچنے مقامِ مذکور کے زمینداروں اور پٹواریوں نے نذریں دیں نواب ممدوح نے تین پہر وہاں قیام اور سیر کر کے وقتِ سہ پہر طرف دولت سرا کی مراجعت کی۔ دوسرے روز نواب بدرالدین خان اور نواب معظم الدولہ کو خواصی میں شرفِ امتیاز مرحمت کر کے واسطے سیر کوہ کے تشریف لے گئے اثنا راہ میں حسن علی خان اور ذوالفقار الدولہ اور اعتصام الملک بیٹے نواب شمس الامرا بہادر کے نذرین دے کر فائز ملازمت ہوئے۔ نواب ممدوح الصدر بعد ملاحظہ رقص اور استماع سرود طوائف کے رونق افروزِ محل سرا ہوئے۔

بہاول پور

سُنا جاتا ہے کہ اس برس بسبب قلت بارشِ بارانِ رحمت الٰہی کے وہاں غلہ بہت گراں ہو گیا ہے رعایا بھوکی مرتی ہے نواب رکن الدولہ بہاول خاں رئیس مقامِ مذکور کا کہ مردِ بامروت اور سخی ہے وہ تباہی حالِ خلایق پر رحم کر کے ہنود کو گیہوں اور مسلمانوں کو طعام پختہ تقسیم کرواتا ہے کہتے ہیں کہ بہ باعث امساک باران کے غلہ اس قدر مہنگا ہو گیا تھا کہ اگر نواب ممدوح اُن کی خبر گیری نہ کرتے تو رعایا ہلاک ہو جاتی۔

[ص 4 کالم 2]

خط

صاحب سپرینڈنٹ دہلی اردو اخبار سلمہٗ

سنا جاتا ہے کہ انتظام مدرسہ دہلی کا نسبت سابق کے اب نئی طرح پر ہوا ایک مدرس شیعہ مذہب اور ایک سُنی مذہب

ہر ایک بدر ماہ ایک سو روپیہ کے مقرر ہوگا اور قریب قریب چھ مدرس کے بقدرِ احتیاج رہیں گے در ماہ اُن کا مختلف ہوگا چالیس سے اسی تک ـــ طلبہ تنخواہ نہیں پاویں گے اِلّا اٹھائیس طالب علم بنام نہاد اسکالر سرکاری اور چھ اسکالر بنام اعتماد الدولہ بہادر مرحوم کے رہیں گے تنخواہ ان کی دس روپیہ چالیس تک در حالت ظہور تکمیل علوم معہودہ کے ہوگی۔ اور تقرر مدرسین کا اوپر رائے طامسن صاحب سکریٹری گورنمنٹ آگرہ کے ہے نہیں بالکل اختیار ہے اور ایک چھٹی جنرل کمیٹی کی اس مضمون کی بھی ہے کہ کوئی آدمی نہیں تعلیم پاوے گا مدرسہ میں مگر اُس کے وارث حقِ تعلیم اُس کا ادا کریں گے۔ مشہور ہے کہ اس انتظام پر کوئی شخص اہل شاہجہاں آباد سیکھنے کا قصد نہیں کرنے کا چند وجوہات سے ادنیٰ ایک وجہ تو یہ ہے کہ بے عزمی اور بے قصدی ان کی شہرہ آفاق ہے ان کا فہم اور خیال کب اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ مفادِ آئندہ پر ہرج اور خرجِ بالفعل کو گوارا کریں سو مفاد آئندہ بھی موہوم اور فی الحقیقت قطع نظر ان کی بے عزمی کے اور کوئی عقیل بھی اس ملک کا اپنے لڑکوں کو مدرسہ میں بھیجنا نہیں قبول کرے گا کس واسطے کہ جب تنخواہ کچھ نہ ملی اور بلکہ الٹا کچھ دینا پڑے گا تو مدرسہ سرکاری میں بھیجنا جہاں سو طرح کی قیدیں ہیں کیا فائدہ وہ لوگ شہر میں مطلق العنان جہاں چاہیں جس وقت چاہیں اکتساب علم کر سکتے ہیں شہر میں مفت پڑھانے والے بھی بہت ہیں اور جو لوگ متمول ہیں وہ در ماہ دے کر معلم کو اپنے گھر رکھ سکتے ہیں جو ان کے پاس خود حاضر رہے تابعداری کرے پھر اُن کو کیا ضرورت ہے جو مدرسہ میں مولوی صاحب کی تابعداری کریں قیود اور قواعدِ معینہ سرکاری کے مقید رہیں اور بجز تحصیلِ علم کے جو اس سے بہتر طرح سے اپنے طور پر اپنے گھر میں حصول کر سکتے ہیں کوئی دوسرا فائدہ مرتب نہیں۔ ہاں اگر یہی بات ہے تو صاحبانِ کمیٹی صاحبانِ اضلاع کو اس بات پر معہود کریں کہ واسطے طلبہ مدرسہ اُس علاقہ کے کسی اور کو نوکر نہ رکھیں بلکہ جو شخص مدرسہ کا استعداد پیدا کرے وہی محکموں میں نوکر ہوا کرے تو اس میں شک نہیں کہ لوگ بخوشی تنخواہیں اپنے پاس سے دینا قبول کریں گے اور مدرسہ کی بہت ترقی اور لوگوں کی بھی بہت بہبودی متصور ہوگی لیکن اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ شہر والے غریب غربا متلاشیوں کی حق تلفی ہوا انہوں نے کیا قصور کیا کہ اپنے طور پر تحصیل کریں اور مادہ علمی پیدا کریں لیکن اس قصد سے نوکری نہ پاویں کہ مدرسہ سرکاری میں نہیں سیکھے۔ اور جو لوگ مفلس محض ہیں اور طاقت اوقات گذاری کی نہیں رکھتے اُن کی اطفال تو بیشک تباہ ہونگی یعنی وہ یونہی خود روٹی کو محتاج ہیں۔ مدرسہ میں کیونکر کچھ دے سکیں گے وہ یقینی یا مزدوری کا پیشہ کریں گے یا بدمعاشی سیکھیں گے اس میں شک نہیں کہ صدہا لوگ غریب الوطن شہرہائے دُور دَراز سے اسی امید پر مدرسہ میں سیکھنے آتے تھے کہ روٹی سے خاطر جمع رہیں گے تحصیل علوم بخوبی کریں گے اب بے شبہ اس انتظام سے یہ فائدہ عام مسدود ہو جاوے گا اور بہت وجوہات کثیرہ ہیں کہ ان کے لکھنے سے طوالت متصور اس لیے میں نے قلم کو تھام لیا۔ فقط الراقم۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 213

جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

21/ مارچ 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

اشتہار

واضح ہو کہ ایک ہندی پترا یعنی تقویم اس چھاپہ خانہ میں چھاپا جاوے گا واسطے اس نئے سال یعنی سمت 1898 بکر ماجیت کے کہ ساتھ نام پر ماگھی کے موسوم ہے مطابق 1841 کے مع امتداد ایام حرکات سبعہ سیارہ اور کسوف وخسوف اور ہندو اور انگریزوں اور مسلمانوں کے ایام تعطیل کا بیان اور ہندی اور مسلمانی تاریخیں مطابق ہوتے ہوئے تاریخوں انگریزی سے اور ہر ایک موسم کی خاصیتِ آب و ہوا اور پیداوار اور میوہ جات اور ترکاریوں کا حال بیچ اضلاع دہلی کے اس سال میں تقویم مذکور اوپر ہندوستانی تحفہ کاغذ کے چھاپا جاوے گا بیچ چھاپہ خانہ دہلی اردو اخبار کے قیمت فی کاپی ایک روپیہ واسطے سبسکرائبروں کے اور ایک روپیہ آٹھ آنہ ان کو جو سبسکرائبر نہیں ہیں جس کو منظور ہو مہتمم کو لکھے۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹیو ڈیپارٹمنٹ 30/ ماہ نومبر 1840 نواب گورنر جنرل بہادر کے احکام کا منتخب مفصلہ ذیل کونسل کے اجلاس میں لے جس لیٹیو ڈیپارٹمنٹ میں 30/ ماہ نومبر 1940 کو اطلاع عام کے واسطے اشتہار کیا جاتا ہے۔ قانون مفصلہ ذیل مورخہ 3/ جون 1839 کا مسودہ دوسری دفعہ پڑھا گیا جو ماہِ مذکور کی 8/ تاریخ کو کلکتہ کے گزٹ میں اشیائے منقولہ اور غیر منقولہ کی وراثت کے بزور وتعدی قبضہ کر لینے سے محفوظ رکھنے کے واسطے اشہار کیا گیا۔ حکم نواب گورنر جنرل بہادر کونسل کے اجلاس میں ارشاد فرماتے ہیں کہ مسودہ مفصلۂ ذیل جس کی اصلاح ہوئی اطلاع عام کے واسطے ازسرِ نو اشتہار کیا جاوے قانون اشیائے منقولہ اور غیر منقولہ کی وراثت کے باب میں بزور وتعدی قبضہ کرنے سے محفوظ رکھنے کے لیے یہ قانون ہے۔

1۔ ازبسکہ متوفی کی اشیائے منقولہ اور غیر منقولہ پر ہبہ یا حقیقت وراثت کے طور پر دعوئ باطلہ کرنے کی جہت سے اکثر تخلل واقع ہوتے ہیں اول یہ کہ مقدماتِ مذکورہ میں اشیائے منقولہ کی اصل ماہیت کو معلوم کرنا بہت دشوار ہے دوسرے اشیائے منقولہ کو اور غیر منقولہ کی منفعت کو بھی بیجا تخصیص کرنے کے لیے اکثر قابو پڑتا

ہے۔ تیسرے جب مقدماتِ سرسری ایذا رسانی کے لیے بہت دور دراز کشیدہ ہوتے ہیں تو اکثر توقف ہوتا ہے وجوہات مع اس کے کہ جب وارث بے دخل کیے جاتے ہیں اور اپنی حقیقت کا دعویٰ کرنے کے باب میں بمقدور ہیں اشیائے مذکورہ پر از راہِ تعدی یا فریب کے مداخلت کرنے کے واسطے اکثر مقتضی ہوتے ہیں چونکہ موجبات مذکورہ بالا کے رو سے قابضِ حال کی وراثت کا قبضہ حقیقت کے دعوے کے لیے جیسا کہ صاحب جج کا فیصلہ جو مقدماتِ سرسری میں متخاصمین کی ساعت کے بعد ہوتا ہے ایسا دلیل کافی نہیں اگرچہ فیصلۂ مذکور اس قدر کامل نہیں کہ [ص 1 کالم 2] اُس فریق کو جو بے دخل کیا گیا لمبری مقدمہ روبکار کرنے کا مانع ہو اور چونکہ سرسری مقدمہ مذکور اگرچہ اکثر ان مغویات کو جو وراثت پر زور وتعدی سے قبضہ کرنے میں ہوتی ہیں رفع کر سکے گا لیکن اس سب کو جلد رفع کرنے کے واسطے خصوصاً جو اشیائے منقولہ کے باب میں ہوتی ہیں لاعلاجی ہے اور از بسکہ سرسری مقدمہ کے فیصلہ ہونے کے بیشتر اشیائے مذکورہ بالا کی محافظت کرنے کے لیے جب کہ نقصان یا خوف کا موجب ہو اور جہاں یہ انتظام منتظم کی رائے میں بہتر ہو ایک محافظِ اشیاء مقرر کرے اور از بسکہ محافظِ اشیاء کے مقرر کرنے یا سرسری مقدمہ کی رو سے محال کی وراثت میں تعرض لاحق ہونے سے بہت خلل واقع ہوگا بشرطیکہ ان امورات کے بجالانے کے لیے کچھ وجوہات قوی واضح ہوویں اور کہ ایسے ایسے امور کی متخاصمین آپ خود یا کسی کی معرفت سے درخواست کریں اور دلائلِ قوی لاویں کہ اگر سرسری مقدمہ سپرد ہووے تو ان کا بڑا نقصان ہوگا لہٰذا حکم ہے کہ اکثر کوئی شخص متوفی کی کل اشیائے منقولہ اور غیر منقولہ یا اس کے جز پر وراثت کی رو سے دعوے کرے اور اُس پر دخیل نہ ہو تو اس کو اختیار ہے کہ اشیائے مذکورہ کے بابت اسی ضلع کے صاحب جج سے جہاں کہ اشیاء مذکورہ ہوں خواہ کوئی اور دخیل ہو چکا ہے خواہ کسی سے مزاحمت کا خوف ہے استمداد کرے۔

2۔ اور حکم ہے کہ جس امر میں کسی نابالغ نالایق یا غیر حاضر شخص کی اشیائے مذکورہ میں وراثت کی رو سے حقیقت پائی جاوے اور وہ اس سے بے دخل ہو تو اس کے مختار کار یا رشتہ دار یا دوستدار یا کورٹ آف وارڈس کو جو مقدماتِ مذکورہ سے متعلق نہوں روا ہوگا کہ اس کی امداد کے لیے مذکورہ بالا کی طرح پر درخواست کریں۔

3۔ حکم ہے کہ درخواستِ مذکورہ جس صاحب جج کے حضور میں کی جاوے تو صاحب موصوف اول دادخواہ کے اظہار اور اُن گواہوں اور دستاویزوں کے رو سے جو اس کے اختیار میں ہوں دریافت کرے کہ آیا اس امر میں دلائل قویہ سے اعتماد ہو سکتا ہے کہ دخیلِ حال خلافِ قانون دخل رکھتا ہے اور کہ اہلِ درخواست یا وہ شخص جس کے واسطے اہلِ درخواست عرض کرتا ہے فی الواقع حقدار ہے اور کہ درخواست مذکورہ لاریب وبلافریب کی گئی ہے کہ نہیں۔

4۔ اور حکم ہے کہ جس حالت میں صاحب جج کو دلائل قویہ سے اطمینان کلی ہو تو دخیل کو طلب کر سکے گا اور اس

بات کا کہ اشیائے مذکورہ پر کوئی دخیل نہیں یا دخل میں تنازع ہے اشتہار دیوے گا اور اشتہار کے بعد جب ایک وقتِ معقول گذر جاوے تو صاحب موصوف سرسری کی رو سے دخل کی حقیقت کو ثابت کر کے اُس کے موافق دخل کروا دے گا مگر یہ سرسری مقدمہ لمبر دار مقدمہ روبکار کرنے سے جیسے کہ آگے تصریح ہوگی مزاحمت نہ کر سکے گا بشرطیکہ صاحب جج کسی اور دخیل کے [ص 2 کالم 1] طلب کرنے کے باب میں تحقیقات مناسبہ عمل میں لایا ہو یا نہیں ایک عہدہ دار کے مقرر کرنے کا اختیار ہو جو فوراً طلب کرنے پر اشیائے مذکورہ کی فہرست لکھے اور سر بمہر یا کسی اور طرح سے اس کی حفاظت کر رکھے۔

5۔ حکم ہے کہ اگر درخواست یا تجویزِ مرقومہ بالا کی رو سے واضح ہووے کہ سرسری مقدمہ فیصل ہونے کے پیشتر اشیائے مذکورہ کے تلف ہونے یا نقصان پانے کا خطرہ ہے اور کہ اس فریق کو جو بے دخل ہوا ہے بشرطیکہ فی الحقیقت وراثت کی رو سے وہ حقدار ہے صاف منفعت ہووے اور کہ دخیلِ حال سے ضامنی لینے میں دیر لگے یا ضامنِ مذکور غیر معتبر ہووے جس سے فریق بے دخل کو بشرطیکہ وہ اصلِ مالک ہو مضرت پہنچنے کا خوف ہو تب صاحب جج کو روا ہے کہ بحسب ذکرِ آئندہ کے ایک یا کئی محافظِ اشیا مقرر کرے جن کی حکومت محافظت کے باب میں اپنی اپنی سند کی میعاد مندرجہ کے موافق جاری رہے گی مگر سرسری مقدمہ فیصل اور ثبوت ہونے یا فیصلۂ مذکور کی رو سے دخل دلوانے کے بعد اُن کو کسی طرح کا اختیار نہ ہوگا۔ بشرطیکہ اراضی کے باب میں جج صاحب کلکٹر صاحب کو یا اُس کے عہدہ دار کو محافظانہ اشیاء کا اختیار دے سکے گا اور کہ ہر ایک اشیا کے واسطے محافظ کے تقررِ عہدہ کا اشتہار کیا جائے گا۔

6۔ اور حکم ہے کہ جج صاحب خواہ عموماً اشیائے مذکورہ پر محافظِ اشیا کو قابض ہونے کا خواہ جب تک دخیلِ ضامنی نہ دے وے یا اشیائے مذکورہ کی فہرست تیار نہ ہووے یا کسی اور طور پر جس میں دخیل حال سے اشیائے مذکورہ کو ضرر لاحق نہ ہووے اختیار دے سکتا ہے لیکن اس شرط پر کہ صاحب جج اپنی تجویز شائستہ کے رو سے دخیل کا دخل اشیائے مذکورہ پر ضمانت لیے پر بھی رہنے دے چاہے نہ رہنے دے اور جب تک دخیل رہے گا صاحبِ مذکور اشیائے مذکورہ کی فہرست یادداشت آویز اور مال اسباب کی محافظت کے باب میں جو حکم دے وے اُس کی متابعت کرے گا۔

7۔ حکم ہے کہ اُس کے عہدہ مفوضہ کو بددیانت انجام دینے اور اشیائے مذکورہ کا محاسبہ جیسا کہ آگے تصریح ہوگا خاطر خواہ لینے کے لیے صاحب جج محافظِ مسطور سے ضمانت لے گا اور جو محنتانہ مناسب سمجھے اس کو اشیائے مذکورہ سے لینے کا حکم دے گا لیکن کسی طرح سے اشیائے منقولہ کی مالیت اور غیر منقولہ کی سالیانہ کے ماحصل پر پانچ روپیہ سینکڑا سے زیادہ نہ ہوگا اور جو باقی روپیہ محافظِ مسطور نے حاصل کیا وہ عدالت میں داخل کرے گا اور ان لوگوں کی منفعت کے لیے جن کے سراسری مقدمہ کی رو سے حقیقت ثابت ہوگی محاصلِ مذکور سے

سرکاری نوٹ خریدے جائیں گے بشرطیکہ محافظِ اشیاء سے جلد ضمانت لی جاوے بلکہ جہاں تک ممکن ہووے جو امور کہ آئندہ واقع ہوں اُن کی بابت بھی لیکن ضمانت کا توقف صاحب جج کو محافظِ مذکور کے فوراً اس کے عہدہ پر مقرر کرنے کا نہ ہوگا۔

8۔ اور حکم ہے کہ دخیل کو طلب کرنے اور محافظِ اشیاء کو مقرر کرنے اور عہدۂ مذکور پر اشخاص کو تعین کرنے کے بابت جج صاحب کلکٹر سے رپورٹ طلب کرے گا اور کلکٹر رپورٹِ مذکورہ ارسال کرے گا لیکن عندالضرورت جج صاحبِ اوّل ہی بدون رپورٹ [ص 2 کالم 2] مذکورہ کے اجرائے کار کرے گا اور رپورٹ مذکورہ کا محتاج نہ رہے گا مگر جو صاحب موصوف رپورٹ مرقومہ کی رو سے برخلاف کسی اور طور پر کرے تو فوراً اپنی وجوہات کی کیفیت لکھ کر صدر دیوانی عدالت میں بھیجے گا اور جو وجوہات مرقومہ سے صاحبانِ صدر دیوانی عدالت کی طمانیتِ خاطر نہ ہو تو صاحبِ جج کو صاحب کلکٹر ہی کی رپورٹ کے موافق کام کرنے کا حکم دیں گے۔

9۔ حکم ہے کہ مقدمات کی ارجاع یا جوابدہی کے بابت محافظِ اشیا جج صاحب کے جمیع احکام کے مطابق عمل کرے گا اور اشیائے مذکورہ کے مقدمات کے ارجاع یا جوابدہی محافظِ اشیا کے نام سے ہوگی بشرطیکہ اشیائے مذکورہ کا مقدمہ محافظِ اشیا کے مقرر کرنے والے صاحب جج کی سماعت کے لائق ہو اُس ضلع اور شہر کی عدالت جو صاحب موصوف سے نزدیک ہو مقدمۂ مذکور کے فیصلہ کی لیاقت رکھے گی۔

10۔ اور حکم ہے کہ جب تک اشیائے مذکورہ کو محافظِ اشیا کے سپرد نہ کریں جج صاحب کو روا ہوگا کہ طرفین کی جو اس سے سروکار رکھتے ہیں حقیقیت اور حقیقت سراسری تجویز پر جو جو اخراجات اپنی تجویز میں مناسب جانے گا سو دلوا دے گا اور اپنی مرضی کے موافق انہوں سے اس طرح کی ضمانت لے گا کہ فریقین میں سے جو شخص سراسری مقدمہ کے فیصل ہونے پر مستحق نہ ٹھہرے گا سو روپیہ مذکور مع سود ادا کرے گا۔

11۔ حکم ہے کہ محافظِ اشیا ماہواری حساب کا منتخب داخل کرے اور ہر سہ ماہی پر اگر شئِ مذکورہ اس کی تحویل میں یہاں تک رہے اور جس وقت اشیاء مذکورہ کا قبضہ چھوڑے اُس وقت بھی جج صاحب کی اطمینان کے واسطے اپنے انتظام کی مفصل کیفیت داخلِ دفتر کرے۔

12۔ حکم ہے کہ جب کسی ضلع کا صاحبِ جج کوئی محافظِ اشیاء مقرر کرکے متوفی کی شئے کل کا اختیار دے وے گا تب پریسی ڈنسی مذکور کے اور کسی ضلع کا صاحب جج دوسرا محافظِ اشیا مقرر نہ کر سکے گا لیکن درصورت یہ کہ متوفی کی منجملہ اشیا کے کسی جز پر محافظ مقرر ہوا ہو تو شئے مذکورہ کے باقی کے بابت اسی پریسی ڈنسی میں کسی اور محافظِ اشیاء کے مقرر ہونے کی ممانعت نہ ہوگی بشرطیکہ جس اشیا کے بابت از روئے قانونِ ھذا کے کسی صاحب جج کے حضور میں سرسری مقدمہ دائر ہو اُس کے بابت کسی دوسرے صاحب جج کو محافظِ اشیا یا سرسری مقدمہ سننے کا اختیار نہ ہوگا اور علاوہ اُس سے اگر ایک شئے کے کتنے ہی حصوں کے بابت دو یا زیادہ محافظِ اشیا کئی

صاحبانِ جج سے مقرر کیے جاویں تو صاحبانِ صدر دیوانی عدالت کو اختیار ہے کہ کل اشیا پر ایک محافظ مقرر کرنے کے واسطے ایسی تجویز کریں جسے اپنے عندیہ میں مناسب سمجھیں۔

13۔ حکم ہے کہ مالکِ متوفی کی اشیا پر جو حقیقتِ وراثت کا دعویدار ہو وہ اگر اُس کی وفات کے بعد چھ مہینے کے اندر صاحب جج کو عرضی نہ گذرانے تو اُس کی سماعت اس قانون کی رو سے نہ ہوگی۔

14۔ اور حکم ہے کہ قانون ہذا کسی بندوبست یا اُن مقدمات کا جن کی بابت مالکِ متوفی نے نابالغی یا اُس کے سوا اور کسی طرح سے اپنے فوت ہونے کے بعد اپنی اشیا کے دخل کی بابت احکامِ شرعی کے موافق وصیت کی ہو مخل نہ ہوگا بلکہ اُسے ہر ایک حالت میں [ص 3 کالم 1] جس وقت اُس صاحب جج کو جس کے علاقہ میں متوفی کی اشیا ہے وصیتِ مذکور کے وقوع میں اطمینان ہے۔ اُسی وقت اُس پر عمل کرکے قانون ھذا کی رو سے اُس شخص کو جس کا نام اُس میں مندرج ہے اگر اُس کے لیے درخواست ہے محافظِ اشیا مقرر کرے۔

15۔ حکم ہے کہ قانون ہذا کسی امر میں اس نیت سے اجرا نہ ہوگا کہ کسی پریسی ڈنسی کی کورٹ آف وارڈس کے قبضہ میں ہرج ڈالے اور جس صورت میں کہ نابالغ یا اور کوئی نالائق جس کی اشیا کورٹ آف وارڈس سے متعلق ہو یا اور کسی کے واسطے قانونِ ہذا کی رو سے درخواست ہوئی ہے صاحب جج کو اگر دخیل کے طلب کرنے کا یا محافظ اشیا کے مقرر کرنے کا قصد ہو تو کورٹ آف وارڈس کو مذکورہ بالا کی طرح بدون ضامنی لینے کے محافظ قرار دے وے اور جو نابالغ یا اور کوئی نالائق شخص سرسری مقدمہ کے فیصل ہونے پر مستحق ٹھہرے تو اُس کا قبضہ کورٹ آف وارڈس کو سونپا جائے گا۔

16۔ اور حکم ہے کہ قانون ہذا کا کوئی حکم لمبری مقدمہ دائر کرنے کے لیے خواہ اس فریق سے جس کی درخواست دخیل کے طلب کرنے کے پیشتر یا پیچھے نامنظور ہوئی ہو یا اس فریق سے جو اس قانون کی رو سے بے دخل کیا گیا ہو مزاحمت نہ پہنچاوے گا۔

17۔ حکم ہے کہ اس قانون کی رو سے جو فیصلہ سراسری مقدمہ میں جج صاحب نے کیا اس کا نتیجہ دخیلِ حقیقی ٹھہرانے کے سوا اور کچھ نہ ہوگا بلکہ فیصلۂ مذکور اس باب میں کافی ہوگا اور آئندہ اس کا اپیل اور نہ اس کے نظر ثانی کے لیے کوئی حکم صادر ہو فقط۔ حکم ہوا کہ مسودہ جواَب پڑھا گیا اطلاع عام کے لیے اشتہار کیا جاوے۔ حکم ہوا کہ مسودہ مذکور کی بابت ممالک ہند کی لے جِس لیٹیو کونسل کے پہلے اجلاس میں ماہِ مارچ کے پہلے دن کے بعد دوسری بار غور فرمائی جاوے۔

میرٹھ

ازروئے مضمون ایک خط کے حالِ مفصل بلوہ اور فسادِ مقامِ مذکور کا اس طرح ظاہر ہوا کہ حسبِ دستور دو روز بعد ہولی

کے سورج کنڈ پر میلہ ہوا۔ ایک تلنگہ نے چھاؤنی کی ایک طوایف کے اُوپر زیادتی کی اور دنگا فساد کیا۔ کوتوال شہر نے ممانعت کی وہ ہرگز خیال میں نہ لایا آخر کوتوال نے اُسے گرفتار کروایا اس میں کسی عہدہ دار چھاؤنی نے اور تلنگوں کو جو کہ موجود تھے لعنت ملامت کی اور کہا کہ جائے افسوس ہے کہ تمہارے سپاہی کو کوتوال شہر گرفتار کر کے لے جاوے بغور سننے اس بات کے تمام تلنگوں نے جمع ہو کے کوتوال وغیرہ عملۂ پولیس پر خشت اندازی کی اور اکثروں کو ملازمانِ پولیس میں سے مجروح کیا اور تلنگہ کو چھڑا لے گئے اور کوتوال فی الجملہ زخمی ہوا مگر باوجود بھاگ جانے تمام تماشائیوں کے آپ جگہ سے نہ ہٹا اور اپنے آدمیوں کو دست درازی سے ممانعت کرتا رہا اس حیص و بیص میں بہت اسباب دوکانداروں کا برباد ہو گیا آخر کار نوبت بشمشیر پہنچی اکثر تماشائی لوگ زخمی ہوئے اور کوتوال حربہ ہائے بہ شمشیر وغیرہ کو تلنگوں کے اپنی سپر پر لیتا رہا اس اثناء میں چند صاحب لوگ آن پہنچے تلنگے انہیں دیکھ کے بھاگ گئے تب کوتوال پیادہ ہو کر گرفتاری مفسدوں میں مصروف ہوا اور نو آدمیوں کو گرفتار کیا اُن میں ایک تلنگہ اور آٹھ ترک سوار تھے الغرض انہیں کوتوالی میں لے جا کر ترُب میں رکھا وہ رات تو بخیر گذری دوسرے دن حسب ضابطہ بہ گواہی رؤسائے شہر ان کا چالان بیچ خدمت صاحب مجسٹریٹ کے کیا [ص 3 کالم 2] صاحب موصوف نے بعد ترتیب اور ملاحظہ مثل کے انحصارِ حکم اخیر دوسرے روز پر رکھا تھا کہ دسویں تاریخ مارچ کو چار گھری رات گئے پانسو تلنگے ملازمِ پلٹن مع سازو (کذا) تلواریں علم کیے ہوئے شہر میں آئے اور جو سامنے آئے اُسے قتل کیا اور اسی ہنگامہ میں دکانیں لُٹ گئیں بعد ازاں کوتوالی میں گئے اور دفتر میں آگ لگا دی اور اکثر کاغذ کو پھاڑ ڈالا اور تمام مکاناتِ متعلقہ کوتوالی کو خراب کرنے اور جلا دینے سے خالی نہ چھوڑا اور کوتوال اُس وقت کوتوالی میں نہ تھے اور ملازمین پولیس تابِ مقابلہ نہ لا کر بھاگ گئے ہنوز تلنگے شہر میں ہی تھے کہ ترک سوار بھی اُن کی مدد کو آ پہنچے اور زبردستی دروازہ شہر کے کھول کے اندر گھس گئے اور برقندازانِ کمبوہ دروازہ کو قتل کیا اور اکثر دوکانیں لُٹ گئیں قریب تیس ہزار روپیہ کے نقصان دکانداروں کا ہو گیا اور قریب ساٹھ آدمیوں کے زخمی اور پانچ آدمی قتل ہوئے اور اکثروں کی زخمیوں میں سے توقع زیست کی نہیں ہے الغرض صاحب مجسٹریٹ علی الصباح کوتوالی میں گئے اور تمام حال آتشزدگی وغیرہ کا ملاحظہ فرما کر مع صاحب کمشنر جرنیل صاحب کے پاس گئے اور کچھ گفتگو رہی پھر پلٹن اور رسالہ نے جیل خانہ کا محاصرہ کیا اور سوال رہائی اپنے آدمیوں کا کیا آخر بعد بہت سی ردوکد کے بحسب صلاح کمشنر صاحب کے انہیں رہائی ہوئی کہتے ہیں کہ اگر انہیں رہائی نہ دیتے تو بہت فساد برپا ہوتا مگر صاحب مجسٹریٹ انتظامِ شہر سے دستبردار ہوئے اور شہر میں انتظام بطور سپاہ کے رہا اور جا بجا حفاظت کے لیے پہرے بیٹھ گئے۔

مرادآباد

از روئے خط ایک دوست کے حال وارداتِ شہر مراد کا جو بہ تقریب ایام ہولی اور عشرہ محرم کے ہنود اور مسلمانوں میں گذرا خلاصہ اس کا اس طرح معلوم ہوا کہ پانچویں یوم یکشنبہ کو علم کمان گروں کے اُٹھے بازار کٹرہ خوشحال رائے میں ہنود نے وقت آنے علموں کے کلماتِ ناملائم کہے اشخاصِ حاضر الوقت نے انہیں فہمایش کی جب طول کھنچا تو مسلمانوں نے چند ہنود کی پگڑیاں سر سے اُتار کر پھاڑ ڈالیں الغرض شب کو سب ہنود ایک مکان پر جمع ہوئے اور صلاح کر کے صبح کو مع سوال مضمونِ مسطور کے صاحب کلکٹر کے پاس مستغیث ہوئے چونکہ صاحب موصوف موجود نہ تھے اُلٹے پھر آئے دوسرے روز یعنی یوم سہ شنبہ کو اُس پر حکم لکھوایا کہ جو تحریرِ مضمون سوال سے نام مدعا علیہم کا معلوم نہیں ہوتا اس واسطے بالفعل اس پر کچھ نہیں ہوسکتا بعد تعطیل کے سوال کو سُن کر حکم مناسب ہوگا۔ یومِ چہار شنبہ کو بعد ظہر کے تعزیہ گوٹ کا حسب معمول قدیمی واسطے گشت کے اُٹھایا گیا متصل کوتوالی کے آیا تھا کہ مکانِ بالا خانہ سے ایک شخص نے اُس پر رنگ ڈالا اور ایک خشت بھی نا معلوم آئی پس اُسی وقت سب نے تعزیہ وہیں رکھ دیا اور ماتم کرنا شروع کیا اور ایک آدمی نے ان میں سے کوتوال کو کہ ہمراہ علموں معماروں کے نواب پورہ میں معہ ملازمین سرکاری کے تھا اس بات کی خبر کی مگر مسلمانوں نے پیش از آنے کوتوال کے تعزیہ اُٹھا کر کوتوالی میں رکھ دیا اور اُس مکان پر کہ جس مکان سے رنگ آیا تھا مسلمان جا پڑے اور زدوکوب شروع کی بعد ایک ساعت کے مسمی گنیشا ساتھ دو سو ہندو کے واسطے ہٹانے ان مسلمانوں کے [ص 4 کالم 2] آیا چاہتا تھا کہ پھمن کو بھی کہ مکان اُس کا قریب کوتوالی کے ہے بولا کر مسلمانوں کا مقابلہ کرے کہ اس اثنا میں ادھر سے علی غول اُن پر چلا اور فی الفور کوتوال بھی وہاں سے علم چھوڑ کر بازار میں آپہنچے اور جس قدر کہ اس وقت علموں میں قریب پانچ چھ ہزار آدمیوں کے تھے سب پیچھے کوتوال کے اس حال کو سُن کر واسطے مدد کے آئے جب اس غول کی کثرت ہنود نے دیکھی مقابلہ سے باز رہ کر اپنی اپنی دوکانوں اور مکانوں پر جا چڑھے اور اوپر سے خشت زنی شروع کی پھر تو مسلمانوں کی طرف سے یہ حال تھا کہ سارے شہر میں اور سب طرف کوچہ اور بازار میں جس طرف ہنود کا نام سُنایا دیکھا مارا اور سوائے مار مار کے کچھ آواز نہ سنی جاتی تھی اور ساری بازاروں میں جو شئے جس قسم کی سامنے آئی برباد کردی سہ پہر سے برابر سوائے شور ہائے وہوئے اور مار مار کے کچھ نہیں سنائی دیتا تھا انیس آدمی ہندو زخمی ہوئے اور اسی قدر مسلمانوں اور دو ہندو اور ایک مسلمان مارا گیا اس عرصہ میں سن کر صاحب کلکٹر اور صاحب جنٹ آئے اور صاحب نے آن کر کوتوالی میں اُس تعزیہ کو خشت سے شکستہ اور رنگ سے آغشتہ دیکھ کر مالک سے کہا کہ تم اس کو اُٹھاؤ اُس نے کہا کہ میرا انصاف کیجئے فرمایا کہ ہم تمہارے ساتھ چلتے ہیں غرض کہ تعزیہ کو کوتوالی سے اُٹھایا صاحب بھی گھوڑے پر سوار ہوئے اُس وقت ہجوم مسلمانوں کا قریب چالیس ہزار آدمیوں کے تھا صاحب کلکٹر تعزیہ

کو دریا سے اُتار کر اور کوٹ کو روانہ کر کے کوتوالی میں آئے دیکھا کہ وہی واویلا اور مار ماری ہنود پر شہر میں ہو رہی ہے اور سارے بازار میں اشیائے جنس وغیرہ ہر قسم سڑک پر برابر بکھری پڑی ہے اور صدہا بہی حساب کی اور کاغذات پھٹے پڑے ہیں صاحبِ موصوف نے اُس وقت چھٹی کپتان پلٹن کو بطلب تین کمپنی کے لکھ کرار سالی کی فی الفور وقتِ مغرب کے کمپنیاں آئی پہرہ واسطے ممانعت آمدورفت بااحتمال فساد کے ہر طرف کوچہ و بازار میں اور ہر ایک امام باڑہ میں تعین ہوئے اور صاحب کلکٹر مع ایک کمپنی اور سومر صاحب کپتان کے کوتوالی میں شب کو رہے صبح کو صاحب نے محمد میاں خان وغیرہ کو بلا کر صلاح کی پھر صلاح یہ ہوئی کہ میر محلوں سے اقرار نامہ فہمایش ہر ایک شخص کے ہو جاویں کہ صبح کو تعزیہ اُٹھ جاویں چنانچہ شام کے وقت یوم پنج شنبہ کو ایسا ہی عمل میں آیا میر محلوں نے سب کو ہر ایک محلّہ میں فہمایش کر دی سب نے کہا کہ جو آٹھویں کو علم تماکو والوں کے اور نویں کو علم سقوں کے حسب معمول جب تک نہ اُٹھیں گے تب تک کوئی تعزیہ نہ اُٹھے گا اور شبِ شہادت کو ایسی چُپ چاپ شہر میں تھی کہ نا تاشہ کی آواز تھی اور نہ کوئی شہر میں نکلتا تھا الغرض بروز عشرہ جب تعزیہ کوئی نہ اُٹھا تو صاحب نے پھر سب رؤسائے شہر کو بُلا کر کہا کہ کسی تدبیر سے تعزیہ اُٹھ جاویں خان مذکور الصدر نے کہا کہ شہر والے جب تک علم دونوں جگہ کے نہ اُٹھا والیں گے تعزیہ نہ اُٹھاویں گے نظر بریں صاحب نے واسطے اُٹھانے علموں کے حکم دیا پھر علم دونوں جگہ کے اس دھوم دھام سے اُٹھے کہ کچھ بیان نہیں ہو سکتا، 80 ہزار آدمی کے قریب ساتھ تھے اور صاحب اور سب رئیس ہمراہ تھے القصہ گیارہویں تاریخ تعزیہ شہر کے دفن ہوئے اور بعد بہت سے قیل وقال کے دوکانداروں نے بموجب کہنے صاحب کے دوکانیں کھولیں اور ہنود نے بھی رسومِ ہولی حسبِ معمول ادا کیں مگر رقص نہ ہوا کیونکہ میراثی بخوف مسلمانوں کے ہمراہ طوائف کے نہ گئے چہار شنبہ سے روزِ دوشنبہ تک [ص 4 کالم 2] صاحبِ موصوف مع کپتانِ ممدوح کے کوتوالی میں رہے اور پہرہ جات دستور تعین رکھے۔

کالپی

واضح ہوا کہ مقامِ مذکور میں بباعث حماقت اور نادانی مردمانِ سفلہ کے اکثر آدمی جان سے ہلاک ہوئے اور بہت سے زخمی ہوئے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عشرہ محرم ایک گروہ کہ اکثر اُن میں برقندازانِ پولیس تھے انہوں نے ایک جگہ قریب بیس سیر باروت کے جمع کر رکھی تھی اور وہاں سے بندوقچیاں ہمراہی تعزیہ کو باروت بانٹتے جاتے تھے سو قضائے الٰہی سے ایک فلیتہ کسی سپاہی کی بندوق میں سے اُس باروت پر جا پڑا اور یکا یک ایک شعلہ اُٹھا قریب چالیس (40) آدمیوں کے جو کہ گرد ذخیرۂ باروت کے جمع تھے اُس میں سے تیرہ آدمی تو اسی وقت ہی مر گئے اور جو کہ جیتے ہیں اُن میں سے بھی بعضوں کے جینے کی توقع نہیں ہے کیونکہ اُس شعلۂ سوزان سے از سرتا پا جھل گئے ہیں کہتے ہیں کہ اس واردات کے روز صاحبِ مجسٹریٹ کالپی میں نہ تھے۔ بہت افسوس ہے کہ وہاں کوئی ڈاکٹر بھی نہیں ہے۔

قندھار

وہاں کی چٹھی سے واضح ہوتا ہے کہ میجر ٹاڈ صاحب بامن وامان چار (4) منزل اس طرف ہرات سے آگئے ہیں اور قریب ڈیڑھ سو آدمیوں کے اہلِ ہرات میں سے صاحبِ موصوف کے ساتھ آئے ہیں اور وہ لوگ صاحبانِ انگریز سے بہت رغبت رکھتے ہیں چنانچہ مشہور ہے کہ یار محمد نے اکثر لوگوں کو جو انگریزوں کی طرف مائل تھے مروا ڈالا۔ پہلی رجمنٹ پیادوں ہندوستانی شاہ کی کو اور توپخانہ کو واسطے کوچ مقامِ کوئٹہ کے حکم ہے اور رجمنٹ 42 ہندوستانی قلات سے یہاں آنے کو ہے۔

کرنیل سٹیسی بخیریت ہیں اور بیچ باب آجانے خانِ قلات کہ بہمہ وجوہ درستی ہوگئی کچھ سپاہی قلات میں اور کچھ مشتنگ میں اور بہت سی دادر میں رکھی جاوے گی اور باقی بمبئی کو مراجعت کرتی مگر اغلب ہے کہ بباعث مہمات ہرات کے بالفعل روانگی سپاہِ مذکور کی ملتوی رہے گی۔

اخبار مقامات مختلفہ

اخبار بمبئی سے واضح ہے کہ پہلی تاریخ ماہِ حال کو ایک جہاز کراچی سے آیا کراچی میں افواہ تھی کہ سپاہِ ایران طرف ہرات کے آتی ہے اور شاہ کامران نے اپنا دکیل فوجِ مذکورہ میں بھیجا ہے اور یہ بھی مشہور تھا کہ میجر رالن سن کے خطوط شاہ شجاع الملک کے اسمی سردارانِ قوم مری کے گرفتار کیے ہیں اس مضمون کے کہ جب تک ہو سکے افواجِ انگریزی کو نیچے درہ کے رکھو۔ صاحب اخبار لکھتے ہیں کہ درباب آنے سپاہِ ایران کے مقامِ مذکور الصدر میں شک معلوم ہوتا ہے اور کہتے ہیں کہ بلکہ فوجِ مذکورہ نے واسطے علی شاہ کے کوچ کیا ہوگا۔ صاحب کلکتہ گریئر خیال کرتے ہیں کہ اکثر موقعوں سے ایسا واضح ہے کہ بالضرور سکھوں سے جنگ و جدل ہو اور صاحب اخبار کی یہ رائے ہے کہ جرنیل لملی صاحب بالضرور ستلج سے عبور کر کے دفعتاً سیدھے دارالخلافہ میں چلے جاویں گے۔ از روئے چٹھی مقام ناگپور کے واضح ہے کہ ایک گروہ ستر (70) یا اسی (80) ڈکیتوں کے نے 14 / تاریخ ماہِ گذشتہ شہر میں گھس کر ایک متمول ساہوکار کے ہاں حملہ کیا اور ساہوکار کو بہت زخمی کر کے پندرہ (15) ہزار روپیہ اُٹھا لے گئے دو آدمیوں نے ساہوکار کے مقابلہ کیا اُن کو ہلاک کر گئے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

جلد 4

نمبر 214

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

28 / مارچ 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

اشتہار

واضح ہو کہ ایک ہندی پترا یعنی تقویم اس چھاپہ خانہ میں چھاپا جاوے گا واسطے اس نئے سال یعنی سمت 1898 بکر ماجیت کے ساتھ نام پر ماد ھی کے موسوم ہے مطابق 1841 کے مع امتدادِ ایام حرکات سبعہ (7) سیارہ اور کسوف اور خسوف اور ہندو اور انگریزوں اور مسلمانوں کے ایامِ تعطیل کا بیان اور ہندی اور مسلمانی تاریخیں مطابق ہوتے ہوئے تاریخوں انگریزی سے ہر ایک موسم کی خاصیت آب وہوا اور پیداوار اور میوہ جات اور ترکاریوں کا حال بیچ اضلاع دہلی کے اس سال میں تقویمِ مذکور اوپر ہندوستانی تختہ کاغذ کے چھاپا جاوے گا بیچ چھاپہ خانہ دہلی اردو اخبار کے قیمت فی کاپی ایک روپیہ واسطے سبسکرائبروں کے اور ایک روپیہ آٹھ آنہ ان کو جو سبسکرائبر نہیں ہیں جس کو منظور ہو مہتمم کو لکھے۔

احکام

جارج لنڈی صاحب بجنور کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوئے صاحب مذکور بنارس کے ایڈیشنل کا کام تا صدورِ حکم ثانی کرتا رہے گا روبرٹ میو صاحب اعظم گڑھ کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوئے ایڈورڈ ہنری کریڈک نکلٹن بریلی کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوئے ہولڈن سپرڈریون شا بلند شہر کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوئے تا صدورِ حکم ثانی بدایوں کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کی جگہ کام کرتے رہیں گے جیمس بروسٹر پانی پت کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کے اسسٹنٹ مقرر ہوئے اور جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کے کام کرنے کا بھی اختیار رکھیں گے اور تا صدورِ حکم ثانی رُہتک کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کا کام کریں گے عہدہ ہائے مذکورہ بالا کا تقرر پہلی تاریخ ماہِ حال سے شروع ہوگا۔ ولیم ڈی ہیک روہتہ الہ آباد کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کا کام کریں گے اور جب تک کوئی حکم صادر نہ ہو مین پوری کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کے عہدے پر کام کریں گے جیمس میرلی صاحب جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر میرٹھ کے ہوئے عہدہ ہائے مذکورہ کا تقرر اُس تاریخ سے کہ ایچ سی ٹکر صاحب یوروپ کو جانے کو ونڈسر جہاز پر سوار ہونگے آغاز ہوگا چارلس گنبس گڑگانوہ کے

مجسٹریٹ اور کلکٹر صاحب نے ولایت جانے کی رخصت حاصل کرنے کے لیے بمبئی جانے کی اجازت پائی یہ حکم ماہ جنوری سنہ حال کی 28 رتاریخ کے حکم مصدرہ کو جس کی رو سے صاحب موصوف کو کلکتہ جانے کی اجازت ہوئی تھی منسوخ کرتا ہے ایچ روز کانپور کے بندوبست کے صاحب نے بذریعہ چٹھی ڈاکٹر کی رخصت ایک برس کی پائی جارج پوتی تھامسن صاحب صدر دیوانی اور نظامت عدالت کے جج صاحب کے عہدہ پر مقرر ہوئے ہنری لشنگٹن صاحب گورکھ پور کے صاحب جج کے عہدہ پر مقرر ہوئے عہدۂ ہائے مذکورہ کا تقرر پہلی تاریخ ماہِ حال یعنی جس تاریخ لبرٹ صاحب مستعفی ہوئے اجرا پاوے گا۔

[ص 1 کالم 2] **سَر کیولر آرڈر**

ممالکِ مغربی کے صدر دیوانی عدالت کا سر کلکر آرڈر منصفی کے عہدہ کے امیدواروں کے امتحان کے بابت صاحبان عدالت عہدہ منصفی کے امیدواروں کے امتحان کے واسطے دستور العمل۔ مفصلہ ذیل کو مع ایک مضمومہ کے جو دستور العمل تیسرے مورخہ چوتھی اگست 1840 میں جس کا اشتہار اردو گزٹ مورخہ 25 رنومبر 1840 میں کیا گیا مندرج ہوگا جس کو لفٹنٹ گورنر بہادر نے 10 رتاریخ فروری 1841 کو منظور فرمایا اطلاع عام اور صاحبانِ کمیٹی کی ہدایت کے لیے اشتہار کرتے ہیں۔

1۔ امتحانِ مذکور کچھ تقریر زبانی اور کچھ سوالات کے جواب تحریر کرنے سے ہوگا۔

2۔ صاحبانِ عدالت سوالات کو اُن قوانین اور دستور العمل سے جو دیوانی عدالتوں میں رائج ہیں مرتب کر کے عدالت سے رپورٹ پہنچنے کے وقت جس سے واضح ہووے کہ امتحانِ مذکور کب ہوگا۔ صاحبان کمیٹی پر ممتحن کے پاس ارسال کریں گے۔

3۔ امیدوار سوالات کے جواب کمیٹی ممتحن کے دو صاحبوں کے حضور بشرطیکہ اُن میں ایک قسمت کا صاحب کمشنر یا ضلع کا صاحب جج ضرور ہووے دیں گے مگر امیدوارانِ مذکور کتاب کا مطالعہ یا اور کہیں کچھ تجویز نہ کر سکیں گے ہر آئینہ کمیٹی مذکورہ کے جمیع صاحبان جوابات کو ملاحظہ کر کے امیدوار کی استعداد یا عدم استعداد کی رپورٹ کریں گے اور امیدواروں کو اختیار ہے کہ جس زبان میں چاہیں جواب دیویں لیکن صاحبانِ کمیٹی کو یہ دریافت کرنا لازم ہے کہ اگرچہ امیدوار اور وجوہات سے منصفی کے عہدہ کے قابل ہو مگر زبان اردو اور فارسی سے بھی واقفیت رکھتا ہے یا نہیں۔

4۔ جب امیدوار سوالات کے جواب تحریر کر چکے تب منصفی مقدمہ کے کاغذات جس کا فیصلہ ہو چکا ہو سوائے حکمِ قطعی کے اس کے آگے ایک محرر کی معرفت بڑھائے جائیں گے اور امیدوارِ مذکورہ متخاصمین کے تنازع کے باب میں اور کہ مقدمہ مذکور کا قانون کی رو سے اور فریقین کے دعوے سے کس طرح فیصلہ ہونا چاہیے

جس زبان میں اُس کے مرضی ہوا اپنی رائے لکھے گا جمیع صاحبانِ کمیٹی رائے مذکورہ کو اس نمط سے غور کریں کہ جس سے امیدواروں کی لیاقت اور قابلیت دریافت ہووے۔

5۔ امتحان ہو چکنے کے بعد جو جو امیدوار مستعد معلوم ہوویں اُن کے جوابات خدمتِ صاحبانِ صدر دیوانی عدالت میں مرسول ہوں گے۔

6۔ امتحان تقریر زبانی کا جمیع صاحبانِ کمیٹی ممتحن کے اجلاس میں ہوگا اور صاحبانِ موصوف ہر ایک امیدوار کو علیحدہ علیحدہ کر کے قانون کی رو سے صدر اعلیٰ صدرِ امین وغیرہ کی عدالتوں کی خاصیت اور اِن کے عدل کی حدود اور کارگذاری کے باب میں ان کو کس قدر اختیار اور کیا طریق مروج ہے استفسار کریں گے۔

7۔ امتحان ہونے کے بعد صاحبانِ موصوف جیسے کہ گورنمنٹ کے چھٹے دستور العمل میں حکم ہے جو امیدوار اُن کی تجویز میں مستحق ہے عہدۂ منصفی پانے کی سند اُس نقشہ کے موافق جو صدر دیوانی عدالت سے آوے گا عنایت کریں گے اور اُسی وقت جو جو امیدوار مستحق ہووے اُن کی اسم نویسی کی کیفیت مصحح صاحبانِ صدر دیوانی [ص 2 کالم 1] عدالت کی خدمت میں مرسول کریں۔

8۔ جب کسی امیدوار کی سند پانے کے باب میں صاحبانِ کمیٹی کی رائے مساوی مختلف ہو تو امیدوار کی سند پانے کی قابلیت نہ رہے گا۔

9۔ اربابِ کمیٹی میں سے کوئی صاحب اُس امیدوار کی سند پانے کے باب میں جو کسی طرح سے اُس کا رشتہ دار ہو رائے نہ دے سکے گا۔

10۔ کسی امیدوار کو ایک جلسہ کی نامنظوری آئندہ کے امتحان دینے سے ممانعت نہ کر سکے گی لیکن اُس امیدوار کو لازم ہے کہ دوسرے امتحان سے پیشتر کسی ضلع کے صاحب جج سے دستور العمل دوسرے اور تیسرے مورخہ چوتھی اگست 1840 کی رو سے از سرِ نو سرٹیفیکٹ حاصل کرے۔

سند کا نقشہ

ہم اظہار و اقرار کرتے ہیں کہ فلاں شخص کا ششماہی امتحان کے جلسہ میں فلاں جگہ اور فلاں مہینے میں واقع ہوا ہم نے امتحان لیا اور ہماری تجویز میں ہندوستانی زبان کے واقف ہونے اور قوانین دستور العملوں کے جو دیوانی عدالتوں کی ہدایت کے لیے مروج ہیں شناخت کی سبب سے امیدوارِ مذکور منصفی کے عہدہ پانے کی قابلیت رکھتا ہے۔ مضمومہ جو دستور العمل 3 ر مورخہ 4 ر اگست 1840 سے ملحق کیا گیا۔

1۔ صاحب جج ضلع جب اُس سے کوئی عہدۂ منصفی کے پانے کے لیے درخواست کرے گا تب درخواست کرنے والے کا رویہ اور عزت اور قابلیت دریافت ہونے کے بابت تحقیقاتِ مناسبہ عمل میں لا کر

درخواست کے اوپر اپنی صحیح کردے گا کہ اہل درخواست امتحان کے قابل ہے ہر آئینہ اگر ان امور کے تحقیقات میں صاحب موصوف کی اطمینانِ کلی نہ ہو یا اگر اہلِ درخواست اپنے رویہ اور عزت اور قابلیت کے ثبوت کے بابت کوئی دستاویز نیک نامی کی نہ رکھتا ہو تو صاحب مذکور اُس کی درخواست کو نامنظور کر دے گا۔

2۔ ضلع کے صاحب جج کی سرٹیفکیٹ جو اس درخواست کے نقشہ کی آٹھویں خانہ میں کہ دستور العملوں مورخہ 4راگست 1840 سے ملحق کیا گیا مندرج ہوتی ہے سو مفصلہ ذیل کے طور پر ہووے گی۔ میں اظہار و اقرار کرتا ہوں کہ میں نے زید اور عمر کے باب میں جو اس سرٹیفکیٹ کو رکھتا ہے طمانیت حاصل کی کہ وہ نیک نامی اور عزت داری کے باعث سے عہدہ منصفی کے قابل ہے اور کہ تحقیقات کے رو سے مجھ کو یقینِ کلی ہے کہ اپنے نیک رویہ اور استعداد سے منصفی کے عہدہ کی امیدواری کا امتحان دینے کے لائق ہے چھٹی سرکیولر مورخہ 20راکتوبر گذشتہ کی جو گیزٹ مورخہ 25رنومبر میں اشتہار کی گئی اُس کی دفعہ دوسری کی اصلاح کے بابت سرٹیفکیٹ مذکور صدر دیوانی عدالت میں پیش کی جاوے گی اور جو صاحبانِ عدالتِ موصوفہ کو کچھ اعتراض پایا نہ جائے گا تو اُس پر لکھ کر صاحبان جج کے پاس پھر روانہ کریں گے کہ صاحبانِ صدر دیوانی عدالت نے سرٹیفکیٹ ھذا کو ملاحظہ کر کے اہل سرٹیفکیٹ کے امتحان دینے کے بابت کچھ اعتراض نہیں پایا۔

3۔ جب کوئی امیدوار صاحبانِ کمیٹی کے پاس رجوع لاوے اور صاحبانِ موصوف کو اُس کے طریق اور رویہ کے باب میں کچھ سقم پایا جاوے تو اس کے امتحان لینے میں انکار کر کے اُس پر اپنی وجوہات ثبت کر کے صاحبانِ صدر دیوانی عدالت کے حضور میں اُن کے حکم کے یا کوئی اور آئندہ تجویز کے واسطے جیسا کہ صاحبانِ موصوف مناسب جانیں ارسال کریں گے۔

[ص 2 کالم 2] ممالک مغربی کے صاحبانِ سول جج اور سشن جج کے لیے

1۔ جو رواج ممالکِ بنگال میں صدر امین اور صدر اعلیٰ وغیرہ اور اہل شرع کے رخصت عنایت کرنے کے لئے مقرر ہے سو مفصلہٴ ذیل کے طور پر ہے لہٰذا ممالک مغربی صاحبانِ صدر دیوانی اور نظامت عدالت کی مرضی ہے کہ اپنی تحت حکومت کی عدالتوں میں بھی اس دستور کو آئندہ سے اجرا فرمادیں۔

2۔ رخصت خواہ تعطیلِ معمولی خواہ اور کسی کام کے لیے صاحبانِ صدر دیوانی صاحبانِ صدر دیوانی عدالت منصفوں کو اور گورنمنٹ صدر امین اور صدر اعلیٰ کو بالفعل عنایت کرتے ہیں مگر ان دونوں حالتوں میں ضلع کے صاحب جج سے نامزد ہونا چاہئے عندالضرورت صاحب جج اجازت دے دیتا ہے اور اس کی رپورٹ اہل درخواست کے درجہ کے موافق صدر دیوانی عدالت یا گورنمنٹ کی منظوری کے واسطے ارسال کرتا ہے جو رخصت کی درخواست اہل شرع گذرانتے ہیں سو صاحبانِ سشن جج کی رائے کے سمیت کہ قابل منظوری

کے ہے یا نہیں صاحبانِ موصوفہ کی خدمت میں مرسول ہوتی ہے۔

3۔ از روئے سرکولر اور درس مورخہ 27/اکتوبر 1840 کے جو اردو گیزٹ مورخہ 11/نومبر گذشتہ میں اشتہار دیا گیا بالفعل صدر امین اور صدر اعلیٰ کی رخصت کی درخواست صاحبانِ سیشن جج صاحبانِ عدالت کو اور وہ گورنمنٹ کو اپنی رائے سمیت کہ آیا رخصتِ مذکورہ عنایت ہونے کے لائق ہے یا نہیں ارسال کرتے ہیں۔

4۔ دستور العمل ہذا چھٹی سرکولر نمبر 85 مورخہ 10/مئی 1833 کے اُس حکم کو جس کی رو سے ضلع کے صاحبانِ جج اپنے ہی اختیار سے صدر امین اور صدر امینِ اعلیٰ اور منصفوں کی معمولی تعطیل کی رخصت عنایت کر سکتے تھے منسوخ کرتا ہے۔

ممالک مغربی کے ضلع اور شہر کے صاحبان جج کے لیے

صاحبانِ عدالت اطلاع فرماتے ہیں کہ اُن دیوانی مقدموں کی رپورٹوں کی جو صدر دیوانی عدالت میں 1810 سے لے کر 1813 تک فیصل ہوئے پہلی جلد حصہ اول کے فارسی ترجمہ کی تین نقلیں آج کی تاریخ ہر ایک صاحب جج کے پاس ضلع کی عدالت کے صدر امین اعلیٰ اور صدر امین اور وکیلوں کے لیے بھیجی گئیں۔ مقام الہ آباد موزلی اسمتھ ایکٹنگ رجسٹر۔

سرکولر آرڈر نظامت عدالت

صاحبانِ عدالت فوجداری کے لیے صاحبانِ عدالت اطلاع فرماتے ہیں کہ ہندوستانی مجنون لوگوں کی دارالشفا کے انتظام اور بندوبست کے دستور العمل کی نقل ہر ایک صاحب کمشنر اور مجسٹریٹ اور انڈیپنڈنٹ جوائنٹ مجسٹریٹ کے پاس تاریخ ہذا کو ان کی کچہریوں کے لیے ارسال ہوئی۔

پشاور

واضح ہو کہ مدتِ دراز سے قوم سنگو خیل اور کپتان میکشن صاحب سے رد و بدل درباب واپسی اسباب مغروقہ وغیرہ کے ہو رہی تھی آخرش صاحب موصوف بناچاری خلاق سے جلال آباد میں جا کر چار پلٹن اور چار توپیں اور ایک ہزار سوار متعینہ برگیڈیر شلٹن صاحب کے اور کچھ اور سوار اور پیادہ ہمراہ لے کر اُس طرف روانہ ہوئے اور اگر چہ قومِ مذکور بھی مستعد اور مسلح تھی لیکن صاحب موصوف نے از راہِ دانائی اُن پر وقتِ شب حملہ کر کے بعضوں کو قتل اور بعضوں کو مجروح اور اکثروں کو دستگیر کیا اور قلعوں میں آگ لگا دی قومِ مذکور نے [ص 3 کالم 1] لاچار ہو کر امان چاہی اور اقرار واپس کر دینے مالِ مغروقہ کا کیا۔ سُنا جاتا ہے کہ درمیان فوج خالصہ جی اور مردمانِ قوم بارک زئیوں کے ملکِ یوسف زئیوں میں کچھ لڑائی جھگڑا ہو گیا تھا اُس میں اکثر آدمی طرفین کے کشتہ اور خستہ ہوئے۔

سکھر

وہاں کے خطوط سے واضح ہے کہ کچھ سپاہ بسرکردگی کرنیل ولسن صاحب کے واسطے لینے خراج کے شاہ شجاع الملک کی طرف سے کا جک میں گئے تھے وہاں کے سردار نے سپاہِ مذکور کا مقابلہ کیا اور اندر شہر اور قلعہ کے گھسنے نہ پائے سپاہِ مذکور نے اُوپر چڑھ جانے قلعہ کے بہت کوشش کی لیکن کچھ مؤثر نہ ہوئی چنانچہ اس جنگ وجدل میں لفٹنٹ کریڈ صاحب توپ خانہ کے اور لفٹنٹ فاکز صاحب دوسرے رجمنٹ گرینیڈ برز کے مارے گئے اور لفٹنٹ کرنیل ولسن زخمی ہوئے اِن صاحب کی دونوں ٹانگوں میں سے گولی نکل گئی اور توقع زیست کی نہیں ہے اور اسسٹنٹ جنرل نے بھی زخم کاری کھائے اور سپاہ میں سے بھی بہت آدمی کشتہ اور خستہ ہوئے۔ سپاہ مقامِ باغ کی 21 / تاریخ فروری کو واسطے ان کی مدد کے متحرک ہونے کو تھی یقین ہے کہ اُس نے اُن ناعاقبت اندیشوں کو سزا پہنچایا ہوگا صاحب خط لکھتے ہیں کہ اس طرف غلہ وغیرہ اشیائے ضروری بہت مہنگی بکتی ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک اونٹ بھوسہ کا تیس روپیہ کو ہاتھ آتا ہے اور علاوہ کمی غلہ وغیرہ کے پہاڑ اور دریا اور جنگل وغیرہ مقامات دشوار گذار سندھ سے ہرات تک ایسے ایسے ہیں کہ کبھی سپاہِ روس وایران ہندوستان میں نہیں پہنچ سکے گی۔ افغانانِ ملک افغانستان سب حضرت شاہ شجاع الملک سے ناراض اور آزردہ ہیں چنانچہ بہ مزید احتیاط حکم ہوا ہے کہ جتنی سپاہ جمع ہو سکے قندھار میں جمع ہوں اور کہتے ہیں کہ بالضرور ہرات پر لڑائی ہوگی چنانچہ ذخیرۂ اسباب اور سامانِ جنگ اور غلہ وغیرہ ضروریات کے یہاں سے چلے جاتے ہیں نصیر خان ابھی نہیں آیا۔ کیمپ انگریزی میں بہت چوریاں ہوتی رہتی ہیں چنانچہ صاحب پولیٹی کل ایجنٹ نے اکثروں کو پھانسی دے دی۔

ہرات

پہنچنا سپاہِ ایران کا بیچ ہرات کے کسی چٹھیِ سرکاری یا خانگی سے ثابت نہیں ہوتا اور میجر ٹاڈ صاحب کی روانگی ہرات سے بسبب آنے سپاہِ مذکورہ کے ایران سے نہیں ہے بلکہ چٹھی صاحبِ موصوف کی جو درباب جلد روانہ ہونے کے تھی اغلب ہے کہ درمیان راہِ ہرات اور قندھار کے گم ہوگئی یا کسی نے روکی مگر لوگ خیال کرتے ہیں کہ صاحب مذکور اس لیے چلے آئے ہیں کہ اُن کے قتل کے واسطے کچھ تدبیریں ہرات میں ہوگئی تھیں اور خبر آمدِ سپاہِ انگریزی کی بھی تھی اور یہ بھی سنا جاتا ہے کہ صاحب موصوف نے یار محمد وزیر والی ہرات سے کہا تھا کہ اگر تم اترا موں سے خط وکتابت نہ موقوف کرو گے اور سازش رکھو گے تو گورنمنٹ کی طرف سے جو کچھ واسطے تمہارے مقرر ہے نہیں ملے گا سو وزیرِ مذکور نے صاحب موصوف کو دھمکایا کہ اگر تم میرا زرِ مقررہ بند کروادو گے تو میں تمہیں قید کروں گا چنانچہ اسی سبب میجر موصوف کل تیس آدمیوں سے بھاگ کے چلے آئے اور پہنچنا سپاہِ شاہِ ایران کا ہرات میں ابھی کسی نوشتہ سے دریافت نہیں ہوتا۔

[ص 3 کالم 2]

اخبارِ مقاماتِ مختلفہ

از روئے اخبار بلگام کے واضح ہے کہ سردارانِ پنیالی نے بعد سخت مقابلہ اور جنگ و جدل کے اطاعت قبول کی اس لڑائی میں اُن کے اکیس آدمی مارے گئے اور قریب چالیس آدمیوں کے زخمی ہوئے اور سپاہِ انگریزی میں سے چھ آدمی مارے گئے اور چودہ زخمی ہوئے۔ میجر دوین صاحب کمان افسر اور لفٹنٹ سٹیون صاحب بھی زخمی ہوئے ہیں۔ مقام ایشر پور میں ایک سپاہی نے رجمنٹ 5 پیادگان ہندوستانی کے وقت پہرہ دینے کے ایک حوالدار کو خوابِ غفلت میں پا کر بہ ضربِ تفنگ مارڈالا اور بارکپور میں آن کر کرنیل ابٹس صاحب کو اطلاع کی کہ کل کے دن ہماری کمپنی کے حوالدار نے مجھے گالیاں دی تھیں اور قید کیا تھا سو میں نے اسے ہلاک کیا القصہ کورٹ آف انکوئسٹ نے اُس کا مارا جانا ثابت کر کے سپاہی کی سزا کے لیے فتویٰ جاری کیا ہے۔ اخبار بمبئی سے واضح ہے کہ لفٹنٹ کرنیل والیس صاحب بنگال سروس کے جو کہ ولایت کو جاتے ہیں ان کو شاہ کامران والیِ ہرات نے ایک شاہنامہ واسطے ملکہ معظمہ فرمانروائے انگلستان کے بطریق تحفہ دیا ہے کہتے ہیں کہ کتابِ مذکور بہت نادر اور عجائباتِ روزگار میں سے ہے بلکہ تمام ہندوستان اور ایران میں کسی نے ایسی کتاب نہ دیکھی ہوگی۔ اخبارِ ملکِ سندھ سے واضح ہے کہ قومِ مرری آخر کار مطیع ہوگئی کپتان برون صاحب ایک سردارزادہ اور چند امیروں کو ترغیب اور فہمائش کر کے اپنے ساتھ مقام لیبری میں لے گئے اور وہ لوگ وہاں پہنچ کر حسبِ وعدہ موافق اُن کی درخواستوں کے فیض یاب ہوئے۔ بی بی گنجام ملاقات سے صاحبِ پولیٹی کل اجنٹ کے بہت خوش ہوئی نصیر خان قریب قلات کے مقیم ہے بی بی موصوفہ کو نیابت کوٹریا اور گنداوا کی مرحمت ہوئی بی بی موصوفہ بہت خوش ہوئیں قریب بارہ سو ہمراہیوں بی بی موصوفہ کے اور بھی آنے کو ہیں۔ مشہور ہے کہ اگر نصیر خان آجاوے گا تو اُسے مسندِ قلات پر جانشیں کریں گے اور گل محمد کو بروقت گرفتاری سزائے سنگین ملے گی۔ اخبار برہما سے واضح ہوتا ہے کہ شہر رنگون میں آگ لگی بہت اسباب اور مکانات جل گئے اسباب چار پانچ روپیہ کا جل گیا شمال کو آوا کے خبر سُنی جاتی ہے کہ جنگ و پیکار ہو رہی ہے مردمانِ برہما نے تین افسرانِ انگریزی کو مار پیٹ کے لوٹ لیا تھا اور شہر میرتیان میں قید کیا تھا مگر بعد چند مدت کے چھوڑ دیا تصویر برنجی جو واسطے یادگاری لارڈ ولیم بنٹک صاحب متوفی کے بنائی گئی تھی سو بذریعہ ولمٹ نام جہاز کے کلکتہ میں پہنچی، کلکتہ کُریئر سے واضح ہے کہ حکم واسطے جمع ہونے تین برگٹوں کے واسطے مہم پنجاب کے جاری ہوئے ہیں بشرطِ اتفاق بعد برسات کے وہاں اُن سے کام لیا جاوے گا۔ اکثر افسران پلاٹن وغیرہ نے واسطے شامل ہونے اپنی اپنی رجمنٹوں کے درخواست دی تھی حکم ہوا کہ بالفعل کچھ کام نہیں بعد برسات بلا لیا جاوے گا۔ از روئے مضمون ایک چٹھی کے واضح ہے کہ میجر ٹاڈ صاحب بہ امن و امان قندھار میں داخل ہوئے ایک حکم یہاں جاری ہوا ہے کہ سپاہِ رگلر یعنی جو قواعدِ جنگ سے بہت آراستہ ہے جب تک کہ بہت ضروریات نہ ہو کسی مہم پر نہ جایا کرے [ص 4 کالم 1] بلکہ سپاہِ شاہ ایسے جزوی کاموں کے لیے بھیجی

جاوے۔ اخبارِ لندن سے واضح ہے کہ قریب دس پندررہ ہزار سپاہ کے اور بھی نگاہداشت کی جاوے گی۔

فیروز پور

سنا جاتا ہے کہ آئندہ کو فیروز پور سے دہلی تک از راہِ ہانسی اور سرسہ کے ڈاک بہت جلد پہنچا کرے گی اور اس انتظام میں چٹھیاں کل تین دن میں پہنچا کریں گی اور اب تک بہ باعث راہِ پیچا پیچ لُدھیانہ انبالہ اور کرنال کے چار پانچ دن میں ڈاک پہنچتی ہے۔ جنرل ونٹورا صاحب ابھی فیروز پور میں ہی ہیں مگر ارادہ روانگی بمبئی کا مع اپنی بیٹی کے رکھتے ہیں اور وہاں اُسے واسطے تربیت اور تحصیلِ علوم کے چھوڑ کر پھر لاہور میں مراجعت کریں گے۔ مشہور ہے کہ مہاراجہ شیر سنگھ نے ونٹورا صاحب سے ضمانت لی ہے کہ بے اجازت اور رخصت مہاراجہ ممدوح سے ولایت کو نہ جاویں۔

مہاراجۂ بھرت پور

10 رتاریخ مارچ یوم چہارشنبہ کو مہاراجۂ ممدوح نے بھرت پور سے نکل کے سوادِ فتح پور سیکری میں مقام کیا۔ شام کے وقت واسطے زیارت روضۂ منورہ حضرت سلیم چشتیؒ کے تشریف لے گئے اور ساڑھے سات سو روپیہ نذرِ درگاہ کر کے بعد سیر تعمرات طرف خیمہ کے مراجعت کی ۱۱رتاریخ وہاں سے کوچ کر کے موضع مداکھر میں خیمہ نصب کیا، 12 رتاریخ مسٹر ہملٹن صاحب کمشنر آگرہ اور مسٹر طامس صاحب سکرتر اور مسٹر وال صاحب نے ہاتھیوں پر سوار ہو کے شہر سے دوکوس کے فاصلہ پر جا کر استقبال کیا جب سواریٔ مہاراجہ سامنے قلعہ کے پہنچی 17 توپ سلامی کی سر ہوئیں اور سوارانِ ہمراہی صاحبانِ موصوفین بھی حسب معمول شرائط سلامی بجالائے بعدازاں مہاراجہ خیمہ میں جو کہ لبِ جمن نصب کیا گیا تھا رونق افروز ہوئے اُسی دن قریب شام صاحب والا مناقب لفٹنٹ گورنر بہادر مع صاحب سکرتر اور صاحب کمشنر بہادر اور جنرل پالک صاحب بہادر اور مسٹر مورلینڈ صاحب کلکٹر وغیرہ دس صاحبانِ عالیشان کے واسطے ملاقات مہاراجہ کے تشریف لے گئے فوجدار گوردھن سنگھ اور فوجدار بالمکند اور بابو جانی بانکے لعل نے حدِ دروازہ (کذا) تک اور مہاراجہ بہادر نے حدِ فرودگاہ تک شرائطِ تعظیم ادا کیں اور اپنی سواری کے ہاتھی پر بٹھا کے خیمہ میں لے گئے قریب شام بعد گفتگوئے اخلاص اور محبت کے بتواضعِ عطر و پان رخصت کیا وقتِ درآمدِ اور برآمدِ سواری صاحب ممدوح کے سترہ سترہ شلک توپ کی بابت سلامی سر ہوئیں۔ 13 رتاریخ پہر دن رہے مہاراجہ بہادر بہت سے توزک سے از راہِ شہر واسطے ملاقات صاحب ممدوح کے تشریف لے گئے۔ مسٹر ہملٹن صاحب بہادر کمشنر اور مسٹر ایڈورڈ صاحب نے راہِ اور سے استقبال کیا جب سواری قریب پہنچی تو گورنر صاحب استقبال اور ملاقات کر کے اندر لے گئے شلکِ سلامی حسبِ معمول عمل میں آئی بعد ایک ساعت کے بہ تواضع عطر و پان رخصت کیا۔ 14 رتاریخ مہاراجہ بہادر نے بوقتِ شام دریائے جمن سے عبور کر کے باغات اور مکاناتِ قدیمی کو ملاحظہ کر کے بہ سواریِ کشتی معاودت کی پندرہویں تاریخ الصباح بہ اتفاق گورنر ممدوح اور صاحب

کمشنر اور صاحبانِ عالیشان کے قواعدِ سپاہ ملاحظہ کی اور وقتِ شام قندھاری باغ میں کہ ملکِ خاص مہاراجہ ممدوح کا ہے تشریف لے گئے اور بعد ملاحظہ قصر و ایوانِ باغ کے مراجعت کی۔

[ص 4 کالم 2] 16 / تاریخ علی الصباح ہمراہ صاحب کمشنر بہادر قلعہ اکبر آباد اور اور عماراتِ بادشاہی کو اور آخرِ روز روضہ تاج گنج کو ملاحظہ کیا چنانچہ سیرِ روضہ مذکورہ میں گورنر صاحب بھی شریک تھے راجہ ممدوح نے کچھ روپیہ وہاں کے خادموں کو بھی عنایت کیا۔ ۱۷ / تاریخ سکندرہ میں واسطے دیکھنے روضہ حضرت اکبر شاہ کے تشریف لے جا کر اور تمام باغات وغیرہ کی سیر کر کے رات کو بموجب استدعا گورنرِ ممدوح کے ناچ گھر انگریزی میں گئے اور پیش از صبح طرف خیمہ کی مراجعت کی۔ 18 / تاریخ بہ تقریب دعوتِ گورنرِ ممدوح اور صاحب لوگ ملکی اور جنگی خیمہ مہاراجہ میں تشریف لے گئے اور بعد تناولِ ماحضر اور ملاحظہ رقصِ طوائف اور آتش بازی کے رخصت ہوئے۔ 22 / تاریخ یوم دوشنبہ کو گورنرِ ممدوح آگرہ سے بہ ارادہ بارادہ بریلی روانہ ہوئے اور اسی تاریخ مہاراجہ ممدوح بھی بھرت پور کو روانہ ہوئے کہتے ہیں کہ مہاراجہ حسنِ اخلاق اور مہمان نوازیِ گورنر بہادر سے بہت راضی ہوئے اور بمقتضائے فیاض دلی دو سو روپیہ سالانہ واسطے انعام طلبہ کالج آگرہ کے مقرر کیے۔

آگرہ

رائے اکثر صاحبوں کی نے جو کہ دوست صادق مسٹر مانسل صاحب کے ہیں یہ اقتضا کیا کہ واسطے یادگاری نیکیوں صاحب موصوف کے کوئی تدبیر کی چاہیے چنانچہ یہ تجویز حضارِ محفل کو پسند ہوئی کہ سب لوگ بقدر مقدور کچھ روپیہ بینک آگرہ میں جمع کریں اور اُس کے سود میں وقت امتحانِ طلبہ مدرسہ آگرہ کے جو شخص قابل اور مستحق معلوم ہوں اُن کو تمغہ چاندی اور سونے کے یا کسی اور شرئے کہ اُن پر نام صاحب موصوف کا ہو عنایت ہوا کرے چنانچہ اُسی روز بہت صاحبانِ انگریز اور ہندوستانی نے بقدر مقدور دستخط کر دیے اور زیادہ تین ہزار روپیہ سے فہرست تیار ہوئی۔

حضورِ والا

14 / تاریخ ایک دوشالہ نواب زینت المحل بیگم صاحبہ کو مرحمت کر کے ساتھ خطاب ممتاز محل کے ممتاز کیا، تمام ملازموں اور مرشد زادوں نے نذریں دیں۔ حضور نے فرمایا کہ جو کوئی حکم بیگم صاحبہ سے انحراف کرے گا، ملازم حضور کا نہیں ہے۔ 22 / تاریخ مارچ کو بتقریب نوروز دیوانِ خاص میں اجلاس فرمایا مرشد زادوں نے ایک ایک اشرفی اور صاحب سکرتر نے ایک سو اکیس 121 اشرفی حضور میں اور پانچ اشرفی مرزا ولی عہد بہادر کو اور صاحب قلعدار نے دو اشرفی حضور میں اور ایک اشرفی مرزائے ممدوح کو اور سرداروں نے بھی حسب مراتب نذریں گذرانیں حضور والا نے دستاویز سر بستہ اور طرۂ مقیشی اور گوشوارہ مع تین شقوں کے واسطے صاحب کلاں بہادر کے حوالہ سکرترِ

موصوف کے کیا۔ صاحب موصوف دو اشرفی شکریہ میں نذر گذران کے مرزا شاہ رُخ بہادر کے پاس آئے مرزائے موصوف نے فرمایا کہ ہم طرف ہردوار اور کجلی بن کے جاویں گے پُل پر اجازت عبور کی اور پروانہ راہداری کے بھیج دو۔ صاحب موصوف نے عرض کیا کہ فہرست اسباب عنایت ہو۔ مرزائے ممدوح نے عرض کی کہ فدوی کو 25 ہزار روپیہ ہو کہ بروقت آنے کے تنخواہِ ملازمین تقسیم کر دوں گا۔ حضور نے نامنظور کر کے فرمایا کہ مابدولت کو غربا کو تکلیف دینی منظور نہیں مگر حضور نے تین سو اشرفی اور ایک ہزار تین سو ستر روپیہ اپنے پاس سے عطا کیے اور نواب زینت المحل اور تاج محل بیگم صاحبہ نے ایک سو کی اشرفی اور مختار شاہی نے پانچ ہزار پانچ سو روپیہ سرانجام کر دیے اور حضورِ انور نے ہاتھی اور گھوڑے اور ماہی مراتب وغیرہ جلوس بخوبی ہمراہ کر دیا۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 215 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی، اور بیس روپے سالانہ

4/اپریل 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

فورٹ ولیم

لے جس لیٹوڈ یپارٹ منٹ 30 ماہ نومبر 1840 نواب گورنر بہادر کے احکام کا منتخب مفصلہ ذیل کونسل کے اجلاس میں لجس لیٹود یپارٹ منٹ میں 30/تاریخ نومبر کو اطلاع عام کے لیے اشتہار کیا گیا۔ قانونِ مجوزہ مورخہ 3/جون 1839 کا مسودہ دوسری بار پڑھا گیا اور کلکتہ کے گزٹ مورخہ 8/ماہ مذکور میں وراثت کی حالت میں زرِ قرضہ کو بآسانی وصول کرنے اور متوفی کے قائم مقام کو جو لوگو کے اپنے اپنے ذمہ کا قرضہ ادا کرنے میں اُن کی حفاظت کے واسطے اشتہار کیا گیا — حکم نواب گورنر جنرل بہادر کونسل کے اجلاس میں ارشاد فرماتے ہیں کہ مسودہ مفصلۂ ذیل جس کی اصلاح ہوئی دوسری بار اطلاع کے واسطے اشتہار کیا جاوے۔ قانون نمبر 1840 کا وراثت کی حالت میں زرقرضہ کو بآسانی وصول کرنے کے بابت اور متوفی کے قائم مقام کو جو لوگ کہ اپنے ذمہ کا قرضہ ادا کرتے ہیں ان کی حفاظت کے واسطے یہ قانون ہے۔ از بسکہ جو متوفی برٹن کی رعایا ہو دیں یا اور کوئی اشخاص جو سپریم کورٹ کے تحتِ حکومت ایکلیسی اینٹکل کے علاقہ میں ہوں اُن کی اشیا کی بابت خواہ جو شخص کہ وراثت کی رَو سے اشیائے مذکور کے حقدار ہیں اُن کے حق دلانے خواہ وہ لوگ جو اُن سے کچھ سروکار رکھتے ہیں اُن کی حفاظت کرنے کے واسطے پروبیٹ اور لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن کا وقوع میں آنا بہت مفید ہے اور از بسکہ ہندوستانی متوفی کی اشیاء کی بابت اُن کے قائم مقام بسبب منفعتوں کے جو مستفاد ہوتے ہیں اپنی خوشی سے اکثر پروبیٹ اور لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن کو عمل میں لاتے ہیں تو بھی بہت خرچ اخراجات اور اکثر تخللات واقع ہوتے ہیں علاوہ اس سے اختیار مفوضہ کے مطلب کے بابت قانون کے رو سے بھی بیشتر مشبہات پڑتے ہیں اور از بسکہ ہندوستانی متوفی کے اشیا کے بابت سپریم کورٹ نے جو پروبیٹ اور لیٹرز عنایت فرمائے ہوں اُن پر صریح لے جس لیٹو کا حکم صادر کرنا اور جو جو سند اسناد جن کا حکم پروبیٹ اور لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن کے مانند ہو اور مفصل کی عدالتوں سے عنایت ہوئی ہیں مگر یہ دونوں امور صرف زرِ قرضہ کے وصول ہونے اور زرِ مذکور کے ادا کرنے میں اُن لوگوں کی حفاظت کے بابت میں جو اپنے اپنے ذمہ کا زرِ قرضہ ادا کرتے ہیں عمل میں آویں گے اُن کے استعمال میں لانے کا اختیار دینا بہت مناسب ہے۔

1۔ بغیر سرٹی فیکٹ کے زرِ قرضہ وصول نہیں ہو سکتا لہٰذا حکم ہے کہ جو شخص متوفی کی اشیا یا اس کے کسی حصہ کا دعویدار ہو وہ جب تک مفصلہ ذیل کے طور پر سند حاصل نہ کرے تب تک متوفی کے قرضداروں کی نسبت کسی عدالت سے زرِ قرضہ کے ادا کرنے کا حکم صادر نہ ہوگا بشرطیکہ صاحبان عدالت کی رائے یہ ہو کہ دعویدار کی حقیقت میں کسی معقول شبہ واقع ہونے کے سبب سے نہیں بلکہ فریب یا ایذا رسانی کی نیت سے زر قرضہ کے ادا ہونے میں توقف ہوا ہے۔

سرٹی فیکٹ کے حاصل کرنے کا طور

2۔ حکم ہے کہ جو جو ضلع کی عدالت جس کے علاقہ میں متوفی کے اشیا کا کوئی حصہ پایا جائے اس کے حاکم کو قانون ہذا کی رو سے سند عنایت کرنے کا اختیار [ص 1 کالم 2] ہوگا اور اہلِ درخواست اپنے حق کی وجوہات عرضی میں مندرج کرے گا اور صاحبِ جج عرضی کے گذرنے کی اطلاع کر کے دعویداروں کو طلب کرتے اور درخواست کی سماعت ہونے کا ایک دن مقرر کر دے گا اور ایسے مقامات میں دفعہ قانون 1841 کی رو سے تجویز فرما دے گا۔ 1۔ محافظ اشیا کی بابت کے قانون کو ملاحظہ کرو۔ 2۔ سرٹی فیکٹ کے حاصل کرنے کا فائدہ۔

3۔ اور حکم ہے کہ جمیع متوفی کے قرضداروں پر قایم مقام کے ثبوتِ حق کے بابت میں ضلع کے صاحبِ جج کی سرٹی فیکٹ مکمل ہوگی اور سرٹی فیکٹ مذکور زرِ قرضہ کے ادا کرنے والوں کو جو اپنے اپنے ذمہ کا قرضہ اہل سرٹی فیکٹ کو ادا کریں طمانیت کلی کی موجب ہوگی۔

سرٹی فیکٹ کے حاصل کرنے والے ضمانت لینے کی بابت

4۔ حکم ہے کہ جس شخص کو ضلع کا صاحبِ جج سرٹیفیکٹ عنایت کرے اُسے زرِ قرضہ موصولہ کا حساب داخل دفتر کرنے کے لیے اور جو زرِ قرضہ کہ سرٹیفیکٹ مذکور کے ذریعہ وصول ہوا اُس کے کل یا جزو کے جو شخص حقدار ہوں جن کا دعوئی بوسیلہ لمبری نالش کے سرٹیفیکٹ حاصل کرنے والے سے زرِ مذکور کے پانے کا قانون ہذا کے رو سے نامسموع نہ ہوگا۔ ان کے ادا کرنے کے بابت اطمینان خاطر کے واسطے جیسی ضمانت ضرور جانے ویسی ہی لیوے۔ جج صاحب کے فیصلہ کی کہاں تک حد ہے

5۔ اور حکم ہے کہ سرٹی فیکٹ مذکور کا عنایت کرنا صدر دیوانی عدالت میں اپیل کرنے سے ملتوی رہ سکتا ہے اور صاحبانِ عدالت موصوفہ جس فریق کو سرٹی فیکٹ عنایت کرنا مناسب جانیں اُس کے حق میں آپ ارشاد فرما دیں یا اس کے ثبوت حقیقت کے بابت تحقیقاتِ مناسبہ کا حکم دیویں، ضلع کے صاحب جج کی سرٹی فیکٹ عنایت ہونے کے بعد صاحبانِ عدالت موصوفہ کے اس کے منسوخ کرنے کے باب میں درخواست کرنے پر

سرٹی فیکیٹ مزید مرحمت کر سکتے ہیں اور جو روپیہ کہ پہلے سرٹی فیکیٹ حاصل کرنے والوں کو وصول ہوا ہو اس میں صاحبانِ عدالتِ موصوفہ کی سرٹی فیکیٹ بغیر ازا متنا لکھتے ہوئے کہ پہلی سرٹی فیکیٹ باطل ہے مخل نہ ہوگی سرٹی فیکیٹ کی رو سے کہاں تک اختیار حاصل ہوتا ہے۔

6۔ حکم ہے کہ جس پریسیڈنسی میں سرٹی فیکیٹ مذکور عنایت ہوئی ہو تو اُس تمام پریسی ڈنسی میں اختیار ہوگا اور کوئی سرٹی فیکیٹ جو اشیائے مذکور کی بابت بھیجے عنایت ہوگی سوائے اس کے کہ مفصلہ ذیل کے طور پر معتبر اور جائز نہ ہوگی گورنمنٹ کے نوٹ اور ڈیویڈنس کے بابت۔

7۔ اور حکم ہے کہ جس شخص کو مرقومہ بالا کے طور پر سرٹی فیکیٹ عنایت ہوئی اُس کو گورنمنٹ نوٹس یا ڈیویڈنڈ پر سود اور کسی کوٹھی بینک کے سہا (کذا) کے ڈیویڈنڈ یعنی سود کا روپیہ لینے اور کاغذاتِ مذکورہ کے خرید فروخت کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے اور اہلِ سرٹی فیکیٹ کو سود مذکور یا ڈیویڈنٹ کا کوئی حصہ لینے اور کاغذات مذکورہ کے کوئی جز و خرید فروخت کرنے کا بھی اختیار ہے اور جس عدالت نے کہ اہل سرٹی فیکیٹ مذکور بشرطیکہ سرٹی فیکیٹ کے مضمون سے صاف واضح ہوتا ہے گورنمنٹ نولیس اور بنک کے سہا کی سرٹی فیکیٹ کے بابت عنایت کیا ہے وہ عدالت جس پریسی ڈنسی کے سپریم کورٹ کے علاقہ میں واقع ہو صرف اُسی پریسڈنسی میں اجرا کر سکے گا۔

[ص 2 کالم 1] ادائے زر اُس سرٹی فیکیٹ کے رو سے جو بیشتر کی سرٹی فیکیٹ کے سبب منسوخ ہو جائے۔

8۔ حکم ہے کہ جب کوئی سرٹی فیکیٹ اُن حالتوں میں جن میں بشرطیکہ پیشتر اور کوئی عنایت نہیں ہوئی دوانی و کافی ہووے کسی کو ملے تو جتنا روپیہ پچھلے سرٹی فیکیٹ رکھنے والا پہلے سرٹی فیکیٹ ملنے کی ناواقفیت میں وصول کر کے اُس کے پہلے اہل سرٹی فیکیٹ کا دعویٰ ناجائز ہوگا جو سرٹی فیکیٹ پروبیٹ یا لیٹرز کے بعد عنایت ہووے تو ناجائز ہے۔

9۔ اور حکم ہے کہ ہرگاہ جمیع متوفی کی اشیائے منقولہ و غیرہ منقولہ جو کہ بدون پانے پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن کے جنابِ عالیہ ملکہ کی عدالتوں سے از روئے قانون کے اُن کے قائم مقاموں کو مل جاویں تو اشیائے مذکورہ کی بابت کوئی سرٹی فیکیٹ اگر پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن عنایت ہوئی ہوں جائز نہ ہوگی۔ ادائے زر جواز راہِ ایمانداری کے ہوا ہو اُس کی حفاظت کے بابت۔

10۔ حکم ہے کہ جب کوئی سرٹی فیکیٹ اُن حالتوں میں جن میں بشرطیکہ پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن عنایت نہ ہوئی ہوں کافی اور دانی ہووے کسی کو ملے تو اہلِ سرٹی فیکیٹ پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن ملنے کی ناواقفیت میں جتنا روپیہ وصول کرے اُس کے بابت پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن کا ملنا اُس کے دعوے کو ناجائز نہ کر سکے گا سرٹی فیکیٹ عنایت ہونے سے پیچھے کے پروبیٹ یا لیٹرز کے بابت۔

11۔ اور حکم ہے کہ ادائے زر قرضہ یا قرضداروں کی حفاظت کے باب میں کوئی پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن

اشیائے مذکورہ کی سارٹی فیکٹ عنایت ہونے کے بعد کافی نہ ہوں گے بشرطیکہ متوفی کی اشیا اُس کی وفات کے وقت جس عدالت سے کہ سرٹی فیکٹ مذکور عنایت ہوئی اس کے علاقہ میں ہوں ادائے زر جواز راہِ ایمانداری کے ہوا ہو اُس کی محافظت کے بابت۔

12۔ حکم ہے کہ جہاں کہ پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن اُن حالتوں میں جس میں کہ پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن مذکور بشرطیکہ پیشتر اور کوئی سرٹی فیکٹ نہ ہوئی ہو کافی اور وافی ہوں کسی کو ملیں تو جتنا روپیہ کہ اہلِ پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن اہلِ سرٹی فیکٹ ناواقفیت میں وصول کرے اس کے بابت اہلِ سرٹی فیکٹ کا دعویٰ ناجائز ہوگا۔ ہنود وغیرہ کے قائم مقاموں کو پروبیٹ اور لیٹرز کے دینے کا فائدہ۔

13۔ اور حکم ہے کہ جمیع پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن جناب عالیہ ملکہ عدالتوں سے اُن حالتوں میں جن میں متوفی کی اشیا اُن کے فوت ہونے کے وقت اُن عدالتوں کے علاقہ میں تھیں جنہوں نے پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن عنایت کیے مرحمت ہوویں تو اُس کا منفعت اُن پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن کے مانند ہوگا جو کہ اُن شخصوں کے حق میں ہے جن کے اشیاء بدون پانے پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن کے ان کے قائم مقاموں کو عنایت نہ ہو سکے گی مگر پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن مذکور صرف زرِ قرضہ کے وصول کرنے اور ان قرضداروں کی حفاظت کے واسطے جو کہ اپنے اپنے ذمہ کا قرضہ ادا کرتے ہیں وقوع میں آویں گے گا بشرطیکہ یہاں تک کہ جتنے قانون ہذا میں تصریح ہوگی اور کہ قانون ہذا سے کوئی دوسرا مطلب ایسا مستخرج نہیں ہوتا کہ وراثت کے باب میں کسی حالت میں جس میں بالفعل پروبیٹ اور لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن حاصل ہیں آئندہ کو لیے جاویں۔

14۔ اور یہ حکم ہے کہ قانون ہذا میں کوئی بات جو کسی شخص کی اشیاءِ منقولہ [ص 2 کالم 2] یا غیر منقولہ کے بابت جس کی اشیائے منقولہ بدون پروبیٹ یا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن کے جنابِ عالیہ ملکہ کی عدالت سے پانے کی قانون کے رو سے اس کے قایم مقام کو حاصل نہ ہو سکے سروکار رکھے مندرج نہ ہوگی فقط حکم ہوا کہ مسودہ جو فی الحال پڑھا گیا اطلاع عام کے واسطے اشتہار کیا جاوے۔ حکم ہوا کہ مسودہ مذکور کے بابت ممالکِ ہند کی لیجس لیٹو کونسل کے اجلاس میں جو ماہِ مارچ آئندہ کے (کذا) کے بعد ہووے پھر غور فرمائی جاوے۔ ٹی ایچ میڈاک ممالک ہند کے گورنمنٹ کا سکریٹری۔

احکام

ایچ جی ایف برکلی بریلی کے صدرِ امین اعلیٰ نے جو رخصت حکم نامہ مورخہ 26 ر ماہِ گذشتہ کی رو سے پائی تھی سو منسوخ ہوئی جیمس بروسٹر صاحب جس وقت کہ اپنے کام سے یعنی رہتک کے ایکٹنگ جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹری کے کام سے فراغت پاوے فی الفور پانی پت کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کے کام کرنے کا اختیار رکھیں گے محمد

صفت اللہ خاں رُہتک کے صدر امین کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے سوائے محرم کی تعطیل کے اور ایک مہینے کی رخصت حاصل ہوئی ایم آر گنبس اٹاوہ کے بندوبست کے صاحب کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے پہلی تاریخ اپریل سے 30 ماہ نومبر تک رخصت ملی ولیم پلٹی میسن صاحب کو جو کہ مجسٹریٹ اور کلکٹر باندہ کے ہیں واسطے کسی کارِ خانگی کے رخصت ایک مہینے کی ملی صاحبِ موصوف کی غیر حاضری تک حارج ڈیوی ریکس صاحب باندہ کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کا کام کریں گے۔ سی جی ونگفیلڈ صاحب ضلع دہلی کے صاحب اسسٹنٹ کے عہدہ پر مقرر ہوئے۔ کالی رائے قانون نویس 1833 کی رو سے مظفر نگر کے ڈپیوٹی کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوا اور امداد علی خاں ڈپٹی کلکٹر میرٹھ قانون مذکور کی رو سے ہوا۔

میرٹھ

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دنوں نواحِ میرٹھ میں رعایا میں اکثر جنگ و جدل اور خونریزی ہوتی رہتی ہے 12/ تاریخ مارچ کو شام کے وقت موضع نگر یہ متعلقہ تھانہ مرادنگر میں زمینداروں میں لڑائی ہوئی۔ اکثر آدمی مارے گئے چودھری مہتاب سنگھ رئیس گاؤں کا اور دس آدمی اور طرفین سے زخمی ہوئے اور پندرہویں تاریخ موضع تاماپور میں کہ بیچ قرب و جوار میرٹھ کے ہے۔ زمیندار آپس میں لڑ پڑے تین آدمی قتل اور سات یا آٹھ آدمی زخمی ہوئے۔

شیراز

اُس طرف کے اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مقامِ مذکور میں ایک روز درمیان نوکروں وزیر اعظم اور سپاہ بادشاہ کے بڑی خانہ جنگی ہوئی۔ بہت آدمی دونوں طرف سے مارے گئے چنانچہ امیرِ فوج بعلت غفلت کے قید ہوا کہ کیوں اُس نے سپاہیوں کے تئیں منع نہ کیا شیخ نصیر کو پیشتر حاکم بوشہر کا تھا اُس کو موقوف کر دیا تھا اب پھر اسے خلعت دے کر حاکم بُوشہر کا کیا اس سبب کہ اُس کے عہد میں انتظام وہاں کا بہت اچھا تھا اور ناظم لو گو علاوہ نارضامندی کے بہ باعث اُس کے سستی انتظام کے معزول کیا۔ کہتے ہیں کہ ایک روز سفیر روس نے شاہِ ایران سے عرض کیا کہ [ص 3 کالم 1] فلانے فلانے ملکوں میں دشمنوں نے سرکشی کر رکھی ہے اگر حکم ہو تو بموجب عہد و پیماں سپاہِ روس اُن کی تنبیہ کے واسطے بھیجی جاوے شاہِ ممدوح نے فرمایا کہ صرف لشکر ایران کافی ہے ہرگز حاجتِ کمک سپاہِ روس کی نہیں سفیر چُپ رہا اور دلیریٔ کلام سے شرمندہ ہوا۔

مقام بھاگ

مقام مذکور کی ایک چٹھی مورخہ 4/ تاریخ مارچ سے واضح ہے کہ کرنیل سٹیسی صاحب درہ نرمدا کو واسطے درستی مقدمات مسٹر راس بل صاحب بہادر اور نصیر خان والی قلات کے گئے ہیں اور مسٹر راس بل صاحب نے چٹھیاں طمانیت کی

خانِ مذکور کو لکھی ہیں کہ ہم تمہیں کسی طرح کی تکلیف نہیں دیں گے سُو کچھ عجب نہیں کہ خانِ مذکور اس خیال سے کہ کرنیل سٹیسی صاحب بہت صاف دلی اور اعتماد سے میرے پاس تنہا چلے آئے آپ بھی ان کے قول وقرار پر اعتماد کر کے چلے آوے کہتے ہیں کہ کرنیل مذکور اُن کے خیمہ میں صرف ایک آدمی لے گئے اور خان مذکور نے بھی تعظیم اور عزت کی اور بہت خوش اخلاقی اور تواضع سے پیش آئے۔

مصر

مہم مشرق نے اختتام پایا محمد علی پاشا والیِ مصر نے کموڈور نیپیر سپہ سالار کی متابعت بہت چُپ چاپی سے اختیار کی۔ ایڈمیرل واکر نام سردار بیڑا جہازوں قیصرِ روم کے نے قیصر سے حکم پایا تھا کہ بہ جلدی تمام محمد علی سے اقرار متابعت کا کروا کے چلا آوے مگر کموڈور نیپیر مذکور الصدر نے دو دن پیشتر جا کے ایسا انتظام کیا تھا کہ محمد علی پاشا بالکل مطیع اور فرماں بردار ہو گیا تھا سو اب بیڑا قیصرِ روم کا طرف قسطنطنیہ کے مراجعت کرے گا قیصرِ روم نے محمد علی کو صرف بادشاہت مصر کی بخشی اور ابراہیم پاشا کو حکم ہوا کہ سُریا کو خالی کر دے اب یقین ہے کہ تمام یوروپ کے سرداروں میں صلح ہو جاوے گی اور فرانس بھی کونسلوں میں شریک ہوگا کیونکہ انہیں کچھ عذر واسطے لڑائی کے نہیں رہا مگر شاہِ فرانس سپاہِ جہاز اور خشکی کی بھرتی کرتا جاتا ہے اور شہر پیرس کو بھی بہت مضبوط اور محکم کیا ہے نائب سلطنت اسپین کے پرتگیز والوں سے لڑنا چاہتے ہیں اور ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ اہلِ پرتگیز انگلستان سے اعانت طلب کریں گے۔

مدراس

صاحب زبدۃ الاخبار آفتابِ عالم تاب سے لکھتے ہیں کہ ان دنوں گورنر بہادر مدراس نے جرنیل ایف کے تئیں ساتھ سرداری فوج کے مقرر کیا اور جرنیل انسن کے تئیں کہ سردار اُس لشکر کا تھا باعث صادر ہونے کسی خطا کے معزول کیا چنانچہ صاحبانِ کونسل اُس جگہ کے خطائے جرنیل موصوف کو تحقیق کرتے ہیں شاید کہ عقلِ صاحبانِ مذکور میں بے قصور نکلیں کیوں کہ صاحبانِ موصوف اُوپر بے قصوری صاحب موصوف کے شک قوی رکھتے ہیں۔ نواب عباس علی خاں جو کہ بہ باعث سازش اور آمیزشِ رئیس کرنول کے مواخذۂ گورنمنٹ میں آگیا تھا اُس پر بموجب تجویز حاکموں کے الزام آیا تھا اور واسطے تمام عمر کے قید کیا گیا تھا سو نواب مذکور اس حکم کے جاری ہونے سے بہت غمگین ہوا چند مدت تو حالتِ قید میں بسر کیا آخر اُسی رنج والم میں مرگیا۔

[ص 3 کالم 2]

پولیس

ان دنوں اکثر وارداتِ سنگین مثلِ نقب زنی اور چوری شہر میں بیرونِ شہر چھاؤنی وغیرہ میں واقع ہوئیں لیکن تھانہ داران محل اور موقعِ واردات سے کچھ تدارک ظاہر نہ ہوا ایک واردات قتل ایک شخص مجہول الاسم والمسکن کی خاص

بازار چھاؤنی میں ہوئی تھی وہ خاص تعلق تھانہ پہاڑ گنج کا تھا سو نہ اس تھانہ کے اہلکاروں سے کچھ سُراغ برآری ہوئی نہ اہلکارانِ چھاؤنی سے نشان مجرم کا ملا کہتے ہیں کہ کوتوالِ شہر واسطے اس کام کے بھی مامور ہوا مشہور ہے کہ یہ کوتوال فن کاردانی پولیس میں یکتائے زمانہ ہے اُس نے کچھ اس طرح سے تدبیریں کیں کہ مجرمانِ اقراری اس مقدمہ کے گرفتار آئے غیر علاقہ سے اور وہ سزایاب ہوئے صاحبانِ فوج بھی کوتوال کی کاردانی سے بہت راضی ہوئے۔ بی بی فاسٹر کے بنگلہ میں سے اسبابِ خاص اُن کا بہت چوری گیا اس مقدمہ میں عجیب کیفیت سُنی گئی کہ قفل صندوقوں کے بدستور رہے اور اندر ہی اندر اسباب گیا۔ مدت تک تلاش و تجسس عمل میں آئی لیکن کسی سے کچھ سراغ برآری نہ ہوسکی مگر کوتوال نے عجب کارستانی اس میں ظاہر کی کہ سب لوگ متعجب رہے اور حقیقت میں یہ ہے کسی سے یہ بات نہ ہوسکی اور مال و مجرم گرفتار کیا اور مجرم اقراری گرفتار ہوکر سزایاب ہوا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ چور ملازم تھا خود میم صاحبہ کا کسی طرح کا شک و شبہ کچھ اثر آثار ظاہری سے اُس پر نہیں ہوسکتا تھا کہتے ہیں کہ کوتوال نے جب میم صاحبہ سے تمام حالِ چوریِ اسباب کا سُنا تو سارے ملازموں کو اُن کے روبرو بلایا سب کی شکلیں دیکھ دیکھ کر ایک شخص کو ان میں سے پکڑ لیا اور میم صاحبہ سے اُسے لے گیا اور سب ملازموں کو چھوڑ گیا ہر چند اُس وقت تک کسی طرح اُس پر کچھ ثابت نہ تھا لیکن کچھ قیافہ شناسی اور قوتِ طبع سے کوتوال نے اُسے پہچان کر تجسس اور تفتیش اس طرح کی کہ انجام کار اُس نے اقرار چوری کا کیا اور جس جس جگہ مالِ مسروقہ اُس نے بیچا تھا بجنسہ گرفتار آیا اور میم صاحبہ نے اپنا مال پہچانا مجرم سزایاب ہوا۔ ایک شخص کے یہاں شہر میں اور نقب ہوئی تھانہ گذر اعتقاد خان میں تھانہ دار سے کچھ تدارک نہیں ہوا سُنا گیا کہ اس مقدمہ کو بھی کوتوال ہی نے تحقیق کیا اور مجرمانِ اقراری کو گرفتار کیا مع آلہ نقب کے کچھ تھانہ داروں کا عجب حال ہے اسی مقدمہ میں جن کو کوتوال نے بعدِ ترتیب چالان کیا اُن میں تو سزا ہوئی اور جسے تھانہ داروں نے چالان کیا اُن پر خاک نہ ثابت ہوا ایک واردات نقب اور چوری کی تھانہ بھوجلا پہاڑی میں ہوئی بہت مال اسباب چوری گیا مجرم باہر چلے گئے تھانہ سے کچھ تدارک نہ ہوا کہتے ہیں کہ کوتوال نے اس میں بھی عجب کوشش ظاہر کی کچھ اس طرح کے لوگ لگائے کہ پانی پت کی طرف سے مجرموں کو گرفتار کیا مع زیور کے اور اسباب بجنس نکالا۔ میگزینِ سرکاری میں بسبب سازش وہاں کے ملازموں کے اکثر چوری ہوتی ہے چند مقدماتِ دزدی پیش ہوئے اکثر مجرم گرفتار ہوئے ایک چوری میں بہت مال گیا تھا مگر کوتوال نے بجنس گرفتار کیا۔ اب انتظام میگزین کا بہت درست ہوگیا ہے سُنا گیا کہ اس میں بھی کوتوال کی بہت [ص 4 کالم 1] کوشش عمل میں آئی اس میں شک نہیں کہ اگر تھانہ داروں کی تن دہی اور کاردانی بھی کوتوال جیسی ہو تو انتظام بہت درستی سے ہو اور واردات نہ ہوا کرے اکثر دیکھا کہ تھانہ سے مقدمہ میں کچھ مال و مجرم کا سُراغ نہیں نکلا اور اُس نے جو پیروی کی تو مال اور مجرم بجنس گرفتار آئے یہی سبب ہے کہ شہر اور فوج کے لوگ بہت راضی ہیں اس کوتوال سے اس وقت جو انتظام اور نیک نامی اس کی ہے بہت عاقل کہتے ہیں کہ اور کوتوالوں میں نہیں دیکھی۔

کلکتہ

مہتمم اخبار بھاسکر نے کچھ ملامت کی تھی صدر الصدور 24 پرگنہ کی سو اُس سے طلب کیا گیا کہ اس بات کو ثابت کر دیا لکھنے والے کو بتادو یا تکذیب کروا اپنی تحریر کی۔ چوں مہتمم مذکور نے ایسا نہ کیا سو گورنمنٹ میں نالش پیش ہوئی۔

اراضی منضبطہ جو ضبط ہوئی ہیں قانون 1829 سے لغایت 39ء اُن کا زر جمع منتقل جو روینوا کاونٹنٹ کے سامنے پیش ہوا ہے یہ ہے 387 روپے 6 آنہ ایک پائی یہ روپیہ نہیں ہے کل اضلاع بنگال کا اس واسطے کہ اکثر جگہ کے کاغذ ابھی تیار نہیں ہوئے ایک مقدمہ زہر کا متصل کلکتہ کا پیش ہوا لیکن کچھ ثابت نہ ہوا مجرم چھوٹ گیا بعد ایک برس کے پھر ایسا اتفاق پڑا کہ صدر سے حکم زیادہ تحقیقات کا اُس مقدمہ میں جاری ہوا لاش کو قبر سے نکالنا پڑا دیکھا کہ تمام بدن خاک ہو گیا تھا لیکن انتڑیاں ثابت تھیں گویا کہ اُسی دن دفن کیا تھا سو انتڑیوں کو کلکتہ میں روانہ کیا گیا واسطے امتحان کے اور انتڑیوں میں سے ایک ڈلی سنکھیا کی نکلی جس کے سبب انتڑیاں سڑنے نہیں پائیں۔ ڈاکٹر صاحب کی رائے ہے کہ سب جگہ انتڑیاں دس پندرہ دن رکھی جاویں واسطے انتظام چوکیدارہ کے تجویز ہوئی ہے کہ چوکیدار لوگ پانچ چھ روپیہ مہینہ پایا کریں بجائے تین روپیہ آٹھ آنہ کے تاکہ معتبر چالاک لوگ رکھے جاویں۔

چین

باوجود یہ کہ چین والوں سے صلح ہو گئی ہے لیکن اس پر بھی معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ وہاں کا یہ خیال سبکی اپنی کے نہیں عمل میں لاتا وہ باتیں جو اقرار نامہ میں مقرر ہو گئی ہیں ایلیٹ صاحب جو ملکہ انگلستان کی طرف سے وہاں ہیں اُن سے بھی نامناسب طور پر پیش آتا ہے کچھ تعجب نہیں کہ ان دونوں ولایتوں میں پھر لڑائی ہو۔

لاہور

اخبار لدھیانہ سے واضح ہے کہ 16 رتاریخ ماہ گذشتہ کو صبح کے وقت مہاراجہ شیر سنگھ نے دربارِ عام فرمایا۔ سردار اور ملازمینِ خاص و عام اور افسر لوگ سپاہ کے اور رعایا قریب آٹھ ہزار آدمیوں کے باریاب مجرا ہوئے مہاراجہ نے سب کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم لوگوں پر ظاہر ہو کہ بعدِ وفات کنور نونہال سنگھ کے رانی چندر کنور صاحبہ نے یہ مشتہر کیا تھا کہ رانی کلواہسن رانی کنور متوفی کی حاملہ ہے اور بطور خفیہ چند عوراتِ حاملہ کو اس کے پاس رکھا تھا اس ارادہ سے کہ جس وقت کوئی اُن عورتوں میں سے لڑکا جنے تو رانی مذکورہ کی گود میں ڈال دیوے۔ سو ان دنوں ایک نے ان میں سے لڑکا جنا اور [ص 4 کالم 2] بموجب منصوبہ کے اُسے رانی کی گود میں ڈال دیا سو دربان اور مخبر لوگ جو کہ واسطے اس خاص کام کے متعین تھے وہ اس حال سے آگاہ ہو کر عورتِ مذکور کو مع اس کے لڑکے کے گرفتار کر کے ہمارے پاس لائے ہیں۔ سامنے ہر خاص و عام کے چند کلمات ارشاد فرما کر عورتِ مذکورہ کو دو سو روپیہ نقد مرحمت کیے اور ایک روپیہ یومیہ مقرر کیا۔

پشاور

اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ آدمی قوم دوئی زئی کے پرگنہ دوآبہ میں سے غلہ اپنے وطن کو لیے جاتے تھے سردار نواب خان نے اثنائے راہ میں اُن پر حملہ کر کے تمام غلہ لوٹ لیا مرد مانِ قوم دوئی زئی نے نواب خان کے پاس آن کے گریہ اور زاری کی مگر خانِ مذکور نے در جواب کہا کہ ہمارے آدمیوں نے تمہارے ہاتھ سے بہت تکلیف پائی ہے اگر تم اپنی خیر چاہتے ہو تو شیخ اسمٰعیل کے تئیں حوالہ میمند خان کے کرو مرد مانِ قوم دوئی زئی یہ بات سُن کر اُلٹے پھر گئے مگر مشہور ہے کہ خانِ مذکور نے اب تک وہ غلہ بطور امانت رکھا ہے۔

اخبار مقاماتِ مختلفہ

تمام صاحبانِ پولیٹی کل راجپوتانہ کے اودے پور میں جمع ہوئے ہیں اور کرنیل صدر لینڈ صاحب بھی اجمیر سے اُس طرف روانہ ہوئے ہیں اور صاحبِ موصوف کا یہ ارادہ ہے کہ گرمی کا موسم مقام ابو میں بسر کریں اس طرف گرم ہوائیں ابھی سے بہ شدت چلنی شروع ہو گئی ہیں چنانچہ ایک روز نصیر آباد میں دو بنگلہ جل کے خاکستر ہو گئی۔ مہاراجہ جھنکو راؤ بہادر فرمانروائے ریاست گوالیار پھر بہت بیمار رہتے ہیں اور سوائے اپنے حکیموں اور بیدوں کے کسی اور سے استعانت معالجہ کی نہیں کرتے۔ سنا جاتا ہے کہ رُہتک کا ضلع شکست ہو گیا اور اُس کے پرگنہ بعضے دہلی میں بعضے اضلاع پانی پت اور حصار میں شامل کیے گئے۔ اخبار بمبئی سے واضح ہے کہ فتح خاں چچا زاد بھائی وزیر کا بھی ہمراہ میجر ٹاڈ صاحب کے مقامِ گرشک میں پہنچا کہتے ہیں کہ اسی شخص نے بہت سے اسباب بھی صاحب موصوف اور افسرانِ انگریزی مشن کا ہرات سے نکلوا دیا اور لٹنے سے محفوظ رکھا۔ بعضے سوار رسالہ کرنیل اسکو صاحب بہادر کے درہ بلند کو جاتے تھے راہ میں اُن لوگوں کے حملہ کیا اور ایک سوار مارا گیا۔

بیٹے ٹھاکر امراؤ سنگھ متوفی کے جن کی سرزنش کے واسطے کپتان بلیک مع آدمی رجمنٹ پیادہ اور ایک اسکواڈرن سواروں کے فوج سندھیا میں سے ہمراہ لے کر گئے تھے۔ انہوں نے بعد چند روز کے پہنچنے صاحبِ موصوف کے ملک چندوی میں بغیر درستی کسی نوع کے عہد و پیمان کے اپنے تئیں سُپرد صاحبِ موصوف کے سے کر دیا سو سردارانِ موصوفین واسطے اظہار اپنے مقدمہ کے گوالیار میں آئے ہیں مگر بباعث کسلِ طبیعت مہاراجہ کے ابھی اُن کی شنوائی نہیں ہوئی سنا جاتا ہے کہ کچھ سوار اور پیادہ سندھیا کے کنٹجنٹ کے مع چار توپوں کے 30 / مارچ کو قلعہ جرکونگ پر جانے کو تھے یہ جگہ جھانسی سے بیس میل پر ہے اور خبر ہے کہ کچھ سپاہ کانپور سے اور کچھ سپاہ سیری سے چلے گی صاحب ایجنٹ بھی ہمراہ جائیں گے کہتے ہیں کہ وہاں کا ٹھاکر بہت خوب مقابلہ کرے گا۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 216 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی، اور بیس روپے سالانہ

11/ اپریل 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

اشتہار

واضح ہو کہ واسطے خریداریٔ تقویم کے بہت کم درخواستیں آئیں اس قدر کم کہ آمدنی اُن تقویموں کی برابر اُس روپیہ کے جو کہ اُن پر خرچ ہوتا نہیں تھی اسی واسطے چھپوانا تقویم کا نامناسب اور موجب نقصان اپنے کے جان کر موقوف کیا گیا۔

احکام

آر الیکزینڈر ضلع آگرہ کے بندوبست کے صاحب کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے پہاڑ پر جانے کے لیے پندرھویں تاریخ ماہ حال سے پندرھویں نومبر 1841 تک رخصت ملی۔ آرمنی ضلع مراد آباد کے بندوبست کے صاحب نے اپنے کار خانگی کے لیے بیسویں تاریخ ماہ حال سے 29 ماہ مذکور تک رخصت پائی۔ کپتان پی سی اینڈرسن صاحب محافظانِ محل سلطانی کے کمانڈنٹ نے واسطے کسی اپنے کام کے منصوری جانے کے 15/ تاریخ ماہ حال سے رخصت چھ مہینے کی پائی کپتان انجلو صاحب کپتان موصوف کی غیر حاضری تک محافظانِ محل سلطانی کے کمانڈنٹ کا کام کریں گے مرزا شہباز بیگ قانون نویس تاریخ 1833 کی رو سے ضلع پانی پت میں ڈپوٹی کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوا محمد عطاء اللہ خان حصار کے صدر امین نے اپنے کام کے واسطے 15/ تاریخ ماہِ حال سے 14/ تاریخ ماہِ آئندہ تک رخصت پائی ولیم رچرڈ کینوے صاحب بدایوں کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوا مگر تا صدورِ حکم ثانی فتح پور کے صاحب جج کا کام کریں گے۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹو ڈیپارٹمنٹ 26/ اکتوبر 1840 قانون ہذا کا مسودہ مفصلہ ذیل کونسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ 26/ تاریخ ماہ اکتوبر 1840 کو پڑھا گیا۔ قانون نمبر 1840 کا استیصال سرکاری کے جرائم کو پیشتر یکساں تجویز

کرنے کے لیے اور بعضے حالتوں میں تجویز مذکورہ کی اصلاح کرنے کے واسطے یہ قانون ہے:

1۔ از بسکہ جو دستور العمل استیصالِ سرکاری کے جرائم کی تجویز کرنے کی بابت ہر ایک پریسی ڈنسی میں بالفعل یکساں رائج نہیں ہیں سو اُن کو ایک وضع پر ترتیب کرنا مناسب سمجھا گیا اور کہ بعضے دستور العمل جو اس سے کسی کسی پریسی ڈنسی میں جاری تھی اصلاح پذیر معلوم ہوتے ہیں لہٰذا حکم ہے کہ جس قدر عدالت عامہ کے حاکموں کو بغاوت اور سرکشی یا اور کوئی استیصالِ سرکاری کے باب میں ان لوگوں کو جو کہ جرائم مذکورہ کے عزم ٹھہریں سزا دینے کا اختیار ہے اُسی قدر صاحبانِ عدالتِ موصوفہ کے مقدماتِ مذکورہ کی تجویز کرنے میں بھی مجاز ہوویں گے۔

2۔ حکم ہے کہ ہر ایک پریسی ڈنسی گورنمنٹ کو اختیار ہوگا کہ جو بغاوت اور سرکشی یا استیصالِ سرکاری کے مقدمات کی تجویز کرنے واسطے ایک یا زیادہ صاحبان جج کو مع اُن اہالیِ شرع کے [ص 1 کالم 2] جو مناسب متصور ہوں ایک کمیشن مقرر کرے اور حکم ہے کہ جو صاحبان عدالت بموجب دفعہ مذکورہ بالا کے مقرر کیے جاویں ان کو لازم ہے کہ جن اسامیوں کا مقدمہ ان کے ہاں درپیش ہو اُن کی تجویز اُسی طور سے فرماویں جیسے کہ مقدمہ مذکور میں صاحبانِ عدالت عامہ کے حضور تجویز ہوتی ہے اور جو اختیار کہ صاحبانِ عدالت موصوفہ کو ہے وہی اُن کو بھی ہوگا بجز اس کے اپنا فتویٰ خواہ رہائی خواہ سزا دینے کا ہوا اجرا کرنے سے پہلے اپنی تجویز کی رویداد کے ساتھ سرکاری عدالتِ اولیٰ میں جو مقدمات فوجداری کے فیصل کرنے کے واسطے پریسی ڈنسی میں مقرر ہے بھیج دیں گے اور اجلاس کی جگہ مقرر کرنے اور کون کون سی اسامیوں کے مقدمات کی تجویز کرنے اور اُن مراتب کی بابت جن کا قوانین کی رو سے تدارک نہیں ہوا جیسا کہ اہلکارانِ گورنمنٹ یا سرکاری عدالت اولیٰ کا جو مقدمات فوجداری کے فیصل کرنے کے واسطے پریسی ڈنسی میں مقرر ہے حکم خاص صادر ہے ویسا ہی عمل میں لاویں گے۔

4۔ حکم ہے کہ جو عدالت مجرموں کے مقدمات کی تجویز کے لیے مقرر ہووے اُس کے صاحبانِ جج یا اہالیِ شرع میں سے اگر کوئی فوت ہو جائے یا بیماری یا اور کسی وجہ سے غیر حاضر ہو تو جب تک کہ پریسی ڈنسی گورنمنٹ صاحب جج یا صاحبانِ جج اہلِ شرع یا اہالیِ شرع مذکور کی جگہ کسی کو تجویز کر کے مقرر نہ کریں تب تک باقی صاحب جج یا صاحبانِ جج اہلِ شرع یا اہالیِ شرع کو اختیار ہوگا کہ اجلاس کر کے مقدمات کی تجویز کریں اور جس حال میں کہ ان کی جگہ کسی نئے شخص کا مقرر کرنا تجویز شائستہ کی رو سے متصور نہ ہو یا کسی کو مقرر نہ کریں تو صاحب جج یا صاحبانِ جج اہلِ شرع یا اہالیِ شرع مذکور کی وفات یا غیر حاضری کے سبب سے صاحبانِ عدالت ممدوحہ کے اختیار اور مقدمہ کی رویداد میں کچھ تخلل واقع نہ ہوگا۔

5۔ اور حکم ہے کہ جو سرکاری عدالت اولیٰ اپنی اپنی پریسی ڈنسی کے مقدمات فوجداری کے واسطے مقرر ہے اُس کے حاکموں کو لازم ہوگا کہ جس مقدمہ کی رویداد قانونِ ہٰذا کی رو سے اُن کی خدمت میں بھیجی جاوے اُس کے پہنچنے پر ویسی ہی تجویز کریں جیسی کہ قانون مجاریہ کی رو سے اور مقدمات میں جو اُن کی عدالت میں دائر ہوں فرماتے

ہیں بشرطیکہ حاکمانِ موصوف ہر ایک حالت میں اپنے حکم قطعی کی رپورٹ گورنمنٹ میں کرتے ہیں اور کہ اپنے احکام سے اجرا کرنے سے پیشتر گورنمنٹ کے صدور احکام کا انتظار کریں۔

6۔ حکم ہے کہ جس جگہ کوئی شخص یا اشخاص اُن جرائم کا مجرم ہو جو قانونِ ہذا میں مذکور ہوئے اُس ضلع یا شہر کے صاحبانِ مجسٹریٹ جس پریسی ڈنسی کی گورنمنٹ کے علاقہ میں کہ ضلع یا شہر مذکور ہووے اُسی گورنمنٹ کو فوراً اطلاع کریں گے اور صاحبانِ مجسٹریٹ موصوف جن شخصوں کے نام نالش دائر ہو اُن کی گرفتاری یا اُن کے ماجرا کی تنقیح یا اُن کے تئیں تجویز کے واسطے عدالتِ عامہ یا اس عدالت خاصہ میں جس کا تذکرہ قانونِ ہذا میں مصرّح ہوا سپرد کرنے کے واسطے جو گورنمنٹ سے احکام صادر ہوویں انہیں پر کمال [ص 2 کالم 1] ہوشیاری سے فوراً عمل کریں اور حکم ہے کہ قانون ہذا کی رو سے یہ نہ سمجھا جائے گا کہ جنابِ عالیہ ملکہ کی کورٹ آف جسٹس کی حکومت میں کسی طرح کی تبدیلی یا تخلل واقع ہووے حکم ہوا کہ مسودہ جو فی الحال پڑھا گیا اطلاع عام کے واسطے اشتہار کیا جائے۔

حکم ہوا کہ مسودہ مذکورہ کی بابت ممالک ہند کی لے جس لیٹیو کونسل کے پہلے اجلاس میں ماہِ جنوری آئندہ کے 26 ر تاریخ کے بعد پھر غور فرمائی جاوے۔ فریڈرک جیمس ہالیڈی جونیر سکریٹری گورنمنٹ۔

لاہور

اخبار لدھیانہ سے یہ وحشت آثار خبر واضح ہوتی ہے کہ 28 ر تاریخ ماہِ مارچ کو علی الصباح مہاراجہ صاحب والیِ لاہور بہ اتفاق راجہ دھیان سنگھ اور راجہ ہیرا سنگھ اور جمعدار خوشحال سنگھ اور بھائی گورکھ سنگھ اور سردار عطر سنگھ کالہ والہ اور سردار امر سنگھ آلو والہ کے سوار ہو کر واسطے سیر و شکار کے طرف جنگل کی تشریف لے گئے وقت پھرنے کے شکار گاہ سے باتفاق مصاحبوں موصوفہ کے ایک کشتی پرندہ پر سوار ہو کر سیر کرتے ہوئے طرف دایرہ دولت کے متوجہ ہوئے یکایک قضائے ربانی اور تقدیراتِ آسمانی سے کشتئی مذکور ایک دفعہ ہی ملاحوں کے اختیار سے نکل گئی اور چرخ کھا کے پانی بیٹھ گئی راکبانِ کشتی خوف سے جان کے تیرنے میں مصروف ہوئے مہاراجہ شیر سنگھ بہادر اور راجہ دھیان سنگھ کو فن شناوری میں مہارتِ تمام رکھتے ہیں ہاتھ پاؤں مار کر دریائے راوی سے نکل آئے اور ملاحوں نے بہت کوشش کر کے اوروں کو بھی اُسی ورطہ جانستان سے باہر نکالا مگر سردار امر سنگھ آلو والہ کہ جوانِ رعنا اور کم عمر تھا ڈوب گیا اور باوجود کشش اور کوشش کے ہرگز نشان اُس کا نہ ملا مردمانِ پنجاب اُس جوان مرگ کی مرگ مفاجات پر بہت افسوس کرتے ہیں۔

جرنیل لملی صاحب

ابھی جانا جرنیلِ موصوف کا طرف پنجاب کے کچھ تحقیق نہیں ہوتا مگر کہتے ہیں کہ جس وقت کسی نوع کا فساد اہل پنجاب

کی طرف سے حدودِ ممالک انگریزی میں ظہور پکڑے گا تو اُس وقت مسٹر کلارک صاحب ایجنٹ لدھیانہ اعانت طلب کریں گے اور اس وقت کچھ لحاظ سردی یا گرمی اور مینہ اور دھوپ کا نہ کیا جاوے گا اور بیشک سپاہِ انگریزی واسطے حمایت اُس ملک کے بھیجی جاوے گی اور اغلب ہے کہ وہ دن نزدیک آپہنچا ہے۔ جس دن کہ گورنمنٹ اُن کا بیچ بچاؤ کرے گی بالفعل اخبار سے ایسا واضح ہے کہ اب تک سپاہِ پنجاب ویسی ہی سرکش ہے چنانچہ انہوں نے ایک روز اپنے افسرانِ فرانسیسی پر حملہ کر کے کپتان فورڈ اور کپتان فاکس صاحب کو قتل کیا اور موسیر منٹن صاحب افسر سواروں کو زخمی اور بے عزت کیا مگر کہتے ہیں کہ اس میں قصور مہاراجہ شیر سنگھ کا کچھ نہیں رعایا قومِ اکالیہ اور سپاہ بہت سرکش ہے افسران ولایتی ملازمِ مہاراجہ وہاں کے رہنے سے بہت ناراض ہیں جنرل ونٹورا صاحب ابھی فیروز پور میں ہی تشریف رکھتے ہیں سنا جاتا ہے کہ واسطے ملاقات کلارک صاحب بہادر کے لدھیانہ میں بھی آئے تھے لوگ خیال کرتے ہیں کہ صاحبِ موصوف اپنی نوکری پر نہیں جایا چاہتے ہیں بشرطیکہ اپنے تمام عیال واطفال کو وہاں سے باامن وامان نکال لیویں۔

[ص2 کالم2]

ہرات

بھکر کی چٹھی کے مضمون سے واضح ہے کہ لوگ یقین کرتے ہیں کہ سپاہِ انگریزی واسطے تسخیر کرنے ہرات کے بھیجی جاوے گی اور مشہور ہے کہ میجر ٹاڈ صاحب کہ نواب گورنر جنرل بہادر نے حکم دیا ہے کہ تم اپنی رجمنٹ میں چلے جاؤ اور بجائے ان کے کپتان لارنس صاحب کپتان دوسری رجمنٹ سواروں کے تئیں مقرر کیا ہے اخبار بمبئی سے واضح ہے کہ قلعہ ہرات بہت مضبوط اور محکم قابلِ مقابلہ سپاہِ انگریزی نہیں بنایا گیا ہے اور خزانہ جو کہ وہاں بھیجا گیا ہے وہ اس واسطے ہے کہ وہاں کے سرداروں کو دے کر ملالیں۔ کہتے ہیں کہ فصیل اور خندق اس قلعہ کی بہت خراب ہے اور اغلب ہے کہ صرف چار توپوں میں اُسے فتح کر لیں گے کرنیل سٹیسی صاحب نے درمیان بھکر اور قلات کے نصیر خان سے ملاقات حاصل کی اور کوٹرا کی راہ سے صاحبِ موصوف مع چند سرداروں خانِ موصوف کے واسطے درستی سوال وجوابِ عہد وپیمان کے مسٹر روس بل صاحب کے پاس گئے صاحب چٹھی لکھتا ہے کہ درستی عہد وپیمان بخوبی ہوگئی ہے اور کرنیلِ موصوف پھر طرف قلات کے جاتے ہیں تا کہ نصیر خان کو مقامِ کوئٹہ میں لاکر بالمواجہ روس بل صاحب سے مضبوطی اُن عہود کی کروادیں جو کہ اب تک وکلا ہوتے رہے ہیں۔

جلال آباد

جلال آباد کی چٹھی مورخہ 14 / مارچ سے ظاہر ہے کہ جنرل انفلنسٹن صاحب 25 / تاریخ ماہِ مذکور تک یہاں آنے کو ہیں سپاہ وبسر کردگی بریگیڈیر شلٹن صاحب کے پہاڑوں میں نزدیک بٹھولا کے ہی مقیم تھی اور انتظار آنے بارود کا واسطے اڑا دینے سرکش دیہات کے کرتی تھی اور خبر تھی کہ 20 / تاریخ ماہِ حال کو جلال آباد میں داخل ہوگی اس سپاہ میں مرضِ بخار اور پیچشِ شکم کا بہت جاری ہے سُنا جاتا ہے کہ کپتان پولسٹمی بجائے کپتان ڈگلس صاحب کے

اسسٹنٹ اجیٹن جنرل سپاہِ کابل کے ہوئے ہیں اور 26 رجمنٹ پیادگانِ ہندوستانی کو حکم پشاور جانے کا ہے۔

ایران

علی شاہ شہزادہ تیاری لڑائی کی کرتا جاتا ہے اور مستعدِ فساد انگریزی ہے اور اکثر جنوبی قوموں نے فتنہ برپا کر رکھا ہے۔ شیخ نصیر نیا ناظم بوشہر کا یہاں پہنچا اور حاکمِ شیراز کی طرف سے کئی آدمی بطور سفیروں کے لایا ہے لینے کو نو ہزار تومان چنانچہ چھوٹے چھوٹے سوداگروں سے قریب دو ہزار تومان کے وصول کیے ہیں اور اغلب ہے کہ بڑے بڑے سوداگروں سے بخوبی زرِ مطلوبہ وصول کرے گا اور اخبار بمبئی سے واضح ہے کہ ایرانیوں نے مہم ہرات کو مذہبی لڑائی سمجھ کر اختیار کیا ہے چنانچہ قاضی کو بہ باعث نہ ماننے ان تدبیروں وزیر کے گرفتار کیا گیا اور تمام شہر میں گدھے پر سوار کروا کر تشہیر کیا گیا پھر ایک جوش کرتی ہوئی دیگ میں ڈالا گیا اور بعد ان تمام بے عزتیوں اور تکلیفوں کے تیغ بے دریغ سے اُسے ٹکڑے ٹکڑے کیا۔

[ص 3 کالم 1]

آگرہ

مسٹر طامس صاحب بہادر سکریٹری لفٹنٹ گورنر بہادر (کذا) کے روز داخلِ آگرہ ہوئے دریافت ہوتا ہے کہ بہ باعث برسنے اُولوں اور بارش غیر موسم کے آگرہ میں غلہ گراں ہوگیا ہے صاحب والا مناقب لفٹنٹ گورنر بہادر بہ ہمراہی ہملٹن صاحب بہادر کمشنر آگرہ کے 26 تاریخ ماہِ گذشتہ کو رات کے وقت علی گڑھ میں پہنچے سترہ توپ شلک سلامی کے سر ہوئیں اور خبر تھی کہ 27 تاریخ کو طرف بریلی کے تشریف لے جاویں گے۔

تعداد آبادی اور فوج مختلف ملکوں کی

حال تعداد آبادی باشندوں اور سپاہ اور آب و ہوائے مختلف ملکوں کا جو اس سال میں دریافت ہوا واسطے ملاحظہ ناظرین اخبار کے درج کیا گیا آسٹریا آبادی تین کروڑ پچیس لاکھ باشندے سپاہ دو لاکھ اسی ہزار پانچ سو جہاز بکثرت آب و ہوا معتدل، بیو بریا آبادی 35 لاکھ آدمی سپاہ 30 ہزار آٹھ سو، ڈنمارک آبادی 20 لاکھ آدمی فوج چالیس ہزار، بلجیم آبادی 36 لاکھ سپاہ 27 ہزار زمین بہت زرخیز، ہالینڈ آبادی 26 لاکھ سپاہ 26 ہزار زمین زرخیز، نوروے آبادی دس لاکھ اسی ہزار آدمی سپاہ بارہ ہزار، سوئیڈن آبادی 28 لاکھ چھیاسٹ ہزار سپاہ 45 ہزار پانچ سو اور بہت جہازات جنگی، سیکسنی آبادی پندرہ لاکھ باشندہ فوج 15 ہزار ولایت زرخیر رشیاء معروف بہ روس یہ ولایت بہت بڑی ہے یعنی تمام کرۂ زمین میں سے مع بحر و بر کے اگر شمار کرو تو یہ ولایت اٹھائیسواں حصہ ہے او راگر فقط زمین ابادان ان کو بھی شمار کرو تو یہ ولایت کل کا نواں حصہ ہے مگر باوجود اس وسعت کے بہ نسبت فرانس

اور انگلستان وغیرہ ممالک یوروپ کے بہت کم آباد ہے آبادی اس کی پانچ کروڑ 68 لاکھ آدمی سپاہ آٹھ لاکھ علاوہ جہازوں جنگی کے زمین بعض مقام کی زرخیز، فرانس آبادی تین کروڑ 41 لاکھ باشندہ سپاہ چار لاکھ اسی ہزار 380 جہازات جنگی اور 45 ہزار ملاح وغیرہ اور ممالک یوروپ میں سے یہ ملک بہت زرخیز ہے، گریٹ برٹن یعنی مملکت انگلستان اگرچہ یہ ملک چھوٹا سا ہے لیکن مع اور جزائر متعلقہ کے اُس کی آبادی 14 کروڑ 31 لاکھ 85 ہزار باشندہ ہیں اور سپاہ 8 لاکھ 35 ہزار پانچ سو، اسپین ایک کروڑ تیس لاکھ آدمی سپاہ اسی ہزار، پرتگیز 38 لاکھ پچاس ہزار باشندہ فوج 80 ہزار ملک زرخیز، گریس یعنی یونان آبادی ۷ لاکھ پچاس ہزار آدمی فوج اسی ہزار، ٹرکی یعنی ترکستان آبادی دو کروڑ باشندہ سپاہ لاکھ آدمی، ایران آبادی 95 لاکھ آدمی فوج 95 ہزار، امریکہ جس کو نئی دنیا کہتے اُس کی کل آبادی تین کروڑ 90 لاکھ باشندہ اس تفصیل سے ایک کروڑ اور چالیس لاکھ تو گورے آدمی ایک کروڑ ہندوستانی ستر لاکھ کالے آدمی اور ستر لاکھ اور مختلف قومیں، ہندوستان تیرہ کروڑ اور 90 لاکھ باشندہ سپاہ دو لاکھ تیس ہزار، چین 17 کروڑ پچاس لاکھ سپاہ نو لاکھ بیس ہزار آدمی، جاپان دو کروڑ پچاس ہزار باشندہ فوج ایک لاکھ بیس ہزار آدمی، شام آبادی 30 لاکھ آدمی سپاہ تیس ہزار۔

اکبرآباد

[ص 3 کالم 2]

واضح ہو کہ حکام ضلع مذکور نے واسطے آسائش اور بہبودی قیدیوں جیل خانہ کے یہ تجویز نیک کی تھی کہ واسطے قیدیوں ہندو (کذا) کے وہ بندھوئے جو کہ برہمن ہیں ہر روز کھانا پکایا کریں اس لیے کہ جب قیدی لوگ محنت مشقت سے فرصت پا کر جیل خانہ میں آیا کریں تو کھانا تیار پایا کریں۔ قیدیوں نے اس بات کو موجب نقصان اپنے کا تصور کر کے ہرگز قبول نہ کیا بلکہ اسی تکرار میں دو دن تک کھانا نہ کھایا اور تیسرے دن مستعد بلوہ پردازی کے ہوئے۔ القصہ صاحب مجسٹریٹ نے صلاح وقت دیکھ کر اور اپنے ارادہ سے گذر کے اجناسِ خشک حسبِ معمول انہیں دلوادیں۔

گوالیار

دریافت ہوتا ہے کہ طبیعت مہاراجہ فرمانفرمائے ریاستِ گوالیار نسبت پیشتر کے قرینِ اعتدال ہے لیکن ضعف اور ناتوانی بہت ہے ہر صبح اور شام دربار میں اجلاس فرماتے ہیں اور خاص خاص سردار باریاب ملازمت ہوتے ہیں مہاراجہ نے تو انگر کے صوبہ دار کے مرجانے سے بہت افسوس کیا اور کئی امیروں کو واسطے تعزیت کے بھیجا مانھا شاستری جو کہ بعد پرستش گیا وغیرہ تیرتھوں کے طرف گوالیار کے آتا تھا اثنائے راہ میں مرگیا بیٹا اُس کا حضور مہاراجہ میں حاضر ہو کے باریابِ ملازمت ہوا مہاراجہ نے اُسے خلعت مرحمت کر کے بجائے اُس کے باپ کے اُسے مقرر کیا۔

آوا

ارادہ راجۂ آوا کا یہ ہے کہ چند مدت شہر رنگون میں جا کر سکونت اختیار کریں چنانچہ بہ صلاح ارکانِ سلطنت کے احکام واسطے تیاری اور آراستگی محل سرائے شہر مذکور کے بھیجے گئے ہیں کہتے ہیں کہ جانا راجۂ موصوف کا طرف رنگون کے خالی از علت نہیں اس میں کچھ بھید ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ راجۂ موصوف شہرِ مذکور کو دارالسلطنت مقرر کریں گے اور وہیں رہا کریں گے خدا جانے کہ اس ارادہ سے مافی الضمیر راجہ موصوف کا کیا ہے۔

نیپال

اخبار سے ظاہر ہے کہ والیٔ نیپال نے ایک اشتہار اس مضمون کا جاری کیا ہے کہ چوں کہ بعضے بدطینت آدمیوں نے فُسہر تیں جھگڑے اور فساد کی درمیان دربارِ نیپال اور گورنمنٹ انگریزی کے پھیلائی ہیں اور چونکہ یہ تمام افواہیں محض غلط اور بے بنیاد ہیں سو بروقت گرفتاری ایسی افواہ کرنے والوں کو یہ سزا ہوگی کہ ان کی ملک اور اسباب ضبط کیا جائے گا اور اُن کے کانوں میں شیشہ پگھلا کے ڈالا جائے گا کہتے ہیں کہ باوجود اس بات کے پھر بھی سپاہِ انگریزی حفاظت سرحدات کی رکھتی ہے۔

اخبارِ مقاماتِ مختلفہ

ایک چٹھی خانگی معرفت کشتی دُخانی ڈاک کے اسی صاحب ذی رتبہ کے انگلستان سے اس ملک میں آئی ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ ارل آف لچفیلڈ جو کہ بالفعل پوسٹ ماسٹر جنرل ہے وہ بجائے لارڈ آکلینڈ صاحب بہادر کے گورنر جنرل ہندوستان کے ہوں گے [ص 4 کالم 1] ایک چٹھی قندھار مورخہ 13/ تاریخ ماہِ گذشتہ سے واضح ہوتا ہے کہ ابھی میجر ٹاڈ صاحب مع اپنے گروہ کے قندھار میں ہی ہیں اور یہ افواہ ہے کہ کامران شاہ والیٔ ہرات قندھار میں آیا چاہتے ہیں صاحب چٹھی لکھتے ہیں کہ یہ اس کے وزیر کے واسطے بہت خوب موقع ہوگا واسطے ترغیب دینے اور سرکشی کروانے کے غلزی سے۔ایک چٹھی سے پشاور کی ظاہر ہے کہ دوسرا کارواں 21/ تاریخ ماہ گذشتہ کو وہاں پہنچا جرنیل اویطویلہ صاحب نے بدستور قدیم خاطر داری اور مہمانداری کی اور اسی دن اُس کے روانہ ہونے کی خبر تھی دریائے اٹک سے اترتے ہوئے تین اونٹ پانی میں چلے گئے تمام اسباب ضائع ہوگیا۔

مشہور تھا کہ جرنیل لملی صاحب ان اضلاع میں تشریف لائے ہیں مگر اب ایسا دریافت ہوتا ہے کہ صاحب موصوف تا گذرنے گرمی کے موسم اور پہنچنے صاحب والا مناقب کمانڈر انچیف صاحب کے مقام کانپور میں یعنی شروع موسم سرما تک پہاڑوں پر ہی قیام کریں گے کیونکہ اس موسم میں لوگ نہیں خیال کر سکتے کہ مہم پنجاب شروع ہو۔سنگاپور میں چوروں اور غارتگروں کی بہت شدت اور زور ہے کوئی دن ایسا نہیں ہوتا کہ ایک دو سوداگر یا مسافر

لٹ نہیں جاتے اور مسافران کے ہاتھ سے بہت تنگ ہیں۔

پنجاب

اب ایک اور اخبار سے جو کہ کچھ حال پنجاب کا دریافت ہوا وہ بھی واسطے ملاحظہ ناظرینِ اخبار کے مندرج ہوتا ہے یعنی مسٹر مینٹن صاحب جس کے زخمی ہونے کا احوال ایک اور کالم میں لکھا گیا ہے وہ بھی آخر کار سپاہِ پنجاب کے ہاتھ سے مارا گیا حال یہ ہے کہ پہلے دفعہ تو بی بی نے صاحبِ موصوف کے اُن قاتلوں کے سامنے جا کر اپنے شوہر کی بصد منت رہائی کروائی اور اُس وقت کچھ شرم اُن لوگوں کو بھی آ گئی مگر بعد ازاں اُن وحشیوں بے رحم نے صاحبِ موصوف کو ہلاک کیا مگر بعضے آدمی خیال کرتے ہیں کہ وہاں کی سپاہ جو کہ ایک مذہب رکھتی اور اس سلطنت کو گویا کہ اپنی سلطنت سمجھتی ہے اور اُس کو اپنے سرداروں اور افسروں کی طرف سے گمانِ بد ہو گیا ہے کہ یہ دونوں انگریزی اور ہندوستانی افسر انجام کو ہماری ریاست کو برباد کر دیں گے سو اس خیال سے وہ لوگ بہ مزید احتیاط اپنے ملک کو وجود سے اُن لوگوں کے جو کہ اُن کی دانست میں برباد کرنے والے اُن کی ریاست کے ہیں پاک اور صاف کرتے ہیں وہ لوگ کچھ انگریزوں کے ہی خاص دشمن نہیں ہیں اُن کو جس کی طرف سے کچھ شک وشبہ ہوتا ہے وہ اس کو بیشک دشمنِ سلطنت تصور کر کے مار ڈالتے ہیں اُس وقت کچھ تمیز پنجابی اور مسلمان اور انگریز کا نہیں کرتے اور ایک لاٹھی سے سب کو ہانکتے ہیں اور سمجھانا مہاراجہ کا بھی کچھ مفید نہیں ہوتا مشہور ہے کہ مہاراجہ شیر سنگھ کے تئیں کسی نے زہر دیا تھا مگر فضلِ حافظِ حقیقی سے بچ گئے۔

چرگونگ

دریافت ہوتا ہے کہ یہ قلعہ اب تک فتح نہیں ہوا اہلِ قلعہ کپتان ہیلسن صاحب کا مقابلہ کرنے جاتے ہیں اگرچہ یہ صاحب قریب ڈیڑھ ہزار سوار پیادہ اور پانچ ضرب توپ کے پاس رکھتے ہیں کپتان موصوف تو واسطے فتح کر لینے قلعہ کے بہت مشتاق ہیں مگر مسٹر فریزر صاحب تا پہنچنے اتواپ محاصرہ کے کانپور سے کپتان موصوف کو اس جرأت [سے] باز رکھتے ہیں [ص 4 کالم 2] مگر سردار قلعہ کا بہت گستاخی کرتا ہے اُس نے اُن سواروں کو جو کہ واسطے محافظت ڈاک کے مقرر کیے گئے تھے قید کیا اور ڈاک روکتا ہے سپاہ کو بباعث شدت گرمی کے تکلیف ہے۔

سکھّر

ڈاک 13 ر تاریخ فروری اور 25 ر تاریخ ماہِ گذشتہ کی جو سکھّر سے ہیڈ کوارٹر میں جاتی تھی اثنائے راہ میں لُٹ گئی کہتے ہیں کہ یہ الزام امیرانِ حیدر آباد اور خیر پور کی طرف عاید کیا گیا ہے کہ ان امیروں کا ارادہ ہے کہ آمد و رفت اور خط و کتابت درمیان سکھّر اور ہیڈ کوارٹر فوج کے نہ ہونے پاوے۔ سکھر میں تیاریاں واسطے محاصرۂ ہرات کے

ہو رہی ہیں فوج 9 ر تاریخ ماہِ گذشتہ کو طرف درّہ بلند کے روانہ ہوئی۔ مشہور ہے کہ قوم کو ہی اس طرف درہ بلند کے واسطے حملہ کرنے سپاہِ انگریزی کے جمع ہوئی ہے وہ اہلِ ہرات اور ایرانیوں سے سازش رکھتے ہیں اور سفیر ایران کے بھیس بدل کے پہاڑوں پر آئے ہوئے ہیں اور قوموں مری اور بجتی اور کلپر اور بورگٹی اور کذ جک وغیرہ کو ترغیب سرکشی کی کرتے ہیں حتٰی کہ سندھ کے لوگوں کو بھی جو کہ بہت غریب ہیں سمجھاتے ہیں کہ یہ جو انگریزوں نے تمہاری پرورش اور حمایت کی ہے اس میں صرف یہ مطلب ہے کہ تمہیں موٹا تازہ کر کے انجام کو تمہیں قربانی کریں گے یعنی بہت خراب کریں گے۔ رجمنٹ 6 کو حکم واسطے جانے میدان کے ہوا ہے اور ونگ رجمنٹ 8 کا شکار پور کو جاتا ہے اور تھوڑی سی سپاہ واسطے حفاظت سکھر کے چھوڑ دی گئی ہے۔

کچی

وہاں کے خط کے مضمون سے واضح ہے کہ مقامِ کا جک میں میجر رالن سن صاحب کے پاس سے چٹھیاں آئی ہیں اُس سے ظاہر ہے کہ سپاہ ہرات کی بڑھتی آتی ہے ساتھ ارادہ نکال دینے حضرت شاہ شجاع الملک کے افغانستان سے اور بیٹھانے کامران شاہ کے تختِ کابل پر اور اس باب میں کچھ حقیقت بھی ورثہ کی نکالی ہے۔

کلکتہ

اخبار سے کلکتہ کے خبرِ حیرت اثر قتل لیڈی یعنی بی بی کرک پیٹرک کی جو کہ ہمراہ کسی اپنے رشتہ دار کے بگی پر جاتی تھی اس طرح دریافت ہوئی کہ باوجودیکہ سائیس چلنے والوں کو آواز دیتا جاتا تھا پھر بھی بگی کے سلاح سے ایک شخص ہندوستانی کے تئیں ضرب پہنچی آدمی تھانہ کے صاحب موصوف کے درپے ہوئے اور سنگریزے پھینکنے شروع کیے ایک پتھر بی بی موصوفہ کو ایسا لگا کہ آخرِ کار اُسی صدمہ سے مرگئی۔

حضورِ والا

عرض مرزا شاہ رُخ بہادر کے درباب طلب خرچ کے ملاحظہ ہوئی شقہ در جواب جاری ہوا کہ تم بہت زرِ سُرخ وسفید ہمراہ لے گئے ہو اب کچھ خرچ عنایت نہ ہوگا صاحب قلعہ دار نے عرض کی کہ فدوی شملہ سبانو کو جاتا ہے انجلو صاحب سکرتر بجا آوری احکام حضور کیا کریں ارشاد ہوا کہ مابدولت تم سے بہت خوش ہیں اور ایک ایک بٹوہ زربفتی مصالح کا حضور انور اور مرزا ولی عہد بہادر نے عنایت فرما کے رخصت کیا۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 217 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

18/اپریل 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1] احکام

اے یوسی پلوڈن آگرہ کی پرمٹ کے کلکٹر صاحب کو حکم ہے کہ اپنی کچہری کا کاروبار طامس کرک مین لائیڈ صاحب کو سپرد کریں ہنری برک ہیرنگ ٹن صاحب آگرہ کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوئے صاحب موصوف جب تک کوئی اور حکم صادر نہ ہو جونپور کے صاحب جج کا کام کرتے رہیں گے موزلی اسمتھ صاحب الہ آباد کے صدر دیوانی اور نظامت عدالت کے رجسٹر کے عہدہ پر مقرر ہوئے عہدہ ہائے مذکورہ بالا کا تقرر 17/ ماہِ حال سے شروع ہوا ماہِ گذشتہ کی 30/تاریخ کے حکم نامہ میں اے یوسی پلوڈن آگرہ کی پرمٹ کے کلکٹر صاحب کی رخصت جو 31/ مارچ سے 30/اپریل تک مشتہر ہوئی سو اُس کے عوض اس طرح پڑھنا چاہیے کہ 31/ تاریخ ماہ مارچ سے لے کر 30/تاریخ ماہِ نومبر 1841 تک رخصت ملی۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹوڈ۔ پارٹمنٹ 22/فروری 1841 قانون ہذا کا مسودہ مفصلہ ذیل کونسل کے اجلاس میں پہلے دفعہ 22/تاریخ ماہِ فروری 1841 کو پڑھا گیا قانون نمبر 1841 کا۔ 1۔ حکم ہے کہ پریسی ڈنسی میں غیر حاضر گواہوں کی زبان بندی کے بابت جتنے قوانین اور اُن کے دفعات ہیں وہ سب قانون ہذا کی رو سے منسوخ ہوئے۔
2۔ حکم ہے کہ جو جو عدالت سرکار کمپنی بہادر کی عملداری میں ہیں اُن کو اور اُن کے ہر ایک صاحبانِ جج کو روا ہوگا کو جو مقدمہ عدالت مذکورہ میں دائر ہو اُس کی بابت متخاصمین میں سے کسی فریق کی درخواست پر جو گواہ کہ اُسے عدالت کے علاقہ میں ہوں جس میں مقدمہ مذکور دائر ہو اُن کی عدالتِ موصوفہ کے کسی عہدہ دار یا کسی اور شخص یا اشخاص کے روبرو کہ جن کا نام حکم نامہ میں مندرج ہو سوال جواب کے طور پر یا کسی اور طرح سے زبان بندی کرنے کے واسطے صادر کرے یا جو گواہ اُس مقام یا مقامات کے ہوں جو کہ عدالت مذکورہ کے علاقہ سے باہر ہیں اُن کے سوال جواب کے طور پر یا کسی اور طرح سے گواہی لینے کے لیے ایک کمیشن جاری کرے اور حکم مذکور یا کسی اور حکم یا احکام کی رو سے

جو پیچھے صادر ہوں وقت اور مقام اور گواہی کے لینے کی ریت خواہ وہ اُسے عدالت کے علاقہ میں ہوں جس میں کہ مقدمہ مذکور دایر ہے خواہ غیر علاقہ میں مع اُن مراتب اور حالاتِ کے جو کہ گواہی مذکورہ کے لینے میں واجب اور لازم مقصود ہووین مندرج کرے۔ 3۔اور حکم ہے کہ جب قانونِ ہذا کی رو سے اُن گواہوں کی زبان بندی کے واسطے حکم صادر ہو جو اُس عدالت کے علاقہ میں ہوں جس میں کہ مقدمہ مذکور دائر ہے تو عدالتِ مذکورہ یا اُس کے کسی صاحب جج کو روا ہوگا کہ پہلے حکم نامہ یا اور کسی حکم نامہ کی رو سے جو پیچھے ارسال کیا جائے جس شخص کا نام کہ حکم نامہ مذکور میں مرقوم ہے اُس کے حاضر ہونے کا حکم فرماوے [ص 1 کالم 2] اور یہی شخص مذکور کو اپنے ہی مکان پر یا اگر مناسب جانے تو کسی اور جگہ پر حاضر ہونے اور جو کاغذات یا اسناد کہ ضروری ہوں اُن کے پیش کرنے کا ارشاد کرے اور جو کوئی کہ حکم نامہ مذکور پر جان بوجھ کر عمل نہ کرسکا وہ عدالت کی اہانت کرنے کا مجرم ٹھہرے گا مگر ہر شخص کو جس کے واسطے مذکورہ بالا کے طور پر حاضر ہونے کا حکم ہے اُس کے اخراجات اور تضیع اوقات کا روپیہ تجویز مقدمات میں حاضر ہونے کے طور پر عنایت ہوگا۔ 4۔حکم ہے کہ قانون ہذا کی رو سے جن شخصوں کو کہ گواہوں کی زبان بندی کے واسطے کسی حکم یا کمیشن کے بموجب اجازت ہوگی اُن کو روا ہوگا کہ زبان بندی مذکور بحلف لیویں یا با ظہار و اقرار جب کہ مقدمہ کی تجویز کے وقت اقرار و اظہار کر کے دیدہ و دانستہ یا رشوت لے کر جھوٹی گواہی دے گا تو دروغ حلفی کا مجرم ٹھہرے گا۔ 5۔اور حکم ہے کہ بشرط اطمینان خاطر صاحبانِ عدالت کے گواہ یا وہ شخص جس کی زبان بندی ہوئی عدالتِ مذکورہ کے علاقہ سے باہر ہے خواہ فوت ہوا خواہ دایم المرض ہونے یا صفت بدنی دایمی کے سبب سے مقدمہ کی تجویز کے وقت حاضر نہیں ہوسکتا یا کہ گواہِ مذکور مقدمہ کے انفعال گاہ سے بدون سازش کے پچاس کوس سے زیادہ فاصلہ پر ہے یا کسی قانون کی رو سے عدالت میں اصالتاً حاضر ہونے سے محفوظ ہو تو اُس کی زبان بندی یا اظہار جو قانون ہذا کی رو سے عمل میں آئے مقدمہ کی تجویز کے وقت بغیر اس فریق کی مرضی کے جس کے برخلاف گواہی مذکورہ دی گئی ہے وجہ ثبوت میں نہ پڑھے جائیں گے مگر حالات مذکورہ بالا یا اُن میں سے کسی ایک حالت میں جو زبان بندی اور اظہار جس کی تصدیق قانون کی رو سے ہوئی تو صاحبانِ عدالت اپنی مرضی سے بے ثبوت دستخط کی زبان بندی یا اظہارِ مذکور کو وجہ ثبوت میں پڑھوا دیں گے۔ 6۔حکم ہے کہ جناب عالیہ ملکہ کی عدالتوں کو چھوڑ کر اور کوئی عدالت اور اُس کا صاحب جج کمیشن مذکور اور اُن احکام کو جو قانون ہذا کی دفعہ دوسری میں مندرج ہیں جنابِ عالیہ ملکہ کی کسی عدالت کے علاقہ میں جاری کرنے کا حکم دے سکتا ہے اور ہر ایک کمیشن جس کا جاری ہونا مرقومہ بالا کے طور پر چاہیے اور تمام احکام جو اس کے بابت صادر ہوں اجرا ہونے سے پیشتر جناب عالیہ ملکہ کی جس عدالت کے علاقہ میں کہ کمیشن مذکور مقرر ہونے والا ہے اُس کے صاحب جج کے پاس ارسال کیے جائیں گے اور عدالت موصوفہ کے صاحب جج کو اپنی مرضی سے کمیشن یا احکام مذکور کو اپنے دستخط سے فریق کرنے کا اختیار ہو جس کے بعد جو شخص کمیشن یا حکم مسطور کے جان بوجھ کے اطاعت نہ کرے گا وہ جناب عالیہ ملکہ کی عدالت کی اہانت کرنے کا ملزم

ٹھہرے گا۔ 7۔اور حکم ہے کہ جن راجاؤں اور سرکاروں کا کمپنی بہادر سے ارتباط ہے اُن کی عملداری میں قانونِ ہٰذا کی رو سے کمیشن اور احکامِ مذکور جاری ہو سکیں گے اور عملداری مذکورہ میں جو جو سرکار کمپنی کے ملازم ہیں اُن کو حکم ہے کہ حسبِ مراد [ص 2 کالم 1] قانونِ ہٰذا کے کمیشن مذکور کی اطاعت کریں اور اگر اس کی عدول حکمی کریں گے تو جس وقت کہ اُس عدالت یا صاحبِ جج کے علاقہ میں جس نے کہ کمیشن یا احکامِ مذکور کو مقرر کیا ہے دستیاب ہوں گے تو اُسی طرح سے مثلاً عدالت موصوفہ کے ہی علاقہ میں مرتکبِ جرم مذکور کے ہوئے تھے قابلِ سزا کے ہوں گے اور کمیشن یا احکام مذکور کی رد سے اگر کوئی اظہار کا دبہ دے گا تو سرکار کمپنی کے علاقہ کی کسی عدالت سے قابل سزا کے ہوگا۔ 8۔اور حکم ہے کہ جس وقت سرکار کمپنی کی عدالتوں کے مطالب کے واسطے غیر حاضر گواہ کو ادائے شہادت کا حکم ہو تو گواہِ مذکور کی زبان بندی کی بابت عدالت ہائے موصوفہ میں سے کسی اور عدالت کے صاحب جج کے نام کمیشن مرسول ہو سکتا ہے۔اور ہر ایک مقدمہ مذکور میں جس صاحب جج کے نام کمیشنِ مذکور مرسول ہوا اُس کو لازم ہے کہ جو جو گواہ اظہار دینے کے حکم کی اطاعت کرنے میں جو کمیشنِ مذکور میں مندرج ہے تغافل یا انکار کرے تو اُس کو وہ سزا جو عدالت کی اہانت کرنے کے بابت سزاوار ہووے گا۔ حکم ہوا کہ مسودہ جو فی الحال پڑھا گیا اطلاعِ عام کے واسطے اشتہار کیا جاوے۔ حکم ہوا کہ مسودہ مذکور کی بابت ممالکِ ہند کی لے جس لیٹو کونسل کے پہلے اجلاس میں ماہ مئی آئندہ کو 22/تاریخ کے بعد پھر غور فرمائی جاوے۔ ٹی ایچ میڈوک سکریٹری گورنمنٹ۔

کانپور

ایک وِنگ رجمنٹ 54/پیادگانِ ہندوستانی بسر کردگی کپتان شلڈہم صاحب کے اور ایک رسالہ رجمنٹ 8 سواروں کا نیچے حکم کپتان باربر کے مع کچھ توپخانہ کے 3/تاریخ ماہِ حال کو کانپور سے واسطے جھانسی کے کوچ کر گیا اور وہاں سے بوقت ضرورت واسطے فتح کرنے قلعہ چرگونگ وغیرہ کے کوچ کریں گے سو غلب ہے کہ سردار سرکش قلعہ چرگونگ کا اُن کے نزدیک آنے کا حال سُن کر متابعت اختیار کرے گا اور سپاہِ انگریزی کو بے فائدہ تکلیف سفر اور شدتِ گرمی اور دھوپ کی ہوگی۔

میرٹھ

دوسری تاریخ ماہِ حال ایک منصف کو کچہریٔ منصفی اس ضلع کے تئیں ایک چپراسی نے اُسی کچہری کے وقتِ نماز حملہ کرکے خوب تلواریں ماریں اور بعد ازاں وہاں سے جا کر سررشتہ دار کے قتل کرنے کا ارادہ کیا اور اُس نے بھی زخمی کیا مگر امید ہے کہ دونوں مجروح اچھے ہو جاویں گے۔ دریافت ہوا کہ در باب قصہ چھاؤنی اور شہر کے اکثر صاحبانِ انگریزی سے گواہیاں لی گئیں سو انہوں نے قسمیہ کہا کہ سورج کنڈ پر کوتوال کے چپراسیوں نے سپاہیوں کو

جوتیاں ماریں چنانچہ اسی سبب غصہ سپاہیوں کا اب تک فرو نہیں ہوا ہے اگرچہ اُن کے افسر انہیں اس حرکتِ ناشائستہ سے منع کرتے رہتے ہیں۔

چین

دوسرے ماہ حال کو ایک جہاز ملک چین سے کلکتہ میں پہنچا اُس سے یہ خبر دریافت ہوئی کہ فغفورِ چین نے صرف اُس صلح نامہ کو ہی جو کہ کشن صوبہ دار چین اور اہلکار انگریزی کپتان الیٹ صاحب نے درست کیا تھا نامنظور کیا بلکہ شاہِ ممدوح صوبہ دارِ مذکور سے ایسے خفا ہیں کہ انہوں نے صوبہ دارِ مذکور کو یہ حکم دیا ہے کہ تم اپنے تئیں آگے [ص 2 کالم 2] کونسلِ سزا کے پیش کرو اور شاہ اس طرح صوبہ دار مذکور سے عوض لے کے واسطے عوض لینے کے انگریزوں سے بڑھتا ہے الغرض درمیان چینیوں اور انگریزوں کے لڑائی ہوئی حال یہ ہے کہ 13 / تاریخ فروری کو چینیوں نے شکست کھائی چین والوں کا بہت نقصان ہوگیا بہت آدمی مارے گئے اور اُسی مہینے کی 26 / تاریخ کو سپاہِ انگریزی نے تمام قلعہ بوگ کے لے لیے اور کئی سو آدمی قید کیے دشمن ہر طرف بھاگ گئے اور انگریزوں کو کچھ نقصان جان و مال کا نہیں ہوا قلعوں کو صرف دو گھنٹہ میں لے لیا یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اب کے دفعہ اہلِ چین ایسی شرطوں پر صلح حاصل نہ کرسکیں گے جیسے کہ انہوں نے پہلی دفعہ حاصل کی تھی فغفورِ چین نے ایک بڑی سپاہ کو واسطے جانے کنٹون کے حکم دیا ہے لیکن ہم یقین کرتے ہیں کہ اُسے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا کہتے ہیں کہ اس لڑائی میں چینیوں کی طرف سے بہت جُبُن اور نامردی ظاہر ہوئی ایک اور اخبار معتبر سے ظاہر ہوتا ہے کہ درمیان چینیوں اور سپاہِ گورنمنٹ انگریزی کے لڑائی ہوئی فغفورِ چین کچھ خوف نہیں کرتا اور برملا کہتا ہے کہ میں کچھ عوض واسطے انگریزوں کی آفتوں کے نہیں کروں گا اور ایک وجب زمین اُن کو واسطے رہنے کے نہ دوں گا الحق نتیجہ اس کا یہ ہوگا کہ ان دونوں ملکوں میں لڑائی رہے گی القصہ وہاں کی چٹھی مورخہ 27 / فروری سے جو کچھ حال معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ 26 / تاریخ قلعہ بوگ کے فتح ہوگئے سپاہِ انگریزی میں سے بہت کم آدمی ضائع ہوئے مگر چینیوں میں سے بہت آدمی مارے گئے اور کئی سو آدمی اُن کے دستگیر ہوئے چار جہازوں نے ملکہ انگلستان کے قلعہ جاتِ مذکورہ پر حملہ کیا اور دو گھنٹہ میں انہوں نے فتح کرلیا۔ مشہور ہے کہ کشن صوبہ دار نے کونسلوں یعنی افسروں غیر ملکوں کے تئیں یہ پیغام بھیجا ہے کہ ملکہ انگلستان کے مختار کل یعنی الیٹ صاحب مذکور الصدر سے درستی معاملہ کروادیں۔ ایشام نام ایک شخص بھائیوں والیِ چین کے سے بطور ایک ایلچی کے اور لنگ وان نام ایک شخص سپہ سالار ملکِ تاتار یہ دونوں شخص واسطے جانے کنٹون کے مقرر ہوئے ہیں واسطے درستی معاملہ کے اور ہانگ قانگ نام ایک سردار جو کہ شاہزادہ مذکور کا نگہبان اور کمان افسر جرنیل مقام کوئین کا ہے وہ بھی عہدہ ایلچی گری پر مقرر کیا گیا ہے اور ان تینوں کو حکم ہے کہ سپاہ کنٹون میں لے جاویں اور تینوں مل کر اس مہم میں حکمرانی کریں بلکہ کنٹون میں ایک چٹھی پہنچی ہے کہ یہ تینوں حاکم ضلع ہونن میں پہنچ گئے ہیں اور

چندروز میں کنٹون میں داخل ہوں گے الغرض چارلس الیٹ صاحب مختارکل ملکہ ممدوحہ کے نے جو کہ واسطے مہم چین کے مقرر ہیں واسطے آگئے اپنے اور اور ملکوں کے سوداگروں اور رعایا کے اشتہار فتح یابی کے جاری کیے ہیں۔

ایران

دریافت ہوتا ہے کہ برخلاف عہد و پیانِ صلح نامہ کے ایرانی پھر مستعدِ پرخاش گورنمنٹ انگریزی سے ہیں بجائے چھوڑ دینے غوریان کے جو کہ ایلچی نے گورنمنٹ کے چاہا تھا محمد علی شاہ بادشاہِ ایران طرف ہرات کے چلنے بموجب طلب کامران شاہ کے کہتے ہیں کہ شاہِ ممدوح کے آنے سے جو کچھ کہ اہالیانِ گورنمنٹ نے [ص 3 کالم 1] افغانستان اور بلوچستان میں حاصل کیا ہے وہ سب خراب اور تباہ ہو جاوے گا کیونکہ وہ قومیں جو کہ بصد کشش وکوشش صاحبانِ ذیشان نے مطیع کیے وہ سب اغلب ہے کہ پھر اُٹھ کھڑی ہوں گی اور بہت کشت وخون اور فساد اپنے ملک میں کروائیں گے اور چونکہ حضرت شاہ شجاع الملک سے وہاں کی تمام رعایا ناراضِ محض ہے اور رہنا شاہِ ممدوح کا نہیں چاہتے اس سبب اکثر قومیں بیچ قرب وجوار کابل کے جھنڈا سرکشی کا اٹھاویں گے الغرض بڑی دقت اور تکلیف میں اہالیانِ گورنمنٹ اب پڑیں گے ادھر تو چینیوں سے پھر بگڑ گئی ہے ایک طرف پنجاب کی طرف سے خدشہ ہے اور افغانستان اور بلوچستان جن کے فتح کرنے میں بہت سی خونریزی ہوئی اور بہت روپیہ خرچ ہوا ہے وہ بھی مستعد ہیں واسطے شامل ہونے گروہِ مفسدوں کے۔

فیروز پور

اخبارِ آگرہ سے واضح ہے کہ چدروز میں کپتان ملش صاحب کے واسطے کورٹ مارشل یعنی کونسل صاحبان جنگی کی جمع ہوگی الزام جو کہ صاحب موصوف کی طرف عاید ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے کچھ بدچلنی اور غبن بلحاظ پبلک اسباب مثل غلہ وغیرہ کے کیا ہے رجمنٹ دسویں سواروں کی کو ابھی کچھ حکم متحرک ہونے کا نہیں ہوا اور اغلب ہے کہ ابتدائی موسمِ سرما تک کہیں نہیں بھیجی جاوے گی۔

پشاور

سعادت خان میمند ارادہ رکھتا ہے کہ زمین موضع شیخ اسمٰعیل کے تئیں پھر قبضہ کرے جرنیل اویطویلہ صاحب نے موضع پنجتار مردمانِ عالم زئی سے چھین لیا اکثر آدمی مہاراجہ والی لاہور کے علاقہ ارسلہ خان زندہ والہ میں جو کہ قومِ ملکان یوسف زئی میں سے ہے واسطے تحصیل مال کے گئے ہیں سو خان مذکور ہر روز کچھ نقد و جنس غلہ وغیرہ انہیں جمع کر دیتا ہے لیکن باشندہ موضع کدون کے ہرگز مال واجب ادا نہیں کرتے اہالیانِ حرم سلطانی فیروز پور سے طرف

مقامِ مذکور الصدر کے روانہ ہوئے ہیں سو خبر تھی کہ عنقریب داخلِ پشاور ہوں گے۔

نابھہ

سُنا جاتا ہے کہ راجہ دیواندر سنگھ والیِ نابھہ شوق اور زیارت معبدوں بزرگ ہندوستان کا رکھتا ہے چنانچہ واسطے شہرت دینے اپنی نیک نامی کے فقیروں اور برہمنوں ہر ملک کے تیئں خوش رکھتا ہے اور جو کوئی سوال کرتا ہے اُسے خالی نہیں بھیجتا چنانچہ ان دنوں بہت اسباب بہ ارادہ خیرات ہمراہ لے جاکر واسطے زیارت منسا دیوی کے منی مزرعہ میں گئے ہیں بعد زیارت اور پرستش کے پھر مراجعت کریں گے۔

لاہور

27 رتاریخ ماہِ گذشتہ کو مہاراجہ شیر سنگھ بہادر نے اُس کنارہ پر دریائے راوی کے خیمہ میں دربار فرمایا مصاحب لوگ باریابِ مجرا ہوئے جمیل سنگھ اجیٹن متعینہ پلاٹن اور توپخانہ جرنیل کورٹ والہ نے حاضر ہو کر عرض کی کہ بعضی کمپنیاں سپاہیوں [ص 3 کالم 2] پلٹن اور گولہ اندازوں توپخانہ کی افسریِ جرنیل مذکور سے ناراض ہیں ارشاد ہوا کہ انہیں سزادی جاوے گی عرض سردار لہنا سنگھ مجیٹھہ ماموره قلعہ راجا سانسی کی اس مضمون کی آئی کہ تھانہ سرکار کا قلعہ مذکور میں داخل ہوا اور بھائی اور قبایل سرداروں سندانوالہ کے بحفاظتِ تمام ایک حویلی میں اُتارے گئے مہاراجہ ممدوح نے فی الفور منشی نور محمد کے تیئں واسطے قلم بند کرنے اسباب مضبوطہ کی طرف راجا سانسی کے روانہ کیا اور بہ صلاح بھائی گورمکھ سنگھ اور راجہ دھیان سنگھ کے جاگیر دس ہزار روپیہ کے واسطے قبائل سرداروں سندانوالہ کے اُن کے ہی ملکِ مضبوطہ میں سے تجویز کیے۔

کلکتہ

اس طرف کے اخبار سے واضح ہے کہ ان دنوں ایک ڈاکٹر کہ علم طبابت خصوصی معالجہ امراضِ چشم میں بہت دستگاہ رکھتا ہے انگلستان سے کلکتہ میں آیا ہے۔ ہر طرح کے بیماروں کی آنکھ کے تیئں اچھا کرتا ہے خواہ بیماریاں عارضی ہوں خواہ خلقی کہتے ہیں کہ ایک انگریز بھنگا تھا وہ اُن کے پاس رجوع لایا چند روز میں آنکھیں اُس کی درست ہوگئیں اسی طرح اکثر اندھے کانڑے اُس کے ہاتھ اچھے ہوئے ہیں غرض کہ ڈاکٹر موصوف علاج نہیں کرتا بلکہ اعجازِ عیسوی ظاہر کرتا ہے۔

ایک روز مقامِ اچانک میں قزاقوں نے ایک دولت مند کے گھر میں جاکر حملہ کیا اور تمام مال ومتاع اُس کا لوٹ لے گئے تلاش واسطے اُن کی گرفتاری کے درپیش ہے۔

شیر گھاٹی ضلع صاحب گنج

اخبار سے ظاہر ہے کہ پانچ سپاہی ہزاری باغ کے شہر مذکور کی سرائے میں متصل سڑکِ کلاں کے اُترے ہوئے تھے رات کے وقت کسی شخص کی سواری چلی آتی تھی سپاہیوں نے بخیال ڈاکہ کے انہیں تین دفعہ آواز دی مگر انہوں نے بہ باعث کثرت آدمیوں کے کچھ نہ سُنا سپاہیوں نے بندوقیں تیار کر کے ایک بار اُن پر ماری ایک پیادہ سواری شخص مذکور میں کا مارا گیا داروغہ پولس شیر گھاٹی نے ان کو گرفتار کر کے محکمہ صاحب مجسٹریٹ میں چالان کیا مگر صاحب موصوف نے مقدمہ کو ڈسمس کر کے سپاہیوں کو چھوڑ دیا۔

ہیضہ وبائی

درمیان کٹک اور مابین بنکورا اور بردوان کے ہیضہ وبائی کی بہت شدت ہے درمیان ان دونوں پچھلے مقاموں کے تمام رستہ میں لاشیں مردوں کی پڑی ہوئی ہیں اور اکثر ان میں کے زائرانِ تیرتھ گیا جی میں سے ہیں ایک مقام پر قریب ایک ندی کے دوسو نعشیں پڑی ہوئی دیکھی گئیں اور ہزاروں نعشیں رستوں میں سے اُٹھوا کر متصل کے جنگلوں میں پھنکوادی گئیں۔ کلکتہ میں بھی یہ مرض خانہ خراب شروع ہوا ہے گورنمنٹ نے واسطے قرض لینے کے لوگوں کو بلایا اور پانچ روپیہ سینکڑا سالانہ سود کا مقرر کیا ہے اور اکثروں نے روپیہ بھی دے دیا ہے کہتے ہیں کہ یہ قرض اس واسطے لیا گیا ہے کہ خزانہ خرچ ہو گیا تھا اور گورنمنٹ کے ہاتھ روپیہ بہت کم رہا تھا اور بہت سے مہم درپیش ہیں جو کہ تھوڑے عرصہ میں اختیار کرنے پڑیں گے [ص 4 کالم 1] ملک پنجاب اور کابل اور ہرات کے بالفعل ایسی حالت میں ہیں کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ گورنمنٹ ان ملکوں سے جنگ عظیم میں مصروف ہوگی۔

سندھ

کرنیل سٹیسی صاحب مسٹر روس بل صاحب کے کیمپ کو منگل کے گڑھ میں جو کہ متصل مقام باغ کے ہے چھوڑ کر دوبارہ واسطے ملاقات خان قلات کے گئے ہیں اور ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ خانِ مذکور کوئٹہ میں آوے گا اور آخر کار مسند ریاست قلات پر بٹھایا جاوے گا یہ نہیں یقین کیا جاتا ہے کہ وہ توپیں ساتھ ایمانداری اور وفاداری کے گورنمنٹ انگریزی سے پیش آویں گے کیونکہ وہ لوگ بہ باعث اختلاف مذہب کے ان کو کافر سمجھتے ہیں اور ان کی حکومت کو ناپسند کرتے ہیں جب تک ان لوگوں کا استیصال قرار واقعی عمل میں نہ آوے گا تب تک یہ لوگ فساد انگریزی سے باز نہ آویں گے۔ گل محمد نزدیک کیمپ مسٹر روس بل صاحب کے ہی رہتا ہے کہتے ہیں کہ یہ شخص بہت متقی اور مفسد ہے۔

امیر دوست محمد خان

واضح ہوتا ہے کہ گورنمنٹ نے واسطے امیر موصوف کے دولاکھ روپیہ سالانہ کا دینا تجویز کیا ہے اور باعث جانے امیر موصوف کا طرف کلکتہ کے علاوہ اور مطلبوں کے ایک یہ ہے کہ ایک لاکھ روپیہ سالانہ اور بھی زیادہ کیا جاوے کہتے ہیں کہ امیر موصوف کے ہمراہ سات سو آٹھ آدمی ہیں اور ان کی پرورش امیر موصوف کو منظور ہے امیر موصوف نے چاہا تھا کہ کلکتہ کو از راہِ دہلی جاویں لیکن یہ خواہش اُن کی منظور نہ ہوئی۔

حضورِ والا

حضورِ انور نے کوٹھہ اسباب نواب ممتاز محل مرحومہ کا ملاحظہ فرما کے نواب زینت المحل بیگم صاحبہ کو عنایت کیا مرزا عزیز الدین کو ارشاد ہوا کہ مرزا زمان شاہ کو سمجھا دو کہ مابدولت کی مرضی کے موافق عمل میں لاوے۔ نالش کرنے میں کچھ فائدہ نہ ہوگا مسٹر ٹامس ملکف صاحب بہادر صاحب کلاں نے حاضر ہو کر دیر تک خلوت میں کچھ عرض معروض کی بعد ازاں مرزا ولی عہد بہادر کے پاس گئے انہوں نے ایک دوشالہ عنایت کیا صاحب ممدوح ایک اشرفی نذر گذران کے برآمد ہوئے چند فقیروں نے فریاد کی کہ ہمارے لڑکے قلعہ مبارک میں گم ہو گئے ہیں حکم ہوا کہ تلاش کر کے عرض کرو دلوا دیے جاویں گے 14/ تاریخ ماہ حال کو زرِ پیشکش خزانہ سرکار انگریزی سے آن کر خزانہ شاہی میں داخل ہوا عرض مرزا شاہرخ بہادر کی متضمن روانگی ہردوار سے ملاحظہ ہوئی۔

صاحب کلاں بہادر

خط نواب حامد علی خاں اس مضمون کا ملاحظہ ہوا کہ سپاہِ سلطانی کوٹ قاسم میں گئی ہے اور ملازم بندہ کے بھی وہاں ہیں جواب صادر ہوا کہ بشرط وقوع واردات کے اور فساد کے جوابدہی ذمہ تمہارے ہے وکیل مظفر خاں کا خط موکل اپنے کام شعر علالت طبیعت اور قضایہ ہو جانے درمیان بھائیوں کے اور مارے جانے اور زخمی ہونے چند آدمیوں کے طرفین سے گذران کر برآمد ہوا دریافت ہوا کہ مقامِ شملہ میں [ص 4 کالم 2] ایک خاکروب نے بہ باعث کسی بدگمانی کے کو تلوار سے مار ڈالا صاحب ممدوح نے اس مقدمہ کو سپرد صدر الصدور صاحب کے کیا اور صاحب موصوف نے اُس کے لیے فتویٰ پھانسی کا دیا۔

خزانہ

خزانہ تین لاکھ روپیہ کا یوم سہ شنبہ گذشتہ کو نیچے حکم لفٹنٹ ایچ اس برڈ صاحب رجمنٹ 48 پیادگانِ ہندوستانی کے علی گڑھ سے آن کر خزانہ دہلی میں داخل ہوا سُنا جاتا ہے کہ صاحب موصوف پانچ لاکھ روپیہ بداؤں اور کانپور سے لے کر آئے تھے۔

خط در باب قلعہ مبارک

صاحبِ مہتمم دہلی اردو اخبار سلمہٗ

اہلکارانِ شاہی نے عجب طرح کی حق تلفیاں کرنی شروع کی ہیں اغلب ہے کہ بندگانِ حضور کو خبر ان جزئیات کی نہیں ہوئی نہیں تو طبع مبارک ہرگز اس طرح کی نہیں کہ اسے گوارا رکھے۔ سنا گیا کہ بعضے اہلکاروں نے ایک فرد تقسیم تنخواہ پیش کی تھی کہ اُس میں کمی تنخواہ ملازمانِ قدیم کی ہوتی تھی حضور نے نہایت ناپسند کیا اور فرد کو نامنظور کیا کہ بندگانِ حضور کی کمی تنخواہ خانہ زادانِ قدیم مقبول کسی طور پر نہیں جو ہمیشہ سے وابستہ اس آستانہ کے ہیں اور خرچ عیال واطفال بہت رکھتے ہیں لیکن بہت افسوس ہے کہ اب اس سرکار میں اکثر اہلکار اس طرح کے کم رتبہ جمع ہوئے ہیں کہ وہ لایق خدمت بارگاہِ سلطانی کے نہیں ظاہر ہے کہ لایق خدمات سلطانی کی وہ لوگ ذی علم وذی حسب ونسب ہو ویں جنہوں نے طفولیت سے اپنے بزرگوں کو ایسے کاموں پر دیکھا ہے جو دانہ رد نہ ہوں رحم دل ہوں سیر چشم ہوں ظلم دوست نہ ہوں عمر رسیدہ سردی گرمی زمانہ دیکھے ہوئے آزمودہ کار انصاف دوست ہوں اور ہر ایک آدمی مناسب لیاقت اور حوصلہ اُس کے خدمتِ خاص پر مامور ہووے نہ یہ کہ ایک سپاہی کا لڑکا سردارِ مدارس کیا جاوے یا ایک ملا کا لڑکا یا حافظ مہتمم اموراتِ تحصیل کیا جاوے۔ تفصیل اس اجمال کی بہت طویل ہے اخبار قلعہ مبارک میں جو حال ظلم اکثر اہلکاروں کے اس دفعہ دیکھنے میں آئے بہت ہیں اس دفعہ سبب کسل طبیعت کے میں نہیں لکھ سکتا اس لیے پرچہٗ آئندہ پر رکھی گئی۔ ایک بیوہ عورت پر جو ایک حافظ داروغہ املاک کے ہاتھوں زیادتی سُنی گئی ہے اپنے تو سُن کر اوسان گئے انشاءاللہ پرچہ آئندہ میں مفصل حال اُس کا اور حال طمع ان حافظ صاحب کا عرض خدمت کروں گا امید ہے کہ آپ درج اخبار کیجئے گا۔ الراقم محمد فقط۔

اخبارات مختلفہ

بیکانیر میں قحطِ غلہ بشدت ہو رہا ہے لوگ بہ خوفِ بھوک سے مرجانے کے ملکوں میں چلے گئے ہیں اور سُنا جاتا ہے کہ کئی سو آدمی نے مایوس ہو کر غارت گری اختیار کی ہے قندھار میں واسطے پہنچنے چودہ ہزار آدمی اور لوازمۂ محاصرہ اور توپخانہ وغیرہ کے ہرات کو ہو رہی ہیں آگرہ کی لوکل ایجنسی شاہراہوں کے کنوے بنواتی ہے اور جہاں نہیں ہیں وہاں نئے کھودے جاویں گے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 218　　　　　　　　　　　　　　　　　　جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

25/اپریل 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]　　　　　　　　احکام

کالن منکنزی صاحب مرزاپور کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوئے صاحب موصوف جب تک کوئی اور حکم صادر نہ ہو بُندیل کھنڈ کے ایڈیشنل سیشن جج کا کام کرتے رہیں گے سلیون جان بچر صاحب جونپور کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوا کپتان ایچ ایم لارنس صاحب نواب گورنر جنرل کے ایجنٹ کے اسسٹنٹ کے بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کی دسویں تاریخ اپریل سے بیسویں تاریخ اکتوبر تک رخصت حاصل ہوئی۔ لفٹنٹ ج ڈی کیننگھم صاحب صاحب موصوف کی غیر حاضری تک یا جب تک کہ اور حکم صادر نہ ہو فیروز پوران کا کام کیا کریں گے جسے کیمپر صاحب بنارس کے ایڈیشنل صدر امین اعلیٰ کو جو رخصت حکم نامہ مورخہ 30/ماہ نومبر گذشتہ کی رو سے حاصل ہوئی تھی علاوہ اُس کے 8/روز کی رخصت اور بھی ہوئی تا کہ صاحب موصوف اپنے کام پر پہنچ سکیں۔

اشتہار

گورنمنٹ نے آگرہ اور دہلی کے مدرسوں کے طالب علموں کے تقرر کے واسطے زرِ مفصلہ ذیل بطریق وظیفہ ازراہ عنایت کے معین فرمایا ہے آگرہ 328 روپیہ ماہواری دہلی 328 روپیہ ماہواری ایضاً منجملہ زرِ عطیہ نواب اعتماد الدولہ بہادر مدرسہ کے لیے 124 روپیہ ماہواری یہ تمام روپیہ بطریق تفصیل ذیل کے تقسیم کیا جاوے گا۔ تفصیل آگرہ اور دہلی کے مدرسوں کے وظیفہ داروں کی جو کہ گورنمنٹ سے مقرر ہوں گے وظیفہ داران 32 نفر فی 4 روپیہ ماہانہ یہ وظیفہ چار برس تک رہے گا اور ہر سال آٹھ آٹھ وظیفہ خارج و داخل ہوا کریں گے۔ وظیفہ دارانِ اعلیٰ 12 نفر اُن میں سے آٹھ نفر سولہ سولہ اور چار اُٹھارہ اُٹھارہ روپیہ ماہانہ پایا کریں گے اور اس درجہ میں تین برس تک رہیں گے اور ہر سال اُن میں سے چار چار شخص خارج و داخل ہوا کریں گے۔ آگرہ کے مدرسہ میں نصف اُس وظیفہ کا علوم عربی اور فارسی اور اردو کے اور نصف سنسکرت اور ہندی کے افضل طلبہ کو عنایت ہوگا۔ دہلی کے مدرسے میں عربی اور فارسی کے افضل طلبہ کو تین حصہ اور سنسکرت اور ہندی کے اکمل طلبہ کو ایک حصہ عنایت ہوگا۔ تفصیل تقسیم زرِ عطیہ نواب اعتماد الدولہ بہادر کی وظیفہ دارانِ ادنیٰ سولہ نفر جن کا چار چار روپیہ ماہیانہ چار برس تک رہے گا اور ان میں سے سال بسال چار

چار نفر خارج اور داخل ہوا کریں گے وظیفہ دارانِ اعلیٰ 3 نفر بیس بیس روپیہ ماہیانہ تین برس تک پاویں گے اور ہر سال ان میں سے ایک ایک شخص خارج اور داخل ہوا کرے گا۔ یہ وظیفہ صرف عربی اور فارسی کے افضل طالب علموں کو مرحمت ہوگا آگرہ کے مدرسہ میں ماہ ستمبر کے آخر کو اور دہلی کے مدرسہ میں ماہ اکتوبر کے اول میں امتحان ہوا کرے گا اُس وقت وظیفہ مذکور کے امیدواروں میں سے جو افضل پایا جاوے گا [ص 1 کالم 2] داخل ہو سکے گا بشر طیکہ وظیفہ دار ادنیٰ کی عمر سولہ برس سے سوا اور وظیفہ دار اعلیٰ کی عمر بیس برس سے زیادہ نہ ہو جو کہ امتحان میں سب سے افضل ہوگا وہ پوری میعاد میں مقرر ہوگا اور جو اُس سے کم ہوگا کم کم میعاد میں مقرر کیا جاوے گا۔ اس وضع پر کہ آئندہ ہر سال میں خارج اور داخل اوپر کے سلسلے کے موافق ہوا کرے گا لیکن جو کہ کم میعاد میں داخل کیے جاویں گے سُو آئندہ امتحان میں پھر پوری میعاد کے لائق ہوسکیں گے امسال گذرنے کے بعد وظیفہ داران کی معین ہونے کی شرائط جب کہ انتظام قرار واقعی ہووے گا مشتہر کی جاویں گے جو جو طالب علم کہ بہ عمر مناسب اور کچھ علم سے بھی بہرہ یاب ہوں اُن کے فوراً داخل کرنے کا مدرسہ مذکورین کے پرنسپل یعنی صاحبانِ مہتمم کو اختیار ہوگا اور درصورت کہ اُس کی عمر بیس برس سے زیادہ نہ ہو اور کتب مفصلہ ذیل میں امتحان دے سکے یعنی عربی اور فارسی کے درجوں میں ہدایت النحو الف لیلہ یا نفحت الیمن گلستان اور انشاء مادھورام سنسکرت کے درجہ میں لکھ کر (کذا) نہ ہو پدیش تو ایسے طالب علموں کا تین تین روپیہ ماہیانہ واسطے قوت بسری کے ہوگا مگر یہ مشاہرہ ماہ ستمبر اور ماہ اکتوبر کے امتحان تک فقط بحال رہے گا اور یہ بھی شرط ہے کہ مشاہرہ مذکورہ کا مصارف کل زر مرقومہ بالائے تجاویز نہ ہو جو شخص مدرسین داخل ہونے کا اُمیدوار ہو، آگرہ کے مدرسہ میں ڈلٹن صاحب پرنسپل اور دہلی کے مدرسہ میں بوٹروس صاحب پرنسپل کی خدمت میں اپنی اپنی درخواست گذرانے ماہ ستمبر اور ماہ اکتوبر آئندہ میں وظیفہ داروں کا امتحان جو ہوگا اُس کی کیفیت تفصیل ذیل سے واضح ہوگی۔ امیدوارانِ وظیفہ عربی اور فارسی کے امتحان کے لیے عربی صرف ونحو عروض نفحت الیمن تاریخ تیموری مقامات حریری فارسی انشاء ابوالفضل انوار سہیلی سکندر نامہ فارسی یا اردو کا ترجمہ عربی میں اور عربی کا ترجمہ فارسی یا اردو میں عربی اور فارسی کی نظم ونثر میں طبع زاد مضمون تحریر کرے کسی علم کے اصول کو بیان کرے امیدوارانِ وظیفہ سنسکرت کے امتحان کے لیے بیان کریں مہابہات رگھوبنش ماگھکار ہندی یا اردو کا ترجمہ سنسکرت میں اور سنسکرت کا ترجمہ ہندی یا اردو میں سنسکرت کی نظم ونثر میں طبع زاد مضمون تحریر کر کے کسی علم کے اصول کو بیان کرے۔ جیمس طامس آگرہ اور دہلی کے مدرسوں کا منتظم مقام آگرہ 8/ اپریل 1841۔

سرکیولر آرڈر نظامت عدالت کا

ممالکِ مغربی کے صاحبانِ سیشن جج اور مجسٹریٹ کے لیے

1۔ بالفعل اُن مقدمان میں جو سرکیولر آرڈرس مورخہ 7/ مئی 1824 کی رو سے صاحبانِ نظامت عدالت کے آگے

درپیش ہوئے اکثر نقص واقع ہوتے ہیں اس جہت سے کہ اُن میں لوٹنے کی نیت سے دھتورا دینے کا دعویٰ مندرج ہے لیکن مخصوص زہر کا نام مندرج نہیں۔ 2۔ چونکہ دعویٰ مذکور میں ایسی [ص 2 کالم 1] عبارت تحریر کرنی موجب اعتراض کا ہوتا ہے لہٰذا صاحبانِ عدالت کی مرضی ہے کہ آئندہ سے مقدماتِ مذکورہ بالا کے دعوے صرف اس طور پر تحریر کیے جاویں یعنی زہر یا زہر آلودہ بوٹی دینا یا کوئی نشہ کھلانا جیسا کہ سرکیولر آرڈرس مورخہ 7 رمئی 1824 یا سرکولر آرڈرس مورخہ 18 ستمبر گذشتہ کی رو سے جو 11 رتاریخ ماہ نومبر 1840 کے گزٹ میں مشتہر ہوا سروکار رکھتے ہوں اور کہ دھتورا خواہ کوئی اور چیز کھلائی جاوے ثبوت دعوئ میں بطور دلیل کے مندرج ہوگی۔ موزلی اسمتھ ایکٹنگ رجسٹر مقامِ الہ آباد 24 مارچ 1841۔

اشتہار

سرکار کمپنی بہادر نے شہر بنارس میں دو مدرسہ مقرر کیے ہیں جن میں علم انگریزی اور ہندی اور اردو تعلیم کیا جاوے گا اس نئے خاص و عام کی اطلاع کے واسطے نیچے کے لکھے ہوئے قاعدے درباب داخل ہونے طلبہ کے مذکور کئے جاتے ہیں قاعدہ چھوٹے مدرسہ کے جو لوگ کہ درخواست واسطے داخل ہونے کے اس مدرسہ میں رکھتے ہیں۔ سن اُس کا سات آٹھ برس سے زیادہ نہ ہو۔ الّا اگر ان کو کچھ علیت انگریزی ہندی اور اردو کی ہوگی تو اُن کا امتحان لے کر جس درجہ کے لایق ہوں گے داخل کیے جائیں گے۔ قاعدے بڑے مدرسہ کے جو طالب عالم چھوٹے مدرسہ کے بعد امتحان کے لایق ہوں گے وہ بڑے مکتب میں داخل کئے جاویں گے اور جن لڑکوں کی عمر زیادہ ہوگی اور لایق داخل ہونے چھوٹے مدرسہ کے نہ ہوں گے وہ بھی بڑے مدرسہ میں داخل ہوں گے اس شرط پر کہ اُن کا سنِ بارہ برس سے پندرہ برس تک ہو اور امتحان میں انگریزی ہندی اور اردو کے لایق نکلیں لڑکے داخل کئے جائیں گے درجات مختلفہ میں دونو مدرسوں کے باعتبار سن کے جیسا ذیل میں مندرج ہے بڑا مدرسہ چوتھی درجہ میں بارہ برس کا تیسرے میں 13 برس کا دوسرے میں 14 برس کا پہلے میں 15 برس کا چھوٹا مدرسہ چوتھے میں آٹھ برس کا تیسرے میں 9 برس کا دوسرے میں 10 برس کا پہلے میں 11 برس کا۔ تفصیل مشاہرہ لڑکوں کی جو بطور انعام کے اُن کو دیا جائے گا۔ چھوٹے مدرسہ میں فقط ایک لڑکے کو جو سب سے پڑھنے میں ہوشیار ہوگا آٹھ روپیہ کا مشاہرہ دیا جاوے گا اور بڑے مدرسہ میں چودہ لڑکوں کو مشاہرہ اس تفصیل کے ساتھ کہ چھ لڑکوں کو آٹھ آٹھ روپیہ کا اور چار کو تیس تیس روپیہ کا اور چار کو چالیس چالیس روپیہ کا دیا جاوے گا جو لڑکے علم زیادہ تحصیل کر کے امتحان میں کامل نکلیں گے اُن کو یہ ماہیانہ انعام دیا جاوے گا جو لوگ اپنے لڑکوں کو مدرسوں میں داخل کیا چاہیں اُن کو لازم ہے کہ پہلے صاحب سکرتر لوکل کمیٹی ایجوکیشن کے یا میر مدرس بڑے مکتب کے پاس درخواست گذرانیں اور وہ لوگ اُنھیں اطلاع دیں گے کہ فلانے روز اپنے لڑکے سمیت حاضر ہو کر اپنے لڑکوں کو داخل کریں بے مقدوروں کے لڑکے بلا ادائے تنخواہ کے

تربیت پاویں گے جو لوگ کہ اہل مقدور ہیں اُن کو چار آنہ سے پانچ روپیہ مہینے تک بموجب تفصیل ذیل کے دینا ہوگا جس کو پچاس روپیہ تک کی آمدنی ہو اس کو ہر مہینے میں چار آنہ، پچاس سے سو تک والے کو آٹھ آنہ سو سے دو سو تک والے کو ایک روپیہ دو سو سے تین سو تک والے کو دو روپیہ تین سو سے چار سو تک والے کو تین روپیہ چار سو سے پانچ سو تک [ص 2 کالم 2] والے کو چار روپیہ اور اس سے زیادہ جہاں تک ہوں پانچ روپیہ جو لوگ کہ اہلِ مقدور ہوں اُنھیں کتاب وغیرہ کے قیمت دینی ہوگی اور سب لڑکوں کو ہر ایک مکتب میں داخل ہونے کے لیے ضامن دینا پڑے گا تا کہ کتابیں مدرسہ کی ضایع اور خراب نہ ہوویں اور وہ لوگ یہ بھی اقرار کریں کہ آٹھ برس تک مدرسہ میں پڑھا کریں گے۔ جو لڑکے کہ بداطوار یا کاہل یا غیر حاضر بے اجازت مدرس کے ہوں گے مدرسہ سے نکال دئے جاویں گے۔ جو لڑکے چھوٹے اور بڑے مدرسہ میں پڑھ کے کامل ہوں گے اُن کو مدرسہ چھوڑنے کے وقت ایک چٹھی فضیلت کی عنایت ہوگی جتنے مدرسہ غازی پور، الہ آباد، ساگر، جبل پور، اعظم گڑھ اور جونپور کے ہیں وہ سب مفصل مدرسے سمجھیں جائیں گے اور بنارس کا بڑا مدرسہ صدر کہلائے گا اور ہر ایک مفصل مدرسہ میں ایک شاگرد کو آٹھ روپیہ مہینہ دیا جاوے گا۔

جلال آباد

وہاں کے چٹھیوں مورخہ ۷ تاریخ ماہِ حال سے واضح ہے کہ 31 / تاریخ ماہ گذشتہ کو جنرل الفنسٹن صاحب مقامِ مذکور میں پہنچے اور کرنیل اولیور صاحب معہ کاروانِ انگریزی کے باامن وامان 4 / تاریخ ماہ حال کو داخل جلال آباد ہوئے رجمنٹ 54 پیادگانِ ہندوستانی کے اور سکواڈرن سواروں لایٹ کیولری کا 8 / تاریخ مقام گندمک کو بھیجا جاوے گا اور تاصدورِ حکم ثانی وہیں رہے گا اور کرنیل اولیور صاحب مع پانچویں رجمنٹ پیادگانِ ہندوستانی کے 9 / تاریخ کابل کو روانہ ہوں گے اور سر ولیم مکناٹن صاحب معہ شاہِ جم جاہ شاہ شجاع الملک اور برگیڈیر شلٹن صاحب کے 16 / تاریخ طرف کابل کی کوچ کریں گے رجمنٹ 27 بسرکردگی کرنیل پامر صاحب کے 16 / تاریخ غزنین کو روانہ ہوگی اور اغلب ہے کہ وہاں سے آگے کو بھیجی جاوے گی اس ضلع میں صرف رجمنٹ قومِ جزیلچی کی اور سو سوار رکھے جاویں گے کیونکہ رجمنٹ مذکورہ پر بباعث ظاہر ہونے اُن کی بہادری کے جنگ سنگونیل میں بہت اعتماد ہے اس لڑائی میں اُن کے دس آدمی مارے گئے تھے اور بارہ زخمی ہوئے تھے۔

کوئٹہ

خطوط مورخہ دوسری تاریخ ماہِ حال سے واضح ہے کہ مسٹر روس بل صاحب کا کیمپ 28 / تاریخ ماہِ گذشتہ کو یہاں پہنچا اور جنرل بروکس صاحب نے 2 / تاریخ اپریل کو معہ رجمنٹ 40 ملکہ اور رجمنٹ 21 پیادگانِ ہندوستانی اور چوتھے ٹروپ سوارانِ توپخانہ اسپی کے یہاں سے کوچ کیا برگیڈیر ویلینٹ صاحب بھی یہاں ہیں اور برگیڈیر انگلینڈ

صاحب کے آنے کی چوتھی تاریخ ماہِ حال کو خبر تھی ان صاحب کے ساتھ ونگ رجمنٹ 41 کا اور باقی سپاہ ہندوستانی اور توپخانہ آوے گا۔ جنرل بروکس صاحب کا کمپو قریب درہ بی نانی کے درہ بلند میں لُٹ گیا لیکن بہت سامال بھیڑیں اور بیل پھر ہاتھ آ گئے صرف قریب سو بھیڑوں اور ستر بیلوں کے چوری گئے خبر تھی کہ حضرت شاہ شجاع الملک کی پہلی رجمنٹ پیادگانِ ہندوستانی کی قلات غلجی کو جاوے گی لفٹنٹ برنس صاحب اسسٹنٹ میجر بانس مسن صاحب کے کئے گئے کیونکہ رہنا ایک پولیٹی کل افسر کا غزنین میں بالکل بے ضرورت خیال کیا گیا ہے۔ خبر تھی کہ کرنیل سیٹسی صاحب مع [ص 3 کالم 1] خانِ قلات کے 29 رتاریخ ماہِ گذشتہ کو قلات میں داخل ہوں گے اور صاحبِ موصوف بموجب درخواست خاں موصوف کے پولیٹی کل ایجنٹ قلات کے ہوں گے۔

پنجاب

امورات پنجاب بدستور ہیں سپاہ ویسی ہی سرکش اور نافرمان بردار معلوم ہوتی ہے افواہ تھی مہاراجہ شیر سنگھ بہادر نے مسٹر کلارک صاحب کے پاس پیغام بھیجا ہے کہ سرحدِ مہاراجہ میں سے سپاہِ انگریزی بہت جمع ہو کر نہ جایا کرے مگر تھوڑی تھوڑی سپاہ کو اجازت گذر جانے کی ہے بشرطیکہ فوج پنجاب بھی اُس کے ہمراہ جاوے اب ایسا دریافت ہوتا ہے کہ مونسیر منٹن صاحب جس کا ذکر مارے جانے کا سکھوں کے ہاتھ سے درج اخبار ہوا تھا وہ زندہ ہیں اور اُس نے ملک منڈی سے طرف لاہور کی مراجعت کی ہے جنرل کورٹ صاحب رخصت حاصل کر کے فیروز پور میں آئے ہیں ان صاحب نے اپنی روانگی سے پہلے اپنے قبائل وعشائر کو مقام مذکور میں بھیج دیا تھا عرضی نور محمد کی متضمن طلب سپاہ کے واسطے فتح کرنے دو قلعوں ستدان کے آئے تھے سو سرکار مہاراجہ سے حکم ہوا کہ فوراً سپاہ واسطے اُس کی مدد کو بھیجی جاوے کپتان میکیسن نے سردار سنگو خیل سے دس آدمی بطریق اولیٰ کے لئے تا کہ آئندہ کو راہِ راست متابعت سے انحراف نہ کرے اور چھ ہزار روپیہ نقد واسطے عوض نقصان اسباب سوداگروں کے لیا جو اسباب کہ انہوں نے لوٹ لیا تھا فقیر عزیز الدین کو متوسلانِ والی لاہور میں سے ہیں دربار میں ایک سردار کے پاس بھیجے تھے اتفاقاً تلوار سردارِ مذکور کی کچھ تھوڑی میان سے نکلی ہوئی تھی جب کہ فقیر مسطور اُٹھے تو اُس تلوار سے اُن کی ٹانگ میں زخم کاری پہنچا۔

پشاور

ایک چٹھی جلال آباد مورخہ 8 رتاریخ ماہِ حال سے معلوم ہوا کہ جلال آباد میں ایک پیغام جنرل اویطویلہ اور مسٹر کلارک صاحب کی طرف سے درباب شورش سرکشوں کے نواح پشاور میں پہنچا اور وہاں ایک کونسل جنگی واسطے صلاح کے جمع ہوئی اور کرنیل شلٹن صاحب کو حکم ٹھہر جانے کا ہوا اگرچہ کارواں آگے کے روانہ ہو گیا تمام پنجاب میں برملا لوگوں نے سر اُٹھایا ہے اور خبر ہے کہ جس وقت جنرل اویطویلہ صاحب مدد طلب کریں گے فوراً بھیجی

جاوے گی اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ تا پہنچنے سپاہ انگریزی کے جنرل موصوف اپنے قلعہ کو سرکشوں کے ہاتھ سے بچاتے رہیں گے کپتان فورڈ صاحب بہ باعث عارضہ جسمانی کے مرگئے اُن کا مارا جانا سکھوں کے ہاتھ سے غلط معلوم ہوتا ہے۔ میر عالم خان ہمراہ امیر خان کے باجور میں ہے مردمانِ بائی زی اور اکمان خیل اور خالا خان حاکم کو شتہ وغیرہ تو آپس میں اتفاق رکھتے مگر غفا خان وغیرہ اور گل محمد خان اور عبداللہ خان میں موافقت نہیں ہے کاروانِ انگریزی جو کہ ماہِ فروری میں طرف افغانستان کی روانہ ہوا تھا اُس نے بخیر وخوبی درہ سے عبور کیا۔

کیتھل

دریافت ہوتا ہے کہ مہاراجہ والیٔ کیتھل نے سردارِ جمھور کے بیٹے کو گود لیا تا کہ اُن کے پیچھے وارث ریاست کا ہووے کہتے ہیں کہ اس بات سے راجگانِ [ص 3 کالم 2] ذیشان پٹیالہ نابھہ اور جیند کے بہت ناراض ہوئے ہیں کیونکہ اُن کے نزدیک راجہ موصوف کو لڑکا گود لینا ارنولی خاندان میں سے مناسب تھا کہ وہ لوگ راجہ کے لواحقوں میں سے ہیں اور خون دونوں کا ملا ہوا ہے۔

ناگپور

زبدۃ الاخبار سے واضح ہوتا ہے کہ وہاں کے صاحب رزیڈنٹ نے ایک روز مہاراجہ سے تمام حقیقت بدانتظامی اور بدمعاملگی بعضے عملگانِ ریاست کے بیان کی صاحب ممدوح کے کہنے سے مہاراجہ بہادر معاملات ریاست میں کارپردازانِ ریاست پر اعتماد نہ رکھ کے بذاتِ خود متوجہ ہوئے اور تھوڑے دنوں میں غبن اور خیانت سے بعضے کارپردازوں کے واقف ہو کر اکثروں کو شہر سے خارج اور بعضوں کو مقید کیا۔

ہیضہ وبائی

اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ ان دنوں بعضے شہروں میں یورپ کے ہنگامہ ہیضہ وبائی کا بہت گرم ہے ہر روز سینکڑوں آدمی مرجاتے ہیں ڈاکٹرانِ انگریزی نے ایک روز ایک محفل میں جمع ہو کر واسطے علاج اس مرض کے فکر کی سب کی عقل میں عرق افیون اور عرق نوسادر کا اور ٹھنڈا پانی واسطے دفع کرنے اُس مرض کے مفید معلوم ہوا جب تجربہ کیا تو اس میں نفع صریح دیکھا سوا دویہ مرقومہ چالیس چالیس قطرہ سے پانچ پانچ قطرہ تک بموجب تعداد عمر مریض کے تجویز کیا اور بہت آدمیوں کو اس نسخہ سے صحت ہوئی۔

اخبارات مقامات مختلفہ

اخبار موسومہ انگلش مین سے واضح ہے کہ بالفعل ارادہ گورنمنٹ کا واسطے بھیجنے نئی سپاہ کے ملک چین میں نہیں ہے

چھٹی رجمنٹ سواروں کو حکم ہے کہ سلطان پور سے بریلی کو جاوے بفور بہم ہو جانے بار برداری کے کلکتہ کے اخبار سے ظاہر ہے کہ تین دن کے عرصہ میں پچھتر آدمی ہیضہ وبائی سے مرگئے اور یہ وبا نیچے کے اضلاع اور پرگنات میں بھی بڑھتی آتی ہے۔ سندھ کے اخبارات سے واضح ہے کہ 12 / تاریخ مارچ کو لفٹنٹ ونگ سولہویں رجمنٹ پیادگانِ ہندوستانی کا اور دوسری رجمنٹ گرینڈ یرس کی درہ کو جاتی تھیں اور چالیسویں رجمنٹ 16 / تاریخ مقام کچک سے دادر کو گئی اور سپاہ جنرل بروکس صاحب کی کئی حصہ ہو کر طرف کوئٹہ کے گئی درّہ شال اور قلات کی راہ سے ان صاحبوں کی حکومت سندھ سے پرے تک ہے اور مقام کوئٹہ اور مستونگ اور قلات اُن کے حدِ حکومت میں ان مقاموں میں سپاہِ بمبئی تعین کی جاوے گی۔

یہ امید ہے کہ جنرل ویلنیٹ صاحب کا برگٹ بھی فوراً قندھار کو روانہ ہوگا اور اُس سپاہ کے شامل ہوگا جو کہ واسطے مہم ہرات کے تجویز کی گئی ہے۔ قوم کامک بھوکی مرتی ہے اور نہوں نے غارتگری اختیار کی ہے۔ شکار پور سے مقامِ بھاگ تک ایک لین بنگلوں کی تیار کی گئی ہے اور اُس سے بہت آرام مسافروں کو ہوگیا ہے۔

اہل ہرات نے غوریان سپرد ایرانیوں کے کردیا صاحب اخبار ہرکارہ [ص 4 کالم 1] کہ جنرل (کذا) صاحب بجائے سرولیم مکناٹن صاحب کے کابل میں مقرر کیے جاویں گے کرنیل ٹیپ صاحب نے عہدہ پولیٹی کل اجنسی سپاٹو سے استعفیٰ دیا اور بجائے اُن کی آنریبل مسٹر ارکس صاحب سول سروس مقرر ہوں گے۔ نواب صاحب والیِ رام پور نے ڈھائی ہزار روپیہ سالیانہ اپنی طرف سے واسطے اسکول بریلی کے اور اسی قدر واسطے دارالشفاء مقام مذکور کے کاغذ چندہ میں لکھ دیا۔ قرب وجوار میں گیاجی کے سوائے ہیضہ وبائی کے مرض چیچک کا بھی بہت زور شور ہے ان دونو امراض سے قریب سو سو آدمی کے ہر روز مرتے ہیں۔

چین

اخبار موسومہ انگلش مین سے واضح ہے کہ اموراتِ چین بہت خراب حالت میں ہیں چنانچہ سپاہ انگریزی نے جزیرہ چوزان کو پیشتر پہنچنے کپتان الیٹ صاحب کے ہی خالی کردیا اور اہل چین نے یہ شرط کرلی کہ کپتان ایسٹر وتھر صاحب وغیرہ قیدیوں انگریزی کو ہم اُس وقت رہائی دیں گے جب کہ سپاہِ انگریزی جہاز پر سوار ہو جاوے گی۔ سُو اس طرح جزیرہ ہونگ کونگ اور جزیرہ چوزان دونوں قبضۂ انگریزی میں سے نکل گئے۔

خط در بابِ قلعہ مبارک

صاحب مہتمم دہلی اردو اخبار سلمہٗ

پرچہ گذشتہ میں حال اہلکارانِ قلعہ مبارک کا کچھ مجمل میں نے تمہارے چھاپہ خانہ میں بھیجا تھا اور وعدہ کیا تھا تفصیل

کادہ یہ ہے اکثر اہلکارانِ حال نے عجب طرح کے ظلم کرر کھے ہیں نہیں معلوم صبح وشام ان کے ہاتھوں کیا ظہور میں آوے ملازموں کی تنخواہ کا کچھ ٹھکانا نہیں باوجود یکہ فردِ کمی تنخواہ حضور نے نامنظور کئے تھے ابتدا میں بھی سُنا گیا تھا اب نہیں معلوم سچ ہے یا جھوٹ لیکن اس پر یہ نوبت ہے کہ دس روپیہ سینکڑا سب سے کاٹا جاتا ہے ہرچند نام کو تو سب کے واسطے یہ بات ہے لیکن یہ غلط ہے جو کہ حضور رس ہیں وہ تو پوری تنخواہ لے جاتے ہیں اور سوائے اُن کے جو غریب بے وسیلہ ہیں اگرچہ محتاج یا صدہا سال کے قدیمی نوکر ہیں وہ خراب ہیں پریشان ہیں اول تو تین تین مہینے چار چار مہینے تنخواہ کے چڑھ گئے ہیں کچھ ملتا ہے کچھ نہیں۔ کسی کو ملتا ہے تو کٹتا ہے بہرکیف خصوص بیوہ محتاجوں کا گلا زیادہ کٹتا ہے لوگ بہت پریشان ہیں یہ تو حال تقسیم کا ہے تنخواہ کے اور اگر کسی ایک شخص میں کچھ تنازع ہووے اپنے اقربا سے پھر تو چند مہینے کی تنخواہ مال دوستوں کا ہے وہ تو گویا ان کے جیب خاص میں آگئی دو چار بلکہ دس پانچ مہینے کو صاحبِ تنخواہ رو بیٹھا اور جو ڈیب یاروں کا بنا تو تمام عمر کو قتل کیا چند اشخاص اس طرح کے جمع ہوئے ہیں کہ نہ جس کے باپ نے کوئی کار عہدہ سلطانی کیا ہوا ہے جس سے انتظام جانیں۔ نہ ان کے دادا نے وہ اختیار اموراتِ سلطنت میں رکھتے ہیں پھر یہ حال نہ ہووے تو کیا ہووے۔ ایک شخص ہیں حافظ بقول شخصے نام محمد فاضل ایک لڑکا ملا کا ملازادہ پہلا اُس کی خو مکتب کی کہ لڑکوں سے مکتب کے چنے بٹالے وے اور تحصیلِ املاک تیول کے [ص 4 کالم 2] داروغہ ہیں میں تعجب میں ہوں کہ غریب غربا ساکنینِ مکانات تیول کا کیا حال ہوگا جبکہ بعضے رعایائے سرکار جو قرب وجوار اُن مکانات کے رہتے ہیں اُن کا ناک میں دم ہے کوئی غریب اپنا مکان کسی ضرورت سے بیچنا چاہے تو یہ اُس سے طمع کرنے کو موجود اگر اُس نے کچھ دے دیا تو خیر نہیں بنام تیول شاہی کے نالش کو عدالت میں موجود جب ظلم رانی کا یہ حال ہے تو دیانت کا کیا حال کہا چاہیے اپنے تعلقہ تیول میں جس کسی نے کچھ دے دیا اُسے معافی یا خارج از تیول بتلا دیا۔ ایک عورت ہے بیوہ اُس کے دو بیٹے ایک بیٹی، محنت مزدوری کر کے اپنی اوقات بہت دقت سے بسر کرتے ہیں۔ نوبت افلاس یہاں تک پہنچی کہ اپنے مکان مملوکہ موروثی کو بیچ ڈالا اُس پر کیا ظلم رانی کی ہے کہ اُس کا حال دیکھ کر دل کٹتا ہے ایک..... ہے پیش دست ان حافظ صاحب کا یا بسبب اس کے کہ یہ بہت لایق ہیں یا یہ ان کی سازش سے اُس بیوہ سے طامع ہوا چون وہ خود محتاج ہے اور اپنی مملوکہ پر اختیار رکھتی ہے ناحق کیوں کچھ دیتی اُس نے کچھ نہ دیا تب باہتمام تیول نالش عدالت میں کرنی چاہی حال آنکہ وہ مکان تیول سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا اور کچھ عجب نہیں کہ اپنے کرایہ دار نوکر گواہ بنا کر گذران دے اور وہ غریب اس طرح کی محتاج ہے کہ اُسے جوابدہی کی زیر باری بھی موت سے بدتر ہے حضورِ والا تک پہنچ نہیں کہ وہاں یہ حال عرض معروض کرے لیکن اس میں شک نہیں کہ اگر حضورِ والا کے کان تک ذرہ بھی یہ بات پہنچے تو وہاں سے ان حضرات کو تاکید وتشدد اور ممانعت ہووے۔ اس واسطے کہ حضورِ والا بہت رحم دل سُنے جاتے ہیں اور علاوہ اس کے بہت اسی طرح کے امور ہیں انشاء اللہ پرچہ آئندہ کے واسطے لکھ بھیجوں گا۔ الراقم محمد

پنجاب

پیش از چھپنے اخبار کے ایک اخبار تازہ سے یہ حال معلوم ہوا سو واسطے ملاحظہ ناظرین اخبار کے مندرج ہوتا ہے کہ سپاہِ لاہور ویسی ہی سرکش ہے اور بدستور سابق اُن سے کشت وخون صادر ہوتا ہے مہاراجہ شیر سنگھ قلعہ میں امرت سر کے آن بیٹھے ہیں اور انتظام اموراتِ لاہور کو صرف مرضیِ خدا پر چھوڑا ہے جنرل اویطویلہ صاحب اکثر قاتلوں کو افسران مقتول کے پھانسی دیتے ہیں مگر آپ بھی خوف پھانسی پانے کا رکھتے ہیں چنانچہ ارادہ رکھتے ہیں کہ چند آدمیوں کو ہمراہ لے کر کابل کو جاویں۔

حضورِ والا

21/تاریخ ماہ حال کو مرزا شاہ رُخ بہادر نے اُس طرف دریائے جمن کے خیمۂ دولت نصب کروایا 22/تاریخ حضورِ انور کے تمام سرداروں نے بموجب حکم حضور کے اُن کا استقبال کیا اور ہمراہ مرشد زادہ ممدوح کے قلعہ میں آئے حضورِ انور نے 17 شلک سلامی کے فیر کروائیں اور خلعت مع شیر و شمشیر دیا۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 219 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

2/مئی 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

اشتہار

مدرسہ انگریزی دہلی میں تین مدرس واسطے تعلیم زبانِ اردو کے مطلوب ہیں تنخواہ اول کی ساٹھ روپیہ دوسرے کی چالیس روپیہ اور تیسرے کی تیس روپیہ ہوگی واسطے اِن عہدوں کے زبانِ فارسی اور قواعدِ زبانِ اردو کے بخوبی ماہر ہونا چاہیے اور اگر زبانِ انگریزی کی بھی کچھ لیاقت ہے تو اور بھی مناسب ہے۔ امتحان واسطے ان کے تقرر کے 17 ماہ مئی کو لیا جائے گا۔

المرقوم 28۔اپریل 1841

احکام

ہنری بنگ ہیرنگٹن صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر گوڑ گانوہ کے ہوئے لیکن تا صدورِ حکم ثانی جونپور کے صاحب جج کا کام کرتے رہیں گے۔ ایڈورڈ مورلینڈ صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر آگرہ کے ہوئے۔ عہدہ ہائے مذکورہ بالا کا تقرر پہلی تاریخ ماہِ حال سے شروع ہوگا۔ کپتان اے سی رینی صاحب ساتو کے اسسٹنٹ پولیٹی کل ایجنٹ نے بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے رخصت ایک مہینے کی پائی۔ جس دن سے اے راس صاحب کو کاروبار اپنا سپرد کریں گے اُس دن سے رخصت صاحب موصوف کی محسوب ہوگی۔ ولیم ہارڈنگ ٹیلر صاحب متھرا کے مجسٹریٹ اور کلکٹر صاحب نے ماہِ حال کی بیسویں تاریخ سے دو مہینے کی رخصت پائی اور چارلس والٹر کنلوک صاحب تا صدورِ حکم ثانی تا ایامِ غیر حاضری صاحب موصوف کے کام کلکٹری اور مجسٹریٹی متھرا کا کریں گے۔ مسٹر جان شورڈ مرگ صاحب غازی پور کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور کلکٹر بطور قائم مقام ہوئے پی سی اینڈرسن صاحب رجمنٹ 64 ہندوستانی کپتان قلعدار دہلی نے پہلی تاریخ ماہِ حال سے استعفیٰ دیا اور کپتان انجلو صاحب مقرر ہوئے۔

سرکیولر آڈرس

ممالکِ مغربی کے صدر دیوانی عدالت کا واسطے ممالکِ مذکورہ کے حاکمانِ دیوان کے لیے:

1۔ ممالکِ بنگال کی گورنمنٹ نے اُن مقدمات کے بابت جو ایک برس سے زیادہ دائر ہوتے ہیں اپنی تجویز فرمائی یعنی مقدماتِ مذکورہ کا بہت کم ہونا چاہیے اور جو دائر ہوں تو اُن میں دیر ہونے کی وجہ کو صاف تصریح کرنا مناسب ہے اور کہ اس رواج کو جس سے مقدمات کہنہ کو جن کی تجویز مشکل اور دیر طلب ہوتی ہے نئے مقدمات فیصلہ کرنے کے لیے جن کی تجویز بہ آسانی ہو سکتی ہے ملتوی رکھتے ہیں۔ ناجائز کرنا اور کہ جو جو احکام صاحبانِ عدالتِ موصوفہ اپنی تحتِ حکومت عدالتوں کو ارسال فرماتے ہیں اُن کے خصوصاً اِس امر میں اطاعت کرنا لازم ہے۔ اسی واسطے بالفعل کلکتہ کے صاحبان صدر دیوانی عدالت نے اپنی تحت حکومت کے صاحبانِ عدالت کے اطلاع کے لیے تجویزِ مذکورہ مشتہر کی ہے۔

[س 1 کالم 2]

2۔ صاحبانِ عدالتِ موصوفہ فرماتے ہیں کہ جو جو وجوہِ مقدمات مرقومہ بالا کے فیصلہ کرنے میں تعرض رکھتے ہیں۔ اُن کی تصریح قابل اطمینان کے نہیں اور صاحبانِ موصوف کی رائے یہ ہے کہ ایسے مقدمہ بہت کم ہونے چاہئیں جو کہ صاحبانِ جج اور صدرِ اعلیٰ کی عدالتوں میں فیصلہ ہونے کے واسطے آٹھ یا دس مہینے زیادہ دائر رہیں اور کہ جو صدر امین اور منصفوں کی عدالتوں میں دائر ہوتے ہیں سو کسی طرح چھ مہینے سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔

3۔ فی الحقیقت اُن مقدمات میں سے بعض ایسے ہیں جو کہ بڑی عدالت سے چھوٹی عدالت میں واپس کیے گئے ہیں اور پھر اُس میں اپنے رجوع لانے کے نمبر اور سال کے بموجب داخلِ دفتر ہوئے ہیں۔ ہر آئینہ تجویز مذکورہ اُس سے کچھ سروکار نہیں مگر جو جو مقدمات سالہائے گذشتہ کے لاریب و بلاقریب ہوں اُن کے بابت صاحبانِ عدالت الہ آباد اور پریسی ڈنسی کے عدالت کے صاحبوں کی رائے بالکل مطابق ہو۔

4۔ خصوصاً ایک بڑا نقص ہو جس کی اصلاح کرنے کی صاحبان عدالت کو کمال آرزو ہے یعنی اُن کے تحت حکومت کسی بعضے بعضے عدالتوں میں مقدماتِ مرجوعہ کے انفصال کرنے یا مقدمات کے بابت احکامِ مناسبہ صادر کرنے میں مطلق انتظام نہیں اور اگر ہے تو ناقص ہے اور اس سقم کی اصلاح کرنا صاحبانِ جج کو کمال واجب اور لازم لہٰذا مقدماتِ مرجوعہ کی ماہواری کیفیت کو ملاحظہ کر کے حکم مناسب خواہ تندہی کی تاکید خواہ غفلت کی تعزیز کے واسطے ہو صادر کرنے اور جو کار ناشائستہ ان کی رائے میں ٹھہرے اُس کی رپورٹ صاحبانِ عدالت کی خدمت میں ارسال کرنے سے سقم مذکور کی اصلاح بہ آسانی ہوگی۔

5۔ دستورِ مروجہ حال کی رو سے مقدماتِ دیوانی کی ماہواری کیفیت سے کہنہ نمبری اور مجموعی مقدمات کے انفصال کرنے میں جو توقف واقع ہو اُس کی وجوہات اور جو جو تدبیرات جلد فیصلہ کرنے کے لیے کی گئیں واضح ہوتی ہیں مگر رسالیانہ کی فہرست میں ترقیم کی جاتی ہیں مگر کلکتہ کی عدالت کے تحت حکومت اضلاع میں تصریحاتِ

مذکورہ ہر سہ ماہی پر طلب ہوتی ہے۔

6۔ جن ضلعوں میں کہ کارِ دیوانی کی کثرت ہو اُسے ماہواری کیفیت طلب کرنے میں فی الواقعی عہدہ داروں اور عملہ کو بہت محنت پڑتی ہے اور اگر صاحبانِ جج موکد اور اُن کے تحت حکومت عدالتوں کے اہلکاران مستعد رہیں تو ماہواری کیفیت کا طلب کرنا امرِ فضول ہوگا اور ہر سہ ماہی کیفیت تنبیہ وتحدید کے واسطے کافی ووافی ہوگی۔

7۔ اسی واسطے ماہِ مارچ اور جون ماہِ ستمبر ودسمبر اور سالیانہ کی کیفیتوں کے سوائے صاحبانِ عدالت مقدماتِ نمبری اور مجموعی کے انفصال میں جو توقف واضع ہوتا ہے اُس کی مفصل وجوہات ہر مہینے کی کیفیت ہے تحریر کرنا بشرطیکہ مقدماتِ مذکورہ ایک سال سے زیادہ کے نہ ہوں موقوف کرتے ہیں۔

[ص 2 کالم 1]

اور سالہائے گذشتہ کے مقدمہ بہ حسبِ دستورِ حال اپنی اپنی ماہواری کیفیت کے خانہ میں اپنے اپنے سال کے موافق مندرج ہوں گے اور آخری خانہ میں یہ تصریح کہ کتنے مقدمے اور کون کون سی تاریخ کو واپس ہوئے مگر سہ ماہی اور ششماہی کی کیفیتوں میں توقف ہونے کے موجبات مصرح ہوں گے اور جو جو احکام کہ ہر ایک مقدمہ مذکور کے بابت اجرا ہوئے اور جو جو تدبیرات کہ عمل میں آئیں اُن سب کی تصریح سہ ماہی کیفیت میں مندرج ہوگی۔

8۔ خواہ اس حکم کا بحال وبرقرار رکھنا خواہ دستورِ سابقہ کو پھر مروج کرنا صاحبان جج کی ہوشیاری اور تندہی پر منحصر ہے۔

مقام الہٰ آباد 22 / مارچ 1841 موزلی اسمتھ ایکٹنگ رجسٹرار۔

سرکیولر آرڈرس

صاحبانِ عدالت نے ممالکِ بنگال کے ڈپٹی سکریٹری جوڈیشل ڈیپارٹمنٹ سے ایک فہرست ان مولویوں کی کہ اہلِ شرع کے عہدہ کی لیاقت رکھتے ہیں جو حاصل کے سواب صاحبانِ موصوف اس نیت سے کہ جس وقت عہدہ مذکور کو رکھیں خالی ہو تو امیدوارانِ موصوفہ کی لیاقت کو ذہن میں رکھ کے تجویز مناسبہ عمل میں لاویں۔ فہرست مذکور مشتہر فرماتے ہیں۔

سرکیولر آرڈرس

ممالکِ مذکورہ کے ضلع اور شہر کے صاحبانِ جج کے لیے۔

1۔ گورنمنٹ کی منظوری سے صاحبانِ عدالت اطلاع فرماتے ہیں کہ جو منصف خواہ صدرِ امین خواہ صدرِ اعلیٰ

معطل ہو جاوے وہ اگر اپنے عہدے پر پھر بحال ہوگا تو اُس کے ایامِ تعطیل کی تنخواہ ضبط نہ ہوگی اور اُس کا قائم مقام اگر تمام و کمال اختیار اور اقتدار کے ساتھ اُس کے عہدے پر مقرر ہوگا تو وہ مشاہرہ جو احکامِ مورخہ 29 رجنوری 1833 کی رو سے غیر حاضر عہدہ داروں کے قائم مقام کے واسطے مقرر ہووے گا اور یہ خرچ منجملہ اخراجات سرکاری میں محسوب ہوگا۔

2۔ اگر معطل منصف خواہ صدر امین خواہ صدر اعلیٰ اپنے عہدہ سے معزول ہوگا تو اُس کے قائم مقام کو جس تاریخ سے کہ کام تفویض ہوا عہدہ دارِ معزول کے پوری تنخواہ ملے گی۔

3۔ پس صاحبانِ جج کو لحاظ رکھنا چاہیے کہ صدر امین اعلیٰ وغیرہ کے حق میں جو تحقیقات کہ مناسب جانیں حتی الامکان جلد کریں تا کہ توقف ہونے کے سبب سے سرکار کا کچھ ضرر نہ ہووے۔

5/اپریل 1841 مقام الہٰ آباد

موزلی اسمتھ ایکٹنگ رجسٹرار

قلعہ چر گونگ

اخبارِ آگرہ سے ظاہر ہے کہ 21 تاریخ ماہِ گذشتہ کو قلعہ مذکور الصدر کو سپاہِ انگریزی نے فتح کر لیا مگر ابھی حال مفصل معلوم نہیں ہوا۔ کہتے ہیں کہ فوجِ انگریزی سامنے قلعہ کے گیارہ روز تک پڑی رہی کچھ عجب نہیں کہ سپاہِ انگریزی میں سے بھی بہت نقصان ہوا ہو۔ ٹھاکر اور بڑے بڑے رفیق اُس کے قلعہ میں سے بھاگ گئے [ص 2 کالم 2] اور ہرگز باوجود اس بات کے کہ قلعہ بیچوں بیچ میدان کے تھا فوج کے ہاتھ نہ آیا۔

ہرات

ہفتہِ گذشتہ کے پرچہ بموجب مضمون ایک اخبار کے لکھا گیا تھا کہ اہلِ ہرات نے قلعہ غوریان کو سپرد سپاہِ ایران کے کیا اب یہ حال صحیح واضح ہوتا ہے کہ قلعہ مذکور اگرچہ پیشتر تعلقہ ہرات میں سے تھا لیکن دو برس ہوئے کہ سپاہِ ایران نے اُسے فتح کر لیا تھا۔ سو ان دنوں شاہِ ایران نے قلعہ مذکور کو پھر سپرد اہلِ ہرات کے کر دیا اِس صورت میں بیشک قوت یار محمد وزیر ہرات کی بہت زیادہ ہو جاوے گی۔ قلعہ مذکور ایک بہت مضبوط مقام ہے اور یہ اخیر قلعہ والیِ ہرات کا درمیان سرحد ایران کے ہے۔ شاہ ایران نے اسے موقع کی جگہ سمجھ کے اپنے قبضہ میں اسے رکھا تھا۔ القصہ درباب مہمِ ہرات کے خبریں مختلف سنی جاتی ہیں ایک چٹھی کے مضمون سے تو مال اُٹھ آنے میجر ٹاڈ صاحب کا اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ صاحبِ مذکور نے یار محمد وزیر والیِ ہرات سے کہا کہ بہت مدت سے گورنمنٹ تمہاری مدد زر وغیرہ سے کرتی ہے۔ تمہیں مناسب ہے کہ ساتھ رکھ لینے سپاہِ انگریزی کے قلعہ ہرات میں گورنمنٹ کو حملہ ایرانیوں

کے تردد و تفکر سے نجات دو۔ اس میں تمہارے اور ہمارے دونوں کے ملک کو حملہ روسیوں سے امنیت حاصل رہے گی اور اگر نہیں قبول کرو گے تو آئندہ کو روپیہ وغیرہ سے تمہاری اعانت نہیں کی جاوے گی وزیر مذکور نے پاشا کی طرف سے یہ جواب دیا کہ یہ نہیں ہونے کا اور گورنمنٹ کو ہمارے تئیں مدد دینے میں اختیار ہے چاہے دیوے چاہے نہ دیوے اور میجر مذکور سے کہا کہ تم جلد یہاں سے چلے آؤ اور بعضے یہ لکھتے ہیں کہ وزیر نے میجر موصوف سے درمیان اور گفتگو کے ذکر جلد ختم کرنے تعمیر فصیل قلعہ کا کیا تھا اور کہا تھا کہ بہت سے آدمی تعین کر کے اسے جلد تیار کروادو اور بیچ مقدمہ پچیس ہزار روپیہ ماہیانہ کے بھی کچھ تکرار اور حجت نکالی تھی میجر صاحب نے در جواب کہا کہ مرمتِ فصیل وغیرہ میں کئی لاکھ روپیہ لگے گا اور اگر تم ضمانت اِس بات کی دے دو کہ میں کبھی اس قلعہ کو ایرانیوں کو نہیں دونگا تو البتہ تعمیر اُس کی کی جاوے اور پچیس ہزار روپیہ مہینہ اِس صورت میں دیا جاوے گا کہ فوجِ انگریزی کو قلعہ میں ہرات کے رکھ لیں یہ بات سن کر وزیر بہت خفا ہوا اور میجر موصوف کو کہا کہ تم ابھی اُٹھ جاؤ اور بعد اُٹھ جانے میجر موصوف کے وزیرِ مذکور تیاری سامانِ رسد وغیرہ ضروریات کی کرنے لگا۔ غالب ہے کہ کچھ سپاہ واسطے دیکھنے حال وزیرِ مذکور کے کوئٹہ سے بھیجی جاوے گی۔ اس میں شک نہیں کہ وزیر مذکور قومِ غلجی کو ترغیب سرکشی اور فتنہ انگیزی کی دیتا ہے۔ چنانچہ ایک ونگ کپتان گریفتن صاحب پہلی رجمنٹ شاہ کو فوراً حکم ہوا کہ واسطے سزا دینے سرکشوں کے جاویں سُنا گیا کہ خزانہ قندھار میں چھ ہزار روپیہ کی چوری ہوگئی۔

کابل

صاحب آگرہ اخبار از روئے مضمون ایک چٹھی کے حال وہاں کا اِس طرح لکھتے ہیں کہ شہر میں بہت ظلم ہو رہا ہے وہاں ایک قاضی صاحب ہیں وہ انفصال اُن مقدمات کا[ص 3 کالم 1] جو کہ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں کرتے ہیں اور بہت فائدہ اُٹھاتے ہیں علاوہ اِن قاضی صاحب کے ایک کوتوال ہیں ان صاحب نے چار ہزار روپیہ سالانہ دینا کر کے یہ عہدہ لیا ہے۔ اِن کو اختیار جرمانہ کرنے اور قید کرنے اور روپیہ لے لینے کا ہے اگر دو آدمیوں میں کچھ لڑائی یا جھگڑا فساد آپس میں ہو تو اِن صاحب کو عید ہے یہ دونوں کو گرفتار کر لیتے ہیں اور جب تک وہ روپیہ نہ دیں ہر گز نہیں چھوڑتے۔ علی ہذا القیاس اگر ایک شخص کے مکان پر دعویٰ کرے تو ان کوتوال صاحب سے معاملہ کر کے اپنا مقصد پاتا ہے۔ لیکن یہ صاحب اس مقدمہ کو ملتوی رکھتے ہیں اور اصل مالک سے بھی کچھ معاملہ ٹھہرا لیتے ہیں جب دونوں طرف سے خاطر جمع کر لی تو کہا کہ یہ مقدمہ بالفعل فیصل نہیں ہو سکتا اور اُسے دوسرے سال پر ٹال دیا الغرض آخر کو جس کسی نے زیادہ تر خوش کیا وہ خواہ جھوٹا ہو خواہ سچا اپنے مقدمہ میں فتحیاب ہوا۔ کوئی مرے کوئی جیے لیکن اُن کو اپنے حلوے مانڈے سے کام کوتوالِ سابق جو کہ امیر دوست محمد خان کے عہد میں نوکر تھا اگرچہ تین ہزار روپیہ سالانہ وہ بھی بابت جرمانہ وغیرہ کے جو کہ جمع ہوتا تھا سرکار میں داخل کرتا تھا مگر اُس کو لوگ بخیر یاد کرتے ہیں کیونکہ وہ ظلم

دوست نہ تھا بہر حال یہ نتیجہ معلوم ہوتا ہے چار ہزار روپیہ سالانہ لینے اور اختیارِ دار و گیر دینے کا کوتوال صاحب کو اگر ان دونوں باتوں میں اسے اختیار نہ ہووے تو وہ اتنا ظلم نہ کر سکے اور رعایا بہت امن و امان میں بسر کرے۔ اغلب ہے کہ حال اس ظلم و بدعت کا بیچ سمع مبارکِ سلطانی کے نہیں پہنچا ہوگا نہیں تو کچھ تدارک عمل میں آتا کیونکہ شاہِ ممدوح بہت رحم دل اور رعایا پرور سنے جاتے ہیں۔

جنگ کا جگ

اخبارِ بمبئی اور انگلش مین سے واضح ہے کہ اِس مہم میں سپاہِ ہندوستانی سے بہت کم ہمتی اور نامردگی وقوع میں آئی مگر حالِ مفصل کے لکھنے میں کسی نے جرأت نہیں کی ہے۔ ایک اخبار سے واضح ہے کہ جب سپاہ کو حکم بڑھنے کا طرف قلعہ کے ہوا تو انہوں نے اِرادہ جانے کا نیچے فصیلِ قلعہ کے کیا بلحاظِ اس کے کہ وہ وہاں بندوق کی زد سے محفوظ رہیں اگر چہ اُن کے افسر لوگ بہت جوانمردی سے ترغیب اُن کو آگے بڑھنے کی دیتے رہے لیکن سپاہِ مذکور جگہ سے نہ ہٹی اور یہی بات باعث ہوئی پیادہ ہو جانے سواران توپخانہ اپنی کی۔ صاحب اخبار کی یہ رائے ہے کہ وقوع اس قدر بے ہمتی کا محض مبالغہ معلوم ہوتا ہے اور اگر یہ بات سچ ہے تو بقولِ صاحب اڈیٹر اخبارِ موسومہ انگلش مین کے ان کا موقوف کر دینا مناسب ہے۔

اخبارِ مقاماتِ مختلفہ

ایک جنرل آرڈر ملکہ کے سے معلوم ہوتا ہے کہ میجر جنرل سر آر آر بتھنٹ صاحب بجائے سر ڈبلیو کوٹن صاحب کے مقرر ہوئے۔

اخبار ممبئی سے ظاہر ہے کہ مسٹر راس بل صاحب بہادر نے قوم کا جگ سے درستی معاملہ کرلی اور اُن لوگوں کو اجازت قابض ہو جانے کی اُن کے جاگیرات پر ہوگئی مگر قلعہ اُن کو نہیں دیا گیا [ص 3 کالم 2] انہوں نے بہ قسم اقرار کیے کہ ہم خراجِ سالیانہ بموجب اقرار کے دیا کریں گے۔

ہزاری باغ کے آب و ہوا کی اب تک بہت تعریف سنی جاتی تھی اب وہاں بہت بیماری رہتی ہے چنانچہ رجمنٹ 62 ملکہ معظمہ کی میں سے قریب سو آدمی کے اسپتال میں ہیں۔ مشہور ہے کہ والیِ برہما نے مقامِ رنگون میں ایک بڑی محل سرا بنا کی سو بموجب اُن کے قدیمی رسم و راہ کے والیِ برہما نے چار آدمیوں کو بطور نیاز دیوتا چاروں کونوں میں بنیاد کے زندہ گڑوا دیا اور یہ حال اس طرح ظاہر ہوا کہ شہر میں سے چار آدمی ایک دن گم ہو گئے۔ 17 رتاریخ ماہِ گذشتہ کو دوست محمد خان الہ آباد میں پہنچے اور خبر تھی کہ چند روز میں طرف کلکتہ کے روانہ ہوں گے۔ مسٹر ٹرٹن صاحب اوپر عہدہ رجسٹرار عدالتِ سپریم کورٹ کے مقرر ہوئے آگرہ میں مکان جو تھارام کا جل گیا اور اسباب کئی ہزار روپیہ کا خاکستر ہوا لفٹنٹ ویلیئٹ صاحب چالیسویں رجمنٹ ملکہ کے بجائے کپتان برون

صاحب کے برگٹ میجر پہلے برگٹ پیادہ سپاہِ متعینہ سندھ کے ہوئے اور کپتانِ موصوف ایک اور عہدہ پر مقرر ہوئے۔ جودھ پور میں پھر وہی بے انتظامی سُنی جاتی ہے جیسے کہ سابق سنی جاتی تھی صاحب اخبار ممبئی ایلچ پور کی چٹھی سے لکھتے ہیں کہ کپتان جانس صاحب متعینہ کوہستانِ نواب نظام کے تئیں سردار کھونڈ دھول گھاٹ نے قید کیا۔ حال یہ ہے کہ چونکہ صاحبِ موصوف ایجنٹ بھیل کے تھے سوان کو نواب موصوف نے واسطے تقاضائے قرض اور تحقیقات کرنے دعووں کے سردارِ مذکور کے پاس بھیجا تھا سو سردارِ مذکور نے صاحب مسطور کو بطور یرغمال تا انفصال دعاوی قید رکھا۔ ایک رسالہ سواروں اور ایک ونگ رجمنٹ ہندوستانی کو حکم مستعد رہنے کا ہے کہتے ہیں کہ بہ باعث سختی حکم کے سردارانِ ضلع صاحبِ موصوف سے بہت ناراض ہیں۔ جنرل ونٹورا صاحب بہ سواری کشتی 9/ تاریخ ماہِ گذشتہ کو فیروز پور سے طرف گھاٹ بہاولپور کے گئے اور اُسی روز آگے کو روانہ ہوئے مقام سیالکوٹ میں کہ بہاولپور سے بارہ کوس اس طرف کو واقع ہے قضائے الٰہی سے کشتی میں آگ لگ گئی بہت اسباب کشتی کا جل گیا اور قریب بارہ ہزار روپیہ کے جنرل موصوف کا نقصان ہوا۔

خبر ہے کہ اہالیانِ حرمِ سلطانی اور حضرت شاہ زمان بخیریت تمام نواحِ نامی ردار میں پہنچے اور پندرہویں تاریخ ماہ گذشتہ کو دریائے چناب سے عبور کیا اس قافلہ میں بہر حال امنیت ہے کہتے ہیں کہ عبورِ دریا میں قافلہ مذکور کو بہت تکلیف ہوئی ہوگی کیونکہ ان دنوں دریائے چناب بہت طغیانی پر ہے۔ اخبار سے ظاہر ہے کہ ضلع پورنیہ میں 13/ تاریخ ماہِ گذشتہ کو رات کے وقت قریب آدھ آدھ سیر کے اولے پڑے تمام زمین سفید معلوم ہونے لگی ہزاروں جانور مر گئے کہتے ہیں کہ اگرچہ اُس ضلع میں مینہ اکثر بے وقت برستا ہے مگر کبھی ایسے اولے نہیں پڑے کہ پانچ دن تک پگھلے۔

[ص 4 کالم 1] اودھ

زبدۃ الاخبار سے ظاہر ہے کہ اگر ان دنوں مزاج مبارک فرمانفرمائے اودھ کا مائل بہ صحت واعتدال ہے لیکن بہ باعث ضعف پیری کے دربار میں بہت کم اجلاس فرماتے ہیں تمام مہمات سلطنت کے تجویز شاہزادہ سے سرانجام پاتے ہیں شاہزادہ بیدار بخت کے تئیں مصاحبت عورات کی بہت پسند خاطر ہے کہتے ہیں کہ دو بیگماتیں دائیں اور بائیں طرف شاہزادہ کے بیٹھی رہتی ہیں اور جو کچھ کہ وہ کہتی ہیں وہی سرانجام پاتا ہے اور عورتوں کے وسیلہ سے ان کے وابستہ خدمات بزرگ اور منصبوں عالی پر مقرر ہوتے ہیں صاحب اخبار لکھتے ہیں کہ یہ بات خالی فتنہ ہائے عظیم سے نہیں اور انجام اس کا کچھ خوب نہ ہوگا چنانچہ سلطانِ مرحوم کے وقت میں بھی یہی حال تھا کہ شاہِ مغفور عورات پر اعتماد کلی رکھتے تھے آخر کار وہ خرابی اور برہمی جو کہ اموراتِ سلطنت میں واقع ہوئی وہ سب عالم پر ظاہر ہے اب پھر وہی رسم شروع ہوئی ہے دیکھا چاہیے کہ انجام اس کا کیا ہووے۔ واضح ہوتا ہے کہ کرنیل لو صاحب داخل لکھنؤ ہوئے اور شاہِ اودھ کرنیل مذکور کے دیکھنے سے بہت خوش ہوئے جس وقت کہ رزیڈنٹ موصوف

دولت سرائے سلطانی میں پہنچے شاہِ اودھ نے امیرانِ مامور کو واسطے استقبال کے روانہ کیا۔ ارکانِ دولت بہ موجب حکم کے رزیڈنٹ موصوف کو بہت تعظیم سے لے گئے جب کہ صاحبِ موصوف پیش گاہِ سلطانی میں پہنچے شرائط آداب بجالائے شاہِ والا جاہ دیر تک کچھ احوال ولایتِ انگلستان کا پوچھتے رہے بعد ازاں صاحبِ موصوف رخصت ہوئے۔

صاحب گنج

اخبار سے ظاہر ہے کہ اس قصبہ میں بدمعاشوں نے ایک نیا طرز غارتگری کا نکالا ہے کہ خدا پناہ میں رکھے یعنی بیچارہ مسافر و ناواقف کو کھانے میں زہر دیتے ہیں جب کہ یہ بدحواس اور غافل ہو جاتے ہیں تو ان کا مال بہ فراغتِ تمام لوٹ لیتے ہیں۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ راہ پر کسی درخت کے سایہ میں کہ جہاں کوئی کنواں بھی واقع ہو دکان شیرینی وغیرہ کی کرتے ہیں اور اس میں زہر ملا دیتے ہیں اور چونکہ مسافر ایسی آرام کی جگہ بالضرور ٹھہرتا ہے تو انہیں عید ہوتی ہے لیکن صاحبِ مجسٹریٹ نے انسدادِ رخنہ کا کیا ہے اور کرتے جاتے ہیں۔

لاہور

14 رتاریخ ماہِ گذشتہ کو صبح مہاراجہ صاحب مع بعضے اشخاص کے سوار ہو کر مقام پریٹ پر تشریف لے گئے اور قواعد پلٹن اور توپخانہ کی ملاحظہ کر کے بہ باعث غیر حاضری سپاہیوں کے افسروں پر تاکید کی اور وہاں سے مراجعت کر کے شیش محل میں دربار فرمایا مصاحبین باریاب مجرا ہوئے کپتان منٹن صاحب رجمنٹ ڈریگون آمد منڈی نے بعد نذر دینے ایک گھوڑے اور پانچ سو روپیہ سردارز نے ملازمت حاصل کی۔ بی بی نے صاحب موصوف کی عرض کیا کہ اقبال حضور سے ہم سپاہیوں کے ہاتھ سے سلامت رہے مہاراجہ بہادر نے ایک ہزار روپیہ ڈریگونِ مذکورین کو بابت [ص 4 کالم 2] بجالانے صاحب موصوف کے بہ طریق انعام عنایت کیا اخبارِ مقام ہزارہ کا متضمن سرکشی اور فتنہ انگیزی پائندہ خان دربند والہ کے اُس ضلع میں ملاحظہ ہوا حکم ہوا کہ عنقریب اُس طرف کچھ سپاہ بھیجی جاوے گی از راہِ مہربانی ایک ہزار روپیہ دیوان دینا ناتھ کو مرحمت کیا راجہ ہیرا سنگھ کو ارشاد ہوا کہ بیچ عوض خدمتگاری اور نمک حلالی کے تمہیں جاگیر عنایت ہوگی نواب سرافراز خان منکیرہ والہ نے رخصت چاہی مہاراجہ نے خلعت گیارہ پارچہ کا نوابِ موصوف کو اور خلعت پانچ پانچ پارچہ کا اس کے ہمراہیوں کو مرحمت کر کے رخصت فرمایا پروانہ بنام مہاراجہ سوچیت سنگھ کے صادر ہوا کہ کاردار اور متصدیوں اپنے کے تئیں مع کواغذ آمدنی علاقہ اپنے کے واسطے حساب کے بھیج دو راجہ ہیرا سنگھ کو ارشاد ہوا کہ تم موجودات سواران کرم سنگھ والہ کی لے لو پروانہ بنام اہلکاران نے کانھ سنگھ نکی کے صادر ہوا کہ تمہارے علاقہ میں چار آدمی مارے گئے ہیں چار ہزار روپیہ بابت

جریمانہ کے داخل کرو۔ پروانہ بنام اہلکارانِ راجہ آلو والہ کے صادر ہوا کہ تلاش اسباب ساہوکاروں کی کردو۔

کنٹون

شایقانِ اخبارِ تازہ پر واضح ہو کہ شہر کنٹون متعلقہ چین جس میں ہر طرف کے تجار اور بیوپاری جمع ہو کر خرید و فروخت اسباب کی کرتے تھے اُس کو بھی سپاہِ ظفر پناہ انگریزی نے فتح کیا باوجود یہ کہ قوم چینی اور اہلِ تاتار لاکھوں آدمی تھے مگر سب ایک دفعہ ہی بھاگ گئے اس قلعہ نے اُتنا بھی مقابلہ نہ کیا جتنا کہ چر گونگ کی گڈھی کے لوگوں نے استادگی کی ابھی حال مفصل اس لڑائی کا سُنا نہیں گیا۔ انشاء اللہ بر وقت دریافت ہونے کے حال مفصل لکھا جاوے گا۔

بہاولپور

ان دنوں رئیس بہادر مقام سخرانہ میں ایک قلعہ بہت مضبوط بنواتے ہیں اور اس کی تعمیر میں بہت جلدی کرتے ہیں۔ حاجی خان بڑا بیٹا نواب موصوف کا رخصت لے کر طرف دہداور کے واسطے انتظام اُس ضلع کے گیا تھا مگر بہ حسبِ ضرورت بہ موجب طلب نواب صاحب کے پھر طرف بہاولپور کے مراجعت کی رجمنٹ اور سوار وغیرہ نواب کے جو کہ حدودِ احمد پور میں تھے وہ بھی بموجب طلب نواب صاحب کے بہاولپور میں پہنچے ہیں۔

حضورِ والا

اخبار قلعہ مبارک سے واضح ہوتا ہے کہ ایک لونڈی کی ناک حضورِ والا نے بہ سبب مرتکب ہونے فعل شنیعہ کے کاٹ ڈالی سُو اس باب میں اظہارات محکمہ اجنٹی میں ہوئے ہیں معرکہ عظیم درپیش ہے بہت افسوس ہے کہ کوئی اہلکارِ لایق اس سرکار میں اب نہیں، نہیں تو یہ خرابیاں اور دقتیں جو ایسی عظیم خاندان کے لیے پیش آتی ہیں کبھی نہ پیش آویں اس دفعہ بہ سبب طوالت اس ماجرا کے اور نہ باقی رہنے جگہ کے پرچۂ اخبار میں درج نہیں ہوا انشاء اللہ پرچۂ آئندہ میں درج ہوگا۔

باہتمامِ موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 220 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

9 رمئی 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

احکام

جیمس بُر وسٹر صاحب ایکٹنگ جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر روہتک کے ــ بذریعہ چیٹھی ڈاکٹر صاحب کے غرۂ ماہ دسمبر تک کی رخصت حاصل کی اور صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر بہادر تا صدورِ حکم ثانی بجائے صاحب موصوف کے کام کریں گے محمد لطیف صدر امین گورکھ پور تا ایام غیر حاضری صدرِ امین اعلیٰ جونپور کے کام ایڈیشنل صدر امین اعلیٰ مقامِ مذکور کا کریں گے جے ایچ ڈبلیو رڈ قانون نویں[9] 1833 کے رُو سے ضلع فتحپور کے ڈپٹی کلکٹر ہوئے۔

رِونیو ڈیپارٹمنٹ

1۔ سرکارِ انگریزی کو کمالِ اشتیاق ہے کہ ہندوستان کی پیداواری کی اس وضع پر ترقی اور اصلاح کرنے کہ غیر ملک کی تجارت گاہوں میں ملک ملک کی اجناس پر عند المقابلہ سبقت لے جاوے۔

2۔ اب تک جو روئی کہ امریکا میں پیدا ہوئی اِس ملک کی روئی کی نسبت افضل نکلتی ہے سُو اِس سبب سے ہندوستان کی روئی کم فروخت ہوتی ہے اُس روئی کی تخنگی کا باعث صرف یہی نہیں کہ اُس کی کاشتکاری میں محنت اور مشقت زیادہ لگتی ہے بلکہ اُس کی صفائی اور قابلِ فروخت کے تیار کرنے میں بھی ہندوستانی لوگوں کی نسبت اچھی اچھی تدبیریں کی جاتی ہیں۔

3۔ لہٰذا ہندوستان کی روئی کی کشتکاری اور فروخت کرنے کی تیاری کی ترقی کے باب میں گورنمنٹ نے بہت بہت مصارف اور مشکلات سے امریکہ کے کشتکار کرنے والے چند صاحبوں کو تعین فرما کے کئی کئی مقاموں پر بھیجا ہے تا کہ روئی کے مزرعہ جدیدہ کا بطور تجربہ کے تردد کریں چنانچہ سپریم گورنمنٹ چار[4] صاحبان مزارعان کو کپتان بیلسن صاحب کی تحتِ حکومت کر کے ممالکِ مغربی میں بھیج دیا بالفعل کالپی کے نواح میں جمنا کے کناروں پر یعنی حمیر پور، فتح پور، کانپور اور اٹاوہ کے اضلاع میں صاحبان مذکورہ مزرعہ جدیدہ کے تردد کروانے میں مصروف رہتے ہیں۔

4۔ گورنمنٹ کا قصد ہے کہ ہندوستانی لوگ روئی کی کشتکاری اور تیاری کا طور جو کہ امریکا میں رائج ہے سیکھیں جس سے ہندوستان کا دستور اصلاح پا کر زمینداروں کی پیداواری کی قیمت اور اُس کی خریداری ترقی پذیر ہووے۔

5۔ پس ہر ایک زمیندار اور کاشتکار جو کہ کسی طرح روئی کی کشتکاری سے سروکار رکھتے ہیں۔ آگاہی دی جاتی ہے کہ اپنے مال کی ازدیاد کے واسطے وہ طریق جو سرکار کمپنی نے ایجاد کیا ہے اختیار کریں چنانچہ کپتان بیلسن صاحب کو اطلاع دی گئی کہ جو لوگ اِس امر کی تعلیم کے واسطے آپ کے پاس آویں اُن کی خاطرداری کر کے اِس نئے طور کے سکھانے میں اُن کی دستگیری کرتے رہیں اور جہاں جہاں کہ امریکہ اور ہندوستان کی کشتکاری کے رواج میں کچھ تفاوت واقع ہو تو اس کی وجوہات بتادیں اس لیے سب کشتکار کرنے والوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ اگر کسی کی مرضی ہو تو مزرعہ جدیدہ کی تعلیم کے واسطے بذات خود آویں یا[ص 1 کالم 2] اپنے کارندوں کو ارسال کریں اور کپتانِ موصوف کی ملازمت کے واسطے خود چلے آئے یا صاحب کلکٹر کی معرفت ملاقات حاصل کرنے کا اُنہیں اختیار ہے۔

6۔ جمیع صاحبانِ کلکٹر اور سب عہدہ داران سرکاری خصوصاً جو کہ رونیو ڈپارٹمنٹ سے علاقہ رکھتے ہیں اُن کو حکم ہے کہ زمینداروں اور اشرافوں کے درمیان گورنمنٹ کی اس مرضی اور صلاح کو مشتہر کریں اور جو اشخاص اس فائدہ کے حاصل کرنے کی خواہش رکھیں۔ اُن سے بہ لطف و مدارا پیش آویں۔

7۔ جو ملک سرکارِ کمپنی کی عملداری سے متعلق نہیں ہیں اُن کے حکام اور رعایا سے بھی اس عنایات و اشفاق میں شریک ہونے کے واسطے استدعا کی جاتی ہے بلکہ گورنمنٹ کی تمنا یہ ہے کہ ہماری رعایا کے موافق ان کی رعیت بھی اس امرِ خیر سے کامیاب ہووے۔

8۔ صاحبانِ کلکٹر کو حکم ہے کہ جو شخص خط خطوط ان امورات کے بابت کپتان ہیلس صاحب کی خدمت میں ارسال کرنا چاہے اُن پر اپنی صحیح جس سے کہ وہ بے محصول پہنچیں کر دیا کریں اور اسی طرح ہر ایک عہدہ دارِ سرکاری کو اجازت ہے کہ روئی کی کشتکاری کے باب میں جو زمیندار اور اُس کے کارندوں میں جو مزرعہ مذکورہ پر مقیم ہیں خط کتابت کی آمدورفت رہے تو وہ بھی اُن کو اپنے دستخط سے مزین کر دیا کریں چنانچہ گورنمنٹ نے اُن عہدہ داروں اور صاحبوں کو جن کا نام حاشیہ میں مندرج ہے غیر ملکوں کے تحفہ تحفہ ہونے سپرد کر دیے ہیں اور کشتکار کرنے وا[لو]ں کو صاحبانِ مذکورہ بشرطہ اطمینانِ خاطر کے یہ لوگ فی الحقیقت کشتکاری مذکورہ کی آبادی کے آرزومند اور اُس کے لیے سامان بھی موجود رکھتے ہیں عنایت کریں۔ کپتان ہیلس صاحب کالپی میں، آرمنٹ گمری الہٰ آباد کے صاحب کلکٹر ڈی ایف مکلوڈ صاحب جبل پور کے، پرنسپل اسسٹنٹ جے اُو بی سنیڈرس صاحب ہاتھرس کے، نزدیک کین صاحب سرکاری باغوں کا مہتمم سکندرہ

میں، ایچ ایچ بیل صاحب عمر گڑھ میں ایم سی آمنی صاحب ساگر میں، ممالکِ مغربی کے لفٹنٹ گورنر بہادر کے حکم سے جیمس طامس سکریٹری سرکیولر نمبر 703 اضلاع کے صاحبان کمشنر کے لیے۔ (1) لفٹنٹ گورنر بہادر نے یوں ملاحظہ کیا کہ ضلع کے صاحبانِ مجسٹریٹ اور کلکٹر فوجداری کے کام کو اکثر جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر پر چھوڑ کر آپ تحصیل کے کاروبار میں مصروف رہتے ہیں اس لیے اکثر متصور ہوتا ہے کہ تحصیل کا کام بہ نسبت فوجداری کے زیادہ گراں بہا اور لابد ہے۔ (2) لہٰذا گورنمنٹ کو جو وجوہات کہ صاحب موصوف کو عہدہ ہائے مذکور پر تقرر اور بحال رکھنے اور جو جواب دہی صاحبانِ موصوفہ کے ذمہ پر عائد ہے اُس کے بابت یاددہی ضرور متصور ہوئی۔

[ص 2 کالم 1] ممالک مغربی کے بندوبست کی رُو سے جو سابق میں تقرر ہوا کلکٹر صاحب اور مزارعان کے درمیان ایک سلسلہ بندی واقع ہوتی ہے جس [کا] یقین ہے کہ صاحب کلکٹر کی کاردانی اور واقفیت اور اختیار فوجداری کے کام میں اکثر مفید پڑے گا پس ضلع کے اُن سب مقدمات کا انتظام جن میں صاحبانِ مجسٹریٹ لوگوں سے سروکار رکھتے ہیں۔ ایسے ایک دارِ کلان واقف کار کو کہ جس کے ذمہ رعایا کی حفاظت اور آسائش اور بہبودی کی بالکل جواب دہی ہو سُپرد ہوتا ہے۔ ہر آئینہ فوجداری کے علاقہ سے صاحب موصوف پر لوگوں کو رنج و تکلیف سے محفوظ رکھیں گا کا فرض ہے اور کلکٹری کے سررشتہ سے ضلع کے اُس زرِ محاصل کو وصول کرنے کا جو قوانین کی رُو سے ہدایت کے واسطے بخوبی مصرح ہے مختار ہے پس صاحب ممدوح فوجداری کی رُو سے تو خلق کا محافظ اور کلکٹری کی راہ سے کشتکاری کے مفاد کا مامن خاص ٹھہرا ہے۔ (4) صاحب موصوف کے دونوں کام فی الحقیقت متحد ہیں یعنی ایک کام کی غفلت اور بے انتظامی دوسرے کو خواہ مخواہ زیاں پہنچاتی ہے چنانچہ جو تکلیف و تصدیعہ پولیس کی ابتری کے باعث لوگوں کو پہنچتا ہے سو زرِ محاصل کے جمع کرنے میں بھی اکثر ہارج ہوتا ہے اور جو امور ناشایستہ و ناگوار تحصیل کے باب میں واقع ہوتے ہیں سو ظلم و تعدّی کے موجب اور پولیس کی بدنامی کے باعث ہوتے ہیں۔ (5) لہٰذا اس امرِ عظیم کے انجام دینے کے واسطے صاحبِ کلکٹر کو ایک اسسٹنٹ ذی لیاقت جس کو اُس کے سب کام کرنے کا اختیار ہے عنایت کیا گیا اور صاحبِ موصوف اپنے کسی کام کے تفویض کرنے کا مختار ہے۔ بلکہ جب روبکار ہو تو عند الضرورت اُس کی سربراہی اور ملاحظہ کرنے کا بھی مجاز ہے۔ (6) جو جو کام صاحب اسسٹنٹ کو سپرد ہوں گے اُن کی تصریح کرنا دشوار ہے مگر صاحب کلکٹر اور اس کے اسسٹنٹ کی لیاقت لوگوں کے رویہ ضلع کے حالات یا سرکاری کاروبار کی وضع پر منحصر ہے اور جیسی جیسی تدبیریں صاحب کلکٹر اپنے اسسٹنٹ سے کام لینے اور اجرائے احکام میں عمل میں لاوے گا فی الجملہ اُسی پر اُس کی نیک نامی اور حسنِ انتظام موقوف ہے عموماً صاحب موصوف کو لازم ہے کہ حتی الامکان اموراتِ خفیہ آپ نہ کرے مگر بہ ہوشیاری سب کا منتظم رہے اور جو ضلع کا انتظام یا کچہری کا کام ابتر یا زیادہ تر غور طلب ہو تو اُس میں بہ دل مصروف رہے۔ (7) ہر آئینہ لفٹنٹ گورنر بہادر صاحبانِ

مجسٹریٹ اور کلکٹر کو خصوصاً اس امر سے مطلع کرتے ہیں کہ صاحبانِ کلکٹر کو جتنے کام کہ اُن کے سپرد ہیں اُن سب کے اجرا کرنے کی جواب دہی آپ کرنی پڑا کرے گی اور بدون کسی حکمِ خاص گورنمنٹ کے جو عند الضرورت صادر ہوا ہو اور کوئی عذر مسموع نہ ہوگا از بسکہ فوجداری کے کاروبار سے رعایا کو خواہ نیکی خواہ بدی کا بیشتر اثر پہنچتا ہے لہٰذا اُنہی کی زیادہ تر جواب دہی عاید ہوگی اور گورنمنٹ انہیں اموراتِ عظمیہ کے بابت زیادہ تر متنبہ کرتے ہیں۔ (8) پس آپ کو مناسب ہے کہ اپنی قسمت کے صاحبان مجسٹریٹ اور کلکٹری کی اطلاع اور ہدایت کے لیے خط ہذا کی نقلیں ارسال کریں اور جو مضامین کہ اُس میں مندرج ہیں جب قابو پاویں اُن سے عہدیدارانِ مذکورہ کو یاد دہی کے باب میں [ص 2 کالم 2] غفلت نہ فرمائے۔ اپنی قسمت کے اموراتِ پولیس اور تحصیل کے مہتمم کے ہونے کے سبب گورنمنٹ کی طرف سے احکام و قواعدِ مذکور کو اجراء امضا کرنے کی آپ قابلیت رکھتے ہیں علاوہ اس سے آپ کو لازم ہے کہ ہر حالت میں اپنی رائے سلیم کو ایسی ایسی تدبیرات اور صلاحوں کے بتانے میں مصروف کیجیے کہ جس سے گورنمنٹ کی تجویزیں بخوبی سرانجام پاویں۔

مقام آگرہ 19/ اپریل 1841 جیمس طامس سکریٹری۔

لاہور

16/ تاریخ ماہ گذشتہ کو مہاراجہ شیر سنگھ بہادر نے تخت گاہ میں اجلاس فرمایا اہالیِ دربار باریاب مجرا ہوئے شیو چرن تازیانہ بردار کو حکم ہوا کہ کشمیر جا کر جرنیل مہان سنگھ ناظمِ کشمیر کے تئیں بعد قایم مقام کرنے اُس کے بیٹے کے اُس کو مع کاغذِ خام آمدنی کے حضور میں حاضر کرے اور کچھ عذر معذرت اُس کی نہ سُنے اور پرسُرام تازیانہ بردار کو حکم ہوا کہ ڈیرہ پلٹن آمد منڈی کا مقامِ شالا باغ میں کروادے کہ وہاں موجودات لی جاوے گی سردار فتح سنگھ مان کو حکم ہوا کہ تم مع پانچ سو سواروں جاگیرداروں کے واسطے پہنچانے دس لاکھ روپیہ کے خزانہ فیروز پور سے پشاور تک جاؤ مشار الیہ نے عرض کیا کہ اگر ہزار سوار عنایت ہوویں تو بہت بہتر واسطے محافظت کے ہوا ارشاد ہوا کہ دو سو سوار اور بھی واسطے حفاظت کے لے جاؤ گیارہ سو روپیہ اور ایک دوشالہ سردارِ موصوف کو عنایت کر کے رخصت کیا پروانہ بنام پریم سنگھ کے جاری ہوا کہ موضع سکھووال قدیم سے جاگیر فتح سنگھ کی ہے واگذاشت کریں جمعدار خوشحال سنگھ نے درخواست ایک ہزار بندوق کے واسطے سپاہیوں نو ملازم کے کی پروانہ بنام اہلکارانِ قلعہ گوبند گڑھ کے متضمن دینے ایک ہزار بندوق کے جمعدارِ موصوف کو صادر ہوا۔ پروانہ بنام جنرل اویطوبیلہ صاحب کے جاری ہوا کہ بروقت پہنچنے اہالیانِ حرم محترم اور حضرت شاہ زمان کے دو ہزار ایک سو روپیہ واسطے حرم محترم کے اور ڈیڑھ ہزار روپیہ واسطے شاہ زمان کے اور پانچ سو پچیس روپیہ براڈمنٹ صاحب کو بہ طریق دعوت بھیج دیں۔ مزدوروں متعینہ سڑک کے واسطے درخواست تنخواہ کے اثنائے راہ میں سر سواری ڈاویلا مچائی سپاہی مانع آئے مزدور سنگ اندازی سے پیش آئے

سپاہیوں نے بندوق سے کئی مزدوروں کو مار ڈالا مگر چار پانچ سپاہی بھی زخمی ہوئے مہاراجہ نے فی الفور داروغہ سڑک کو واسطے تقسیم تنخواہ سہ ماہ کے ارشاد کیا۔ عرض شیخ کریم بخش کی ملاحظہ ہوئی کہ فدوی نے مع سو سوار و پیادہ اپنے کے نکودرہ علاقہ سندانوالہ کی خالی کروا کے تھانہ اپنا قائم کیا اور قلعہ تکون پر بھی مورچہ بندی جاری ہے عنقریب فتح کیا جاوے گا۔ مہاراجہ اس حال کے سننے سے بہت خوش ہوئے اور جاگیر دو ہزار روپیہ کی شیخ غلام محی الدین کو اور جاگیر پانچ سو روپیہ کی شیخ کریم بخش کو عطا کی بموجب عرض سردار لہنا سنگھ مجیٹھہ کے معتمدانِ راجہ جگت چند بلاس پوریہ کو خلعت گیارہ پارچہ کا اور سو روپیہ نقد بہ صلاح راجہ دھیان سنگھ کے واسطے راجۂ مذکور کے عنایت کیا۔ دیوان اجودھیا پرشاد گیارہ پتکی سونے کی اور ایک سو پچیس روپیہ بابت سردارنہ کے نذر دے کر باریاب مجرا ہوئے۔ [ص 3 کالم 1] مہاراجہ بہادر دیر تک احوال منڈی کا پوچھتے رہے مشارالیہ اپنی خدمت گذاری اور جانفشانی بیچ فتح منڈی اور قلعہ مکند گڑھ کرتا رہا حاضرانِ دربار نے عرض کیا کہ البتہ یہ دیوان قدیم سے خیر خواہِ سرکار ہے۔

جھجر

اُس طرف کے خطوط سے واضح ہے کہ والی اس جگہ کا بہت نیک نامی سے رعایا کو راضی رکھتا ہے اور بہت سخاوت پیشہ ہے لوگ اُس ریاست کے بہت راضی ہیں اس اپنے رئیس سے ایک شخص نبی بخش نامی وہاں سے آیا ہے۔ اُس سے سنا گیا کہ اس امیر نے ایک چھاؤنی جدید آباد کی ہے عمارت اُس کی بہت خوبصورتی سے تعمیر کی ہے کوچہ اور بازار اُس کے یورپ کی سی وضع کے ہیں اب مختار اور مدار المہام اُس ریاست کا غوث محمد خان نامی ایک شخص بہت دیندار ہے عدالت کا اختیار اس مختار کو ہے کہتے ہیں کہ بہت منصف ہے اگر متخاصمین میں ایک طرف کیسا ہی قرابت قریبہ میں سے مثل بھائی یا بیٹے کے اُس کے ہو تو بھی سر رشتہ حق کو کبھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ ایک شخص اہلکار اس سرکار میں عبدالغنی نامی ہے یہ بھی بہت انصاف پسند ہے یہ مجتمع ہونا اس طرح کے اہلکاروں کا جو مشہور بدیانت اور انصاف ہوں بہت دلیل ہے نیک کرداری اور انصاف پسندی رئیسِ ریاست کی۔

چرگونگ

تحقیق دریافت ہوا کہ یہ قلعہ فتح ہو گیا اور ٹھاکر قلعہ کا بھاگ گیا گڑھ میں بہت سامان اسباب قلعہ میں چھوڑ کر بھاگ گیا اور سپاہِ انگریزی نے اُسے لوٹا اور جس وقت کہ یہ لوگ لوٹ رہے تھے ایک میگزین میں قلعہ کے آگ لگ گئی اُس صدمہ سے لوٹنے والوں میں سے اسی آدمی مر گئے اور پچہتر زخمی ہوئے حال اس لڑائی کا مفصلاً اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ فوج مفصلہ ذیل اس مہم کے واسطے تجویز کی گئی تھی سپاہ بندیل کھنڈ سوارانِ سندھیہ ایک کمپنی توپخانہ کی اور ایک پہرہ تین کمپنیوں کا چار توپیں کانپور کی مع ایک رسالہ رجمنٹ 8 سواروں کے تین کمپنیاں رجمنٹ 52 پیادگانِ ہندوستانی

کی الغرض سپاہِ بندیل کھنڈ تو 11 رتاریخ سامنے قلعہ کے پہنچی سردارِ قلعہ نے توپیں سر کرنی شروع کیں فوجِ مذکورہ بھی جواب دینے لگی غرض اُس دن سے 17 رتاریخ تک یعنی جس دن کہ توپیں اور پہرا کانپور سے پہنچا لڑائی ہوتی رہی لیکن معاملہ ایک سُو نہ ہوا بعدازاں چار دن تک بہت سخت لڑائی رہی مگر دونوں طرف کی سپاہ نے دادِ شجاعت دی اور ٹھاکر قلعہ کو تھامے رہا 21 رتاریخ خبر ہوئی کہ رات کے وقت ٹھاکر مذکور معہ رفقا کے بھاگ گیا صرف زخمی اور ضعیف لوگ قلعہ میں رہ گئے کہتے ہیں کہ ٹھاکر مذکور کے ساتھ دو ہزار آدمی ہیں اور ٹھاکرِ مذکور اُن سے ارادہ لوٹنے بُندیل کھنڈ کا رکھتا ہے دو سواران اور دو تین اور آدمیوں کو سپاہِ انگریزی میں سے ٹھاکرِ مذکور نے گرفتار کیا تھا سو اُن کو قتل کیا چنانچہ ایک سوار نے اُن میں سے پیش از گرنے کے چار آدمیوں کو زخمی کیا آخر کار بہ باعث ملاحظہ اُس کی دلیری کے ٹھاکر مذکور نے [ص 3 کالم 2] اُسے اپنے حکیم کے سپرد کیا چنانچہ جب قلعہ فتح ہو گیا تو اُس سوار کو فوجِ انگریزی اپنے ہسپتال میں لے آئی سُنا جاتا ہے کہ اب گڑھی کیروا پر بھی سپاہ بھیجی جاوے گی وہاں کا ٹھاکر بھی سرکش ہے اور ٹھاکر چر گونگ بھی اسی طرف گیا ہے۔

انتظام پولیس

اب شہر میں واردات سے بہت امن ہے سبب اس کا یہ معلوم ہوا کہ چوں اکثر مقدمات وقوعی تھانجات شہر و بیرونی میں کوتوال نے گرفتاریاں مال اور مجرم کی کریں اور وہ مجرم گرفتار ہوئے جو سرگروہ تھے چوروں کے تو باقی لوگ بھی اس قسم کے اخوان الشیاطین جو گر گے اور پیرو اُن کے تھے اکثر مفرور ہو گئے اور اکثر ممنوعات سے دست کش ہوئے۔ سُنا جاتا ہے تب سے اب تک وارداتِ دُزدی و نقبِ سنگین و خفیف شہر میں نہیں ہوئیں اور جو اتفاقاً بطور خانگی کسی ملازم یا خادم سے ہوئی تو اُس کی گرفتاری بجنس ہوگئی ایک فقیر کی دس اشرفی 21 روپیہ علاقہ تکمبود میں اُس کے چیلہ نے چرائے۔ ایک خادمہ نے محمد بخش نامی ایک شخص کا مال 30 روپیہ کا چرایا ایک طوائف کے نوکر نے کچھ مال 20 روپیہ کا چرایا ایک چابک سوار نامعلوم لاسم المسکن نے مقامِ چھاؤنی سے ایک گھوڑا چرایا سو بجنس گرفتاری مال و مجرم کی ہوئی۔ کہتے ہیں کہ یہ کوتوال جواَب ہے بہت چالاک اور ہوشیار ہے صاحب مجسٹریٹ نے ایک نقشہ گرفتاری مجرموں کا ابتدا سے آج تک بنوایا تھا کوتوال نے نقشہ جو بنایا ہے اُس سے 1825 سے آج تک ہر ایک مجرم کی تعداد گرفتاری بہت خوبی سے بلا دشواری معلوم ہوتی ہے بہت دشواری سے وہ نقشہ بنا ہے اکثر بدمعاش اور اُچکّوں کا یہ قاعدہ ہے کہ ہر گرفتاری پر اپنا نام بدل ڈالتے ہیں اور اپنے باپ کا نام بھی بدل کر لکھاتے ہیں تا کہ کثرت گرفتاری نہ واضح ہو کہ بموجب قوانین سزائے سخت نہ ہووے اس نقشہ میں یہ اور خوبی ہوئی ہے کہ یہ بات بھی اُس میں ظاہر ہوتی ہے کہ فلانا شخص فلانی فلانی علت میں گرفتار ہوا اور کبھی کچھ نام لکھایا کبھی کچھ نام بتایا یہ بات صرف معلومات اور تجسس و کوششِ کوتوال سے ہوئی اس نقشہ کے سبب بھی وہ لوگ بہت خائف ہوئے ہیں کہ اب

کی گرفتاری پر سزائے سخت پاویں گے۔ ہم سنتے ہیں کہ اس شخص کا گھرانا ہی ایسی ہوشیاری سے مشہور ہے ایک بھائی بڑا اس کوتوال کا پرمٹ میں حسب خواہش صاحب کسٹم کے پٹرول۔ وہ سنا اس سے بھی زیادہ ذی ہوش ہے ایک بھائی چھوٹا غلام قادر خاں سہا [ر] نپور میں کوتوال تھا وہاں کے جوائنٹ مجسٹریٹ کالپی میں کلکٹر ہوئے تو بہ سبب ایسی ذی ہوشی کے مجسٹریٹ سہارنپور نے مانگ کے بلایا اور تحصیلدار کیا اور رسائی کا یہ حال کہ اس کی کارکردگی سے مجسٹریٹ سہارنپور رخصت نہیں کرتے تھے یہ بات بھی خدا کی طرف سے ہے۔ ہر ایک کو حاصل نہیں کہ سارا گھرانا لایق بھی ہو اور سب عہدہ ہائے جلیل پر ہوں اور حکام کام پسند کریں۔

قلعہ مبارک

قلعۂ مبارک کے اخبار بہت طول وطویل دیکھے گئے ہم بہت افسوس کرتے ہیں کہ بعد اختتام ہم نے پائے حال مظلومانِ ستم دیدہ لوگوں کا اس قدر ہے کہ تمام پرچہ اخبار کو گھیرے ایک شمہ مختصر یہ ہے کہ اب غریب ملازموں فاقہ گذرتے ہیں اور تنخواہ نہیں تقسیم ہوتی باقی احوال بشرطہ جگہ کے آئندہ درج ہوگا۔

[ص 4 کالم 1]

قندھار

آس پاس قندھار کے پھروہی وَاوِیلا سرکشوں کی سُنی جاتی ہے سو عنقریب کچھ سپاہ طرف قلات غلجی کے روانہ کی جائے گی اور یہ سپاہ وہیں قیام کرے گی ظاہر ہوتا ہے کہ میجر ٹاڈ صاحب پر بہ باعث اُٹھ آنے کے ہرات سے گورنمنٹ کی بہت خفگی ہے بلکہ سُنا جاتا ہے کہ گورنمنٹ نے صاحبِ موصوف کو پھر بدستور اُن کی پلٹن میں بھرتی کردیا جنرل الفنسٹن اور برگیڈیر شلٹن صاحب کا برگٹ ابھی جلال آباد میں ہی مقیم اور منتظر لکھنے مسٹر کلارک صاحب کے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سپاہِ انگریزی طرف پشاور کے کوچ کرے گی۔

کابل

دریافت ہوتا ہے کہ ایک چٹھی کرنیل سٹوڈرٹ صاحب کی بخارا سے کابل میں آئی ہے صاحب موصوف اُس میں الطاف شاہ بخارا کے نسبت اپنی بہت ظاہر کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ شاہِ ممدوح واسطے صلح اور دوستی اختیار کرنے کے گورنمنٹ سے بہت مشتاق ہیں واضح ہوتا ہے کہ بعد اُٹھانے بہت سی تکلیفوں اور مصیبتوں کے صاحب موصوف نے یہ بات حاصل کی ہے کہ اب والیِ بخارا اُن پر عنایت کرتا ہے شاید کہ والیِ بخارا حال ترقیِ ملک و دولت اور قوتِ اقبال گورنمنٹ انگریزی کا سن کر خوف کرتا ہوگا کہ عنقریب میری ساعت زوال کی بھی پہنچنے کو ہے الفرض ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر والیِ بخارا استدعا صلح کی کرے تو تقریب رہائی کرنیل موصوف کی کی جاوے گی۔

بُوشہر

اُس طرف کے اخبار سے ظاہر ہے کہ ڈاکٹر ریاگ صاحب کو واسطے جانے غوریان کے حکم ہوا ہے واسطے روکنے سپاہِ ایران کے جو کہ طرف ہرات کے آتی ہے اس لیے کہ شاہِ ایران نے احکام جاری کیے ہیں واسطے واپس بلا لینے اپنی سپاہ کے کیونکہ صاحب ایجنٹ نے اقرار چھوڑ دینے اور خالی کروا دینے مقامِ کُرک کا کیا ہے اور رزیڈنسی کے رکھنے کا بوشہر میں ارادہ ہے اور غوریان تحتِ حکم شاہ کامران کے رہے۔ سنا جاتا ہے کہ سرج کلنیل صاحب ایران کو نہیں جانا چاہتے ہیں اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سر ایچ پاٹجر صاحب عہدۂ سفارت پر مقرر ہوں گے کہتے ہیں کہ ناظم بوشہر حتی المقدور بیچ ستانے انگریزوں کے قصور نہیں کرتا خبر ہے کہ شاہِ ممدوح اب تخت گاہ اپنی طہران سے اصفہان میں مقرر کیا چاہتے ہیں۔

چین

ظاہر ہوتا ہے کہ علاوہ کنٹون کے جس کا ذکر کہ اخبارِ ہفتہ گذشتہ میں کیا گیا اکثر قلعہ اور پناہ کے مقام اور بھی سپاہِ انگریزی نے ملکِ چین میں سے فتح کیے اور بالکل منہدم کر دیے مگر شہر کنٹون کو دستبردِ سپاہ سے محفوظ رکھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب کے دفعہ یہ آتشِ فساد ہرگز فرو نہ ہوگی کیونکہ فغفورِ چین بہت غصہ ناک اور خونخوار ہو رہا ہے سوائے اِس کے اُس کی عملداری میں قحطِ غلہ بھی ہو رہا ہے اور اکثر بھوکی رعیت سرکشی پر مستعد ہے مگر فغفورِ چین باوجود برہمی انتظام اپنے ملک کے ارادہ [ص 4 کالم 2] لڑنے کا دمِ واپسیں تک رکھتا ہے اُس نے ایسی ایسی توپیں ڈھلوائی ہیں کہ ایک گولہ اُن کا کئی جہازوں کو غارت کرے اور غوطہ خور کاملِ فن واسطے سوراخ کرنے جہازوں کے چھوڑ دیے گئے ہیں مگر کہتے ہیں کہ یہ تمام کوشش اُن کی رائیگاں جاوے گی کپتان الیٹ صاحب نے واسطے کھو لنے لنگر گاہِ کنٹون کے اشتہار جاری کیے ہیں کہتے ہیں کہ سپاہِ انگریزی کو مہم چین میں کچھ خوف و خطر سوائے نقصِ آب و ہوا کے نہیں ہے انہوں نے دو چار لڑائیوں میں بخوبی امتحان اُن کی شجاعت کا کر لیا ہے اہالیانِ ریاست چین نے تیس تیس ہزار روپیہ انعام واسطے سروں کپتان الیٹ صاحب اور سرج بریمر صاحب کے اشتہار میں مندرج کیا ہے اور یہ بھی حکم ہے کہ کوئی اُن کو زندہ گرفتار کر لاوے گا اُسے پچاس ہزار روپیہ بطریق انعام مرحمت ہوگا اور ہر ایک انگریز کے سر کے واسطے تین سو روپیہ اور اگر وہ زندہ گرفتار آویں تو پانچ سو روپیہ مقرر کیا گیا ہے۔

اخبارِ مقاماتِ مختلفہ

دریافت ہوتا ہے کہ آگرہ میں قریب کچہری پرمٹ کے آگ لگی اور تیس گھر جل گئے الہ آباد میں دو افسر انگریزی

ایک انسائن نورٹن صاحب اور دوسرے لفٹنٹ انگلش صاحب رجمنٹ پیادگانِ ہندوستانی کے گنگا میں نہار ہے تھے سو دونوں ڈوب گئے۔ کہتے ہیں کہ لفٹنٹ مذکور صرف بہ باعث کوشش نکالنے انسائن مذکور کے ڈوبے۔ اخبار مدراس سے واضح ہے کہ اُس نواح میں غارتگروں نے بہت زور وشور کر رکھا ہے چنانچہ ایک گروہ سواروں کے نے مقامِ بلیری مین سے تیس کوس کے فاصلہ پر آن کر اکثر دیہات کو لوٹ لیا۔ سو ایک سکواڈرن پانچویں رجمنٹ کا واسطے ان کی گرفتاری کے بھیجا گیا ہے کہتے ہیں کہ یہ غارتگر ریاستِ مرہٹہ میں سے اُتر کے دیہات لپ سوم بدرا کو لوٹتے ہیں۔ واضح ہوتا ہے کہ کموڈور سرج بریمر جوائنٹ پلینی پوٹن شی اری یعنی نائب مختارِ کل مہم چین کے ہوئے اور مختار کل الیٹ صاحب ہیں۔ دمشق وغیرہ بلادِ عربستان میں وبائے ہیضہ شدت جاری ہے۔ دریافت ہوتا ہے کہ 15 رتاریخ ماہِ حال کو حضرت شاہ شجاع الملک اور سر ولیم مکناٹن صاحب بہادر جلال آباد سے طرف کابل کے روانہ ہوئے اور کچھ سپاہ نے ہمرکاب کوچ کیا۔ دیوان ساون مل ناظمِ ملتان مقام غازی پور میں مقیم ہے اور ارادہ کوٹ مٹھن کے واسطے بندوبست بلوچوں کے پیشنہاد خاطر رکھتا ہے۔

فیروز پور

اہالیان سرکارِ کمپنی نے ازراہِ دوستی سرکاری خالصہ کے چاہا تھا کہ دس لاکھ روپیہ بہ حفاظت اپنی سپاہ کے پشاور تک پہنچادیں سو بموجب دوستی سرکارین عالیین کے مہاراجہ نے سردارِ فتح سنگھ مان کے تئیں مع چند سرداروں اور آٹھ سواروں کے مقرر کیا 27 رتاریخ کو جوزف دیوی کننگھم صاحب بہادر نے اسباب اور خزانہ وغیرہ واسطے پشاور کے سردارِ موصوف کو سپرد کیا۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

جلد 4

نمبر 221

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

16 مئی 1841 یوم یکشنبہ

[ص 11 کالم 1]

احکام

روبرٹ بنلی تھورن ہل صاحب بطور قایم مقام جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کانپور کے ہوئے اور جارج ڈیوی ریکس صاحب کی باندہ سے بدلی ہوئی اور فرخ آباد کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر ہوئے جی ڈی ٹرنبل صاحب جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر مرزاپور کے ہوئے۔

ڈپٹی کلکٹر فورٹ ولیم

لے جس لیٹوڈیپارٹمنٹ 1/مارچ 1841 قانون ہذا کا مسودہ مفصلہ ذیل کونسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ 1/مارچ 1841 کو پڑھا گیا۔ قانون نمبر 1841 کا سرکار کمپنی کے ہندوستانی عہدہ داران اور سپاہیوں نے باب میں جو قوانین کہ لشکر کورٹ آف ریکوئسٹ کے بابت رائج ہیں اُن کی اصلاح کے لیے یہ قانون ہے۔

1۔ حکم ہے کہ قانون ہذا کے رو سے لشکرِ کورٹ آف ایکوئسٹ کی بابت جمع قوانین اور دفعات مروجہ منسوخ ہوئیں مگر مدراس اور ممبئی کے پریسی ڈنسی کے دستور العملِ مجاریہ کے رو سے چھاؤنی اور جس مقام پر کہ پریسی ڈنسی مذکور کا لشکر وارد ہے وہاں کے بازار اور لشکر کے مقدماتِ خفیہ کے انفصال کرنے کے لیے جو عہدہ دار کہ مقرر اور مجاز ہیں اُس میں قانون ہذا کا کوئی مخل نہ ہوگا یا مدراس کی پریسی ڈنسی کے قوانین مجاریہ کی رو سے کسی اہل فوج کے نام پر نالش ہووے تو اُس مقدمہ کے فیصلہ کو پنچایت کے رو سے تجویز کرنے میں بھی کسی طرح سے ممانعت نہ کرے گا۔

2۔ حکم ہے کہ سرکار کمپنی بہادر کی عمل داری میں افواج سرکارِ مذکور کی آرٹیکلز آف وار یعنی قوانین جنگی سے جو ہندوستانی عہدہ دار خواہ سپاہی خواہ کوئی اور شخص متعلق ہیں اگر اُن کے نام پر نقد یا جنس کے بابت نالش ہے تو بشرطیکہ شئے متنازعہ کی مالیت دو سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور قضیہ کے برپا اور مقدمہ کے مرجوع ہونے کے وقت مدعا علیہ اشخاصِ مذکورہ بالا میں سے ہووے تو مقدمہ کا انفصال سوائے لشکری عدالت کے اور کہیں نہ ہوگا۔

3۔ حکم ہے کہ ہر مقام یا چھاؤنی کے صاحبِ مہتمم کو لشکری عدالت کے مقرر کرنے کا اختیار ہے اور افواج سرکاری کے کمانڈر اِن چیف بہادر کے یا اُس پریسی ڈنسی کے افواج کے صاحب مہتمم کے احکام سے جس میں مقام یا چھاؤنی مرقومہ واقع ہے عدالت مذکورہ مقرر ہوگی اور جو احکام مذکورہ صادر نہ ہوں تو عدالت موصوفہ کا تقرر اُسی کے تمام عہدہ داروں کی مرضی کے موافق ہوگا۔ مگر اس میں تین صاحبانِ انگریز سند دار سے کم یا تین ہندوستانی عہدہ دارانِ سند دار سے کہ جن کے ساتھ ایک صاحب انگریز رویداد کی ترتیب اور سربراہی کرنے کے لیے رہے گا اجلاس نہ کریں گے۔

4۔ حکم ہے کہ تنخواہ بٹنے سے پیشتر کسی فرصت کے دن عدالتِ موصوفہ کا ہر مہینے میں اجلاس ہوگا۔

5۔ حکم ہے کہ سرکارِ کمپنی کی ہندوستانی افواج کے [ص 1 کالم 2] کورٹ ما[ر]شل کا مقدمات کی تجویز اور گواہوں کے طلب کرنے میں جو رواج و اختیار ہے سو ہی حتی الامکان عدالتِ مذکورہ کا بھی ہوگا بشرطیکہ عدالتِ مذکورہ کو ہر مقدمہ میں متخاصمین کے اظہار لینے اور اپنی مرضی سے ان کو طلب کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہے اور غیر حاضری لوگوں کی زبان بندی کرنے میں سرکار کمپنی بہادر کی دیوانی عدالتوں کو جو اختیار ہے وہی اس عدالت کو بھی ہوگا۔

6۔ حکم ہے کہ جو گواہ حاضر نہ ہوں خواہ گواہی دینے کا انکار کریں خواہ جھوٹا حلف اُٹھاویں اگر وہ قوانینِ جنگی سے متعلق ہوں تو اُن کی تحقیقات اور سزا کورٹ مارشل کی معرفت ہوگی اور جو احکام کہ قوانینِ جنگی کے متعلق مجرموں کے واسطے لشکری مقدمات کی تحقیقات اور سزا کے بابت ہیں انہیں سے متعلق ہوگی اگر گواہانِ مذکورہ قوانین جنگی سے تعلق نہ رکھتے ہوں تو اُن کی تحقیقات اور سزا سرکار کمپنی کی نزدیک ترین عدالت فوجداری سے اسی طور پر ہوگی جیسے کہ صاحبانِ عدالت موصوفہ کے حضور جو جرائم مذکورہ کا ملزم ہوا اس کو ہوتی ہے۔

7۔ حکم ہے کہ جو شخص خواہ لشکری خواہ کوئی اور کسی طرح کے الفاظ یا اشارہ یا علاماتِ دہشت انگیز یا کسی اور طرح سے لشکری کورٹ آف ایکوئسٹ کی رویدار میں خلل انداز ہووے تو وہ شخص صاحبانِ عدالتِ مذکور کے اجلاس میں ان کی سراسری تجویز کی روس سے قابل حبس کے ہوگا اور اگر مجرمِ مذکور قوانینِ جنگی سے متعلق ہو تو علاوہ اس کے کورٹ مارشل سے سرکار کمپنی کی نزدیک ترین عدالت فوجداری سے اسی طرح سزا پاوے گا جیسے کہ گویا اسی عدالت کے حضور جرائم مذکور کا مرتکب ہوا۔ بشرطیکہ اس عدالت کی تجویز جس میں کہ مجرم مذکور سپرد ہوا یہ ہو کہ وہ سزائے کافی پا چکا فی الفور رہائی دینے کا اختیار ہوگا۔

8۔ حکم ہے کہ ہر ایک مقدمہ کی روبکاری جو لشکری کورٹ آف ایکوئسٹ کے حضور دائر ہو تحریر ہو کر داخل دفتر رہے گی اور جن گواہوں کی کہ زبان بندی کی گئی اور جن کی زبان بندی قوانین کی رو سے قابلِ جواز نہ ہونے یا اس سے سروکار نہ رکھنے یا کسی اور وجوہات سے نہ کی گئی ان سب کی کیفیت روبکاری میں مندرج ہوگی اور اہالی

عدالت مذکور بالا کا العبد ہوگا اور مقدمہ کی تجویز کے بعد عدالت موصوفہ ہر ایک منتظمِ انگریزی عہدہ دار روبکاری مذکورہ یا اُس کی نقل مقام یا چھاؤنی کے صاحب مہتمم کو حتیٰ الامکان فوراً ارسال کرے گا۔

9۔ حکم ہے کہ جو دعوے دو سو روپیہ سے زیادہ کا ہو یا کئی دعوے علٰیحدہ علٰیحدہ یا ضمانتیں جن کی تعداد زر مذکور سے زاید ہو تو صرف دو سو روپیہ وصول ہو سکیں گے اور لشکری عدالت میں مقدمہ مرجوع ہونے سے پیشتر اگر شئے متنازعہ کا دعوا ہوا جس نے کورٹ آف ایکوئسٹ سے فیصلہ پایا تو دعویٰ مرقومہ کی اور کسی عدالت میں سماعت نہ ہوگی اور عدالتِ لشکری کو مدعا علیہ کے جواب دعویٰ کے تجویز کرنے کا اختیار ہے اور جو سود کہ متخاصمین نے آپس میں ٹھہرالیا ہو بشرطیکہ ملک کے رواج سے زیادہ نہ ہو لشکری عدالت کو [ص 3 کالم 1] وصول کروانے کا اختیار ہے اور اجناس کی خرید و فروخت کے سوائے جو عہد و پیمان کہ زرِ قرضہ کے بابت (کذا) روپیہ سے زیادہ ہو تو اس کی تصریح مدعا علیہ کی زبان میں ایک کاغذ پر تحریر ہوگی اور اُس پر آپ یا بجز مدعی کے کسی اور کی معرفت العبد کروادے گا بشرطیکہ زر قرضہ کا دعویٰ چھ برس سے زیادہ کا ہو تو کسی کورٹ آف ایکوئسٹ کو اس کی سماعت کا اختیار نہ ہوگا۔

10۔ حکم ہے کہ متخاصمین میں سے اگر کوئی شخص اصالتاً یا وکالتاً حاضر نہ ہووے یا لشکری عدالت کے حکم بموجب گواہوں کو حاضر نہ کرے تو صاحبانِ عدالت اتنا اطمینان حاصل کر کے کہ فریقِ مذکور اُن کے حکمِ مصدرہ سے فی الواقع مطیع ہو گیا ہے اُس کی غیر حاضری میں ہی مقدمہ کا انفصال کریں اور اگر اس صورت میں مدعی کا مقدمہ ڈسمس ہو جائے تو پھر مقدمہ مذکور از سرِ نو دائر نہ ہو سکے گا۔

11۔ حکم ہے کہ جس صاحبِ مہتمم کو مقدمہ کی روبکاری مذکورہ مرسول ہوئی اُس کو اختیار ہوگا کہ روبکاری مذکور کو اُسی یا کسی اور لشکری کورٹ آف ایکوئسٹ میں نظر ثانی کے واسطے ارسال کرے اور ہر ایک مقدمہ مذکورہ میں بشرطیکہ قانون کے رو سے کچھ نقص واقع نہ ہو صاحبانِ عدالتِ موصوفہ کا حکم ثانی قطعی ہوگا اور اگر ہو تو افواج سرکاری کے حاکمِ اول کی خدمت میں مرسل ہوگا اور حاکمِ ممدوح کو مقدمہ مذکور کی روئداد کے مسترد کرنے کا اختیار ہے کہ جس سے مقدمہ کے از سرِ نو دائر کرنے میں کچھ ہرج واقعی نہ ہو بشرطیکہ صاحبانِ عدالت کوئی ایسا ثبوت جو تجویز سابقہ کے وقت نہ تھا تجویز جدیدہ کے وقت پائیں۔

12۔ حکم ہے کہ ہر ایک مدعی اپنا دعویٰ لکھ کر چھاؤنی کے اسٹیف افسر کو گذرانے اور دعاوی مذکورہ فہرست میں مندرج ہوں گے۔ صاحبِ موصوف کی معرفت پلٹن کے ایڈ جوائنٹ یا سر رشتوں کے صاحب مہتمم پاس عدالت کے اجلاس سے دو دن پیشتر مرسل ہو اور جو مدعا علیہ پلٹن یا سر رشتوں مذکورہ سے متعلق ہو اس کی طلبی کی جوابدہی صاحبانِ ایڈ جوائنٹ یا صاحبانِ مہتمم مذکورہ کے ذمہ جو جس سے متعلق ہے ہوگی۔

13۔ حکم ہے کہ لشکری کورٹ آف ایکوئسٹ کی ہر ایک ڈگری اجرا ہونے سے پیشتر چھاؤنی کے حکم نامہ میں مشتہر ہوگی۔

14۔ حکم ہے کہ لشکری کورٹ آف ایکوئسٹ کی ڈگری صاحبانِ عدالت کے حکم کے بموجب خواہ عموماً خواہ خصوصاً اجرا ہوگی مگر چھاؤنی کے صاحب مہتمم کو باوجود صاحبانِ عدالت موصوفہ کے حکم کے اپنی مرضی سے ڈگری کے عموماً خواہ خصوصاً جاری کرنے کا اختیار ہے۔

15۔ حکم ہے کہ عموماً اجرائے ڈگری کے ہونے پر اگر قرض مذکور فوراً ادا نہ کیا جاوے تو چھاؤنی کے صاحب مہتمم کو صحیح سے قرض دار کو جتنا اسباب مقام یا چھاؤنی کی حدود میں ملے گا وہ سب قرق و نیلام ہو کر ادا کیا جائے گا اور باوجود اس کے اگر قرضِ مذکور ادا نہ ہو سکے تو قرض دارِ مرقوم بشرطیکہ سپاہی نہ ہووے مقام یا چھاؤنی کے نزدیک ترین یا کسی اور جیل خانہ میں جو اُس کی حدود میں واقع ہو بمیعاد دو مہینے کے اگر زرِ قرضہ اُس عرصہ میں ادا نہ کر دے وے گرفتار ہو کر مقید رہے گا اور اس کے پیچھے بھی اگر اس کا اسباب مقام یا چھاؤنی کی حدود کے اندر ملے گا تو ادائے زرِ قرضہ کے واسطے قرق اور نیلام کا سزاوار ہوگا اور جو سپاہی ہووے اور اس کی اشیا کا نیلام ادائے زرِ قرضہ کو وفا نہ کر سکے تو زرِ بقایا ادا کرنے کے لیے دفعات مفصلہ [ص 2 کالم 2] ذیل کی رو سے حکم ہوگا کہ اسلحہ اور ضروریات سوائے اُس کی تنخواہ ہر مہینے میں وضع ہوتی رہے۔

16۔ حکم ہوا کہ اگر اجرائے ڈگری خصوصاً ہووے تو زرِ قرضہ اور کسی طرح سے نہیں مگر قرض دار کی تنخواہ اور روزینہ میں سے ادا کیا جاوے گا اور ڈگری و حکم مذکورہ کی سرٹی فیکٹ جس پر مہتمم صحیح ہووے قرض دار کے ماہیانہ میں سے روپیہ وضع کرنے کے لیے دفعاتِ مفصلہ ذیل کی رو سے کافی ہوگی بشرطیکہ اہلِ سند عہدہ دار کی نصف تنخواہ اور بے سند عہدیدار یا سپاہی کی چہارم تنخواہ سے زیادہ کسی مہینے ضبط نہ ہوگی۔

17۔ حکم ہے کہ جو مقام سرکار کمپنی کی عملداری سے باہر ہوں اُن میں نقد و جنس کی بابت کتنے ہی کی مالیت ہووے لشکر کی عدالتِ موصوفہ میں اشخاصِ مرقومہ بالا کے نام نالش ہو سکے گی بشرطیکہ عدالتِ مذکورہ کے اہلِ مجلس انگریزی عہدہ دار ہوویں اور اگر زرِ موصولہ دو سو روپیہ سے زیادہ ہو تو اس کا اپیل نزدیک ترین پریسی ڈنسی کی صدر عدالت کے حضور اُن ہی احکام کی رو سے ہوگا جو دیوانی کے تحت حکومت عدالتوں کے مقدمات کی اپیل کے بابت ہیں۔ حکم ہوا کہ قانون ہذا کا مسودہ جواب پڑھا گیا اطلاع عام کے واسطے مشتہر ہووے، حکم ہوا کہ مسودہ مذکورہ کو ممالک ہند کی لے جس لیٹو کونسل کے پہلے اجلاس میں ماہ جون آئندہ کے پہلے دن کے بعد پھر غور فرمائی جاوے۔ ٹی ایچ میڈ ڈک ممالک ہند کی گورنمنٹ کا سکریٹری سرکلر آرڈر ممالکِ مذکورہ کے ضلع اور شہر کے ججوں کے لیے قانون پچیسویں 1837 کی دفعہ آٹھویں کی رو سے صاحبانِ عدالت صاحبان جج کو اختیار دیتے ہیں کہ جو مقدمات متفرقات بالفعل صاحبانِ مذکور کی عدالتوں میں دائر ہیں یا صورت حال دوسری کی سررشت نمبر 5، 6، 7، 8، 10، 11 اور 12 کی رو سے آئندہ در پیش ہوں اُن کو فیصلہ کے لیے اُس کے دستور العمل کی رو سے جو صاحبانِ موصوفہ کے واسطے مقدماتِ مذکورہ کے بابت جاری ہے صدرِ

امین اعلیٰ کے سپرد کریں اور علاوہ اس سے اور مقدمات متفرقہ کو بھی جن کا عہدہ دارانِ مذکورہ کو تفویض کرنا قوانین کی رو سے جائز ہو مقامِ الٰہ آباد موزلی اسمتھ رجسٹر 10 رماہ اپریل 1841ء۔

جھانسی

دریافت ہوتا ہے کہ فوج کنٹنجنٹ سندھیا کی اور کچھ سپاہ افواج بندیل کھنڈ میں سے اور ایک رسالہ دوسری رجمنٹ سواروں کا مع اتواپ کانپور کے 29 رتاریخ اپریل کو علی الصباح واسطے تسخیر مقام کیروا کے روانہ ہوئے سُنا جاتا ہے کہ سپاہ بندیل کھنڈ میں ایک رجمنٹ پیادوں کی اور بھی شامل کی جاوے گی۔

کشمیر

ایک خط سے واضح ہے کہ سکھوں افواج متعینہ کشمیر کے تئیں بھی ہوا نخوت اور سرکشی کی سر بے مغز میں مثل سکھوں سپاہِ لاہور کے بھر گئی ہے وہ اصلا یہ نہیں سمجھتے کہ نتیجہ اس تمام فتنہ انگیزی اور آپس کے فساد کا انجام کار بہتر نہ ہوگا اور وبال اُن کے افعالِ نکوہیدہ کا آخر کار اُنہیں کی گردن پر پڑے گا۔ اکثر جگہ کا حال اسی طرح کا[ص 3 کالم 1] سنا گیا ہے کہ جس قوم نے اپنے سردار مالکِ ملک وحشم سے بدی اور نمک حرامی کی اور متابعتِ حکم سے انحراف کیا آخر کو بہت خوار اور پریشان ہوئے القصہ حال یہ ہے کہ 17 رتاریخ ماہِ گذشتہ کو پلاٹن قوم سکھ متعینہ کشمیر دربارِ جرنیل مہان سنگھ ناظم کشمیر میں گئیں اور درخواست اضافہ تنخواہ اور انعامات کی کہ ناظم مذکور نے اُن کی خواہشوں بیجا اور بے سروپا ہرگز منظور نہ کیا سپاہ نے بہت غصہ سے جرنیل مذکور کو تلوار و تفنگ سے قتل کیا بعد ازاں اُس کا تمام مال اسباب لوٹ لیا اور اغلب ہے کہ وہ لوگ فقط اس پر ہی اکتفا نہیں کریں گے اور تمام مال اسباب رعایائے کشمیر کا لوٹ لیں گے۔

اور اخبار لدھیانہ سے بھی وقوع وارداتِ مذکورہ بالا کا ثابت ہوتا ہے صاحبِ اخبار لکھتے ہیں کہ جرنیل مہان سنگھ ناظمِ کشمیر بیساکھ بدی ایکادشی کو صبح بعد تبدیل پوشاک کے مسندِ عدالت پر بیٹھا چودھری وغیرہ باریابِ مجرا ہوئے اس اثنا میں دونوں پلٹنیں سکھوں کی جمع ہو کر کچہری جرنیل موصوف میں گئیں اور درخواست تنخواہ اور انعام کی بموجب دستورِ سپاہِ ماموره لاہور کے کی۔ ناظم موصوف نے جواب دیا کہ جس طرح سپاہِ متعینہ کشمیر کا دستور ہے اسی طرح ملے گا اور بلوہ پردازی سے کچھ فائدہ نہ ہوگا سپاہ نے یہ بات سن کر فی الفور اُسے قتل کیا مگر سنت سنگھ بیٹا جرنیل متوفی کا بھاگ گیا اور قلعہ ہری پربت میں پہنچ کے روپوش ہو گیا الغرض مہاراجہ شیر سنگھ نے یہ حال سُن کر بہت افسوس کیا اور تجویز بھیجی ایک اور حاکم کی پیش نہادِ خاطر مہاراجہ ہے۔

جلال آباد

صاحب آگرہ اخبار ایک چٹھی جلال آباد مورخہ 9 رتاریخ اپریل سے لکھتے ہیں کہ مقام میں مذکور میں یہ افواہ ہے کہ

کچھ عجب نہیں اگر سپاہِ انگریزی کو اسی موسم گرمی کے میں طرف پنجاب کی کوچ کرنا پڑے اور فوج ظفر موج کو بہت تکلیف اور دقت بہ باعث شدت گرمی کے ہوگی پیشتر جو حکم آگے جانے کا تھا وہ بالفعل ملتوی رہا ہے اور صاحب چٹھی لکھتا ہے کہ ہم امید رکھتے ہیں کہ چند روز میں ہم طرف پشاور کی متحرک ہوں کمسریٹ میں بھی واسطے سرانجام مویشی وغیرہ ضروریات کے حکم آگیا ہے رجمنٹ 5 پیادگانِ ہندوستانی کو بھی حکم قیام کا ہے اور کاروانِ انگریزی کے ساتھ کابل کو نہیں بھیجی جاوے گی۔

کابل

اُس طرف کے خط سے بھی واضح ہوا کہ بجائے اس کے کہ ایران کے بادشاہ اور شاہ کامران والیِ ہرات میں سازش اور آمیزش کے ہوا ارادہ پہنچنے سپاہ کا طرف قندھار اور کابل کے کیا گیا تھا۔ سپاہِ ایران نے قلعہ اور ضلع کو غوریان کے جو کہ چند مدت سے ان کے قبضہ میں تھا خالی کردیا اور بموجب حکم اپنے بادشاہ کے وہاں سے اُٹھ کر چلے گئے۔

سندھ

دریافت ہوا کہ اموراتِ سندھ کی ابھی کچھ بہبودی او ترقی نہیں ہوئی ہے سُنا جاتا ہے کہ نصیر خان نے بخوبی کرنیل سٹیسی صاحب کو فریب دیا او آخر کار مثل یار محمد [ص 3 کالم 2] وزیر والیِ ہرات کے خان مذکور نے بھی کرنیل موصوف کو حکم چلے جانے قلات کا دیا اور کہا کہ تمہارے عہدو پیمان پر غور نہیں ہوسکتا کہتے ہیں کہ اس بات سے مسٹر روس بل صاحب بہادر نے بہت خفا اور رنجیدہ ہوکر کرنیل موصوف کو واسطے چلے آنے مقامِ کوئٹہ کے لکھا ہے خوف بلوہ پردازی کا مقامات کچی اور بلوچستان اور سندھ میں دامن گیر حال ہے اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس گرمی کی موسم کو وہ قوم میں فائدہ عظیم اپنا سمجھ کے سپاہ انگریزی کو بہت دق کریں گی۔ چنانچہ انہیں باعثوں سے برگیڈیر انگلینڈ صاحب کے برگٹ کو حکم پھر جانے کا مقاماتِ دادر اور بھاگ میں دیا گیا اور کچھ کچھ سپاہ قلات اور مستو نگ وغیرہ میں بھی بھیجی جاوے گی۔ اس طرف گھاس وغیرہ چارہ دو آب کا اور اشیائے ضروری بہت کم دستیاب ہوتی ہے اور سپاہ کو بہت تکلیف گزرتی ہے۔ دریافت ہوتا ہے کہ دوسری رجمنٹ لائٹ سوارانِ بمبئی کی ایام برشکال میں مئو سے کوچ کرے گی اور از راہِ نیچ جیسلمیر میں سے ہوکر سندھ کو جاوے گی کہتے ہیں کہ موسمِ مذکور میں اس رستہ سے سپاہ کو پانی کا بہت آرام رہے گا۔

قلعہ کیروا

آگرہ اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ 4 رتاریخ ماہِ حال کو سپاہِ انگریزی نے بسر کردگی کپتان منٹو صاحب کے قلعہ کیروا

کو فتح کیا دریافت ہوتا ہے کہ ٹھا کر قلعہ کو یہ جاگیر پیشوا نے عوض اُس کی خدمت گزاری کے دی تھی اور جب کہ پیشوا نے شکست کھائی تو ٹھاکر مذکور گورنمنٹ انگریزی کا مطیع رہا القصہ غلطی جو کہ جنگِ مقامِ چرگونگ میں ہوئی تھی اس کا عوض ہو گیا یعنی محصورانِ قلعہ اسیر و دستگیر ہوئے باوجود یہ کہ یہ قلعہ زیادہ ایک کوس کے دورہ میں پہاڑ پر واقع ہے کہ پہنچنا سپاہ کا وہاں بہت دشوار ہے۔ پھر بھی دشمنوں نے نکل جانا اپنا وہاں سے ناممکن جان کر بغیر کسی نوع کے عہد و پیمان کے اپنے تئیں سُپرد کپتان روس صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے کر دیا کہتے ہیں کہ کپتان موصوف بہ نسبت کپتان فریز رصاحب کے وہاں کے باشندوں کا بہت عزیز ہے۔

اخبار مقامات مختلفہ

جنرل کورٹ صاحب متوسلِ والیِ لاہور جو کہ رخصت لے کر فیروز پور میں آیا تھا اب واضح ہوتا ہے کہ مشار الیہ حسب اجازت اپنی سرکار کے واسطے استقامت کی طرف لدھیانہ کے روانہ ہوا ہے اخبارِ موسومہ بمبئی گر یرسے ظاہر ہے کہ ونگ اور ہیڈ کوارٹر ملکہ کی روائل وار دک شائر رجمنٹ اور ہڈ کوارٹر 17 رجمنٹ پیادوں پونا کا عنقریب طرف بمبئی کے روانہ ہوگا۔ سنا جاتا ہے کہ مسٹر رسل صاحب بجائے لارڈ الفنسٹن صاحب کے گورنر مدراس ہوں گے سر جیمس کارینک صاحب ایک کشتی دُخانی موسومہ آکلینڈ پر سوار ہو کر طرف مقام سویز کے روانہ ہوئے کلکتہ گریر سے ظاہر ہے کہ ایک اور رجمنٹ بریلی میں بھرتی کی جاوے گی اور وہ رجمنٹ ساتویں اِرریگولر کیولری کی شمار کی جاوے گی۔ چند مدت ہوئی کہ کپتان صاحب کے اصطبل واقع مقامِ متھرا میں سے کچھ گھوڑے چوری گئے تھے۔ [ص 4 کالم 1] سو بہ باعث کوشش اور جستجو اربابِ پولیس آگرہ کے سراغ اُن کا ایک گاؤں میں ضلع گووالیار کے ملا ہے چنانچہ اُن کے پھیر لینے کے واسطے تدبیریں کی جاتی ہیں مگر دستیاب ہونا ان کا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے۔ آگرہ اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ اضلاعِ قرب و جوار آگرہ میں سے ایک ضلع کے صاحب مجسٹریٹ نے ایک چوہے کی طرف بندوق یا طمنچہ فیر کیا تھا سو قضائی الٰہی سے ایک برقنداز بے گناہ نشانہ ہوا اور فوراً مر گیا دریافت ہوا کہ شہر اور چھاؤنی میرٹھ میں کئی آدمی ہیضہ کر کے مر گئے افسرانِ کمینڈنگ کو حکم ہے کہ کسی اپنے سپاہی کو بغیر چٹھی صاحب کمان افسر کمپنیوں کے شہر میں نہ جانے پاویں اور بغیر پرتلہ وغیرہ کے صدر بازار میں جانے کی نہ اجازت دیں کمپنی متعینہ اب تک شہر میں ہی مقیم ہے کہتے ہیں کہ کوتوال تحصیلدار کیا جاوے گا اخبار سے ظاہر ہے کہ سردار اجیت سنگھ متوسلِ رانی چند کنور کرنال سے گذر کے ارادہ روانگی کلکتہ کا رکھتا ہے ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ سردارِ مذکور کا مطلب حصول ملاقات ساتھ نواب گورنر جنرل بہادر کے ہے کہتے ہیں کہ یہ شخص رانی موصوفہ کی طرف سے مختار کل ہو کر پیغام دینے دو لاکھ روپیہ اور صوبہ جات کشمیر اور پشاور کا رانی کی طرف سے لایا ہے اور درخواست ہے کہ رانی موصوفہ کو مسندِ ریاست لاہور پر جانشین کریں۔ چٹھیات 23 / تاریخ مارچ سنہ حال سے جو مقامِ ہرات سے آئی ہیں ظاہر ہے کہ

میجر ٹاڈ صاحب نے پیشتر چھوڑنے ہرات کے طہران میں ایک وکیل بھیجا تھا اور یہ درخواست کی تھی کہ سپاہِ ایران قرب وجوار ہرات اور غوریان سے چلے جاویں اور انہوں نے یہ پیغام اُس کا قبول کیا تھا لیکن جب کہ وکیل مشہد میں پہنچا تو اُس نے دریافت کیا کہ صاحب مذکور قندھار میں بھاگ گئے آخر کار خطوط ہرات میں بھیجے گئے چنانچہ شاہ کامران نے اُن پر عمل کر کے صلح کی تیاری کی۔

ملتان

واضح ہے کہ دیوان ساون مل ناظمِ ملتان جو کہ واسطے بندوبست اور قرقی علاقہ جاگیر سردارانِ سندان والہ واقع نہلی کے گیا تھا سو بروقت پہنچے اُس کے تمام رعایا حاضر ہوئی اور تھانہ دار سرداروں کے اُٹھ گئے مگر دیوانِ مذکور بمزید احتیاط ایک کاردار اپنا وہاں چھوڑ کے آپ واسطے بندوبست بلوچوں نواحِ مٹھن اور ڈیرہ غازی خان وغیرہ مقامات کے طرف سیت پور کی روانہ ہوا۔

ہیضہ وبائی

صاحب اخبار گیا لکھتے ہیں کہ رپورٹ روزنامچہ تھانجاتِ مقام مذکور سے ایسا دریافت ہوتا ہے کہ ہر ایک گاؤں میں ضلع مذکور کے بیس بیس پچیس پچیس آدمی ہر روز ہلاک ہوتے ہیں خصوص گیا میں تو یہ حال ہے کہ چار روز کے عرصہ میں قریب دو سو اٹھاسی آدمی کے مر گئے کوئی علاج معالجہ سودمند نہیں ہوتا۔

سنگاپور

دریافت ہوتا ہے کہ ایک شخص قوم ہنود ساکن ضلع مذکور کے نے شبیہ نواب گورنر جنرل بہادر کی تیار کی ہے کہ دیکھنے اُس کے سے تمام صاحبانِ انگریز [ص ۸ کالم 2] متعجب ہوئے ہیں اور نام بردہ کو بہت تحسین و آفرین کرتے ہیں کہتے ہیں کہ شبیہ مذکور میں شکل و شباہت گورنر محتشم الیہ سے سر مو تفاوت نہیں ہے اور مڈیکل کالج میں تعبیہ کی گئی ہے اس شبیہ کی تیاری میں کسی اور انگریز یا ہندوستانی کا ہاتھ نہیں لگا ہے صرف اُس کی کاریگری ہے الغرض وہاں کے صاحبانِ عالیشان نے اُس کی صنعت دیکھ کر اُسے نوکر رکھا ہے اور شبیہ اکثر صاحبوں کی تیار کروائی ہے۔

کلکتہ

اخبار سے ظاہر ہے کہ ان دنوں ہر چند واسطے انسداد چوری اور نقب زنی کے طرح طرح کی تدبیریں عمل میں آئیں اور اربابِ پولیس نے بندوبست کئے اور بہت کوشش کی مگر انتظام چوری کا بخوبی نہیں ہو سکا بعد شام کے صرافانِ زردار کو راہ کاٹنی دشوار ہوتی ہے۔

گوالیار

سپاہِ کنٹن جنٹ گوالیار نے 8 / تاریخ ماہِ حال کو بندیل سے طرف سپری کے مراجعت کی اس سے خیال کیا جاتا ہے کہ بالفعل بُندیل کھنڈ میں امن وامان ہے۔

بمبئی

آنربیل ج ڈبلیو ایندرسن صاحب بہادر نے رونق افروز بمبئی ہو کر 28 / تاریخ ماہِ گذشتہ سے بیچ انصرام اموراتِ گورنری کے توجہ کی۔

ڈھاکہ

دریافت ہوتا ہے کہ جب سپاہی رجمنٹ 34 متعینہ شہر ڈھاکہ کو حکم جانے مقامِ داناپور کا ہوا تو بکمالِ اضطراب 8 تاریخ ماہِ گذشتہ کو رجمنٹ مذکور روانہ ہوئی قضاء الٰہی سے اسی وقت سے وبائے ہیضہ رجمنٹ میں شروع ہوئی اور فوراً ایک سارجنٹ مر گیا بعدازاں کئی آدمی اور بھی اِس عارضہ میں مبتلا ہوئے الغرض اٹھارہ گھنٹہ میں پچیس سپاہی مرے کچھ تدبیر اور دوا ڈاکٹروں کی موثر نہ ہوئی 10 / تاریخ اِس مرض کا غلبہ ہوا اور بہت سپاہی مبتلا ہوئے اور بہت مر گئے آدمیوں رجمنٹ کے نے زندگی سے مایوس ہو کر تجہیز و تکفین مردوں کا یک قلم ترک کیا اور نعشوں کو بہادینا شروع کیا اور آمد ورفت کشتیوں کی بند کردی ہر وقت اور ہر آن ان کی آنکھوں میں اجل دکھلائی دیتی تھی القصہ اُسی روز ایک طوفانِ شدید کہ طوفانِ نوح سے یاد دلاتا تھا نازل ہوا تمام کشتیاں سپاہیوں وغیرہ کی پریشان ہوگئیں اور بعضی ڈوب گئیں مگر سپاہیوں نے بہت کشش اور کوشش سے اپنی کشتیوں کو بچایا صاحب اخبار لکھتے ہیں کہ وبائے مذکور سے قریب ڈھائی سو آدمی مرد و زن کے متعلقانِ رجمنٹ مذکور میں سے طعمہِ ہوئے۔

دہلی

سنا گیا کہ 9 تاریخ گذرِ دریبہ میں آگ لگی کئی گھر جل گئے۔ چند روز سے شام کے وقت متواتر آندھی اُٹھتی ہے اور بعدازاں ترشح ہوتا ہے اور جیسا کہ چاہیے گرمی نہیں پڑتی۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 222 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

23 مئی سنہ 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

احکام

(کذا) یحییٰ منصفِ مقامِ جیسل پور منصف شاہ جہاں پور کے ہوئے بجائے مسٹر ایچ برگس معزول کے بابو شاما چرن نبور جی جس نے منصفی کی سند حاصل کی ہے وہ منصف جیسل پور کے ہوئے جیمس لین صاحب مراد آباد کے کلکٹر کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے واسطے جانے پہاڑ کے سات مہینے کی رخصت ملی اور مسٹر ہیڈ صاحب بجائے صاحب موصوف کی کام کریں گے مگر تا صدورِ حکمِ ثانی جیمس میبر لی صاحب کام مجسٹری سے مراد آباد کا کریں گے۔ مسٹر ایچ پی اے بی رڈل صاحب اسسٹنٹِ کمشنر اضلاع آگرہ کے ہوئے مسٹر جے سی ولسن مجسٹریٹ اور کلکٹر فرخ آباد کے ہوئے مسٹر ان ایچ ای پر ودیٹ مجسٹریٹ اور کلکٹر بلند شہر کے ہوئے۔

اشتہارِ گورنمنٹ

1۔ واضح ہو کہ فورٹ ولیم سینٹ جارج اور بمبئی کے سب ٹریژرر یعنی پیشدستان صاحب خزانہ سرکار اور ہندوستانی درباروں کے صاحبانِ رزیڈنٹ اور پریسیڈنسی مذکورہ بالا کے جمیع صاحبانِ تحصیل کو اور جو جو ممالکِ مغربی کے گورنمنٹ میں خزانوں کے صاحب، مہتمم ہیں اُن کو بھی جب تک کوئی اور حکم صادر نہ ہو جس قدر زرِ نقد سرکار کمپنی بہادر کو بطور قرض کے دیا جاتا ہے اگر پانسو روپیہ سے کم نہ ہو تو بہ حساب فیصدی پانچ روپیہ سالیانہ سود کے بحسب شرائطِ مفصلہ ذیل لے لینے کا اختیار ہے۔

2۔ ہنڈویہائی صحیح زرِ بقایا تنخواہ کی خواہ اُن کے ادا کرنے کے واسطے اشتہار دیا گیا ہے یا نہیں بعوض زرِ نقد کے بن بٹا لگائے لے جائیں گے اور جو جو ہنڈویان کے سرکاری خزانوں پر ہوں گی وہ بھی ادائے زرِ قرضہ کے واسطے لی جائے گی۔ مگر اُن میں سے پانچ روپیہ سیکڑا سالانہ مٹی کے موافق لیا جائے گا ٹریژری نوٹ یعنی دستاویز صاحب خزانہ اور جو جو زرِ دعوئی سرکار سے جن پر صحیح ہووے بے وضع ہنداون زرِ نقد منظور ہوں گے۔

3۔ بخشیان افواجِ سرکاری کو بھی ہر ایک پریسیڈنسی میں اختیار ہے کہ اپنے اپنے جمع زرِ واجب الادا کو اِس قرضہ کی

بابت منتقل کریں اور کہ فورٹ ولیم فورٹ سینٹ جارج کی پریسی ڈنسی میں اور ممالک مغربی میں بحسب دستور مبلغ مذکور کے بابت صاحب اکونٹنٹ جنرل کے اور بمبئی کی پریسڈنسی میں افواج کے پے ماسٹر جنرل کے نام پر ہنڈوی کردیں گے۔ چنانچہ عہدہ داران مرقومہ (کذا) عندالارسال ہنڈوی مذکور کو بمنزلہ زرِ قرضہ قبول کرلیں گے۔

4۔ فرخ آباد لکھنؤ مدراس اور بمبئی کے رائج الوقت روپیہ کمپنی کے سکہ کے برابر لیے جائیں گے اور روپیہ مذکورہ کی قبض الوصول میں سکہ کمپنی تحریر ہوگا اور ان کا سود بھی تعدادِ مرقومہ بالا کے بموجب اُسی سکہ سے ادا کیا جائے گا۔[ص 1 کالم 2] جس جس سرکاری عہدہ دار کو قرضہ مذکورہ لینے کا اختیار ہے وہ جس قدر وصول پاوے گا اُس کے بابت ایک ایک اقرارنامہ اپنی طرف سے مفصلہ ذیل کے مضمون کے مطابق لکھ دے گا۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ عمرو زید نے —— روپیہ سکہ کمپنی کا سرکارِ کمپنی بہادر کے خزانہ میں آج داخل کیا جس کے بابت وہ اقرارنامہ پانے کا مستحق ہو جس کا سُود 30/جون یا 31/دسمبر آئندہ سے یعنی جس سال لین کہ زرِ مذکور داخل ہوا محسوب ہوگا اور کہ اقرارنامہ مرقومہ اُنہیں شرائط پر جو کہ کلکتہ کے گزٹ مورخہ تاریخ —— میں مشتہر ہوئیں تحریر ہوگا اور کہ عرصہ مابین کے سُود پانے کا یعنی اقرارنامہ ہذا کی تاریخ سے 30/جون یا 31/دسمبر تک اُس ہی سال کے جس میں کہ زرِ مذکور داخل ہوا مستحق ہوگا۔

6۔ فورٹ ولیم کے ڈپٹی اکاؤنٹنٹ جنرل کے پاس جب اقرارنامہ مذکور پیش ہوں گے تو وہ فوراً پرومیسری نوٹ یعنی ٹیپ جس پر ممالکِ انڈیا کے صاحب سکریٹری کے دستخط ہوں گے مفصلہ ذیل کے نقشہ بموجب مرتب کروا کے قرض خواہانِ مذکورہ کو دلوادے گا۔ فورٹ ولیم 30/جون 1841 پرومیسری نوٹ فیصدی۔

پانچ مبلغ۔ سکہ کمپنی کے بابت نواب گورنر جنرل بہادر کونسل کے اجلاس میں اقرار کرتے ہیں کہ ہم نے فلانے سے سرکارِ کمپنی کے لیے بطور قرض کے —— روپیہ وصول پایا اور جب اُس کے ادا کرنے کے لئے نواب گورنر جنرل بہادر کونسل کے اجلاس میں تین مہینے پیشتر کلکتہ کے گیزٹ کے رو سے اطلاع دیں گے تب شخصِ مذکور یا اُس کے وصیوں کو خود اُس کی یا اُن کی درخواست کے بموجب فورٹ ولیم کے خزانہ عامہ سے ادا کیا جائے گا اور جو کچھ سود زرِ مذکور کا ہوگا سو ششماہی پر فیصدی پانچ سالیانہ کے حساب سے فورٹ ولیم کے خزانہ عامہ سے عمرو مذکور کو یا اُس کے وصیوں کو خود اُس کی یا اُس کی وصیوں کی درخواست کے بموجب اشتہارِ مذکور کی تین مہینے کی مدت گذرنے کے بعد تک مع اصل دیا جائے گا مگر اس کے بعد اور کچھ سود نہ ملے گا کیونکہ اشتہارِ مذکور سے یہ متصور ہو کہ وقتِ معین ٹیپ کے روپیہ ادا کرنے کا گویا اقرار ہے۔ ممالکِ انڈیا کے نواب گورنر جنرل بہادر کے حکم سے کونسل کے اجلاس میں صحیح کیا گیا گورنمنٹ کے سکریٹری کا اکاؤنٹنٹ جنرل کی کچہری نمبر۔ سنہ 1841 کا۔

7۔ ہر ایک عہدہ دار کو جسے قرضہ لینے کا اختیار ہے لازم ہوگا کہ اقرارنامہ کو اس کے قابض کی درخواست کے بموجب بلا مصارف صاحب اکاؤنٹنٹ جنرل ممالک بنگال کی خدمت میں ارسال کر کے ایک قطعہ پرومیسری

نوٹ یعنی ٹیپ جس میں 30 جون یا 31 دسمبر آئندہ سے زرِ قرضہ داخل ہونے کی تاریخ کے بعد سود مندرج ہو اس کے عوض منگوا دیوے باقی جو سُود کہ عرصہ مابین کے بابت یعنی داخلہ کی (کذا) سے [ص 2 کالم 1] 30 جون یا 31 دسمبر آئندہ تک جس طرح سے کہ ہوگا اقرار نامہ عنایت ہونے کے وقت ادا کیا جائے گا۔

8۔ جو جو اہلِ ٹیپ سود کا روپیہ فورٹ سینٹ جارج کے خزانہ عامہ سے لیا چاہے تو بشرطیکہ اپنی ٹیپ فورٹ ولیم کے صاحب اکاؤنٹنٹ جنرل کے حضور سے حاصل کرے اور ٹیپ مذکور پر اس امر میں مع دستخط صاحب اکاؤنٹنٹ جنرل یا اُس کے ڈپٹی کی تحریر ہووے کہ سُود مذکور ٹریژری مسطور میں ادا کیا جائے گا تو واجب الادا ہوگا اور اگر پھر وہی شخص سود مذکور کو بنگال میں لیا چاہے تو اپنی ٹیپ کو فورٹ سینٹ جارج کے صاحب اکاؤنٹنٹ جنرل یا اُس کے ڈپٹی کی صحیح کروا کر بطورِ مذکورہ بالا کے لے آوے اور جب حکمِ مذکور اہلِ ٹیپ کی درخواست کے بموجب اُس پر تحریر ہوگا تو سودِ مذکور صرف اُس خزانہ سے ادا کیا جائے گا بشرطیکہ اہلِ ٹیپ فورٹ سینٹ جارج کے صاحب اکاؤنٹنٹ جنرل سے زرِ سود کو ممالکِ بنگال میں انتقال کی درخواست کرے تب صاحب موصوف اپنے یا اپنے ڈپٹی کے دستخطوں سے مزین کروا کے حکم سابقہ کو منسوخ کردے گا اور جو کوئی اشخاصِ مذکورہ میں سے بمبئی کے خزانہ عامہ میں سے لیا چاہے تو بھی بحسبِ وضع مذکورہ بالا کے عمل آوے گا۔

9۔ اگر اقرار نامہ رکھنے والے کی خواہش یہ ہے کہ ٹیپ کا سود بالفعل مدراس یا بمبئی میں وصول کرے تو فوراً اپنے اقرار نامہ پر فورٹ ولیم کے صاحب اکاؤنٹنٹ جنرل کے پاس مرسل ہونے سے پیشتر اپنا مطلب تحریر کرے اور صاحب موصوف سودِ مذکور کو بموجب شرائط مرقومہ بالا کے قابل الادا کرے گا۔

10۔ اس قرضہ کی ٹیپ کی تجدید کرنے خواہ سہام تین تقسیم کرنے کے بابت فورٹ ولیم کے صاحب اکاؤنٹنٹ جنرل کی اجازت بدون کسی اور کو اختیار نہ ہوگا مگر فورٹ سینٹ جارج اور بمبئی کے صاحبانِ اکاؤنٹنٹ جنرل کی اہلِ ٹیپ کی درخواست اور رسومِ مقرری کے ادا کرنے پر ممالکِ بنگال کے صاحب اکاؤنٹنٹ جنرل کے پاس تجدید خواہ تقسیم کے لیے بدون کوئی اور خرچ ابلاغ کریں گے۔ علاوہ اس کے جو دستور العمل کہ اموراتِ تجدید خواہ تقسیم۔ کے باب میں مروج ہے سو ہی اب بھی بحال رہے گا۔

11۔ اِس قرض کی ٹیپ بہ نسبت قرضہ فیصدی پانچ 1825 اور بنسبت 16/ جنوری 1830 کے تاریخ و امداد کرنے کے لیے مشہور ہوگی اور قرض ہذا کی سب ٹیپیں تاریخ تحریر سے منقلب جو کہ جنرل رجسٹر میں مندرج ہیں ادا کرنے کے لیے اشتہار کی جاویں گی یعنی جو ٹیپ جو سب سے پیچھے رجسٹر میں مندرج ہوئی وہ سب سے پہلے ادا کی جاوے گی مگر سب ٹیپیں جو ایک ہی وقت میں اشتہار کی جاویں گی سو وہ اشتہار کی مدت منقضی ہونے کے بعد عند الطلب فوراً بدون لحاظ تقدیم و تاخیر کے معرض ادا میں آویں گی مگر گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ بدون انتظار انقضائے مدت اشتہار ہذا کے اور ٹپیں بھی ادا کرنے کے لیے مشتہر کریں گے اور کہ اُن ٹپوں کو جو پیچھے مشتہر

ہوئیں اُن کے اشتہار کی میعاد گذرنے کے بعد ادا کریں گے باوجود یہ کہ اُن اہلِ ٹیپوں نے جو اس سے پہلے اشتہار میں مندرج ہوئے (کذا) اپنے وکیل کی معرفت اپناز رِقرضہ وصول کرنے کی (کذا)۔

(کذا) کے نواب گورنر جنرل بہادر کے حکم سے کونسل کے اجلاس میں مشتہر ہوا[ص 2 کالم 2] فورٹ ولیم فی نانشل ڈیپارٹمنٹ 31/مارچ 1841 اشتہار مذکورہ بالا کے بابت اب یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جو قرض فیصدی چار روپیہ 16/ستمبر 1835 میں آغاز ہوا تھا۔ سُو 15/تاریخ ماہِ مئی آئندہ سے مسدود ہوا ممالک ہند کے نواب گورنر جنرل بہادر کے حکم سے کونسل کے اجلاس میں اشتہار کیا گیا جی۔اے بشمی ممالک ہند کا سکریٹری ممالکِ مغربی کے لفٹنٹ گورنر بہادر کے حکم سے اطلاع عام کے واسطے پھر اشتہار کیا جاتا ہے جیمس طامسن سکریٹری ممالک مغربی کی نظامت عدالت کا سرکلر آرڈر۔

ممالکِ مغربی کے صاحبانِ مجسٹریٹ اور انڈی پنڈنٹ جوائنٹ مجسٹریٹ کے لیے از بسکہ صاحبانِ کورٹ آف ڈائریکٹرس کی یہ خواہش ہے کہ انگریزی مجنونوں کے بابت جو طریق عمل قوانین کے رو سے جائز ہے صاحبانِ مجسٹریٹ کی ہدایت کے واسطے تشریح کر کے ارسال کریں لہٰذا عدالتِ مذکورہ گورنمنٹ کی رضاء سے قوانین مندرجہ ذیل مشتہر کرتے ہیں۔

1۔جب کبھی کسی صاحب مجسٹریٹ کو خبر پہنچے کہ ایک انگریزی مجنون اُس کے علاقہ میں آزاد پھرتا ہے تو اُسے اختیار ہے کہ محافظتِ معقول کے ساتھ اس طرح پر کہ اثنائے راہ میں کسی نوع کی تکلیف اُسے نہ پہنچے مقامِ صدر میں بھجوا کر صاحبِ سول سرجن کو معائنہ کروائی اور جبکہ از روئے تحقیقات اور دلائل کے صاحبِ مجسٹریٹ کو خاطر جمعی ہو کہ فی الحقیقت آزاد پھرنے دینا اُس کا موجب قباحت کا ہو تو چاہیے کہ جو جگہ اُس کی بندی کے لیے مناسب سمجھے وہاں ساتھ محافظت معقول اور بذریعہ ایک مہری اور دستخطی اپنے کے اُسے روانہ کردے مگر تجویز شائستہ کی رو سے متصور ہو کہ بیشتر شخص مجنون کو پریسی ڈنسی کی دارالشفاء میں بھیجیں اور اگر مجنونِ مذکور کا کچھ مال اور اسباب ہو اُسے اپنے قبضہ میں کر کے اُس کے قرابتی یا دوست جو ہندوستان میں ہوں اُنھیں اُس کے حال سے مطلع کرے مگر جب کوئی اُس کا رشتہ دار یا دوست استدعا کرے کہ شخص مجنون کو مع اس کے مال اور اسباب کے میرے حوالے کر دو تو یہ حکم مانع اِس امر کے نہ متصور ہو۔

2۔صاحبِ مجسٹریٹ کو اختیار ہے کہ شخص مجنوں کا اسباب قرق کر کے نیلام کر ڈالے تا کہ وہ زر ادائے اخراجاتِ ضروری یعنی اُس کی خورونوش، پوشاک معالجہ اور محافظت وغیرہ میں صرف کیا جائے اور جتنا روپیہ کہ صاحبِ موصوف کی معرفت خرچ ہو اُس کا حساب سر رشتہ میں لکھ رکھیں اور جس قدر کہ اخراجاتِ مذکور کے واسطے اور کہیں مطلوب ہو اُس روپیہ میں سے ارسال کریں۔

3۔جس صورت میں کہ شخصِ مجنوں کے پاس سال اور اسباب کافی نہیں یا وہ بالکل محتاج ہو اور کوئی والی وارث اُس

کہ وہ آپ بابت اُس کے دار الشفاء میں پہنچانے اور زادِ راہ کے صرف اُٹھاویں اور کنٹن جنٹ مل میں دفعہ سرکار کے لگا کر بدستخط صاحب کمشنر پیش کریں۔

4۔ صاحب مجسٹریٹ کو لازم ہے کہ جب احکامِ مذکورہ کے بموجب عمل کرے [ص 3 کالم 1] تو اِس کی رپورٹ صاحب سکریٹری گورنمنٹ جوڈیشل ڈیپارٹ منٹ پاس ابلاغ کریں اور جب کوئی خاص امر واقع ہو تو صاحبِ موصوف سے ہدایت طلب کرے۔

مقام الٰہ آباد 30/ ماہ اپریل 1841   موز لی اسمتھ رجسٹر

پنجاب

جلال آباد کی چٹھیوں مورخہ 5/ تاریخ ماہ حال سے واضح ہے کہ اب بے تامل و تاخیر سپاہِ ظفر پناہ انگریزی واسطے سزا دہی سرکشوں پنجاب کے بھیجی جاوے گی کیونکہ انہوں نے برخلاف آئین صلح و درستی کے پُل کشتیوں کا جو دریائے اٹک پر بندھا ہوا تھا توڑ ڈالا اور کسی کو اس راہ سے گذرنے نہیں دیتے بلکہ یہ بھی افواہ ہے کہ انھوں نے اہالیان حرم محترم سلطانی کو بھی روکا ہے مگر ابھی یہ حال قرینِ اعتماد نہیں ہوسکتا کہتے ہیں کہ یہ وہی سپاہ سرکش پنجاب کی ہے جس نے چند مدت ہوئی کہ جنرل اویطویلہ سے سرکشی کی تھی واضح ہو کہ برگیٹ جلال آباد نے سوائے رجمنٹ 44 ملکہ معظم اور رجمنٹ 54 پیادگانِ ہندوستانی کپتان نکلس اور دو توپوں اور ایک رسالہ پانچویں رجمنٹ سواروں کے طرف کابل کی کوچ کیا تھا اور کچھ توپوں اور پانچویں رجمنٹ سواروں ان کے تئیں حکم تھا کہ مقامِ گندمک میں رہے مگر 4 تاریخ ماہ حال کو سرکاری چٹھیاں واسطے اُن کی بھیجی گئیں کہ جلد تر مراجعت کریں اور خبر تھی کہ سپاہِ انگریزی 7/ تاریخ پشاور کو کوچ کرے گی لیکن یہ نہیں تحقیق ہوا کہ سپاہِ مذکور سیدھی طرف اٹک کے بھیجی جاوے گی یا انتظار آنے اور سپاہ کا کابل سے کرے گی۔ 4/ تاریخ لُدھیانہ سے چٹھان واسطے سر ولیم مکناٹن صاحب بہادر اور جرنیل الفنسٹن صاحب کے جلال آباد کی راہ سے روانہ ہوئی ہیں اور ایک چٹھی کرنیل شلٹن صاحب کے پاس جلال آباد میں پہنچی۔ افواہ ہے کہ اسی موسم میں سپاہِ انگریزی کو لڑنا پڑے گا اور شدت گرمی کے سبب بہت تکلیف رہے گی چند مدت سے ملازم افسرانِ انگریزی کے بہ طمعِ اضافہ تنخواہ ایک صاحب کی نوکری چھوڑ کے دوسرے کے پاس چلے جاتے تھے اور اس سبب صاحبانِ انگریز کو بہت تکلیف رہتی تھی نظر بریں نواحِ جلال آباد میں یہ اشتہار جاری کیا گیا کہ کوئی صاحب لوگ کسی شخص کو بدون سرٹی فیکیٹ اُس کے پہلے آقا کے نوکر نہ رکھے اور اِس اشتہار پر سب کے دستخط ہو گئے تھے القصہ کپتان ڈوڈ جن صاحب نے اپنے خلاصی کو بعلت چوری وغیرہ کے نکال دیا تھا۔ چند روز بعد کپتان نکلس صاحب نے ایک چٹھی متضمن پوچھنے چال چلن خلاصی مذکور کے بھیجی کپتان ڈوڈ جن صاحب نے حال اُس کی بدچلنی کا لکھا۔ سو کپتان نکلس صاحب نے بھی اُسے نکال دیا خلاصی بہت غصہ ناک ہو گیا اور ایک تلوار علم کر کے

طرف خیمہ صاحب مذکور کے گیا اور صاحب کو ایک ایسی تلوار ماری کہ بندزانوں کے پاس سے صاحب مذکور کی سب ٹانگ کٹ گئی صرف پٹھے بچ گئے۔ خلاصی دوسری ضرب بھی پہنچا تا اگر کپتان بلاس صاحب جو کہ اُسی خیمہ میں رہتے تھے اُسے نہ گرادیتے بعدازاں کپتانِ مجروح کا معالجہ ہونے لگا اب صاحب مذکور کو بہت آرام ہے اور زخم بھرتا جاتا ہے۔

کابل

حضرت شاہِ جم جاہ شاہ شجاع الملک 30 رتاریخ ماہِ گذشتہ کو رونق افروزِ کابل ہوئے۔ [ص 3 کالم 2] سر ولیم مکناٹن صاحب بہادر اور الفنسٹن صاحب بہادر وغیرہ مردمانِ خاص و عام ہمراہی کے شلکِ سلامی حسبِ معمول عمل میں آئی اور تمام آدابِ سلطنت ادا کیے گئے۔

نصیر خان

اب پھر ایک اخبار سے ظاہر ہو کہ آخر کو نصیر خان سے معاملہ ہو گیا کرنیل سٹیسی صاحب ایجنٹِ کلان جو کہ پہلی دفعہ بیچ درستی معاملہ کے فتحیاب نہ ہوئے تھے اُن کو حکم تھا کہ 28 رتاریخ ماہِ گذشتہ کو قلات میں جاویں اور خبر تھی کہ وہاں خانِ مذکور اُن سے ملاقات حاصل کرے گا جب کہ صاحب موصوف قلات میں تھے تو اُنہوں نے اکثر سرداروں قوم بلوچ کو اُن کی جاگیرات پر بھیج دیا تھا اور اُن سرداروں کی غیر حاضری میں رحمداد خان نائے نوابِ مقامِ کوئٹہ کے نے واسطے بہکانے نصیر خان کے بہت کوشش کی مگر ایک اور سردار نوابِ مذکور کے ارادہ میں خلل انداز ہوا اور خان مذکور کو پھر قلات میں پھیر لایا۔

کوئٹہ

جنرل بروکس صاحب بہادر نے کرنیل اسٹیپ پوٹ صاحب کو واسطے جانے مقام توبخی کے 29 رتاریخ ماہ گذشتہ کو مع ایک سپاہِ شائستہ کے حکم دیا ہے اور ایک رسالہ سواران اور دو کمپنیوں رجمنٹ 41 ملکہ کو حکم ہے کہ مقامِ سرٹ میں کرنیلِ موصوف کے متامل ہوئے ظاہر ہو کہ مقامِ توبخی مقامِ فراح کے رستہ میں بیچ کوہستانِ ساروانے کے واقع ہے۔

اخبارِ مقاماتِ مختلفہ

حیدر خان بیٹا دوست محمد خان کا کشتی دُخانی مسمّٰی انٹر پرائز پر سوار ہو کے بمبئی سے کلکتہ میں داخل ہوا۔ کہتے ہیں کہ امیر مذکور کے واسطے ایک مکان علی پور میں لیا گیا ہے۔ ایک صاحب اخبار افواہاً لکھتے ہیں کہ اغلب ہے کہ سر

چارلس منکوف صاحب بہادر بجائے نواب گورنر جنرل بہادر کے مقرر ہوں۔ صاحبِ اخبارِ بمبئی حال پہنچنے اس لارن نام ایک جہازِ دخانی ملکہ معظم انگلستان کے لکھتے ہیں اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جہاز مذکور تا پہنچنے کشتی دُخانی ڈاک کے وہاں مقیم رہے گا بہ ارادہ لینے صاحب رینول کمانڈر اِن چیف یعنی سپہ سالارِ سپاہ بحری کے کیونکہ اغلب ہے کہ صاحبِ موصوف عنقریب از راہِ مصر وہاں وارد ہوں گے۔ دریافت ہوتا ہے کہ مسٹر سٹوارٹ صاحب گورنر سیلن بیرحنس نام ایک کشتی دُخانی سر پر سوار ہو کر طرف کلکتہ کی روانہ ہوئے بموجب مضمون چٹھی براڈ فٹ صاحب کے جو کہ ہمراہ قافلہ اہالیانِ حرم حضرت شاہ شجاع الملک کے گئے ہیں۔ صاحب اخبارِ ہرکارہ لکھتے ہیں کہ سپاہِ ہمراہی ہندوستانی میں سے بہت آدمی بھاگے جاتے ہیں جب کہ قافلہ مذکور امین آباد تک پہونچا تھا۔ اُس وقت تک ڈیڑھ سو آدمی بھاگے تھے اور بہت سے بیمار ہو رہے ہیں۔ سنا جاتا ہے کہ ایک رجمنٹ سواروں کی جو کہ بریلی میں بھرتی ہوگی وہ بجائے رجمنٹ دوئم سوارون کے جس کا موقوف ہونے کا ذکر سابق کیا گیا ہے۔ نگاہداشت کی جاوے گی اور افسر رجمنٹ دوسرے کے اُس میں بھرتی (کذا) گے۔ قندھار کے خط سے ظاہر ہوتا ہے کہ سپاہِ انگریزی قریب بارہ ہزار آدمی کے بیچ اوائل جون کے قریب قندھار کے (کذا) [ص 4 کالم 1] اور طرف ہرات کے بھیجی جاوے گی۔ صاحب اخبارِ بمبئی چٹھیاتِ مقامِ کوئٹہ سے لکھتے کہ اس بات کو گورنمنٹ نے شہرت دیا ہے کہ نصیر خان ہمارا دشمن ہے چنانچہ قلعہ میں قلات کے واسطے سپاہِ متعینہ کے اور مدد بھی بھیجی جاتی ہے اور بفور شروع ہونے موسمِ سرما کے تیاری جنگ و جدل کی کی جاوے گی۔ دریافت ہوتا ہے کہ بندھوؤں نے مقامِ 24 پرگنہ کے کھودنے کے وقت ایک ڈھیر زرِ مسکوک کا پایا صاحب مجسٹریٹ نے زرِ مذکور کو بیچ خدمت ایشیاٹک سوسائٹی کے بھیجا سو اُن تمام سکوں کا مولویانِ ترجمہ مدرسہ اور مسٹر پرنسپ صاحب نے کیا۔

تباہیِ جہاز

اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان دنوں ایک جہازِ انگریزی مع اسباب تجارت کے جاتا تھا جب متصل جزیرہ ہولی کے پہنچا تو ظلمتِ شب میں ایک جہازِ دُخانی سے جو کہ اُس طرف سے آتا تھا ٹکر کھائی اور اُس صدمہ سے بند بند اُس کے جدا ہو گئے اور فوراً پانی میں بیٹھ گئے تمام مال و متاع اور ایک سو بائیس آدمی مرد مانِ جہاز میں سے ڈوب گئے۔ فقط کپتان جہاز اور ایک نائب اس کا ایک تختہ پر بچ رہے اور بعد کئی رات دن کے کنارہ پر پہنچے۔

میرٹھ

پیشتر اس سے حال مجروح ہونے ایک منصفِ علاقہ میرٹھ کا ایک چپراسی کے ہاتھ سے درج اخبار ہوا تھا اب دریافت ہوا کہ مجرم مذکور بہ تجویز رائے جج دورہ کے ساتھ میعاد چودہ 14 برس کے ساتھ جولانہ اور کارِ مشقت کے

مقید ہوا آٹھ آدمی سوار اور پیادہ جو کہ میلہ میں سورج کنڈ کے بعلتِ ہنگامہ پردازی قید ہوئے تھے اُن میں سے سات آدمیوں نے رہائی پائی ایک ہفتہ سے ہیضہ وبائی نے نواحِ میرٹھ میں ظہور کیا ہے اکثر آدمی مر گئے ہیں مگر بعض جن کا معالجہ بروقت ہو سکا اُنہوں نے البتہ اس بلا کے پنجہ سے رہائی بھی پائی۔

بھرت پور

مسٹر مانسن صاحب بہادر باتفاق اپنی بی بی کے اکبر آباد سے وارِد بھرت پور ہو کر مقامِ چار باغ میں اُترے۔ دوسرے دن واسطے ملازمت مہاراجہ کے گئے اور شبیہ مہاراجہ کی جو کہ ساتھ کمالِ صنعت کے اپنے ہاتھ سے کھینچی تھی حضور مہاراجہ بہادر میں گذرانی۔ مہاراجہ اُس کے ملاحظہ سے بہت خوش ہوئے اور اسے اپنے ایوانِ خاص میں رکھا تا کہ ہمیشہ اُس پر نگاہ پڑتی رہے۔

لُدھیانہ

مقامِ مذکور میں ایک روز اولے سے اِس شدت سے برسے کہ تمام زمین سفید ہوگئی لیکن باعث کٹ جانے اکثر زراعت کے فصلِ ربیع کو بہت کم خلل اور ضرر پہنچا جنرل کورٹ صاحب ایک ہفتہ کے عرصہ سے یہاں مقیم ہیں۔

لاہور

(کذا) تاریخ اپریل کو مہاراجہ شیر سنگھ بہادر باتفاق راجہ دھیان سنگھ اور راجہ ہیرا سنگھ [ص 4 کالم 2] اور بھائی گورکھ سنگھ وغیرہ ارکانِ دولت کے سوار ہو کر طرف چھاؤنی انارکلی کے تشریف لے گئے اور قواعد پلٹن امیر سنگھ اور وزیر سنگھ کمیدانوں آمدِ منڈی کی ملاحظہ فرما کے ایک ہزار روپیہ بطریق انعام مرحمت کیے اور وہاں سے بیچ کوٹھی جنرل ونتورا صاحب کے بیچ ڈیڑھ کنور پرتاپ سنگھ کے تشریف لے گئے کنورِ موصوف نے استقبال کر کے پان سو پتکی سونے کی اور ایک گھوڑا انذر گذرانا اور آٹھ ہزار روپیہ بابت ضیافت راجہ دھیان سنگھ اور راجہ ہیرا سنگھ اور بھائی گورکھ سنگھ وغیرہ ہمراہیوں کے پیشکش کیے۔ مہاراجہ نے کنورِ موصوف پر بہت مہربانی کر کے ارشاد کیا کہ تمہارے تئیں مع بعضے سرداروں اور سپاہِ جرار کے واسطے بندوبست خطہ کشمیر اور اضلاع ہزارہ کے مقرر کیا جاوے گا بیچ سرانجام سامانِ سفر کے مستعد رہو۔ بھگت رام بخشی فوج نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ واسطے تقسیم تنخواہ سپاہ کے روپیہ عنایت ہووے بعدِ استماع خلیفہ نورالدین کو حکم ہوا کہ لاکھ روپیہ خزانۂ موتی مندر سے حوالہ بھگت رام کے کریں۔

اشتہار

سُنا گیا کہ ایک سرکاری مفتی صاحب کے پاس ایک مقدمہ پیش ہوا انخلائے مکان کا یعنی ایک شخص کرایہ میں رہتا

تھا۔ صاحبِ مکان نے اُٹھانا چاہا تو نہ اُٹھا۔ ناچار صاحبِ مکان نے نالش کی معرفت وکیل کے جب مثل مرتب ہوئی تو مفتی صاحب نے مدعی کو اصالتاً طلب کر کے یہ فرمایا کہ مکان خالی کر دینے کا حکم ہو جاوے گا لیکن تم خرچہ چھوڑ دو مدعی نے کہا صاحب میں خرچہ کیونکر چھوڑ دوں جب دعویٰ میرا ثابت ہے تب آپ مکان خالی ہونے کا حکم کرتے ہیں۔ پھر خرچہ چھوڑنے کا کیا معنیٰ اگر کوئی قانون اس کا ہو تو فرمائیے سُو اُس مدعی نے ایک خط ہم کو لکھا ہے اقرار کرتے ہوئے اس امر کا کہ جو کوئی اس بات میں کوئی دفعہ قانون یا سرکلر جانتا ہو کہ صاحب عدالت کو ایسی ہدایت بھی کسی آئین سے ہے وہ لکھ کر مہتمم اس چھاپہ خانہ کے پاس بھیج دے تو میں پندرہ روپے انعام دوں گا۔

خط ——— صاحب سپریٹنڈنٹ دہلی اردو اخبار سلمہٗ

افواہ عام ہے کہ قلعہ مبارک میں عجیب طرح ہو رہی ہے۔ شہر میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں الغیاث و فریاد اہلکارانِ شاہی کا ذکر نہیں تنخواہوں کا یہ حال ہے کہ کسی کے پانچ مہینے، کسی کے چار مہینے، کسی کے تین مہینے چڑھے ہوئے ہیں جو لوگ حضور رس ہیں یا مختار سے یا حکیم معالج حضورِ والا سے سازش رکھتے ہیں البتہ وہ ماہ بماہ تنخواہ لے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مختار نو تجربہ کار اور بظاہر نام شاہزادہ مرزا شاہ رخ بہادر کا لیکن ایک حکیم صاحب جو کہ اب معالج ہیں حضور والا کے اور دو ایک لڑکے راجہ جے سکھ رائے کے اور ایک کوئی ملا زادہ جو حافظ کر کے مشہور ہے اور چند حواشی اسی قسم کے مجتمع ہیں جو چاہتے ہیں سو کرتے ہیں امورات سلطنت میں اب یہ لوگ اختیارِ تام رکھتے ہیں ظاہر ہے کہ طبیب نبض دیکھنی جانے قارورہ پہچانے بنیا مہاجن کارِ دوکانداری جانے ملازادہ لڑکے پڑھانا جانے امورات مہماتِ سلطنت سے اِن کو کیا نسبت جب یہ لوگ مدارِ مہماتِ سلطنت ہوں تو کیا حال ہووے۔ الراقم محمد

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 223 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

30 مئی 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

احکام

مسٹر ڈبلیو روبرٹس قسمت بنارس کے صاحب کمشنر کے اسسٹنٹ ہوئے اور دُرگا پرشاد قانون نویس 1833 کے رو سے ضلع علی گڑھ کے ڈپٹی کلکٹر ہوئے۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹو ڈیپارٹمنٹ 12 اپریل 1841 نواب گورنر جنرل بہادر ممالکِ ہند نے کونسل کے اجلاس میں 12 اپریل 1841 کو قانونِ مفصلہ ذیل جاری کیا لہٰذا اب بہ پاسِ اطلاع عام کے اشتہار کیا جاتا ہے **قانون پہلا 1841 سرکاری مال گذاری کو بہ آسانی وصول کرنے کے بابت اور پٹداری محال سے سرکاری مال گزاری کے باقی ادا کرنے کے لیے جو نیلام ہوتا ہے اُس سے جو جو حقیقت منتقل ہوتی ہے اسے ثابت کرنے کے واسطے یہ قانون ہے۔**

1۔ قوانین مروجہ حال کی رو سے سرکاری مال گذاری کی باقی ادا کرنے کے لیے صرف بندوبست کرنے والے لمبردار کو مجبور کرنے یا اُس کی جائداد کو قرق رکھنے کا اختیار ہے اور لمبردارِ مذکور پٹیدار سے خواہ نالش خواہ قرقی کی راہ سے معاملہ کر سکے مگر بلحاظ خواص ایسے محال کے پٹیدار کی حقیقت بچانے خواہ سرکاری مال گزاری کو وقت معین پر وصول کروانے کے لیے قوانین مروجہ حال کافی نہیں۔ قوانین مذکور میں اور بھی نقص ہے کہ پٹیداری محال کی نسبت تصریح کامل نہیں کہ پٹیدار یا قیداروں کے پٹے بطور نیلام کے یا اور طرح سے انتقال ہو سکے اور یہ بھی تفصیل نہیں کہ اگر ایسے پٹے کا نیلام ہووے تو اُس سے کیا کیا حقیقت پیدا ہوتی ہے۔

2۔ اس قانون میں پٹیداری محال کے معنی یہ ہیں کہ جس محال میں دو پٹے یا اُس سے زیادہ شمول ہیں یا جس میں کئی مالک ہوں جو علیحدہ علیحدہ جائداد اپنے اپنے تصرف میں رکھتے ہیں اور سرکار کو مال گزاری دیتے ہیں مگر ادائے مال گزاری کا اپنے نام پر قول و قرار نہیں کیا پس جس مالک کا نام بندوبست سرکاری میں داخل ہے وہ

لمبردار اور جس مالک کا نام داخل نہیں پٹیدار کہلاتا ہے۔

3۔ حکم ہے کہ جن پٹے داروں کے پٹے یا حقیقت قانون ساتویں 1822 اور قانون نویں 1833 کے بندوبست کے رو سے ثابت ہوئی وہ مفصلہ ذیل کے بموجب ہوسکیں گے خواہ پٹے دار مذکور پٹے پر صرف بداتھہ قابض و متصرف ہو خواہ کوئی اور اُس کا شریک ہووے۔ 1۔ جیسا قوانین مرجہ حال سے لمبردار کے حکم کے لیے ہے ویسے ہی پٹے دار کے واسطے بھی دستک کا جاری ہونا۔ 2۔ جس طرح سے لمبردار کے حق میں اب حکم نافذ ہے اُسی طرح پٹے داران مذکور کی گرفتاری اور مزاحمت اور مجبوری اور اشیائے غیر منقولہ کی قرقی یا نیلام کرنے کا اختیار ہونا۔ 3۔ بے باق پٹیدار کو باقی پڑی ہوئی پٹے کا بطور مدامی کے سپرد کرنا۔ 4۔ ہر بندوبست باقی پڑتے (کذا) پٹے کا ہوا تھا سو منسوخ ہونا اور پٹے مذکورہ کو اور کسی پٹے دار بے باق یا کسی غیر شخص کو اجارہ دینا اسی میعاد میں جو پندرہ برس سے زیادہ نہیں۔ [ص 1 الم 2] 5۔ جس پٹے میں کہ باقی پڑی ہو اُس کو از روئے نیلام کے فروخت کرنا اور اُس حالت میں اور اور پٹے دار جو بے باق ہیں اُن کو نیلام مذکور کے خرید کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔

4۔ حکم ہے کہ جب کسی پٹے کا نیلام ہووے اور اُس کو غیر شخص خریدے تو پٹیدار بے باق یا کوئی شخص شرکاء بے باق میں سے پٹے مذکورہ کے لینے کا نیلام کی قیمت معینہ کے بموجب دعوے کر سکے گا بشرطیکہ دعوئے مذکور نیلام کے روز ہو اور صاحب کلکٹر کے کچہری برخاست ہونے سے پیشتر ہووے اور یہ کہ دعویدار نیلام کی سب شرطوں کو وفا کرے۔

5۔ حکم ہے کہ گورنمنٹ یا حاکمانِ کلاں تحصیل جو جو حدود و احکام اپنے اپنی تجویز میں مناسب جانیں سو اُنہیں حدود اور احکام کی رو سے صاحبانِ کلکٹر یا کوئی اور جو صاحب موصوف کا اختیار رکھتا ہو تدابیر مذکورہ کو عمل میں لاویں۔

6۔ حکم ہے کہ محال نیلام کرنے کے بابت جو جو اطلاعی اشتہار دینا یا اختیار حاصل ہونا یا نیلام کا طور ٹھہرانا بموجب قانون کے وقت بوقت جاری ہوگا یہ سب امور پٹے کے نیلام کے باب میں رائج ہوں گے اور جب نیلام مذکور بموجب قواعد کے منظور ہووے تب پٹے بالکل خریدار کے دخل میں رہیں گے۔ بشرطیکہ صرف اُن رعایا میں سے جن کا اپنی اپنی زمین کے بابت دخلِ موروثی کی حقیقت کا دعویٰ بندوبستِ اخیر میں قرارِ واقعی ثابت ہوا تھا اور بندوبست مذکور میں جس قدر زر اُن کو بھیج دینا پڑے گا اس باب میں دستاویزات مرتب ہو کر داخلِ دفتر ہوئیں تو رعایائے مذکورہ کا بالکل دعویٰ بحال رہے گا۔

7۔ حکم ہے کہ اگر کسی پٹے کا اجارہ یا انتقالِ میعادی بطور مذکورہ بالا کے ہو تو انتقال مذکور کی میعاد معینہ میں یا اگر پٹی مذکورہ بالکل نیلام کی جاوے تو ماہِ بیساکھ آئندہ سے پٹی منتقلہ یا بیعہ کے شریکوں میں سے کسی کو بدوں

اُس کے کہ بحسبِ استدعاء مستاجر یا خریدار کے پہلے ادائے زرِ بھیج کے نوشت وخواند نکر دے کشتکاری کا اختیار حاصل نہ ہوگا لیکن جو فریقین آپس میں زرِ بھیج کا قرار و مدار نہ کرسکیں تو صاحب کلکٹر کو اختیار ہو کہ صاحبانِ کمشنر اور صدر بورڈ رونیو کی اجازت لے کر جیسا کہ قانونِ نویں 1833 میں دفعہ پانچویں سے دسویں تک جائز ہے قرب وجوار کے باشندوں میں سے اُس کا انتظام کرنے کے واسطے ایک پنچایت مقرر کرے۔

8۔ حکم ہے کہ ہر ایک پٹی سے جو جو تحصیل ہوئی اور جو جو اُس میں باقی ہے تو اُس کے ثبوتِ بقایا کے باب میں تحصیلدار کی کھتونی اور جمع واصل باقی کا نقشہ مہری اور دستخطی جس کی پشت پر قانون گو اور پٹواری کی صحیح ہے کافی ووافی ہوگا اور یہ سب کاغذات صاحبِ کلکٹر کی روبکاری کے ساتھ دخلِ (کذا) رہیں گے۔

9۔ حکم ہے کہ قانونِ ہذا کے رو سے جس شخص نے پٹی کو خرید کیا یا (کذا) لیا ہو تو قانون ساتویں 1822 کی 23 دفعہ کی تیسری ضمن کے موافق صاحب کلکٹر کو اُس کا دخل کروا دینے کا اختیار ہے۔

10۔ حکم ہے کہ جو سرکار کا اصلی حق ہے کہ اپنی تمام جمع کو سب مالکوں کے زمرہ سے اور کل محال سے یک مشت وصول کرے [ص 2 کالم 1] اور جس وقت از روئے منصفی کے مناسب جانے تو قانونِ مروجہ حال کے بموجب کل محال انتقال یا بیع کروا دے سو حقِ مذکور میں اِس قانون کے رو سے کسی طرح تخلل نہ پڑے گا قانون گیارہویں سنہ 1822 کے اصلاح کرنے کی بابت یہ حکم ہے کہ مقدمات مذکورہ میں ہر ایک شرکاء کا بالکل (کذا) ملکیت ضبط و نابود ہوگا اور شریکوں میں سے ہر ایک حصہ دار قانونِ ہذا کی دفعہ پانچویں سے متعلق رہے گا۔

11۔ حکم ہے کہ گورنر جنرل بہادر کونسل کے اجلاس میں اُس ضلع میں جہاں کے پٹہ وغیرہ کا ایسا رواج ہووے جن کے باب میں یہ قانون جاری کرنا مناسب جانیں۔ باوجود یہ کہ ضلع مذکور میں قانون ساتویں 1822 اور قانون نویں 1833 کے رو سے کوئی بندوبست نہ ہوا تھا تو اِس قانون کی دفعات کو منتشر کرسکیں گے اور ان کے جاری کرنے کے واسطے صرف گورنمنٹ کا حکم کافی ہوگا فقط۔

ممالک مغربی کے صدر دیوانی عدالت کا سرکیولر آرڈر ممالک مذکورہ کے ضلع اور شہر کے صاحبان جج کے لیے۔

1۔ 5/جون 1840 کو اُن مقدماتِ نمبری اور خاص کے بابت جو تجویز ثانی کے لیے عدالت ہائے توابع میں 1838 اور 1839 میں واپس کیے گئے صاحبانِ عدالت نے صاحبانِ جج سے اُن کے واپس کرنے کے قواعد اور دلائل طلب فرمائے اور اُن وجوہات کو بھی جس کے رو سے اُنہوں نے خواہ اپنے سررشتہ کے مقدمہ واپس کئے ہوں خواہ مقدماتِ واپسی کے بابت صدر امینِ اعلیٰ کی درخواست کو صاحب جج نے صدر دیوانی عدالت کے خط نمبر 1146 مورخہ 14/جون اور مصدرہ 5/جولائی 1839 کے رو سے منظور کیا ہو۔ 2۔ اگرچہ صاحبانِ

عدالت نے مقدماتِ مذکورہ کی بابت اپنے خط کے جواب حاصل کئے لیکن اُن کے واپس ہونے کی وجوہات مختلفہ اور اُن میں سے اکثر بے ترتیب ہونے کے سبب ان کو مرتب اور منظم کرنا محال ہے۔ بلکہ بیان مفصل کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن مقدمات میں سے اکثر ناحق واپس ہوئے ہیں اور جو قاعدہ کو مقدمہ مذکور کے فیصلہ کے بابت قوانین کے رو سے رائج ہے سو کم مفہوم ہوتا ہے۔ 3۔ جو جو دلیلیں کہ صاحب عدالت کی تجویز میں ناقص ہیں اُن سب کا بیان مفصل ضروری نہیں مگر اُن میں سے دو جو اکثر تحریر کی گئیں مفصلہ ذیل ہیں اول یہ کہ جب عدالتہائے توابع میں کسی مقدمہ کا فیصلہ یک طرفی ہوتا ہے دوسرے جب شئے متنازع کی مقدارِ مالیت ناجائز ہوتی ہے اور اُس کے بابت محکمہ اول میں کچھ دعویٰ نہیں ہوتا۔ 4۔ جب اپیل داخلِ دفتر ہو چکا اور سماعت کے لیے درپیش ہوا خواہ رسپانڈنٹ کے نام جاری ہونے کے بعد خواہ اُس دستور الحل کے رو سے جو قانون پانچویں 1831 کے دفعہ 16 اور ضمن تیسرے کے بموجب رائج ہے واضح ہو کہ اپیلانٹ کے نام محکمہ اول سے فی الواقع اطلاع نامہ صادر ہوا اور کہ صاحب جج نے مقدمہ کا انفصال احکام مجاریہ اور قوانینِ سرکاری کے رو سے کیا اور کہ اپیلانٹِ موصوف کے موجبات ناراضی بیہودہ اور باطل ہیں یا آنکہ وہ دیدہ و دانستہ محکمہ مذکورہ میں حاضر نہیں ہوا تو اُن سب حالات میں صاحبان عدالت کی رائے میں اپیل ڈسمس ہونے کے قابل ہے اور اگر مقدمہ کا انفصال محکمہ اول سے از روئے قوانین کے ہوا ہو تو خواہ اُس کو تجویز ثانی کے لیے واپس کرنا [ص 2 کالم 2] خواہ اپیلانٹ کے رسومی مقدمہ کے غدرات کی تحقیقات کرنا صرف فیصلہ کے یکطرفی ہونے پر منحصر نہیں۔ 5۔ مقدمہ کی مقدار مالیت کا ناجائز ہونا بشرطیکہ اس امر کا دعویٰ عدالت توابع میں دائر ہوا ہو اُس کے واپس کرنے کے لیے وجہ کافی نہیں مگر صاحبانِ عدالت کی رائے ہے کہ اگر مقدمہ مذکورہ کے واپس کرنے کی کوئی اور وجوہات ہوویں اور مقدار مالیت کے ناجائز ہونے کا دعویٰ اپیل میں مندرج کیا جاوے تو اس وقت تغافل کرنا مناسب۔ 6۔ لہٰذا صاحبانِ عدالت بالفعل صاحبانِ جج سے دیوانی عدالت کے ماہواری کاغذات کے ساتھ ایک نقشہ انگریزی نقشہ ملحقہ نمبر چوتھے کے موافق جس سے مقدماتِ واپسی کے حقائق بخوبی واضح ہوں طلب فرماتے ہیں لہٰذا صاحبانِ جج کو تین مہینے گذشتہ کی فہرست حتی الامکان جلد تر علیحدہ ابلاغ کرنا مناسب ہے۔ ☆7۔ جتنے مقدمہ میں کہ صاحب جج ہر مہینے میں صدر اعلیٰ صدر امین اور منصفوں کی عدالتوں میں تجویز ثانی کے واسطے واپس کریں اُن سب کی تعداد نقشہ مذکور میں مندرج ہونی چاہیے۔ لہٰذا قانون نویں 1831 کی دفعہ دوسری اور ضمن دوسری جو قانون ساتویں 1838 کے رو سے ضلع اور شہر کے صاحبانِ جج سے متعلق ہے۔ اس کے بابت خانہ جات مختلفہ معین ہوئے تاکہ نقشہ مذکور سے اُس فیصلہ کے ناجائز اور ناقص ہونے کی وجوہات کہ جس کا اپیل ہوا صاحبانِ عدالت کو بخوبی واضح ہوں۔ 8۔ اگر نقشہ مذکور باحتیاط مرتب ہوگا تو عہدہ دارانِ عدالت کا رویہ اور قابلیت اور قانون کی واقفیت بخوبی دریافت ہو سکے گی مگر صاحبانِ

☆ نمبر شمارہ 6 کے بعد 7 درج ہے اور بعد ازاں 9 اور 10 لہٰذا اسے تسلسل دیتے ہوئے 7،8،9 کر دیا گیا ہے ممکن ہے یہ سہو کتابت ہو (مرتب)

عدالت کے بغور ملاحظہ فرمانے اور اپنے دیوانی مقدمات کی سالیانہ کی رپورٹ کے مرتب کرنے کے لیے نقشہ مرقوم کو صحیح اور مکمل کرنے میں کمال سعی کرنی چاہیے۔9۔ جو فیصلہ کہ نظرِ ثانی کے لیے صاحبانِ جج اور صدر اعلیٰ کے پاس صاحبانِ صدر دیوانی عدالت کے حکم سے واپس کیے جائیں گے اُن کے بابت اسی طور کا ایک نقشہ جس سے ہر ایک فیصلہ کے کوائف بخوبی واضح ہوں اِس عدالت میں بھی رہے گا۔

خط در باب لاخراج

خوشخبری ہو ارواحِ معافی دارانِ مقتول کو کہ ان دنوں واضح ہوا کہ ڈپٹی کلکٹرانِ تحقیقاتِ لاخراج کی تیغ برانِ ضبطی سے جو ایک قتلِ عام معافی داروں کا ظہور میں آیا تھا سو مردمانِ بنگال کی روحیں بہت تنگ آئی تھیں۔ چونکہ حاکموں کی عنایت سے اور اُن کی ذی حوصلگی سے طاقت علم انگریزی اور قوانین سرکاری پر عبور بخوبی اُس طرف کے لوگوں کو حاصل ہے۔ اُنہوں نے مجتمع ہو کر سوسائٹی مقرر کی اور ایک شاخ اُس سوسائٹی کی لندن میں مقرر کی تمام اخباروں میں مظلومی اور تباہی معافی داروں کی متواتر لکھنی شروع کی انجام کار تمام حال ادنیٰ اور اعلیٰ صاحبان اور مالکان حکومت پر روشن ہوا دریائے رحمت الٰہی نے اُن کے دلوں میں جوش مارا۔ سُنا جاتا ہے کہ اب قانون اس طرح کا تجویز ہوا ہے کہ پچاس بیگہ زمین تک ہر ایک شخص کی گذاشت رہوے ایک گاؤں میں جیسے کہ دس بیگہ تک کا انتہا تھا۔ اب انتہا پچاس بیگہ ٹھہرے اور ایک شخص کے چند قطعہ پچاس بیگہ تک کے دیہات متفرقہ میں گذاشت ہوویں اگر چہ کتنے ہوں لیکن انتہا اس کی [ص 3 کالم 1] پانچ سو بیگہ تک ہوگی یعنی ایک شخص کے چند قطعہ متفرق دیہاتِ مختلفہ میں اگر ہوں پچاس بیگہ تک کے تو گذاشت ہوں یہاں تک کہ کل اُس کا پانچ سو بیگہ تک پہنچے زیادہ اس سے نہیں چھوٹیں گے۔

یقین ہے کہ یہ نیک قاعدہ تعلق پکڑے اُن تمام اراضیاتِ منضبطہ سے جن کے قتل عام ضبطی میں یہ لوگ نیم بسمل ہوئے ہیں کیونکہ واسطے آئندہ کے اس سے کوئی فائدہ نہیں اب کون سا تسمہ ان حلق ہائے بُریدہ معافی داروں کا باقی رہا ہے جس کے جان آئندہ کے نسبت بچنے کا خیال کیا جاوے یعنی جو قطعات اراضی املاک معافی داروں کے تھے وہ سب نیچے تیغ ضبطی کے آ چکے اور ان مظلوموں کی کوشش اور فریاد کا ان کے واسطے کون فائدہ اس قاعدہ سے مرتب ہووے جن کی کوشش سے اِس امر نے ظہور پکڑا تو بیشک یقین ہے کہ جو ضبطیاں اس طرح کی اراضی کی ہوئی ہیں اب وہ سب گذاشت کی جاویں جیسے کہ دس بیگہ تک کے قطعات کے واسطے عمل میں آیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اِن مذبوحوں، بے آب و دانہ کے قالب بیجان میں اس رحم دوستی حاکمان باعدل و انصاف سے جانِ تازہ آ گئی۔

واضح ہو کہ یہ نتیجہ ہے تحصیل علم انگریزی کا اور عمل میں لانے دستور و آئین کا اور عبور قوانین اپنے حاکموں کا

جس کی دولت سے یہ حوصلہ تدبیران کو حاصل ہوا۔ سب شکر کرتے ہیں اس نیک حکومت کا جو کہ وجوہات معقول اپنی رعایا کی کان دھر کے سُنتے ہیں اور پذیرا کرتے ہیں۔ تمام ادنیٰ اور اعلیٰ سب شکر کرتے ہیں اُس صاحب عقل اور دانا حاکم کا جس کی تجویز اور کوشش سے یہ سر رشتہ اخبار کا عام طور پر جاری ہوا جس کے باعث سے بے ذریعہ فریاد والغیاث کے بھی ہزار ہا طرح کے مظلوم اپنی داد کو پہونچتے ہیں اور اس طرح فوائد جو مترتب ہوتے ہیں یہ نتیجہ عظیم ہے۔

چھاپہ خانوں اخبار کا

لیکن ہم بہت افسوس کرتے ہیں یہاں کے بے عزم اور پُر جہالت لوگوں پر کہ ان کو مطلقاً ان امورات اور اپنے فوائد کی کچھ خبر نہیں یہ جو خرابیاں اس ملک میں بعضے حاکمانِ اضلاع کے سبب سے پیش آتے ہیں اگر یہ لوگ بہ آئین مستحسن حسب رو یہ آئین سرکار اپنے مطالب کو بہ ترتیب سوسائٹی پیش کریں۔ ایک شاخ اُس کی کلکتہ میں لندن میں قرار دیں تو یہ بھی اُسی طرح اپنے مقصود کو پہنچیں جیسے کہ بنگال کے لوگ پہنچتے ہیں جو خرابیاں کہ یہاں کے قلعہ مبارک کی ریاست سلطنت میں ہو رہی ہیں اور بہت لوگ ظلم سہتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اگر حاکمانِ اعلیٰ کے کان تک حال مفصل یہاں کا پہنچے تو نہیں معلوم کہ اس ریاست کی نسبت کیا تجویز کریں۔ اکثر شاہزادوں کا حال قابلِ رحم ہے۔ معاملاتِ قلیل دیہات اس سلطنت کے قابلِ غور ہیں وہ نہیں عقل اس قسم کی رکھتے جو واقفیت آئین وقوانین سرکاری سے رکھیں اور اپنے مطالب کو بطریق مرضیہ سرکار پیش کریں۔ نہیں تو شک نہیں کہ یہ روپیہ ماہواری بھی جو کہ اب پیشکش قلعہ کا آتا ہے کچھ اور ہی صورت پکڑے یہ قلیل دیہات بھی کبھی ان کے قبضہ میں سرکار نہ رکھیں لیکن اس شہر کے لوگوں کو کہاں حوصلہ کہ بطور سوسائٹی اپنے [ص 3 کالم 2] مطالب کو پیش کریں مگر امید کہ تھوڑے دنوں میں یہاں بھی لوگوں کے دلوں کو اور آنکھوں کو روشنی ہووے۔

ملک غلجی

چند مدت ہوئی کہ کپتان میکسن اور کپتان گرفن صاحب کی سپاہ اور کچھ سوار کپتان کرسٹی صاحب کے اور چند توپیں طرف قلات غلجی کے بھیجی گئی تھیں بفور پہنچنے کے کپتان میکسن صاحب نے واسطے تسخیر ایک قلعہ کے کوچ کیا اور لفٹنٹ ہوپ صاحب مع ایک اور گروہ کے ہمراہ ہوئے۔ جبکہ قریب دروازہ قلعہ کے پہنچے تو کپتان سینڈرس صاحب نے ایک تھیلہ باروت کا رکھ کے دروازہ قلعہ کا اُڑا دیا تب کپتان معہ اپنی کمپنی کے آگے بڑھے مگر اہل قلعہ میں سے ایک شخص نے ایک ایسا پتھر مارا کہ صاحب مذکور گر پڑے اور کپتان میکسن اور کپتان سینڈرس قلعہ میں گئے اور ہوپ صاحب بھی ہوش وحواس بجا کر کے آگے بڑھے۔ القصہ بعد جنگ وجدل کے سردار قلعہ کا مع پچاس آدمیوں کے مارا گیا اور پانچ آدمی اُن کے زخمی اور پانچ گرفتار ہوئے۔ کپتان میکسن صاحب اور کپتان ہوپ صاحب کچھ

زخمی ہوئے مگر کپتان سینڈرس صاحب نے تین زخم کاری کھائے کہتے ہیں کہ ان صاحبوں سے بہت شجاعت وقوع میں آئی اور میکسن صاحب نے تین اور سینڈرس صاحب نے دو آدمیوں کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالا۔ اخبارِ غزنین سے ظاہر ہوتا ہے کہ 8 رتاریخ ماہِ حال کو سوارانِ کرنیل صاحب بہادر اور 16 رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کے تئیں حکم تیار رہنے کا ہوا۔ سپاہ کپتان کرے گی اور تیسری رجمنٹ شاہ کی اور کپتان اینڈرس کے سواروں اور کپتان ایبٹ کے توپخانہ کے تئیں حکم جانے غزنین کا ہے لیکن ابھی سبب جانے کا نہیں معلوم ہوا۔

امیر دوست محمد خان

امیر موصوف 16 رتاریخ ماہِ گذشتہ کو بعد عبور و مرور الہ آباد اور مرزا پور کے کشتی دُخانی پر سوار ہو کر طرف کلکتہ کے روانہ ہوئے اغلب ہے کہ کشتی مذکور عنقریب دریائے کلکتہ میں پہنچ جاوے گی۔ واضح ہوتا ہے کہ چونکہ پیش از پناہ لانے امیر موصوف کے اہالیانِ گورنمنٹ نے پیغام بھیجا تھا کہ اگر امیر موصوف صلح اور موافقت کرے تو دو لاکھ روپیہ سالیانہ اُسے دیا جاوے گا چنانچہ امیرِ موصوف ایک دفعہ اِس بات کو قبول کر کے پھر لڑا اِس سبب یہ خیال کیا جاتا کہ گورنمنٹ بموجب پیغام مذکور الصدر کے ہرگز سالیانہ امیر کا نہ کرے گی مگر یہ صرف لوگوں کی غلطی تھی کیونکہ گورنمنٹ کو وہی دو لاکھ روپیہ سالانہ دینا مرکوزِ خاطر ہے جو کہ پہلے اقرار کیا تھا بنظر اس کے کہ قریب سات سو آدمی خویش واقارب اور ملازمین کے اُس کے ساتھ ہیں چنانچہ جانا امیر موصوف کا کلکتہ میں صرف اسی واسطے تھا جاتا ہے کہ کچھ بندوبست اپنے زرِ سالیانہ کا کریں متعاقب جو کچھ حال دریافت ہوگا اخبار میں درج کیا جاوے گا۔

رامپور

[ص 4 کالم 1]

اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ بیگماتِ نوابِ مغفور میں سے بعضوں نے بدسلوکیوں نواب محمد سعید خان سند آرائے ریاستِ رامپور سے بہت آزردہ خاطر ہو کر شکایتیں اُس کی بیچ حضور کار پردازانِ سرکار کمپنی کے کی ہیں تا کہ ساتھ وسیلہ اہالیانِ گورنمنٹ کے اپنی داد کو پہنچیں یعنی جاگریں موافق معاش اپنی کے رئیس مذکور سے حاصل کریں دریافت ہوتا ہے کہ اگرچہ نواب صاحب نے کبھی تنخواہ مقرری اُن بیوہ پردہ نشینوں کی بند نہیں کی لیکن چونکہ اُنہوں نے موافق حوصلہ اور خواہش اپنی کے نہ پایا اور عاداتِ نواب صاحب سے کچھ توقع بہبودی آئندہ کی بھی نہیں کہ کچھ وجہ قلیل مقرری سے اضافہ کریں اسی واسطے بحکم ضرورت التجا بیچ سرکارِ انگریزی کے لائی ہیں شاید یہ استغاثہ حضورِ صاحب کشمیر مراد آباد یا بریلی میں پیش ہو۔

اخبارِ مقاماتِ مختلفہ

ایک جنرل آرڈر یعنی احکامِ عامہ گورنمنٹ سے جو کہ اخبارِ بمبئی میں مندرج تھا معلوم ہوا کہ جنرل بروکس صاحب

اور بر گیڈیر ویلیٹ صاحب متعینہ افغانستان اپنے پہلے عہدوں سے برطرف کیے گئے یعنی بجائے جنرل موصوف کے تو میجر جنرل سرجان فزجرلڈ صاحب مقرر ہوئے اور بر گیڈیر موصوف نے بموجب حکم کے اپنا بر گیٹ ایک اور افسرِ ذیشان کو سپرد کیا اور آپ پھر کمینڈر سپاہ متعینہ قلعہ بمبئی کے ہوئے اخبار سے ظاہر ہے کہ گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ توپخانہ اور سپاہِ سپر منیا جو کہ چین میں ہے اُس میں جتنے آدمی کم ہوگئے ہیں اُتنے پھر بھرتی کیے جاویں اخبارِ مولیمن سے ظاہر ہے کہ ایک فرانس کا سوداگری ایجنٹ ایک خط راجہ برہما کا لیکر شہر بُر بون سے روانہ ہوا اور شاہِ فرانس کے پاس جاوے گا لیکن ابھی مضمون خط کا بخوبی دریافت نہیں ہوا۔ پہلے اس سے سنا گیا تھا کہ سپاہِ وولنیٹر بنگالہ نے ظاہر کیا تھا کہ اگر ہم کو حکم جانے چین کا سنگاپور سے ہوگا تو ہم بلوا کریں گے مگر اب از روئے چٹھی لفٹنٹ کرنیل لوائڈ صاحب کے دریافت ہوا کہ صاحبِ موصوف نے اُن سے بیان کیا تھا کہ اغلب ہے کہ تم لوگ چین میں بھیجے جاؤ گے سوا انہوں نے متفق ہو کر کہا کہ ہم مستعد ہیں جہاں چاہو وہاں لے جاؤ۔ دریافت ہوتا ہے کہ سرج بریمر صاحب ساتھ ادارہ کلکتہ کے مقام پاداتگ میں آئے اور فلینک کمپنیوں رجمنٹ 24 کو واسطے شمول سپاہِ چین کے حکم دیا ہے۔ ایک جنرل آرڈر سے ظاہر ہے کہ کمینڈر ان چیف صاحب نے ڈاکٹر انِ مقام بارکپور کو باعث عدم توجہی کے بیچ معالجہ کپتان روجرز صاحب کے بہت دکھایا ہے کیونکہ حال اُن کی عدم توجہی کا اخباروں میں بہت درج تھا۔ بردوان میں ایک برہمن کو کسی نے مار ڈالا چنانچہ سو روپیہ انعام واسطے تحقیق کرنے والے قاتل کے مقرر کیا گیا ہے۔ کلکتہ گزٹ نام ایک اخبار سے ظاہر ہے کہ بیچ ارادہ روانگی کمینڈر ان چیف صاحب کے طرف فیروزپور کی کچھ تامل نہیں معلوم ہوتا ہے سُو اغلب ہے کہ بعد گذرنے گرمی کے موسم کے سپاہِ ظفر پناہ آگے کو متحرک ہوگی۔ [ص 4 کالم 2] لفٹنٹ ایبر کرومبی صاحب بجائے ڈرمنڈ صاحب کے سپرینٹنڈنٹ درستی سڑک آگرہ اور بمبئی کے ہوئے ایک مغل ولایتی جو کہ کابل سے میوہ جات لے کر آیا تھا اور یہاں سے کپڑا وغیرہ اُونٹوں پر لے جاتا تھا۔ نزدیک کرولی کے شاہراہ پر لٹ گیا اور ثمرہ تجارت کا یہ حاصل ہوا کہ چوروں نے اس پر بہت زدوکوب کی۔ کہتے ہیں کہ وہاں سے تھوڑے سے فاصلے پر دو تین برقندازوں کی چوکی بھی تھی جہاں کہ یہ واردات ہوئی۔

قافلہ حرم سلطانی کا بخیر و خوبی کنارہ پر دریائے اٹک کے پہنچا 9 رتاریخ ماہِ حال کو اور خبر تھی کہ ایک دو روز بعد دریائے مذکور سے عبور کریں گے۔

قسطنطنیہ دارالخلافہ روم

وہاں کی ایک چٹھی مورخہ 17 رتاریخ ماہِ گذشتہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ 16 تاریخ ماہِ مذکورہ کو بیڑہ جہازوں قیصر روم کا جو کہ واسطے فتح مصر کے گیا تھا اور سامنے قسطنطنیہ کے کے رودے لنگر انداز تھا۔ لنگر گاہ میں داخل ہوا اسلامی اُس کی توپخانہ محلِ معلی اور مورچال دریائے بسفرس سے مودی ہوئے۔ مقامِ مذکور میں سفیرانِ شہنشاہِ روس اور پرشیا اور

آسٹریا کے نے جمع ہو کر کونسل کی بعد صلاح کے یہ ارادہ ہوا کہ خلاف اُن شرائط کے جو کہ صلح نامہ 15/ جولائی میں درج ہیں اور کچھ نہیں ہونے کا جو کچھ چاروں سلاطین میں اقرار و مدار ہو بدستور رہے گا مگر کینڈیا کی طرف سے بہت خدشہ ہے چنانچہ سپاہِ قیصر نے اپنے تئیں قلعوں میں واسطے امنیت کے بند کیا ہے اور سرکشوں اُس نواح کے نے دو اشتہار جاری کیے ہیں۔ واسطے بہکانے مسلمانوں اور یونانیوں کے اور یہ بھی مشہور ہے کہ اس میں یونانیوں کی بھی ترغیب ہے۔ کہتے ہیں کہ محمد علی پاشا کو اب اختیار تجویز کرنے اپنے ولی عہد کا دیا گیا ہے مگر بیچ مقرر کرنے افسرانِ ملکی اور مالی کے قیصرِ روم سے تکرار ہو رہی ہے۔

بھرت پور

4/ تاریخ اس مہینے کی مہاراجہ بہادر باتفاق بعضے مقربوں اور کچھ سوار اور پیادوں کے طرف گوردین کی تشریف لے گئے اور چھٹی تاریخ وہاں سے طرف ڈیگ کی مراجعت کی تا کہ حال اُس طرف کی رعایا کا اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور سیر و شکار سے حظ اُٹھاویں۔ سوا ایک ہفتہ وہاں بھی ٹھہر کے 13 تاریخ پھر بھرت پور میں داخل ہوئے۔ فوجدار گیندا سنگھ جو کہ مہتمم بندوبست دروازوں محل کا تھا وہ عارضۂ مہلک سے مر گیا مہاراجہ بہادر نے بمقتضائے پرورش بموجب رسمِ تعزیت کے موافق معمول کے کچھ زرِ نقد اور خلعت اُس کے بیٹے کے واسطے بھیجا ابھی وہ لڑکا خورد سال ہے مگر اغلب ہے کہ خدمت باپ کی اُسے سپرد کریں گے۔

اختلافِ موسم

ان دنوں شہر میں ایک دن رات میں کئی موسم پلٹ جاتے ہیں کبھی گرمی کبھی آندھی کبھی مینہ ہوتا رہتا ہے اور اکثر اوپر ہوا کے خاک چھائی رہتی ہے۔ بنیوں نے بھی حال دیکھ کر اسے فال نیک اپنے واسطے تصور کیا اور بقول مثلِ پیش از مرگ واویلا کے نرخ غلہ کا گھٹانا شروع کیا باوجود یہ کہ وقت فصل کا ہے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر سے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 224
جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

6/جون 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

احکام

اے شیکسپیئر صاحب اسسٹنٹ کمشنر اضلاع میرٹھ کے ہوئے ولیم رچرڈ کنوے صاحب فتح پور کے ایکٹنگ جج کو اپنے ہی کام کے لیے ایک مہینے کی رخصت حاصل ہوئی رخصتِ مذکور اُس تاریخ سے شمار کی جائے گی جس سے کے صاحب ممدوح طامس ہیری وڈ کاک صاحب کو جو کہ اُن کی غیر حاضری میں یا جب تک کہ کوئی اور حکم صادر نہ ہو اُس کے عوض کام کرنے کے لیے مقرر ہوئے ہیں اپنا کام سپرد کرے گا ایڈورڈ طامس صاحب علی گڑھ کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے پہاڑ پر جانے کے لیے چھ مہینے کی رخصت عنایت ہوئی میر محب الدین قانون نویں 1833 کے بہ موجب ضلع پانی پت کے ڈپٹی کلکٹر کو 3/نومبر اور 31/دسمبر 1840 کے حکم نامہ کے رو سے جو رخصت حاصل ہوئی تھی اُس کی ترقی کے واسطے 13/جنوری سے 4/فروری تک اور عنایت ہوئی اڈورڈ طامس کالون صاحب دہلی کی جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کو اپنے ہی کام کے لیے ایک مہینے اور تیرہ روز کی رخصت عنایت ہوئی ولسن صاحب اور پراویٹ صاحب کو جو عہدہ حکم نامہ مورخہ ماہِ حال کے رو سے فرخ آباد اور بلند شہر میں عنایت ہوئے ہیں سو بجائے نویں کے 21/اپریل ماہِ گذشتہ سے آغاز ہوں گے ایف ایس ہیڈ صاحب مراد آباد کے جوائنٹ مجسٹرٹ اور ڈپٹی کلکٹر کا کام کرے گا اس عہدہ کا تقرر 12 ماہِ حال سے شروع ہوگا غلام محمد مصطفیٰ جونپور کا صدر امین جو کہ بالفعل صدر امین اعلیٰ کا کام کرتا ہے جب کہ صدر امین اعلیٰ اپنے کام پر آجاوے گا تب وہ ایڈیشنل صدر امین اعلیٰ کا کام کرے گا قاضی ضیاء اللہ منصف جونپور کا صدر امین کے کام کرنے پر بحال رہے گا جب انتظام مذکور بالاظہور میں آوے گا تب محمد لطیف جو کہ حکم نامہ مورخہ 19 ماہِ گذشتہ کے رو سے جونپور کے ایڈیشنل صدر امین اعلیٰ کے کام کرنے کے لیے مقرر ہوا تھا گورکھپور میں اپنی صدر امینی کا پھر کام کرے گا جارج فیڈرک ایڈمنس جب تک کہ کوئی اور حکم صادر نہ ہو میرٹھ کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کا کام کرے گا۔

فورٹ ولیم

لےجس لیٹیو ڈیپارٹمنٹ 26/ماہِ اپریل 1841 مسودہ قانون مندرجہ ذیل کا کونسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ

26/ماہِ اپریل 1841 کو پڑھا گیا۔ قانون نمبر 1841 جو جو اضلاع کے پریسیڈنسی کے شہروں سے متعلق نہیں ہیں اُن کے باشندوں کو تندرستی اور آسایش عموم کے لیے پیشتر سے زیادہ تدابیر مناسبہ کرنے کا قانون ہذا کے رو سے اختیار ہے۔

1۔ حکم ہے کہ اگر کسی پریسیڈنسی کی گورنمنٹ کو واضح ہو کہ اُس کے علاقہ میں کسی ضلع کے رُو ثُلث باشندے گرہستی بہ لحاظ تعداد اور مال کے اس امر کے طالب ہیں کہ شاہراہ اور [ص 1 کالم 2] سڑک کی ترمیم اور روشنی اور نگہبانی کرنے اور بدررو یعنی موری بنانے یا تالاب کھودنے وغیرہ یا ایسے ہی اور امورات کی بابت پیشتر کی نسبت تدابیر مناسبہ کریں تو اُن کو گورنمنٹ ضلع مذکور کی مفصلہ ذیل کے طریق پر اختیار دے سکتی ہے۔

2۔ حکم ہے کہ ہر ایک پریسیڈنسی کی گورنمنٹ کو جب خود اشخاص مرقومۃ الصدر یا اُن کی طرف سے کوئی اور اُمورِ مذکورہ کی بابت کسی ضلع میں درخواست گذرانیں تو جن کے نام سے کہ درخواست گذری اُنہیں گویا اُن میں سے جتنوں کو جو ضلعِ مذکور کے باشندہ ہیں مناسب متصور ہوں سرانجام امور مطلوبہ کے باب میں سائی ہونے کے لیے ضلع کی کمیٹی ہونے کا اختیار دیوے۔

3۔ حکم ہے کہ اجرائے امورِ مذکورہ کے واسطے ٹیکس یعنی باج مقرر کرنے اور بندوبست ضروری عمل میں لانے اور جتنے ملازم درکار ہوں ان کا مشاہرہ مناسب ٹھہرانے کا کمیٹی مذکورہ کو اختیار ہے بشرطیکہ بدون حکم خاص پریسیڈنسی مذکورہ کی گورنمنٹ کے کسی صورت میں ضلع کی اشیائے غیر منقولہ کی مالیت پر فیصدی سے زیادہ نہ لی جاوے اور کہ کسی ایک سال میں بھی باجِ معینہ سے زیادہ نہ لیا جائے گا اور کہ ضلع مذکور کے باشندوں کی طرف سے کمیٹی مذکورہ نے جو کچھ بندوبست کیا ہو اُس کی بابت اہل کمیٹی موصوفہ میں سے کوئی ایک شخص خاص ذمہ دار نہ ہوگا۔

4۔ حکم ہے کہ جو زر گرہستیوں سے وصول ہوا اُس کی حفاظت کے باب میں جو جو دستور العمل مناسب متصور ہوں اُن کو ہر حال میں ہر ایک کمیٹی کی ہدایت کے لیے پریسیڈنسی مذکورہ کی گورنمنٹ مقرر کر سکے گی اور اگر گورنمنٹ کو ایسا دریافت ہو کہ اہالی کمیٹی میں سے کس کے باعث زر امانت میں خلل اور اجراء کار میں ہرج واقع ہوتا ہے تو اُس شخص کو کمیٹی مذکورہ خارج کرنے کا اختیار ہے اور جس حالت میں کہ اہالیانِ کمیٹی ایک مہینے کے عرصہ میں کسی شخص کو اُس کے مقام پر گورنمنٹ کی خاطر جمعی کے موافق معین نہ کریں تو گورنمنٹ خود تعین فرماوے گی۔

5۔ حکم ہے کہ اگر اہالیان کمیٹی صاحب مجسٹریٹ یا صاحب جسٹس آف دی پیس کے حضور میں عدمِ ادائے زرِ معینہ کے بابت کسی پر نالش کریں تو صاحبانِ موصوفین کو لازم ہے کہ قانون دوم 1839 کے بموجب شخصِ مذکور سے دلوا دیں۔

6۔ حکم ہے کہ اگر زرِ مجوزہ میں کسی نوع کی خلاف سرشتگی پائی جاوے تو بھی ناجائز نہیں ہو سکتا مگر یہی کافی ہے کہ جس شئے پر باج لگائی گئی یا زرِ مذکور کے مطالب کے لیے مقرر ہوئی بخوبی ثابت ہو کہ فی الحقیقت شئے مذکورہ وہی ہے اور املاک یا دخیل کا نام ثبت کرنا کچھ ضرور نہیں اور جمیع اسباب جو کبھی اُس ملک کی سرحد میں پایا جائے زرِ مذکور کے ادا کرنے کے لیے صاحب مجسٹریٹ یا صاحب جسٹس آف دی پیس کے وارنٹ کے ذریعہ سے ضبط ہو کر فروخت ہو جائے گا۔ حکم ہوا کہ یہ مسودہ اطلاع عام کے لیے مشتہر کیا جاوے۔ حکم ہے کہ یہ مسودہ نظر ثانی کے لیے ممالک انڈیا کی لے جس لیٹو کونسل کے اجلاس میں [ص 2 کالم 1] 26/جولائی آئندہ کے بعد درپیش ہو۔ ٹی ایچ میڈوک سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا۔

سرکیولر آرڈر

ممالک مغربی کی نظامت عدالت کا ممالکِ مذکورہ کے صاحبانِ مجسٹریٹ کے لیے از بسکہ اکثر یہ رواج ہے کہ جو جو فوجداری کے نقشہ پہلے نمبر سے لے کر ساتویں تک بعضے ضلعوں میں سے صاحبانِ عدالت کے حضور مرسول ہوتے ہیں تو اُن پر صرف صاحب جوائنٹ مجسٹریٹ کی صحیح ہوتی ہے گویا کہ صاحب مذکور کے ذمہ سرشتہ مرقومہ بالکل سپرد ہے۔ لہٰذا صاحبانِ عدالت از روئے گورنمنٹ کے سرکیولر آرڈر کے جوڈیشیل ڈیپارٹمنٹ میں مورخہ 9/ماہِ گذشتہ کا اور آگرہ گزٹ مورخہ 17/ماہِ مذکور کا اشتہار کیا گیا خصوصاً دفعہ ساتویں کے بہ موجب ارشاد فرماتے ہیں کہ آئندہ کسی قدر فوجداری کا کام جوائنٹ مجسٹریٹ کے ذمہ تفویض ہووے پھر بھی نقشہ مذکورہ ضرور خود صاحب مجسٹریٹ سے جس کے ذمہ بالکل جواب دہی ہے ملاحظہ اور صحیح کیے جاویں۔

سرکیولر آرڈر

ممالک مغربی کے صدر دیوانی اور نظامت عدالت کے سرکیولر آرڈر ممالک مذکورہ اور ساگر اور کماؤں کے حاکمانِ دیوانی اور فوجداری کے لیے۔

1۔ جن جن عہدہ داروں کے عملہ کے واسطے سرکار سے سائر خرچ عنایت ہوتا ہے اُن کی صاحبانِ صدر دیوانی اور نظامت عدالت صاحبانِ ملٹری بورڈ کی تجویزات سے مطلع فرماتے ہیں کہ جس سے سائر کا خرچ صرف بیجا جو پیشتر مروج تھا اور اب بھی بحال رہنے کا خوف ہے موقوف ہووے۔

2۔ سائر خرچ کی تخفیف کرنے کے لیے صاحبانِ بورڈ فرماتے ہیں کہ جتنا خط خطوط کا مضمون ہو اتنے ہی کاغذ پر تحریر کرنا چاہیے پس تجویز مذکورہ سے بالفعل کا روپیہ جس سے چند سطروں کے لیے ایک تختہ انگریزی کاغذ کا ضائع ہوتا ہے موقوف ہو جاوے۔

3۔ ایک صفحہ کے خطوط کے واسطے صرف آدھا ہی اور چند سطروں کے لیے فقط چہارم تختہ کافی ہوگا۔

4۔ انگریزی کاغذ کے لفافوں کا صرف جو ضلع ساگر میں مروج ہے سو صاحبانِ بورڈ موصوف کی رائے محض فضول اور بیجا متصور ہے کیوں کہ ہندوستانی کاغذ بھی اُس امر کے قابل ہر قسم کا مل سکتا ہے لہٰذا رواج مذکور کو ترک کرنا مناسب ہے صاحبانِ عدالت ہدایت کرتے ہیں کہ بڑے بڑے خریطوں یعنی کیفیات اور مقدمہ کی مثل کے لفافوں کے لیے وہ مضبوط اور پائیدار کاغذ جو کماؤں میں بنتا ہے مفید ہوگا کیونکہ کاغذ مذکور مستعملہ حال کے کاغذ کی نسبت کم کڑکتا اور اُرزاں بھی ہے اور ضلع مذکور کے حاکمانِ دیوانی کی معرفت بے محصول ڈاک حاصل ہو سکتا ہے اس مقام پر یہ ترقیم کیا جاتا ہے کہ دس روپیہ سے زیادہ وزن کے خریطوں کو اگرچہ یہ دستور کم مستعمل ہوا لیکن کپڑے میں لپیٹنا لازم ہے۔

5۔ صاحبانِ بورڈ اس امر کے شاکی ہیں کہ ایک قسم کے عہدہ داروں کا اخراجات مذکورہ کے بابت طریق یکساں اور ایک انداز نہیں اور نہ کوئی ایسا دستور العمل ہے کہ جس سے رپورٹ اور کاغذات کے [ص 2 کالم 2] نقشے اور اُن کے تیار کرنے میں جتنا کاغذ صرف ہوتا ہے اُس کا طول وعرض اور مقدار دریافت ہووے کیونکہ بدون اس امر کے کاغذ کی آمد اور خرچ کا ایسا انتظام ہونا کہ جس سے نہ ضائع ہو اور نہ کمی پڑے ناممکن ہے اور صاحبانِ موصوف فرماتے ہیں کہ اکثر ایک قسم کے عہدہ داروں کی درخواست میں جن کا عملہ برابر بلکہ اُن کا کاروبارِ متعلقہ بھی مساوی ہے سائر خرچ کے اقسام اور مقدار کا اس قدر اختلاف ہے کہ اُن کے رو سے اس امر کا بندوبست ہونا محال ہے۔

6۔ اس نقص کی اصلاح کے بابت صاحبانِ بورڈ نے صاحبانِ عدالت کو صلاح دی ہے کہ اس امر کے واسطے ایسا دستور العمل ٹھہرانا چاہیے کہ جس سے ہر نوع کے خطوط اور رپورٹ یا ریٹرن جو اُن کے پاس مرسول ہوں اُن کے کاغذات کا طول اور عرض و مقدار معین ہووے اور دستور العمل مذکور برقرارِ واقعی عمل کرنے کا ارشاد فرمادیں مگر اس امر کا بجالانا دشوار ہے کیونکہ ان اضلاع میں اکثر ریٹرن اور کیفیات کے واسطے چھپے ہوئے نقشے مستعمل ہیں جن سے معلومات حاصلہ کے اقسام اور انواع کے ملاحظہ کرنے سے کاغذ کا خرچ بیجا اور فضولی متصور نہیں اور جو کیفیات قلمی ابلاغ کی جاتی ہیں اُن کے بابت ایک قاعدہ عام معین کرنا محال ہے مگر البتہ سرشتہ کے مہتمم کی تھوڑی سی تقید بھی کاغذ کے صریحاً خرچ بیجا کی ممانعت کے واسطے کافی ہے چنانچہ عہدہ داروں کی اکثر ضلع بہ ضلع تبدیلی کے سبب اگر اس امر میں غور فرماویں تو اُن کو ہر ایک سرشتہ کی آمد خرچ کے مقابل کرنے سے انتظام کافی ووافی کرنے کا قابو مل سکتا ہے اور ہرگاہ کہ ایک سرشتہ کا ٹھیک اندازہ معلوم ہوا تو اُسی کے مثال اور سرشتوں کا بھی انتظام ہو سکتا ہے۔

7۔ سرکیولر آرڈر نمبر 171 / اور خہ 13 / جولائی 1835 کے رو سے مقدمات فوجداری کی کیفیات سالیانہ اور ششماہی کی جو دو نقلیں مرسول ہوتی تھیں سو اب ایک ہی کافی ہے کیونکہ جو نقل گورنمنٹ کے ملاحظہ کے واسطے

ابلاغ ہوتی تھی سوانہی کے حکم سے موقوف ہوئی۔

8۔ صاحبانِ بورڈ نے جس قاعدہ پر کہ سائر خرچ کے بابت تخفیف کی اُس کی یہ وجہ بیان کرتے ہیں کہ عہدہ داروں نے اپنی درخواست میں سائر خرچ کو معمول سے زیادہ طلب کرنے کی موجبات اور کچھ حساب مندرج نہیں کیا۔ لہٰذا صاحبانِ موصوف نے اشیائے مطلوبہ کی درخواست کو معمول سے زیادہ ملاحظہ کر کے جب کوئی وجہ نہ پائی تو قلیاً عنایت کیا۔

9۔ آخر کار صاحبانِ عدالت ارشاد فرماتے ہیں کہ چونکہ اس امر فضول کی امتناع کی بابت شبہ کم استطاعت رکھتے ہیں لہٰذا حاکمانِ اضلاع کو زیادہ تر واجب اور لازم ہے کہ اُس کی تکمیل کرنے میں ہمارے ممد و معاون رہیں کیونکہ بدون اُس کے جو انتظام کہ گورنمنٹ کے حکم مورخہ 8 مئی 1839 کہ بہ موجب صاحبانِ عدالت کو عہدہ دارانِ جوڈیشیل کے اخرجات کے امتناع کی بابت کرنا چاہیے سو ہر آئینہ محال ہے۔ موزلی اسمتھ رجسٹر۔

سندھ

از روئے مضمون ایک چٹھی صاحب پولیٹی کل ایجنٹ کے جو کہ اس میں صاحب کمانڈنگ امیریا سندھ کے [ص 3 کالم 1] تھے یہ حال ظاہر ہوا کہ بہ باعث زیادتی اور بدعت سپاہ اور بھیرو بنگاہِ انگریزی کے شہر روری اور سکھر میں امیرانِ خیر پور نے بہت تکرار اور شکایت صاحب پولیٹی کل ایجنٹ کو لکھی تھی سو صاحبِ موصوف نے صاحب کمانڈنگ کو لکھا ہے کہ ایسے وقت میں سردارانِ مذکورین کی رعایا کو ایذا پہنچانی نامناسب ہے بلکہ چاہیے کہ اس وقت میں اُن کی بہت خاطر داری ملحوظ رکھیں چنانچہ صاحب پولیٹی کل ایجنٹ نے ایک جمعدار چپراسیوں کا واسطے ہمراہی سردارانِ روری کے تعین کیا تا کہ بروقت واقع ہونے جھگڑے یا لڑائی کے درمیان رعایائے سندھ اور سپاہِ انگریزی کی دونوں کو صاحب پولیٹی کل ایجنٹ یا صاحبِ اسسٹنٹ کے پاس سکھر میں لے جاویں اور صاحب کمانڈنگ کو لکھا کہ آپ سپاہ کو حکم دیں کہ جو کوئی سپاہ میں سے درمیان شہر روری یا سکھر یا گرد نواح کے گاؤں میں کوئی کام خلاف آئین کرے گا وہ سزا ویسی ہی پاوے گا جیسی کہ تمام کچہریوں میں سرکار کمپنی کے لوگ پاتے ہیں یہ بھی سنا جاتا ہے کہ میر رستم خاں امیر خیر پور نے بھی حیدر آباد میں لکھ بھیجا ہے کہ مجھے صاحب پولیٹی کل ایجنٹ کہتے ہیں کہ صاحبان جنگی اور حاکمان سپاہ پر کم نالش کرو۔

فوتِ راجہ کشن گڑھ

اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ راجہ مسند نشین ریاستِ کشن گڑھ کا مر گیا لیکن ابھی حال مفصل بیماری وغیرہ راجہ موصوف کا بخوبی ظاہر نہیں ہوا کہتے ہیں کہ ملک میں راجہ متوفی کے بہت بے انتظامی تھی۔ اب اس میں شک نہیں کہ بے انتظامی دو چند ہو جاوے گی۔ سنا جاتا ہے کہ راجہ متوفی لاولد تھا اور نہ کوئی قرابتی اس کا ہے کہ وارث مسندِ راجہ کا

ہو سکے نظر بریں اغلب ہے کہ یہ ریاست بھی ملکِ گورنمنٹ میں شامل کیا جاوے گی جودھ پور میں درمیان ٹھاکروں اور سپاہ راجہ کے کچھ لڑائی ہوئی اور ہوا چاہتی ہے۔

دوست محمد خان

اخبارِ کلکتہ مورخہ 4 رماہِ گذشتہ سے واضح ہوتا ہے کہ امیر دوست محمد خان کلکتہ میں داخل ہوئے اور جس دن کہ بابت سالگرہ ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ فرمانفرمائے ممالکِ انگلستان کے جشنِ طرف ایوانِ گورنری میں آراستہ تھا اُس دن امیر موصوف بھی وہاں موجود تھے۔ کہتے ہیں کہ امیر دوست موصوف بہت ملاقات کرنے سے تنفر رکھتے ہیں۔

پنجاب

دریافت ہوتا ہے کہ سرکش سکھ لوگ قریب چار رجمنٹوں اور توپوں کے حال نزدیک آنے سپاہِ انگریزی کا سن کر درمیان پشاور اور اٹک کے دریائے کابل میں کسی جگہ سے عبور کیا اور کپتان برودفٹ صاحب کو مع کاروان کے بہ امن وامان گذرنے دیا چنانچہ توقع تھی کہ قافلہ مذکور 28 رتاریخ ماہِ گذشتہ کو پشاور میں پہنچے گا سپاہِ انگریزی جو کہ مراجعت کرتی تھی جمرود میں پہنچی جنرل اویطو یلہ صاحب اُن کی ملاقات کے واسطے تشریف لے گئے بالفعل پشاور اور اس کے گردونواح میں بہت امن وامان ہے اگرچہ تین چار رجمنٹیں منحرف ہیں لیکن صاحبانِ [ص 3 کالم 2] انگریز سے کچھ دشمنی نہیں رکھتے۔ 19 رتاریخ برگت انگریزی جو کہ جلال آباد سے آیا تھا پھر علی مسجد کو کوچ کرنے کا قصد کرنے کو تھا لیکن بہ باعث نہ بہم پہنچنے اُونٹوں کے کوچ ان کا ملتوی رہا مگر عنقریب روانہ ہوگا۔

کلکتہ

صاحب اخبارِ ماہِ منیر لکھتے ہیں کہ اربابِ گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ املاک پبلک پر جہاں کہ خاص و عام آن کر جمع ہوتے ہیں مثل ناچ گھروں انگریزی اور ٹون ہال اور املاک متعلقہ مثل دوکانوں حویلی وغیرہ مسجدوں اور امام باڑوں اور معابد ہنوز پر بھی ٹیکس مقرر کریں لیکن خاص معابد پر سرکار ٹیکس مقرر نہیں کرے گی۔ جیسا کہ لوگ سمجھتے ہیں چنانچہ جس جس معابد سے کوئی دوکان وغیرہ تعلق نہیں رکھتی اس سے کچھ ٹیکس نہیں لیا جاوے گا کیونکہ وہ خانہ خدا ہے کسی کی مِلک نہیں ہے۔ ایک روز بازار دھرم تلہ میں درمیان ملازموں محمد حیدر خان اور اہلِ بازار کے کچھ جھگڑا فساد ہوگیا پچیس آدمی بازاریوں میں سے زخمی ہوئے۔ ایک عورت محتالہ ایک پرتگیز کی عورت کے لڑکے کو کہ پانچ برس کا تھا کچھ شیرینی کی طمع سے بہکا کے اور لباس انگریزی پہنا کے واسطے بیچنے کے ایک انگریز کے پاس لے گئے صاحب مذکور قیمت لڑکے کی حسب دلخواہ دلالہ کو دے کر لڑکے کو لانے لگا لڑکے نے رُونا شروع کیا اور ماں کو یاد کرنے لگا۔ آخرش ظاہر ہوا کہ یہ لڑکا کسی اور کا ہے سو بعد بہت سی تحقیقات کے صاحب مذکور نے لڑکے کو مع عورت کے صاحب

عدالت کے پاس بھیج دیا سُو مقدمہ زیرِ تجویز ہے۔

اب سنا جاتا ہے کہ کہ ارمنی گرجا گھر پر دو سو روپیہ اور گریک گرجا گھر پر سو روپیہ اور نئے ناچ گھر پر کہ ساتھ نام پارکر بلڈنگ کے مشہور ہے چھ سو روپیہ ٹیکس کا مقرر کیا گیا ہے اور اشتہار مالکانِ مکان کے پاس بھیجے گئے ہیں۔

اخبارِ مقاماتِ مختلفہ

اخبارِ موسومہ ہرکارہ سے واضح ہے کہ محمد علی پھر کوشش کرتا ہے واسطے مقرر کرنے اپنی حکومت کے سیعان میں لیکن اس کے نائب ذوالفقار خان حاکم بامیان نے اُس کے قلعہ پر حملہ کیا حتیٰ کہ محمد علی اور اُس کے بیٹے مقامِ باجگاہ میں بھاگ گئے — حکم ہے کہ بہت سا سامان لڑائی کا فوراً طرف مشرق کے بھیجا جاوے چنانچہ قریب پانچ سوئپہ باروت کے اور اسی قدر گولیوں اور گولوں کے عنقریب جہاز پر لدنے کو ہے۔ اخبارِ انگلش مین سے واضح ہوتا ہے کہ کمانڈر انچیف صاحب ستمبر کے مہینے میں ایک کشتی دُخانی پر کلکتہ سے سوار ہوں گے اور الہٰ آباد میں جاویں گے اور درمیان میں یا آخر ماہ اکتوبر تک طرف شمال کی کوچ کریں گے۔ مشہور ہے کہ میجر جنرل سر جان فز جرلڈ صاحب نے بیچ اختیار کرنے حکومت سپاہِ سندھ کے انکار کیا ہے بہ باعث نزدیکی ایام دورہ اسٹیف کے۔ واضح ہوتا ہے کہ نصیر خان پہاڑوں میں جنوبی اور [ص 4 کالم 1] مغربی قلات کے منڈلاتا پھرتا ہے۔ کرنیل سٹیسی صاحب قلات میں ہیں اور اکثر پیغام درمیان اُن کے اور مسٹر روس بل صاحب کے جو کہ کوئٹہ میں ہیں ہوتے رہتے ہیں — درمیان دیناپور اور غازی پور کے ہیضہ وبائی بہ شدّت جاری ہے۔ پچیس تیس آدمی ہر روز مرتے رہتے ہیں۔ صاحب اخبار مدراس بہ موجب مضمون چٹھی موطنین کے حال گرفتاری تین افسران انگریزی سپاہ مدراس یعنی کپتان برٹ اور لفٹنٹ ریویل اور لفٹنٹ گب کا اس طرح لکھتے ہیں کہ صاحبانِ مذکورین واسطے شکار کے گئے تھے۔ قضاء سرحدات راجۂ برہما میں چلے گئے وہاں ایک گروہ مسلح نے اُنھیں گرفتار کیا اور سات دن تک قید رکھا بعد ازاں قید سے تو چھوٹے مگر بطور نظر بند ہیں۔ دس روپیہ جو کہ بیچ حراست فتح سنگھ مان متوسل والی پنجاب کے فیروز پور سے طرف پشاور کے روانہ کیا گیا تھا۔ بخیریت تمام متصل راول پنڈی کے پہنچا۔ جنرل معتبر سنگھ فیروز پور میں آن کر کرنیل بارشن صاحب ساتھ واسطے سیر و شکار کے گیا تھا سو بیسویں تاریخ ماہِ گذشتہ کو طرف لُدھیانہ کے روانہ ہوا۔ نواب بہاول خان ابھی احمد پور میں ہی مقیم ہیں درمیان نوابِ موصوف اور امیران سندھ کے طریقۂ دوستی اور خط و کتابت کا جاری ہے وکیل امیرانِ موصوفین کا مع تحایف کے نوابِ موصوف کے پاس آیا اور اُن کا ایک دیوان بھی کچھ تحفہ جات واسطے نوابِ موصوف کے لے کر خان پور تک پہنچا ہے عنقریب بیچ خدمت نواب موصوف کے حاضر ہوگا لیکن ابھی نہیں دریافت ہوا کہ واسطے کس کام کے آیا ہے — خبر تھی کہ اہالیانِ حرم سلطانی خیر آباد سے کوچ کر کے اور مقامِ اکورہ میں پہنچ کے مقام کریں گے سُو اگر پشاور میں مقام نہ کیا ہوگا تو درہ خیبر میں پہنچ گئے ہوں گے۔ اخبار لُدھیانہ سے ظاہر ہوتا ہے

کہ باوجود یہ کہ اربابِ گورنمنٹ نے بہ باعث لحاظ دوستی کے ضلع غوریان کا والی ایران سے کامران شاہ والیِ ہرات کو دلوا دیا تھا مگر از بس نا احسان مندی کے کامران شاہ نے سرکارِ انگریزی سے برخلاف ہو کر طریقۂ بغاوت کا اختیار کیا ہے۔

بخارا

واضح ہو کہ شاہ بخارا نے جو دیکھا کہ سپاہ بادشاہِ روس کی بہ باعث سختی راہ اور ریگستان دشوار گذار کے اس طرف نہ آسکی اور واپس چلی گئی تو صلاحِ وقت جان کے گورنمنٹِ انگریزی سے صلح اور دوستی کی اور کرنیل اسٹوڈرٹ صاحب بہادر کو قید سے رہائی دی کہتے ہیں کہ قیصر روم نے بھی بہ پاس دوستی اور صلح گورنمنٹ کے شاہ بخارا کو لکھا ہے کہ اربابِ گورنمنٹ سے صلح کرنی تم کو مناسب ہے۔

بمبئی

ظاہر ہوتا ہے کہ چند بنیوں نے مقام بھونگر میں متفق ہو کر ایک دوکان ہندوؤں کی کی تھی ایک روز انہوں نے تین قلیوں کے تئیں مع تین ہزار روپیہ کے مقام دھولرا بندر میں ایک سوداگر کے پاس بھیجا۔ راہ میں غارتگروں نے اُن پر حملہ کیا اور [ص 4 کالم 2] تمام روپیہ لوٹ لے گئے۔ قلی لوگ واسطے ظاہر کرنے اِس حال کے بھونگر میں آئے بنیوں نے یہ گمان کیا کہ قلی روپیہ مارا چاہتے ہیں۔ نظریں اُن کو ایک حویلی علیحدہ علیحدہ قید کیا اور اُن سے حال رکھنے اور چھپانے روپیہ کا پوچھنے لگے۔ جب اس سے بھی کچھ مطلب حاصل نہ ہوا تب اُن کے ناک کان میں تھیلیاں ٹھنڈی چیزوں مثل شورہ وغیرہ کے باندھ دیں بیچارہ غریب قلی اس اذیت [کو] نہ سہہ سکے ایک اُن میں سے تو جلد مر گیا دوسرا اندھا ہو گیا اور تیسرے کی بھی توقع زیست کی نہیں ہے۔ القصہ غریب آٹھ دس آدمیوں کے اس جرم میں ملزم ہیں اور گرفتار ہو کر صاحب مجسٹرٹ احمد آباد کے پاس بھیجے گئے ہیں۔ اغلب ہے کہ ان لوگوں کو بروقت ثبوت جرم کے سزائے سنگین مثل قصاص وغیرہ کے ملے گی۔

آگرہ

وہاں کے اخبار سے ظاہر ہے کہ ایک جوڑی گھوڑیوں کی جو کہ کپتان لارنس صاحب کے طویلہ واقع متھرا میں سے چوری گئی تھی وہ اب تک نہیں پائی ہیں اگرچہ سنا جاتا ہے کہ اُن کا کھوج ریاست دھول پور اور گوالیار میں لگایا لیکن اب سنا جاتا ہے کہ سُراغ اُن گھوڑیوں کا ایک گاؤں میں علاقہ ریاست بھرت پور کے لگا مگر اربابِ پولیس انگریزی کو اجازت تلاشی کی نہ ہوئی۔ مہاراجہ فرمانروائے گوالیار نے تیس ہزار آدمی واسطے سزا دہی غارت گروں مقامِ کندولی کے جو کہ کنارہ دریائے چمبل پر واقع ہے بھیجا ہے کیونکہ یہ لوگ رعایا کو بہت ستاتے رہتے ہیں۔

خط

صاحب مہتمم دہلی اردو اخبار سلمہٗ

حالاتِ قلعہ مبارک میں اکثر چاہتا ہوں کہ آپ کی خدمت میں لکھوں لیکن بہ سبب عدم فرصت کے حالِ مفصل لکھ نہیں سکتا اور جو کبھی کچھ لکھتا ہوں تو آپ تمام و کمال اُسے درج اخبار نہیں کرتے چونکہ چھاپہ خانہ خصوصاً اخبار صرف واسطے رفاہِ عام خلق اللہ کے موضوع ہیں اور میں بھی محض بنظر رفاہِ عام کے اکثر اس باب میں لکھتا ہوں اس واسطے میں امید رکھتا ہوں کہ جب کبھی آپ کی خدمت میں اسی قسم کے مضمون کچھ لکھوں تو آپ کو درج اخبار کرنا چاہیے۔

تنخواہ نہ تقسیم ہونے سے قلعہ مبارک کے اعلیٰ اور ادنیٰ بہت حیران و تباہ ہیں بعض اس قسم کے لوگ اب دخیل کار ہوئے ہیں کہ بہت خوف ہے فساد کا بعض وہ لوگ جو سٹیبن صاحب بہادر ریڈنٹ کے وقت میں قلعہ سے بلکہ شہر سے نکالے گئے تھے پھر اختیار دیے گئے ہیں اور بعض اس قسم کے لوگ مقربِ حضورِ سلطانی ہو رہے ہیں کہ عقلا اور اکثر عاقبت اندیش لوگ خیال کرتے ہیں کہ کچھ تعجب نہیں جو پھر مرزا جہاں گیر بہادر مرحوم کے وقت کا سا معرکہ درپیش آوے اہلکارانِ سرکاری ہوشیاری کریں کہ ایک دن اثر اِس کا ظاہر ہوگا تفصیل اس اجمال کی واسطے پرچہ آئندہ کے اب کے آپ کی خدمت میں انشاء اللہ تعالیٰ لکھی جاوے گی تو مفصل حال منکشف ہوگا۔

الراقم محمد

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 225 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

13 جون 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

احکام

ممالکِ بنگال کی گورنمنٹ کے حکم مورخہ 27/اپریل 1841 کے رو سے مفصلۂ ذیل کے منصفوں نے اپنے عہدہ کے اول درجہ کی ترقی حاصل کی۔ قمر الدین محمد ضلع پٹرہ، آرڈی ٹریٹس صاحب ضلع چٹگام تقرر عہدہ صاحبان صدر دیوانی عدالت کی طرف سے 14/مئی 1841 کا سید بندہ علی جس نے منصفی کی سند حاصل کی گورکھپور کے ضلع میں موضع گسیا کے ایڈیشنل منصف کے عہدہ پر مقرر ہوا۔ ولیم ہارڈنگ ٹیلر صاحب متھرا کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کو حکم نامہ مورخہ 16/ماہ اپریل کے سے جو رخصت عنایت ہوئی تھی سو بیسویں تاریخ ماہِ مذکور کی بجائے 14/ماہِ حال سے آغاز ہوئی۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹو ڈیپارٹمنٹ 26/اپریل 1841 قانون مندرجہ ذیل کا مسودہ کونسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ 26/اپریل 1841 کو پڑھا گیا قانون نمبر 1841 جو قوانین کہ اسبابِ جنگی کے غیر ملک میں منتقل ہونے کے باب میں مروج ہیں اُن کی اصلاح اور اجتماع کے لیے یہ قانون ہے۔

1۔ حکم ہے کہ ہر ایک پریسیڈنسی کی گورنمنٹ اپنی اپنی پریسیڈنسی کے لیے سرکاری عہدہ دار یا عہدہ داروں کو پروانہ راہداری عنایت کرنے کے لیے مقرر کریں گے اور بدون پروانہ مذکور حاصل کرنے کے اور اُن تمام دستور العمل اور شرائط بجالانے کے جو ہر ایک پریسیڈنسیِ مذکورہ اپنے عہدہ داروں کی ہدایت کے لیے معین فرماوے گی سلاح باروت یا اسبابِ جنگی علاوہ اُن ہتھیاروں کے جو کہ لوگ اپنے ہی کام کے واسطے باندھ دیتے ہیں۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے ممالک میں سے گذرنے نہ پاوے گا اگر کوئی شخص اس قانون کے برخلاف سلاح وغیرہ کے سرکار کی عملداری سے باہر لے جانے میں جرات کرے گا تو وہ قرق ہو جاوے گا اور ہر ایک شخص مذکور جو ایسے جرم کا مرتکب ہوگا تو صاحب مجسٹریٹ کے حضور جرم کے ثابت ہونے پر پانچ سو روپیہ سے زیادہ جرمانہ کا سزاوار نہ

ہوگا۔ حکم ہوا کہ قانونِ ہذا کا مسودہ جواب پڑھا گیا اطلاع عام کے واسطے مشتہر ہووے۔ حکم ہوا کہ مسودہ مذکورہ کی بابت ممالک ہند کے لے جس لیٹو کونسل کے پہلے اجلاس میں ماہِ جولائی آئندہ کی 26 ر تاریخ کے بعد پھر غور فرمائی جاوے۔ ٹی ایچ میڈوک سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹوڈیپارٹمنٹ 26 ر اپریل 1841 قانونِ مندرجہ ذیل کا مسودہ کونسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ 26 ر اپریل 1841 کو پڑھا گیا قانون نمبر۔ [ص 1 کالم 2] 1841 جو سزائیں کہ قانون 25، 1840 کے رو سے ممالکِ بنگال کی فورٹ ولیم پریسیڈنسی میں آبکاری کے محصول کی حفاظت کے لیے معین ہیں اُن کی ترتیب کے بابت یہ قانون ہے۔

1۔ ضمن 14 قانون 25 1840 کے اصلاح کے بابت حکم ہے کہ جو مجرم ضمنِ مذکورہ قانونِ مذکور کی سزا کے مستوجب ہیں وہ آئندہ کو دوسو روپیہ سے زیادہ جرمانہ تین مہینے سے زیادہ قید کے سزاوار نہ ہوں گے اور جس حالت میں جزا ادا نہ کریں گے تو بھی میعادِ مذکور سے زیادہ سزا کے لائق نہ ہوں گے اور آبکاری کے محصول کے صاحبِ مہتمم کے سوائے جیسا کہ قانونِ مذکور کی دوسری ضمن میں مندرج ہے اور کوئی اس باب میں سزا کا حکم نہ دے سکے گا حکم ہوا کہ یہ مسودہ اطلاع عام کے لیے مشتہر ہو حکم ہوا کہ یہ مسودہ ممالک انڈیا کی کونسل کے پہلے اجلاس میں 26 ر تاریخ ماہِ جون کے بعد ملاحظہ کے لیے پھر درپیش ہو۔ ٹی ایچ میڈوک سکریٹری گورنمنٹ انڈیا۔

نمبر 807

ممالک مغربی کے صاحبانِ سول جج کے لیے

اپنی اجرائے ڈگری کے بابت جو احکام صاحبانِ عدالت موصوفہ نے صادر کیے اُن کی کیفیت معیادی کو مرتب کرنے میں ضلع کے صاحبانِ جج اور اُن کے عملے ناحق کو توقف اور زیادہ تکلیف ہوتی ہے لہٰذا صاحبانِ عدالت موصوفہ نے کیفیت مذکورہ کو پہلی تاریخ ماہ جون آئندہ سے بالکل موقوف کیا پہلی تاریخ ماہِ جولائی آئندہ سے صدر دیوانی عدالت کی ڈگری ہائے عدم اجراءی کے سہ ماہی کیفیات کو نقشہ ملحقہ کے موافق زبانِ انگریزی اور اردو میں تحریر کر کے جس سے صاحبانِ عدالتِ موصوفہ اُس امر لابدی کا انتظامِ مناسبہ فرما کے اپنی اجرائے ڈگری کی تعداد دریافت کرسکیں، صاحبانِ جج اس عدالت میں ارسال کیا کریں گے اور اُس کے خانۂ اخیر میں بیانِ مفصل جس سے صاحبانِ موصوف کو صاف واضح ہووے کہ اجرائے ڈگری میں کس کی طرف سے توقف واقع ہوا ہے مندرج ہوگا۔ ضلع کی عدالت یا پریوی کونسل کی جن جن ڈگریوں کا اجرا کسی ضلع میں ملتوی رہے گا تو صاحبانِ جج اُنھیں

مقدمات کی علیحدہ علیحدہ کیفیاتِ سہ ماہی میں اُن کی بھی مندرج کر کے صاحبانِ عدالتِ مذکورہ کی خدمت میں ابلاغ کریں گے۔

مقام الہٰ آباد موزلی اسمتھ رجسٹر۔

پشاور

وہاں کی چٹھیوں مورخہ 19 اور 27 / ماہ گذشتہ سے واضح ہوتا ہے کہ 27 / تاریخ ماہِ مذکور کو کپتان بروڈفٹ صاحب کا قافلہ طرف کابل کے روانہ ہوا۔ صاحبِ چٹھی لکھتے ہیں کہ [ص 2 کالم 1] سپاہ جنرل اویطویلہ صاحب کی بہت چالاک اور تیز سنی جاتی ہے اور صاحب موصوف کی تربیت یافتہ ہے۔ مردمانِ قافلہ نے دیکھا کہ فصیل پشاور پر جا بجا سولیاں کھڑی تھیں اور اُن پر نعشیں آدمیوں کی آویزاں تھیں سُنا کہ صاحبِ موصوف نے واسطے عبرت اوروں کے ان لوگوں کو سزا دی ہے۔ صاحب مذکور نے 18 / تاریخ قافلہ مذکور کی دعوت کی واضح ہو کہ بباعث شرارت اور گستاخی رجمنٹوں ہمراہی قوم سکھ کے جنہوں نے کہ حکم کپتان بروڈفٹ صاحب کا اور نہ اپنے افسروں کا مانا اُن کو حکم ہوا تھا کہ کمپو چھوڑ کر چلے جاویں لیکن انہوں نے یہ بھی نہ مانا اور پیچھے پیچھے قافلہ کے جانے لگے چنانچہ اِس بات سے کپتانِ موصوف کو شک ہوا کہ یہ لوگ شاید ارادہ لوٹنے کا رکھتے ہیں اور کیمپ میں یہ افواہ بھی تھی کہ سرکشانِ مذکورین نے سُنا ہے کہ قافلہ انگریزی کے ساتھ پچیس لاکھ روپیہ ہے سوأسے لوٹنے کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن چند روز بعد ایک رجمنٹ سواروں سکھ کی ملی مگر انہوں نے سوائے اس کے کہ اپنی زبان میں افسرانِ انگریزی کو گالیاں دیں اور کچھ نہ کیا اور ایک اکالی فقیر ایک انگریز پر حملہ کیا چاہتا تھا لیکن اُس کے رفقاء اُسے مانع آئے جب قافلہ دریائے اٹک پر پہنچا تو دیکھا کہ پُل اکثر جگہ سے توڑ ڈالا تھا اور خراب کر دیا تھا مگر کپتانِ موصوف نے ایک افسر سپیر منیا کو بھیج کے اُسے درست کروایا اور سب طرح سے اور مستعد رہے کہ درصورت حملہ دشمنوں کے بخوبی مقابلہ کریں اور تین دن تک شلٹن صاحب کے برگٹ کے منتظر رہے اگرچہ سکھ لوگ پر بھی شرارت کرتے رہے اور خوف تھا کہ مبادا حملہ کریں لیکن شاید کہ بباعث خبرِ نزدیکی برگٹِ مذکور کے انہوں نے مقابلہ نہ کیا۔ افغانستانِ کوہستانی نژاد بروڈفٹ صاحب کے پاس آئے اور درخواست نوکری کی کی چنانچہ صاحبِ موصوف نے قریب پندرہ سولہ سو آدمی کے نوکر رکھ لیے کہتے ہیں کہ وہ لوگ فن بندوق رانی میں بہت قدر انداز اور چالاک ہیں۔ سنا گیا کہ سپاہِ سکھ نے سپاہِ گورکھا انگریزی کو بہت ترغیب دی تھی کہ تم نوکری انگریزوں کی چھوڑ دو لیکن گورکھوں نے ہرگز نہ قبول کیا۔

کابل

تمام سپاہ جو کہ بالا حصار میں معین تھی وہ سب وہاں سے اُٹھادی گئی تاکہ شاہِ والا جاہ حضرت شاہ شجاع الملک کو آسایش ہو چنانچہ اس سبب سختیِ موسم سے افسر لوگ تکلیف پاتے ہیں ایک مربع قلعہ واسطے میگزین کے اور ایک

چھاؤنی واسطے دو رجمنٹوں کے بنائی جاوے گی چنانچہ لفٹنٹ سٹرٹ صاحب کی بہت تعریف ہوئی جنہوں نے کہ نقشہ ان مکانات کا بنایا ہے۔ میجر ٹاد صاحب 15 رتاریخ ماہِ گذشتہ کو کابل میں داخل ہوئے اور ارادہ کلکتہ کا رکھتے ہیں۔

درۂ بلند

خطوں سے سپاہِ سندھ کے واضح ہوتا ہے کہ کچھ سوار کرنیل اسکز صاحب بہادر کے بسرکردگی آر بیلڈن صاحب کے ازراہِ دُرہ بلند کوئٹہ کو جاتے تھے ایک روز پیشتر کئی مینہ برسا ہوا تھا سو سوارانِ مذکورین میں سے ایک فٹ [ص 2 کالم 2] پانی پایاب اُتر رہے تھے کہ یکا یک ایک سیلاب برف کا بلندیوں پر سے اس شدت سے آیا کہ طغیانی پانی کی دس فیٹ ہوگئی آدمی بھاگ نہ سکے اور ایک جگہ ٹھہرنا ناممکن ہوا الحاصل چار سپاہی دو منشی اور ستر گھسیارے اور سائیس خس و خاشاک کی مانند بہہ گئے اور 24 گھوڑے اور تمام مال و اسباب افسرانِ ہندوستانی اور سپاہ کا تلف ہوا۔

غزنین

وہاں کے خط سے واضح ہے کہ درمیان مقامِ مذکور اور قندھار کے راہِ آمد و رفت بند ہے لیکن ابھی کچھ سبب اس کا معلوم نہیں ہوا باعث میجر لیچ صاحب کی لڑائی کے جو کہ نزدیک قلات غلجی کے واقع ہوئی بہت لوگ انگریزوں کے دشمن ہوگئے ہیں اور سنا جاتا ہے کہ وہ لوگ ارادہ مقابلہ کا رکھتے ہیں درصورت قلعہ بنانے انگریزوں کے اُس نواح میں اور اس میں شک نہیں کہ ولایت غلزی میں ایک دفعہ لڑائی ہوگی۔

ایران

شائقانِ اخبار تازہ ہر دیار و امصار پر واضح ہے کہ شاہزادہ علی شاہ جس نے کہ ساتھ دعوے تاج و تخت ایران کے مقامِ بغداد میں سپاہ جمع کی تھی آخر کار وہ واسطے لڑائی کے معرکہ میں آیا الغرض بموجب حکم شاہِ ایران کے ایک سردار مع سپاہ جرار کے واسطے تنبیہہ شاہزادہ مذکور کے روانہ ہوا اور ایک ہی حملہ مردانہ میں جمعیت ان کی متفرق اور پریشان کر دیا ہزاروں آدمی مارے گئے اور سینکڑوں زخمی ہوئے۔ سپاہِ ایران نے بہت مال لوٹا علی شاہ مقابلہ نہ کر سکا اور بھاگ گیا سپاہِ ایران نے تعاقب کیا اور گرفتار کر کے حضور شاہ میں حاضر کیا شاہِ جم جاہ نے ازراہ مہربانی اُسے معاف کیا اور موافق اُس کی گذران کے کچھ روزینہ مقرر کر دیا۔

سندھ

اخبارِ بمبئی سے ظاہر ہے کہ مقامِ مذکور میں چوری گورنمنٹ کے مال کی بہت ہوتی رہتی ہے۔ 22 رتاریخ ماہِ گذشتہ کو

جنرل سپاہ کے پاس چٹھی مسٹر روس بل صاحب کی متضمن مستعد رہنے سپاہ کے آئی۔ لکھا تھا کہ بفور اطلاع واسطے حمایت سردار نوشکی کے کوچ کریں۔ کہتے ہیں کہ یہ مقام قریب سو میل انگریزی کے کوئٹہ سے دشتِ کلاں کے نزدیک واقع ہے باعث اُس کی اعانت کا یہ سنا گیا ہے کہ فاضل خاں نامی ایک سردار مع اپنی قوم کے اُس پر حملہ کیا چاہتا ہے اور چونکہ سردار نوشکی نے گورنمنٹ کی بہت خدمت گذاری کی ہے اس لیے اس کی حمایت کرنی صاحب پولیٹی کل ایجنٹ نے مناسب جانی چنانچہ مئی کو کچھ سوار اور پیادہ اور توپخانہ کوئٹہ سے اور کچھ سوار اور پیادہ مستینگ سے اُس طرف بھیجے گئے آخر کار سنا گیا کہ سردار مذکور نے جو کہ نوشکی پر حملہ کیا چاہتا تھا سپاہ اپنی واپس بلالی لیکن جب تک کہ غلہ فصل کا نہ اٹھایا جائے گا تب تک سپاہِ انگریزی [ص 3 کالم 1] مقام نوشکی سے نہ بلائی جاوے گی۔ نصیر خاں بیٹا محراب خانِ متوفی کا چاہتا ہے کہ مسٹر روس بل صاحب کے پاس چلا آوے لیکن اُس کے رفقا اُسے اجازت نہیں دیتے۔

مدراس

اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ بیگم نواب مندراس کے ساتھ تہمت خون ایک لونڈی کے گرفتار ہوکر بموجب ضابطہ قانون کے ایک ڈولی پر سوار ہوکر وہاں کی سپریم کورٹ کے محکمہ میں حاضر ہوئی حاکم وہاں کے ایک ہفتہ تک تحقیقات مقدمہ کی کرتے رہے آخر گواہی سے گواہوں کے دریافت ہوا کہ اگر چہ بیگم موصوفہ نے اُسے زد وضرب بہت سا کیا لیکن قتل اُس کا ثابت نہ ہوا اور چونکہ ثبوت میں شک واقع ہوا اسی واسطے بیگم موصوفہ کو رہائی ہوئی کہتے ہیں کہ اگر جرم قتل عمداً بیگم صاحب پر ثابت ہوتا تو بے شک قصاص لیا جاتا۔

رام پور

دریافت ہوتا ہے کہ نواب محمد سعید خان رئیس رام پور کو یہ مدنظر اور منظور ہے کہ ایک مدرسہ واسطے اطفالِ غربا کے اپنی ریاست میں مقرر کریں چنانچہ مفتی شرف الدین کو جو کہ اُن کی سرکار سابق میں بہت ہی عزت رکھتا تھا اور بہ باعث صادر ہونے کسی خطا کے خارج کیا گیا تھا مدرس اُس مدرسہ کا کیا چاہتے ہیں اور یہ بھی ارادہ ہے کہ واسطے آسایش عام رعایا کے ایک حکیم حاذق ایک دار الشفا میں مقرر کریں کہ بیماروں کے معالجہ میں مصروف رہے اور دوا اور غذا سرکار سے ملا کرے خدا تعالیٰ تمام امیروں کو ہندوستان کے ایسی ہی توفیق دے کہ نیک نامی دنیا کی اور ثواب عقبیٰ کا حاصل کریں۔

اخباراتِ مقاماتِ مختلفہ

28/ تاریخ ماہِ گذشتہ کو مقام آگرہ میں طوفانِ عظیم اُٹھا محلہ تاج گنج میں اُس ہوا کے صدمہ سے ایک دیوار پختہ سرتا

سرگرپڑی اور اکثر غریب غربا کے چھپروں میں آگ لگتی رہتی ہے — موضع سرول علاقہ ضلع ترہٹ میں رات کے وقت چوروں نے ایک ساہوکار کے ہاں حملہ کیا اس طرح کہ جابجا اپنے پہرے بٹھاتے چلے گئے جب اندر گھر کے پہنچے تو اول ساہوکار کی بہت تلاش کی وہ نہ ملا بعدازاں اُس کی بی بی سے کنجیاں لے کر قریب بیس پچیس ہزار روپیہ کے نقد و جنس لے گئے اگر ساہوکار ہاتھ آتا تو اغلب تھا کہ اُسے زندہ نہ چھوڑتے —

دریافت ہوتا ہے کہ ان دنوں مزاجِ مبارک فرمانروائے اودھ کا کچھ علیل رہتا ہے اور بہت ضعیف ہو گئے ہیں — از روئے رپورٹ سپرینڈنٹ پولس بنگال کے صاحب اخبار نے لکھا ہے کہ ان دنوں مقامِ چمپارن میں اور اضلاع پورنیہ اور بہار میں بہت آدمی باشندوں میں سے قزاقوں کے ہاتھ سے مارے گئے اور بہت مال اور اسباب لُٹ گیا۔ چٹھیات مورخہ 21/ماہِ گذشتہ سے واضح ہے کہ قافلہ حرم محترم سلطانی کا بہ حراست کپتان بروڈفٹ صاحب کے پشاور میں پہنچا برگیڈیر شلٹن صاحب اس بات سے بہت ناراض ہوئے کہ بے ضرورت کیوں سپاہ کو طلب کیا — ضلع کوئل میں صدمہ سے طوفان ہوا کہ [ص 3 کالم 2] بہت گھر لوگوں کے گر پڑے اور بہت آدمی اُن کے گرنے سے زخمی ہوئے اور مینار جامع مسجد کا بھی ٹوٹ گیا — صاحبِ آگرہ اخبار پرچہ مورخہ 5/تاریخ ماہ حال میں لکھتے ہیں کہ اہلِ نیپال پھر سرحداتِ انگریزی میں دست اندازی کرتے ہیں سو اغلب ہے کہ درصورت سچ ہونے اس بات کے جنگِ عظیم واقع ہوگی — صاحبِ اخبار ہرکارہ لکھتے ہیں کہ ایڈمیرل سَر ڈبلیو پارکر صاحب بہادر سپہ سالاری جہاز ہائے متعینہ چین کی قبول نہیں کرتے۔ بادشاہ جوہانہ جو کہ میڈیگاسکر میں سے نکالا گیا تھا وہ ایک کشتی دُخانی پر کلکتہ میں آیا ہے اس امید سے کہ گورنمنٹ کی مدد سے پھر اپنے ملک کو حاصل کرے۔

سُنا جاتا ہے کہ بمبئی میں بھی ہیضہ وبائی شروع ہوا ہے۔ اخبارِ بمبئی سے ظاہر ہے کہ ایک برگٹ انگریزوں کی کوئٹہ میں چھاؤنی پڑا چاہتی ہے اور بارگیں تیار ہوتی ہیں کیونکہ آب و ہوا بہت خوش آئند ہے۔ مولمین کے اخباروں سے واضح ہے کہ اُس طرف مطلق اَمن واَمان نہیں ہے قومِ شین برسرِ فساد ہے اور والی ریاست کی سپاہ سے لڑنا چاہتی ہے۔ تحقیق ہوتا ہے کہ میجر جنرل فزجرلڈ صاحب بہادر نے بیچ اختیار کرنے سپہ سالاری سپاہِ سندھ کے انکار نہیں کیا بلکہ ارادہ رکھتے ہیں کہ بفورِ شروع موسم سرما کے عہدۂ مذکور پر جائیں۔

بخارا

اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ والیِ بخارا نے کرنیل اسٹوورٹ صاحب کو قید سے رہائی دی اور قصد صلح کا ساتھ گورنمنٹ انگریزی کے رکھتا ہے اور اغلب بھی ہے کہ عنقریب طریق ناصوابِ مخالفت سے باز رہ کر راہِ راست دوستی کی اختیار کرے لیکن جائے تعجب ہے کہ والیِ موصوف نے محمد اکبر خان خلفِ امیر دوست محمد خان کو قطع نظر غور و برداخت کے کہ شعار بزرگ کردہ ہائے ایزدی کا ہے کیوں قید کر رکھا ہے ایک فلک زدہ خانماں آوارہ کے

تئیں ناکردہ گناہ محبوس اور تباہ وخراب کرنا عقلِ مصلحت اندیش نہیں پسند کرتی خصوص سلاطین کو ایسا نہ چاہیے۔

لاہور

بھائی گورمکھ سنگھ کو ارشاد ہوا کہ حساب خرچ شاہراہوں کا ڈلاروش صاحب سے سمجھ لیں تا کہ ظاہر ہو کہ مشارالیہ نے غبن کیا ہے یا نہیں دیوان مول راج کے تئیں خلعت سات پارچہ کا مع تلوار اور ہاتھی اور قلمدانِ طلا کے عنایت کر کے فرمایا کہ کنور پرتاب سنگھ کم سن ہے چاہیے کہ سفر کشمیر [میں] تُم اُس کے رفیق رہو عرضی سردارِ حکم سنگھ ملوی ماموره مقامِ کلو کے درباب بے اجازت اُٹھ کر چلے جانے سپاہ کے ملاحظہ ہوئی فرمایا کہ سپاہ سرکش کے دلوں میں اب تک خوفِ سیاستِ سرکار نے اثر نہیں کیا ہے۔18 رتاریخ مئی کو صبح مہاراجہ بہادر نے باغِ حضوری میں دربار فرمایا راجہ دھیان سنگھ اور بھائی گورمکھ سنگھ اور دیوان دینا ناتھ وغیرہ ارکانِ دولت باریابِ مجرا ہوئے بھگت رام بخشی نے [ص 4 کالم 1] کچھ واسطے نوکری کے حاضر کیے خود بدولت نے انہیں گولہ اندازوں میں بھرتی کیا۔ دیوان بشن سنگھ کاردارِ شیخوپورہ نے حاضر ہو کر نذر گذرانی۔ مہاراجہ نے ارشاد کیا کہ تم سے انتظام اپنے علاقہ کا بخوبی نہیں ہوتا۔ سپاہ قرابینوں متعلقہ کنور نونہال سنگھ کے تئیں بعد لینے ایسے موجودات کے حکم ہوا کہ ساتھ صلاح راجہ دھیان سنگھ کے اضافہ تنخواہ تمہاری کا کیا جاوے گا پراونہ جات بنام علاقہ داران قلمرو سرکار کے درباب مرمت مکانات وغیرہ کے صادر ہوئے۔ پروانہ بنام شیخ امام الدین ناظم دُوآبہ کے جاری ہوا کہ گیارہ سو روپیہ بابت تنخواہ مصدیوں توپخانہ کے مصر بیلی رام کو دلوادیں۔19 رتاریخ گلاب سنگھ کرنیل توپخانہ کے نے گولہ اندازوں کو واسطے نوکری کے حاضر کیا مہاراجہ نے انہیں داخل توپ خانہ کیا۔ عرضی سردار فتح سنگھ مان کی اس مضمون کی ملاحظہ ہوئی کہ فدوی بہ خیریت تمام باول نیائی میں پہنچا اور عنقریب اٹک میں پہنچے گا۔ پروانہ در جواب صادر ہوا کہ جلد شامل قافلہ حرم سلطانی کے ہوجاوے۔ رام کشن کو حکم ہوا کہ انتظام علاقہ گوجرانوالہ کا بخوبی کرے۔ جواہرمل دیوان راجہ سوچیت سنگھ کو تاکید ہوئی کہ آمدنی علاقہ جات مشخصہ کی داخل کرے نہیں تو دستکات موافق دستور کے جاری ہوگی۔ حکم ہوا کہ دس من باروت واسطے زنبورکخانہ جلال جان کمیدان رونده کابل کے دیں اور ڈھائی سو من جستہ واسطے گولہ کے کاریگرانِ جرنیل گلاب سنگھ کالہ والہ کو دلوا دیں۔20 رتاریخ سوارانِ سردار گینڈا سنگھ کے تئیں ملاحظہ کیا۔ ازراہِ مہربانی ایک مالا موتیوں کی کنور پرتاب سنگھ کو مرحمت کی۔ بھائی گورمکھ سنگھ کو ارشاد ہوا کہ حساب خرچ شاہراہوں کا ڈلاروش صاحب سے سمجھ لیں تا کہ ظاہر ہو کہ منشا غبن کیا ہے یا نہیں۔

خط

ایک خط آیا ہے گا درباب اہلکارانِ قلعہ مبارک کے اس دفعہ بہ سبب باقی نہ رہے جگہ کے نہیں لکھا گیا انشاء اللہ تعالیٰ پرچۂ آئندہ میں لکھا جاوے گا۔

بلب گڑھ

کہتے ہیں کہ راجہ ناہر سنگھ رئیس بلب گڈھ اب سنِ تمیز کو پہنچ گیا ہے صبح سے پہر رات تک دادرسی رعایا کی کرتا ہے اکثر اہلکاروں نے جو کچھ خورد بُرد کیا تھا انہیں قید حساب لیا جاتا ہے بالفعل فوجدار نول سنگھ ماموں راجا کے اور کنور دھرم سنگھ کاروبار راجہ کا کرتے ہیں۔

قلعہ مبارک

اخبار قلعہ مبارک سے واضح ہوا کہ نواب حامد علی خاں اور اہلکاران حضور والا سے تصفیہ ہوگیا نواب موصوف نے دس ہزار روپیہ اصل معاملہ میں اور پانچ ہزار روپیہ بطریق نذرانہ عذر ِمانات مقابلہ ملازمانِ سلطانی متعینہ کوٹ قاسم مقرر کیے۔ سُنا گیا کہ سب باتیں معرفت راجہ دیبی سنگھ کے [ص 4 کالم 2] ظاہر ہوئیں۔ کہتے ہیں کہ حضوران راجہ سے بہت راضی ہوئے اس بات سے 9 رتاریخ اس مہینے کی سواری حضورِ والا کی سلطان جیو کو گئی راجہ سوہن لعل نے بہت کچھ حضور سے عرض فضول کی لیکن کچھ پذیرانہ ہوئی۔

ایلچ پور

دریافت ہوا کہ ان دنوں نواب مکرم الملک منور الدولہ مرزا احمد علی خان بہادر وزیر معزول سلطان اودھ نے جو کہ واسطے زیارت حرمین شریفین کے جاتے تھے معہ اہالی وادنیٰ اور حشم وخدم کے 18 ر تاریخ اپریل کو مقامِ چھاؤنی ایلچ پور میں مقام کیا روبرٹ اسپرنج صاحب افسر رسالہ پنجم حیدرآباد کے ساتھ نواب صاحب ممدوح کے شرائط تعظیم و تکریم بوجہ احسن بجالائے اور ذوالفقار بیگ رسالہ دار کلاں نے شرائط مہمانداری بطور شایستہ۔ اراکین چار روز تک نواب ممدوح بہ آرام تمام مقامِ مذکور میں رونق افروز رہے۔ پانچویں روز آگے کو تشریف لے گئے اور عطائے خلعت گراں بہا سے اُن دونوں کو افراز اور ممتاز کیا۔

راجہ ٹکاری

واضح ہوتا ہے کہ ان دنوں ارادہ گورنمنٹ کا یہ ہے کہ واسطے یادگاری مہاراجہ منتر جیت سنگھ متوفی کے ایک مکان بلند اور آراستہ کہ زبانِ انگریزی میں اُسے مونیومنٹ کہتے ہیں مثل مونیومنٹ جنرل لوئی اختر صاحب متوفی کے جو کہ میدان دھرم تلہ واقعہ کلکتہ میں بنایا گیا ہے ضلع ٹکاری میں تیار کریں اور اُس کی تیاری کے واسطے چند جاگیر راجہ موصوف میں سے علیحدہ کریں۔

بردوان

ظاہر ہے کہ راجہ مہتاب چندر راجہ بردوان نے کئی ہزار روپیہ خزانہ سرکارِ انگریزی میں بھیجا ہے اس واسطے کہ بیچ علاج و معالجہ اور ادویات غریب غربا کے صرف کریں اور ڈاکٹروں اور دائیوں کو نوکر رکھیں۔

جودھ پور

اخبار سے دریافت ہوا کہ مہاراجہ والی جودھ پور یہاں تک تنگ آیا ہے کہ مسندِ راج کو چھوڑ دیا چاہتا ہے بہ باعث اس کے اکثر ٹھاکروں کو اُس کے راج کا ممبر یعنی جزو کونسل کیا ہے اور پھر بھی وہ روپیہ گورنمنٹ کا ادا نہیں کر سکتے اگر چہ کپتان لڈلو صاحب نے ٹھاکروں کی بڑی بڑی تنخواہیں کر دی ہیں پھر بھی مہاراجہ مان سنگھ کو کوئی فائدہ معلوم نہیں۔ سُنا جاتا ہے کہ ٹھاکر کو چاہیں کا بہت دولتمند ہے اور زرِ خراجِ گورنمنٹ کا ادا کر سکتا ہے۔

سُنا گیا کہ صاحب ایجنٹ نے راجہ پرتاب پال کو سرکار کی طرف سے خلعت دیا۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 226 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

20 جون 1841 یوم یکشنبہ

احکام

[ص 1 کالم 1]

ج ایم بی برفرڈ صاحب اعظم گڑھ نے اسسٹنٹ مجسٹریٹ اور کلکٹر کو جو اختیار کہ ضمن دوسری قانون تیسرے 1821 میں مذکور ہیں عنایت ہوئے الکزینڈر راس صاحب قسمت روہیل کھنڈ کے کمشنر کے اسسٹنٹ کو 23 / فروری گذشتہ کے حکم نامہ کے بموجب جو رخصت عنایت ہوئی تھی وہ 8 / ماہ گذشتہ سے یعنی جس تاریخ سے کہ صاحب موصوف نے سباٹو کے پولیٹی کل ایجنٹ کے اسسٹنٹ کا کام اپنے ذمہ لیا منسوخ ہوئی۔ محمد علی نقی یاور خان اعظم گڑھ کے صدر امین اعلیٰ کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے ایک مہینے کی رخصت عنایت ہوئی۔ صدر امین اعلیٰ موصوف کے سررشتہ کا کام اُس کے ایامِ غیر حاضری میں صدر امین کرے گا۔ سالگرام قانون 1833 کے رو سے ضلع غازی پور کا ڈپٹی کلکٹر بجائے دیبی دیال متوفی کے مقرر ہوا آر بی مارگن صاحب بُندیل کھنڈ کے بندوبست کے عہدہ دار نے بذریعہ چٹھی ڈاکٹر کے پہاڑ پر جانے کے لیے رخصت چھ مہینے کی پائی جس روز سے صاحب موصوف کام اپنا چھوڑے گا اُس روز سے رخصت محسوب ہوگی۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹو ڈیپارٹمنٹ 26 / اپریل 1841 قانون مندرجہ ذیل کا مسودہ کونسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ 26 / اپریل 1841 کو پڑھا گیا قانون نمبر 1841 عیسوی بنگالہ کے قوانین مروجہ کے قانون تیسرے دفعہ چوتھی ضمن چھٹی 1828 کی ترمیم کے لئے یہ قانون ہے بنگال کے قوانین مروجہ کے قانون 3 دفعہ 4 ضمن 6 / 1828 کے ترمیم کے بابت حکم ہے کہ جو اسپیشل کمشنر قانونِ مذکور کے رو سے مقرر ہوا ہے کچھ ضرور نہیں کہ وہ کسی اور ایسے ہی اسپیشل کمشنر کے پاس کوئی مقدمہ رجوع کرے مگر اُس صاحب کو آپ ہی اختیار ہے کہ عدالتِ تابع کی تجویز کو خواہ منظور خواہ تبدیل خواہ مسترد کر کے حکم قطعی نافذ کرے۔ حکم ہوا کہ یہ مسودہ جو اَب پڑھا گیا اطلاع عام کے لیے اشتہار کیا جائے حکم ہوا کہ مسودہ مذکور ممالکِ ہند کی کونسل کے پہلے اجلاس میں 26 / جون آئندہ کے بعد پھر ملاحظہ کے لیے درپیش ہو۔ ٹی ایچ میڈوک سکریٹری گورنمنٹ انڈیا۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹو ڈیپارٹمنٹ 26/اپریل 1841 قانونِ مندرجہ ذیل کا مسودہ کونسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ 26/اپریل 1841 کو پڑھا گیا قانون نمبر 1841 شہر کلکتہ کے سپریٹنڈنٹ پولیس کے اختیار کے باب میں جو قوانین اُن کی اصلاح کے لیے یہ قانون ہے۔

1۔ حکم ہے کہ مالِ مسروقہ کے اشتباہ کی بابت [ص 1 کالم 2] خانہ تلاشی کے لیے جو کچھ اختیار کہ صاحبانِ جسٹس آف دی پیس کو حاصل ہے وہی شہر کلکتہ کے سپریٹنڈنٹ پولیس کو بھی عنایت ہے اور جو قوانین کہ مقدمات مذکورہ میں صاحبانِ جسٹس آف دی پیس کے لیے مقرر ہیں اُن کے بموجب ضروری قسم کہلوانے اور اظہار لینے میں سپریٹنڈنٹ مذکور صاحبانِ جسٹس آف دی پیس کے موافق اختیار رکھتا ہے۔

2۔ حکم ہے کہ صاحبِ موصوف تغافل اور عمداً خلاف حکمی کرنے کی صورت میں کانسٹیبل داروغہ چوکیدار یا اور عہدہ دارانِ توابعین پر بدون اپیل کے جرمانہ جو دو مہینے کی تنخواہ سے زیادہ نہ ہو، کرسکتا ہے اور جس حالت میں کہ جرمانا ادا نہ کرے تو مجرم مذکور کو ایک میعاد کے واسطے جو کہ تین مہینے سے زیادہ نہ ہو مقید کرنے کا اختیار ہے۔ حکم ہے کہ جو مسودہ اب پڑھا گیا اطلاع عام کے لیے اشتہار کیا جائے۔

3۔ حکم ہوا کہ مسودہ مذکور ممالکِ ہند کی کونسل کے پہلے اجلاس میں 26/جون آئندہ کے بعد پھر ملاحظہ کے لیے درپیش ہو۔ ٹی۔ ایچ۔ میڈوک سکریٹری گورنمنٹ جوڈیشل ڈیپارٹمنٹ۔

سرکولر نمبر (۹۷۷) قسمتوں کے صاحبانِ کمشنر کے لیے

منتخب مفصلہ ذیل مندرجہ ذیل پولیس رپورٹ سال گذشتہ ضلع آگرہ کے رو سے لفٹنٹ گورنر بہادر کو واضح ہوا کہ کسی ضلع کے اہل عملہ خزانچی کے نہایت قرضدار ہیں لہٰذا جناب ممدوح کمال متاسف ہو کر ارشاد فرماتے ہیں کہ آئندہ جمیع عہدہ دار اس امرِ قبیح سے بہر نہج احتراز اور استغفار کریں چنانچہ مجھ کو حکم ہے کہ دستورِ مذکور کے بابت گورنمنٹ کی بالکل نارضامندی اور تنفر سے آپ کو مطلع کروں اور کہ آپ اپنے تحتِ حکومت عہدہ داروں کو جو نتائج کہ ایسے امورات مذمومہ سے ظہور میں آتے ہیں محفوظ رکھنے کے لیے متنبہ فرماویں جیمس طامس سکریٹری منتخب مندرجہ پولیس رپورٹ 1840 مورخہ 17/اپریل 1841 کی ایک سو چودھویں دفعہ کا دفعہ 114 دستور مفصلہ ذیل بالفعل اہل عملہ میں مروج ہے یعنی اپنے اپنے خزانچیوں سررشتہ کے سے قرضہ لینا سو گورنمنٹ کے حکم سے قابل انسداد ہے چنانچہ ایسا دریافت ہوا کہ ایک ضلع میں سررشتہ دار سے لے کر عہدہ دارانِ توابعین اور خزانچی کے درمیان بیس ہزار روپیہ تک بیوپار تھا پس ایسے رویہ سے کمال ہرج واقع ہوتا ہے اول یہ کہ تمام اہلکار مل کر کسی امر کی اطلاع جس سے

اُن کی تنخواہ ضبط ہونے کا خوف ہونہیں دیتے دوسرے بڑی حرکتِ ناشائستہ یہ ہے کہ قرض خواہوں کے کہنے سے جن کا اختیار واقتدار بہت مضر ہوتا ہے لوگوں کے تقرر عہدہ کے واسطے سعی وسفارش کی جاتی ہے لہٰذا قوانین کہ عہدہ دارانِ متعہد اور ضلع کے خزانچی کے [ص 2 کالم 1] درمیان دادوسند کی ممانعت کے بابت رائج ہیں سونہیں کا ضلع کے جمیع ملازمانِ سرکاری سے متعلق ہونا لازم ہے بلکہ قبل اس سے امورِ مذکور کی بابت گورنمنٹ کی ناراضی اور اُن کی موقوفی کی اطلاع کومشتہر کرنا بلاشک مفید ہوگا۔

سرکیولرآرڈرز

ممالک مغربی کی صدر دیوانی عدالت کا سرکیولر آرڈر ممالکِ مذکورہ کے ضلع اور شہر کے صاحبانِ جج کے لیے۔

1۔ تصریح قوانین نمبر 11.09 کے روسے جومطبوع ہوئی حکم ہے کہ سرکیولر آرڈر مورخہ 4 راگست 1837 کا صرف ضلع اور شہر کی عدالتوں سے متعلق ہے اوراس جہت سے صدرامینِ اعلیٰ اورصدر امین اور منصفوں کی ڈگریوں کی نقلوں کوجومقدمات کے کاغذات کے ساتھ داخل دفتر آرہتی ہیں انگریزی کاغذ پرلکھنا کچھ ضرورنہیں۔

2۔ تصریح مذکور کی اُس دفعہ کو جوعہدہ دارانِ صدر اعلیٰ کے باب میں ہے۔

صاحبانِ عدالت نے دوسری بارغورفرما کرکلکتہ کے صاحبانِ صدر دیوانی عدالت کے مشورہ سے تصریح مذکور میں اتنی ترمیم کرنے کی تجویز فرمائی ہے کہ سرکیولر مذکور کا حکم اُن وجوہات کے بموجب جن کو مین پوری کے صاحبِ جج نے اپنے خطِ مندرجہ تصریح مذکور میں ثبت کیا عہدہ دارانِ مسطور سے بھی متعلق ہووے لہٰذا حکم ہے کہ آئندہ جوعہدہ دارانِ صدر اعلیٰ کی ڈگریاں داخل دفتر رہیں سوانگریزی کاغذ پرتحریر کی جائیں گی۔

3۔ صدرامین اور منصفوں کی ڈگریاں دفتر میں رکھنے کے لیے ہندوستانی قسم اول کاغذ پر مرقوم ہوا کریں گی۔ الہ آباد موزلی اسمتھ رجسٹر۔

منتخب

تصریح قوانین نمبر 11.09 کی ترمیم کے باب میں عہدہ دارانِ صدر اعلیٰ کی ڈگریوں کی نقلوں کا دفتر میں رہنے کے لیے انگریزی کاغذ پرتحریر کیا جانا۔

سرکیولرآرڈر

ممالک مغربی کے صدر دیوانی اور نظامت عدالت کا سرکیولر آرڈر ممالکِ مذکورہ کے صاحبانِ سول اور سیشن جج کے لیے۔

صاحبانِ عدالتِ موصوفہ اطلاع فرماتے ہیں کہ صدرامین اور صدر اعلیٰ وغیرہ اور اہالیِ شرع کے رخصت کے بابت

جو سرکیولر مورخہ 27 ر فروری کا آگرہ گزٹ 16 ر مارچ گذشتہ میں مشتہر ہوا اُس کی دفعہ اوّل کو صاحبانِ جج منسوخ سمجھ کے اُس کے عوض مفصلہ ذیل مندرج کریں گے۔ عہدہ دارانِ توابعین اور اہالیِ شرع کو رخصت عنایت کرنے کے بابت دستور مرقومہ فی الذیل مقرر ہوا اور آئندہ سے عدالتِ موصوفہ کے تحت حکومت اضلاع میں اُسی کی اطاعت کی جائے گی۔

[ص 2 کالم 2] مقام الہ آباد موزلی اسمتھ رجسٹر 21 ر مئی سنہ 1841

جنرل ڈیپارٹمنٹ یکم جون 1841

جتنے دفتر کہ ممالکِ مغربی کی گورنمنٹ کے تابع ہیں وہاں سے اِنڈنٹ یعنی طلب نامہ کاغذ سیاہی قلم وغیرہ کا سالِ آئندہ کے خرچ کے لیے سالِ روانگی کی ماہ جولائی کی پہلی تاریخ کو سائر خرچ کے سررشتہ میں ارسال ہوا کرے تاکہ اشیاءِ مطلوبہ وقتِ ضروری پر اُس کے پاس پہنچ جائیں۔ لہٰذا طلب نامہ مذکور 1842 کی بابت ممالکِ مغربی سے سال حال کے ماہ جولائی کی پہلی تاریخ کو ارسال کیا جائے گا۔ ممالکِ مغربی کے لفٹنٹ گورنر بہادر کے حکم سے مشتہر ہوا، ڈبلیو ایڈورڈس اسسٹنٹ سکریٹری۔

انگلستان

اخبارِ انگلستان مورخہ پانچویں اپریل سنہ حال سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان دنوں اکثر امرائے انگلستان نے ساتھ امید حاصل کرنے عہدہ گورنری ولایت ہندوستان کے بیچ حضور صاحبانِ پارلیمنٹ کے درخواستیں گذرانی ہیں لیکن اب تک کوئی اس عہدہ پر مقرر نہیں ہوا مگر اغلب ہے کہ اب کے جو اخبار وہاں سے آوے گا اُس سے حال مفصل معلوم ہوگا۔

ملکۂ انگلستان سُننے آوازہ ہر چہار طرف کی فتحوں کے سے بہت خوش ہیں۔ خصوص رفع تنازع سے جو کہ درمیان سلطانِ روم اور والیِ مصر کے ہو رہی تھی اور اب کہ ساتھ کوشش سفیر انگلستان اور ایلچیوں اکثر سلاطینِ یورپ کے صلح ہوگئی ہے ارکان سلطنتِ ملکہ کو نہایت خوش وقتی حاصل ہے اور یقین ہے کہ عنقریب اربابِ گورنمنٹ امریکہ سے بھی صفائی ہو جائے۔ اسی اخبار سے یہ خبرِ بشارت اثر ظاہر ہوتی ہے کہ ملکہ انگلستان پھر حاملہ ہیں یقین ہے کہ ایامِ معہود پر کوئی فرزند وارثِ تاج و تخت پیدا ہووے۔

روم و شام

اخباروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ سوداگر ہر طرف کے بباعث لڑائی رومیوں اور مصریوں کے لُٹ جانے مال و متاع اپنے سے خوف کر کے کبھی دیارِ مصر و شام میں نہیں جاتے تھے اب کہ لڑائیاں آخر ہو گئیں اور سلاطین فرنگستان میں عہد و پیمان ہو گئے پھر سوداگر ہر ولایت کے اُس طرف جانے لگے ہیں اور خرید و فروختِ اجناس سے فائدہ اُٹھاتے

ہیں۔ سُنا جاتا ہے کہ تمام شرطوں میں سے شاہِ روم کی والیِ مصر نے دوشرطیں نہیں قبول کیں ایک یہ کہ اختیار بحالی برطرفی امیر ایرانِ سپاہِ مصر کا سلطانِ روم کے وزیروں کو رہے اور اس باب میں والی مصر کچھ دخل نہ کرے۔ دوسرے یہ کہ بعد وفات محمد علی پاشا کے جس کسی کو قابل سلطنت کے دیکھیں اُسے وزیر قیصر روم کے مسند ریاست مصر پر بیٹھادیں۔ محمد علی پاشا نے اس بات کو ہرگز قبول نہ کیا اور کہا کہ یہ [ص 3 کالم 1] اختیار میرے ہی قبضہ میں رہے اور سرداروں سلطانی کو کچھ مقدور دخل کا نہ ہووے۔ چنانچہ اس مقدمہ میں سفیرانِ فرنگ کی رائے بھی والی مصر کی رائے سے مطابق ہوئی اور چونکہ قیصر روم خلافِ مرضی سفیرانِ مذکورین کے کوئی بات نہیں کرتے ہیں پس یقین ہے کہ وہ دونوں شرطیں عہد نامے میں سے خارج ہو جائیں اور اختیار اِن دونوں باتوں کا والی مصر کے قبضہ میں ہی رہے۔ کہتے ہیں کہ ماہِ اپریل میں اکثر ملک شام کے لوگ مرض طاعون سے مر گئے۔

کابل

میجر ناڈ صاحب بہمراہی ڈاکٹر لوجن صاحب کے جب کابل میں پہنچے تو صاحبِ والا مناقب ولیم مکناٹن صاحب بہادر اُن سے بہت اخلاق اور اشفاق سے پیش آئے اور اس سے یہ ثابت ہوا کہ بسبب نادرستی معاملات ہرات کے میجر موصوف کی قدر و منزلت میں کچھ کمی نہ ہوگی۔

میجر پانجر صاحب جنہوں نے کے سابق میں بیچ محافظت ہرات کے بہت کوشش کی تھی 16 رتاریخ مئی کو بہمراہی اور افسروں کے کابل میں پہنچے کرنیل سٹیسی صاحب طرف قندھار کے روانہ ہوئے واسطے شامل ہونے اپنی سپاہ کے اکثر سردار ولایتی جو کہ بیچ حراست کپتان ناش صاحب کے قید تھے اُن کو حضرت شاہ شجاع الملک نے صاحب موصوف سے لے کر نواب نظام الدولہ کے سُپرد کیا چنانچہ صاحب مذکور بے کار بیٹھے ہیں اور لفٹنٹ ریپٹری صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کوہستان کو بھی شاہِ ممدوح نے معزول کیا بباعث نئے انتظام کے۔

کرنال

آگرہ اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ کرنال کی چھاؤنی کی سپاہ نے اس مضمون کے حکم پائے ہیں کہ بالفعل تیاری کوچ کی موقوف رکھیں۔ صاحب اخبار لکھتے ہیں کہ اغلب ہے کہ بعد گذرنے برسات کے درمیان سپاہِ پنجاب گورنمنٹ کے جنگ وجدل واقع ہو ایک اور اخبار سے ظاہر ہوا کہ کرنیل بیو صاحب بہادر کو واسطے تیار کرنے ایک اور توپ خانہ شرنال کے حکم آیا ہے یہ بھی ایک دلیل معلوم ہوتی ہے کسی طرف کے عزم کی۔

اخبارِ مقاماتِ مختلفہ

وہاں کی ایک چٹھی مورخہ 7 رمئی سنہ حال سے ظاہر ہے کہ ایک گروہ نے سردارانِ قوم بلوچ کے متابعت گورنمنٹ کی

اختیار کی اور چلے آئے لیکن نہیں معلوم کہ نصیر خاں کس طرف بھاگ گیا۔ دینا پور میں ہیضہ وبائی اور چیچک کی بہت شدت ہے سینکڑوں آدمی ہر روز مرتے ہیں۔ مقام بلیری مین سے ایک صاحب یہ خبر حیرت افزا لکھتے ہیں کہ مقامِ مذکور میں ایک بچھیا دس یا گیارہ مہینے کی قریب ڈیڑھ گلاس کے ہر روز دودھ دیتی ہے باوجود یہ کہ ابھی وہ خود بھی ماں کا دودھ پیتی ہے۔ کلکتہ کے اخبار سے ظاہر [ص 3 کالم 2] ہوتا ہے کہ سردار اجیت جو کہ رانی چند کنور کی طرف سے گیا تھا کلکتہ میں پہنچا اور نواب گورنر جنرل بہادر سے ملاقات کیا چاہتا ہے لیکن لوگ خیال کرتے ہیں کہ اُس کا عرض حال نہ سنا جاوے گا — مسٹر ریکس صاحب نئے مجسٹریٹ فتح گڑھ میں پہنچے۔ اخبار بمبئی سے واضح ہوا کہ سکھوں نے چار پانچ لاکھ روپیہ گورنمنٹ کا لوٹ لیا جو کہ پنجاب سے گذرتا تھا۔ اخبار موسومہ مدراس اسپیکٹیٹر سے ظاہر ہوتا ہے کہ لفٹنٹ کرنیل اسمتھ صاحب سوارانِ مدراس کے جن کی روبکاری کورٹ مارشل میں ہوئی تھی۔ وہ بہت عزت سے معاف کیے گئے۔ کابل کے اخبار سے ظاہر ہے کہ اُس طرف اکثر ڈاکیں لُٹتی رہتی ہیں اور مسافر روکے جاتے ہیں۔ اخبار سے واضح ہے کہ سردار سرکشِ چرگونگ کوراجاؤں اور چادتیا اور لمتیا کے نے مدد دی تھی کہتے ہیں کہ آخر کار یہ سب حال روشن ہوگیا۔ چرگونگ کو تین گھنٹہ تک سپاہِ انگریزی نے لوٹا ہزاروں روپیہ نقد اور بہت سا مال اسباب سپاہیوں کے ہاتھ آیا۔ لندن کے اخبار سے واضح ہے کہ خاتونِ کشورستان ملکہ جہاں کوئین وکٹوریہ بخیریت ہیں مگر پرنس ایلبرٹ کی طبیعت کچھ علیل تھی شاہزادہ ممدوح کو عہدہ نائٹ آف دی گولڈن فلیس کا ملا ہے۔ سُنا جاتا ہے کہ راجہ دھیان سنگھ یا راجہ گلاب سنگھ کلکتہ میں کنور شیر سنگھ کی طرف سے کچھ نامہ پیام رکھتے ہیں ان دنوں کلکتہ بھی مرجع عام ہے بڑے سردار آن کے رجوع کرتے ہیں۔

آگرہ اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ مقام کچی کی لڑائی میں پہلی رجمنٹ سوارانِ بمبئی سے بہت نامردی وقوع میں آئی دشمنوں کے سامنے سے مثل ریورٹ بھیڑوں کے بھاگ گئے واللہ علم بالصواب۔ الہ آباد میں بہت شدت سے گرمی پڑتی ہے اور سنا جاتا ہے کہ کئی آدمی ہیضہ وبائی سے بھی مر گئے ہیں۔ ان دنوں ایک جہاز انگریزی واسطے شامل ہونے مہم چین کے روانہ ہونے کو ہے اور خبر ہے کہ اس جہاز پر وہ ایڈمیرل یعنی سپہ سالار جہاز جو کہ اب مقرر کیا گیا ہے سوار ہوگا۔ سُنا جاتا ہے کہ مسٹر ڈنلوپ صاحب ممبر کونسل نے نوکری سے استعفیٰ دیا ہے اگر چہ بالفعل کام کرتے ہیں مگر سبب بیمار رہنے کے ہندوستان میں نہیں رہیں گے اور مسٹر ولیم سن صاحب نے بھی بہ باعث بیماری کے استعفیٰ لکھ بھیجا ہے انگلستان میں سے۔

مرشد آباد

پارس ناتھ نامی دیوان نواب صاحب والی مرشد آباد کا بقضائے الٰہی مر گیا کہتے ہیں کہ یہ شخص بہت نیک ذات تھا ارکانِ ریاست کو بہت غم ہوا کہ ایسا آدمی دانا اور خیر خواہ کا بہم پہنچنا بہت دشوار ہوا ابھی کوئی اُس عہدہ پر مقرر نہیں

ہوا۔ اگرچہ بہت آدمی ہوس اُس علاقہ کی کرتے ہیں مگر صاحبانِ گورنمنٹ اس فکر و تلاش میں ہیں کہ کسی شخص عاقل اور نیک خصلت اور [ص 4 کالم 1] جہاندیدہ کے تئیں اس خدمت پر مقرر کریں تا کہ انتظام اُس ریاست کا درستی پاوے۔

قلاتِ غلزی

ہفتہ گذشتہ میں حال جانے سپاہِ انگریزی کا طرف قلاتِ غلزی کے درج اخبار کیا گیا تھا کہ ایک سپاہ واسطے تنبیہ اُن سرکشوں کے جو کہ قلعہ انگریزی نہیں بنانے دیتے ہیں بھیجی گئی ہے اب حالِ تازہ یہ تحقیق ہوا کہ فوج انگریزی جو کہ مشتمل دو ور جمٹوں شاہ کے بسر کردگی کپتان میکن صاحب اور گرفن صاحب اور سوارانِ کرسٹی صاحب اور دو توپوں کے تھی اُس کو تین تین چار ہزار غلزیوں نے گھیر لیا لیکن اُس وقت یہ مناسب تصور کیا گیا کہ کپتان میکسن صاحب اُن پر حملہ نہ کریں۔ کرنیل ویمر صاحب مع چار سو آدمیوں رجمنٹ 38 او. باقی سواروں کرسٹی صاحب کے جو کہ بسر کردگی کپتان لیس صاحب کے تھے مع توپوں گھڑ چڑھا اور ذخیرہ کے طرف قلعہ کی بڑھے جب کہ قلعہ سے دو تین مارچ کا فاصلہ رہ گیا تو قومِ مذکور قلاتِ غلزی میں سے نکل کے اُن پر چلی کپتان میکن صاحب یہ حال سُن کر سپاہ لے کر اُن کے پیچھے گئے لیکن بہ باعث نہ ملنے قومِ مذکور اور نہ پانے اُن کی خبر کے رات کے وقت مقام کیا غلزی لوگ کوچ کرتے رہے اور رات کے وقت تین ہزار آدمیوں نے کرنیل ویمر صاحب کے کیمپوں پر حملہ کیا۔ سپاہ نے کرنیل موصوف کی انہیں سنگینوں پر لیا اور مار ہٹایا لیکن حریف مکرر اور متواتر حملہ ہائے مردانہ کرتے رہے اور جب اس سے بھی کچھ حاصل نہ دیکھا تو سپاہِ انگریزی کے دائیں اور بائیں طرف سے گرے اور سپاہ انگریزی کو طمع انعام بشرط نہ مقابلہ کرنے کے دیتے رہے مگر شجاعانِ سپاہ انگریزی نے ازبس سیر چشمی اور لاپروائی کے جواب اُن کی استدعا کا تیغ و تفنگ اور گالیوں سے دیا اور رفتہ رفتہ انہیں میدان جنگ میں سے بھگا دیا دوسرے روز ستر آدمی دشمنوں سے مرے ہوئے پائے مگر تعداد زخمیوں کی نہیں معلوم ہوئی کیونکہ قومِ مذکور اپنے آدمیوں کو اُٹھا لے گئے تھے کرنیل ویمر صاحب کی سپاہ بسبب کمی آدمیوں کے قابل تعاقب کے نہ تھی لیکن اغلب ہے کہ ونگ رجمنٹ 16 کا جو کہ بسر کردگی کرنیل مکلارن کے غزنین سے آتا ہے اور پانچویں رجمنٹ لائٹ کیولری سے ملے گا اُن سے راہ میں قومِ مذکور کا مقابلہ ہوئے۔ حساب مقتولوں اور مجروحوں سپاہِ انگریزی کا یہ ہے کہ رجمنٹ 38 میں سے ایک سپاہی مارا گیا اور دس زخمی ہوئے اور سوارانِ لیسن صاحب میں سے تین سوار مارے گئے اور پانچ زخمی ہوئے چار 4 گھوڑے توپخانہ میں سے مارے گئے اور پندرہ گھوڑے زخمی ہوئے۔

برگیڈ انگریزی ابھی کابل میں نہیں پہنچا لیکن تھی کہ 10 رتاریخ پہنچے گا اور اغلب ہے کہ اس میں سے کچھ سپاہِ طرف قلاتِ غلجی کے بھیجی جاوے گی۔

بباعث عدم بار برداری کے بہت سا ذخیرہ اور گودام گندمک میں پڑا ہوا ہے اور لفٹنٹ ڈیاس صاحب مع دو

کمپنیوں پانچویں رجمنٹ کے اس کی حفاظت کے لیے چھوڑے گئے ہیں۔ خبر تھی کہ قریب آخر ماہ مئی کے ایک سپاہ طرف [ص 4 کالم 2] کوہستان کے بھیجی جائے گی واسطے تنبیہہ سرکشوں اُس نواح کے۔

قونر

سیدانِ قونر یعنی سید بہاء الدین وغیرہ وقت جانے سپاہِ انگریزی کے اور قبضہ کر لینے تمام پرگناتِ قونر کے بہت دلگیر ہو کر ملکِ کافری میں ریاست اختیار کی تھی لیکن چونکہ سردارانِ قوم کافری سے مراد اُن کی نہ نکلی تو انہوں نے سردارانِ دربند اور یوسف زئیوں وغیرہ کو لکھا کہ ہمارے بزرگ بموجب عہد و پیمان بادشاہوں سلف کے انہی پرگنات کے حاصل سے اوقات بسری کرتے تھے سو اگر اب تمہاری مدد سے پرگنات مذکور پھر ہاتھ آجائیں تو ہماری مراد برآوے مگر سردارنِ آس پاس کے نے بخوف سرکارِ انگریزی کے کمک دینے سے پہلو تہی کیا اور جواب صاف دیا چارنا چار سیدانِ مذکورین بوسیلہ کپتان میکش صاحب بہادر کے اپنی خطا معاف کروا کے دربار حضرت ظل سبحانی میں گئے ہیں اغلب ہے کہ شاہِ ممدوح پھر ان کو بدستور ملک و مال عنایت فرمادے۔

درہ خیبر

اکثر آنے والوں اُس طرف کے ظاہر ہوتا ہے کہ ان دنوں درہ مذکور میں امن واَمان ہے تجار اور بیوپاری بے خوف وخطر آمد و رفت رکھتے ہیں کیا مجال ہے کہ کوئی قزاق بیوپاری کے مال پر آنکھ اُٹھا کر دیکھے کیونکہ خود افغان حفاظت راہ کی کرتے ہیں اور علاوہ ازیں جو کہ بدنطفہ لوگ تھے ان کو کپتان صاحب نے جلاوطن کر دیا ہے اور قومِ سنگوخیل نے لاچار ہو کر اطاعت گورنمنٹ کی قبول کی ہے۔

دربند

پشاور کے خط سے واضح ہوا کہ پائندہ خان دربند والہ نے اپنی تمام عمر میں تابعداری کسی کی نہیں کی تھی اور کبھی کسی کا محتاج نہیں ہوا تھا اب کہ کوہستانِ خیبر بیچ قبضہ حضرت شاہ شجاع الملک کے آگیا اور نیچے کا ملک یوسف زئیوں کا مہاراجہ والیِ لاہور نے لے لیا اور کسی طرف ٹھکانا نہیں رہا اس لیے لاچار ہو کر خان مذکور نے والیِ لاہور کو پیغام بھیجا کہ پرورش فدوی کی سرکار کو منظور ہو تو فبہا اور نہیں تو حضرت شاہ شجاع الملک کی خدمت میں چلا جاؤں۔ مہاراجہ نے یہ حال سن کر ارشاد کیا کہ بدون مرضی صاحبانِ عالیشان کے قومِ افغان کو اپنے ہاں دخل نہ دیا جائے گا کیونکہ اس قوم کے عہد و پیمان پر اعتماد نہیں۔

دہلی

سنا گیا کہ 20 لاکھ 50 ہزار روپیہ اضلاع مختلفہ میں سے جمع ہو کر بہ حراست کپتان بیس صاحب 48 رجمنٹ پیادگانِ

ہندوستان کے یہاں آتا تھا سو اس میں سے بیس لاکھ روپیہ بیچ حفاظت ایک گروہ سپاہیوں کے بسر کردگی کپتان سواری صاحب کے فیروز پور کو بھیجا گیا۔ چند روز سے بہت گرم لو ہیں چلتی رہتی ہیں۔ دِن رات غبار کم نہیں ہوتا لوگ نیم جان ہو گئے ہیں اس ہفتہ میں آگ بھی بہت جگہ لگی۔ کہتے ہیں کہ اسپتال واقعہ دریا گنج بھی جل گیا۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

جلد 4

نمبر 227

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

27 جون 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

احکام

جے اے لاک صاحب بنارس کے صاحب مجسٹریٹ کے اسسٹنٹ کو جو اختیارات کہ ضمن (1) قانون 3، 1841 میں مذکور ہیں عنایت ہوئے ولایت حسین خان جو قانون 9، 1833 کے بموجب ضلع باندہ کا ڈپوٹی کلکٹر مقرر ہے اس کو اپنے ہی کام کے لئے ایک مہینے کی رخصت عنایت ہوئی یہ رخصت جس تاریخ کو کہ وہ اپنے مقام سے روانہ ہوگا اسی سے محسوب ہوگی۔ ولیم رچرڈ کنوے صاحب فتح پور کے آف شیٹنگ جج کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے کام سپرد کرنے کی تاریخ سے دسمبر آئندہ کی پہلی تاریخ تک رخصت عنایت ہوئی۔ صاحب موصوف کو 18 رمئی کے حکم نامہ کے رو سے ایک مہینے کی رخصت عنایت ہوئی تھی سو حکم نامہ ہذا کے رو سے منسوخ ہوئی اینڈرو راس صاحب قسمت الہ آباد کے کمشنر اسسٹنٹ کے عہدہ پر مقرر ہوئے۔ جیمس طامسن سکریٹری۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹوڈ یپارٹمنٹ 12 راپریل 1841 نواب گورنر جنرل بہادر ممالکِ ہند نے کونسل کے اجلاس میں 12 ر اپریل 1841 کو قانون مفصلہ ذیل جاری کیا۔ لہٰذا اب بہ پاس اطلاع عام کے اشتہار کیا جاتا ہے۔

قانون پہلا سنہ 1841 سرکاری مالگذاری کو بہ آسانی وصول کرنے کے لیے بابت اور پٹے داری کے محال سے سرکاری مالگذاری کے باقی ادا کرنے کے لیے جو نیلام ہوتا ہے اُس سے جو جو حقیقت منتقل ہوتی ہے اُس کے ثابت کرنے کے واسطے یہ قانون ہے۔

1۔ قوانین مروجہ حال کی رو سے سرکاری مالگذاری کی باقی ادا کرنے کے لیے صرف بندوبست کرنے والے لمبردار کو مجبور کرنے یا اُس کی جائداد کو قرق رکھنے کا اختیار ہے اور لمبردار مذکور پٹے دار سے خواہ نالش خواہ قرقی کی راہ سے معاملہ کر سکے مگر بہ لحاظ خواص ایسے محال کے پٹے دار کی حقیقت بچانے خواہ سرکار کی مالگذاری کو وقت معین پر وصول کروانے کے لئے قوانین مروجہ حال کافی نہیں قوانین مذکورہ میں اور بھی نقص ہے کہ پٹے

داری محال کی نسبت تصریحِ کامل نہیں کہ پٹے دار باقیداروں کی پٹی بطور نیلام کے یا اور طرح سے انتقال ہو سکے اور یہ بھی تفصیل نہیں کہ اگر ایسے پٹے کا نیلام ہووے تو اُس سے کیا کیا حقیت پیدا ہوتی ہے۔

2۔ اس قانون میں پٹے داری محال کے معنی یہ ہیں کہ جس محال میں دو پٹی یا اُس سے زیادہ شمول ہے یا جس میں کئی مالک ہوں جو علیحدہ علیحدہ جائداد اپنے اپنے تصرف میں رکھتے ہیں اور سرکار کو مالگذاری دیتے ہیں مگر ادائے مالگذاری کا اپنے نام پر قول و قرار نہیں کیا پس [ص 1 کالم 2] جس مالک کا نام بندوبست سرکاری میں داخل ہے وہ لمبردار اور جس مالک کا نام داخل نہیں وہ پٹے دار کہلاتا ہے۔

3۔ حکم ہے کہ جن پٹے داروں کی پٹی یا حقیقت قانون ساتویں 1822 اور قانون نویں 1833 کے بندوبست کے رو سے ثابت ہوئی وہ مفصلہ ذیل کے بموجب مجبور ہو سکیں گے خواہ پٹے دار مذکور پٹی پر صرف بذاتہٖ قابض متصرف ہو خواہ کوئی اور اُس کا شریک ہووے۔ 1۔ جیسا قوانین مروجہ حال سے لمبردار کے لیے حکم ہے ویسے ہی پٹے دار کے لیے بھی دستک کا جاری ہونا۔ 2۔ جس طرح سے لمبردار کے حق میں اب حکم نافذ ہے اُسی طرح پٹے دارانِ مذکور کی گرفتاری اور مزاحمت اور مجبوری اور اشیاء غیر منقولہ کی قرقی یا نیلام کرنے کا اختیار ہونا۔ 3۔ بیباق پٹے دار کو باقی پڑی ہوئی پٹی کا بطور مدامی کے سپرد کرنا۔ 4۔ جو بندوبست باقی پڑی ہوئی پٹی کا ہوا تھا سو منسوخ ہونا اور پٹی مذکورہ کو اور کسی پٹے د دار بیباق یا کسی غیر شخص کو اجارہ دینا اُسی میعاد میں جو پندرہ برس سے زیادہ نہ ہو۔ 5۔ جس پٹی میں کہ باقی پڑی ہو اُس کو از روئے نیلام کے فروخت کرنا اور اس حالت میں اور پٹے دار جو بیباق ہیں اُن کو نیلامِ مذکور کے خرید کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔

4۔ حکم ہے کہ جب کسی پٹی کا نیلام ہووے اور اُس کو غیر شخص خریدے تو پٹے دار بیباق یا کوئی شخص سرکار بیباق میں سے پٹی مذکورہ کے لینے کا نیلام کی قیمت معینہ کے بموجب دعویٰ کر سکے گا بشرطیکہ دعوئے مذکور نیلام کے روز ہو اور صاحب کلکٹری کچہری برخاست ہونے سے پیشتر ہووے اور یہ کہ دعویدار کی سب شرطوں کو وفا کرے۔

5۔ حکم ہے کہ گورنمنٹ یا حاکمان کلاں تحصیل جو جو حدود و احکام اپنی اپنی تجویز میں مناسب جانیں سُو انہیں حدود اور احکام کے رو سے صاحبانِ کلکٹر یا کوئی اور جو صاحب موصوف کا اختیار رکھتا ہو تدابیر مذکورہ کو عمل میں لاویں۔

6۔ حکم ہے کہ محال نیلام کرنے کے بابت جو جو اطلاعی اشتہار دینا یا اختیار حاصل ہونا یا نیلام کا طور ٹھہرانا بموجب قانون کے وقت بوقت جاری ہوگا بے سبب امور پٹی کے نیلام کے باب میں رائج ہوں گے اور جب نیلام مذکور بموجب قواعد کے منظور ہووے تب پٹی بالکل خریدار کے دخل میں رہے گی بشرطیکہ صرف اُن رعایا میں سے جن کا اپنی اپنی زمین کے بابت دخل موروثی کی حقیقت کا دعویٰ بندوبست اخیر میں قرار واقعی ثابت ہوا تھا اور بندوبست مذکور میں جس قدر زر بھیج ان کو دینا پڑے گا اس باب میں دستاویزات مرتب ہو کر

داخل دفتر ہوئیں تو رعایائے مذکور کا بالکل دعویٰ بحال رہے گا۔

7۔ حکم ہے کہ اگر کسی پٹی کا اجارہ یا انتقالِ میعادی بطور مذکور بالا کے [ص 2 کالم 1] ہو تو انتقال مذکورہ کو میعادِ معینہ میں یا اگر پٹی مذکورہ بالکل نیلام کی جاوے تو ماہِ بیساکھ آئندہ سے پٹی منتقلہ یا مبیعہ کے شریکوں میں سے کسی کو بدون اُس کے کہ بحسبِ استدعاء مستاجر یا خریدار کے پہلے ادائے زرِ بھیج کے نوشت خواند نہ کردے کشتکاری کا اختیار حاصل نہ ہوگا۔ لیکن جو فریقین آپس میں زرِ بھیج کا قرار و مدار نہ کر سکیں تو صاحبِ کلکٹر کو اختیار ہے کہ صاحبانِ کمشنر اور صدر بورڈ ریونیو کی اجازت لے کر جیسا کہ قانون نویں 1833 میں دفعہ پانچویں سے دسویں تک جائز ہے قرب و جوار کے باشندوں میں سے اُس کا انتظام کرنے کے واسطے ایک پنچایت مقرر کرے۔

8۔ حکم ہے کہ ہر ایک پٹی سے جو جو تحصیل ہوئی اور جو جو اُس میں باقی ہے تو اُس کے ثبوت بقایا کے باب میں تحصیلدار کی کھتونی اور جمع واصل باقی کا نقشہ مہری اور دستخطی جس کی پشت پر قانون گو اور پٹواری کی صحیح ہو کافی اور وافی ہوگا اور یہ سب کاغذات صاحبِ کلکٹر کی روبکاری کے ساتھ داخل دفتر رہیں گے۔

9۔ حکم ہے کہ جو سرکار کا اصلی حق ہے کہ اپنی تمام جمع کو سب مالکوں کے زمرہ سے اور کل محال سے یک مشت وصول کرے اور جس وقت از روئے منصفی کے مناسب جانے تو قانون مروجہ کے حال کے بموجب کل محال بیع یا انتقال کروادے سو حقِ مذکور میں اس قانون کے رو سے کسی طرح تخلل نہ پڑے گا۔ قانون گیارویں 1822 کے اصلاح کرنے کے بابت اب یہ حکم ہے کہ مقدماتِ مذکورہ میں ہر ایک شرکا کا بالکل حق ملکیت ضبط و نابود ہوگا اور شریکوں میں سے ہر ایک حصہ دار قانونِ ہذا کے دفعہ پانچویں سے متعلق رہے گا۔

9/9۔ حکم ہے کہ قانون ہذا کے رو سے جس شخص نے پٹی کو خرید کیا یا انتقال لیا ہو تو قانون ساتویں 1822 کی دفعہ 23 تیسری ضمن کے موافق صاحب کلکٹر کو اُس کا دخل کروا دینے کا اختیار ہے۔

11۔ حکم ہے کہ گورنر جنرل بہادر کونسل کے اجلاس میں اُس ضلع میں جہاں کے پٹی وغیرہ کا ایسا رواج ہووے جس کے باب میں یہ قانون جاری کرنا مناسب جانیں باوجود یہ کہ ضلع مذکور میں قانون ساتویں 1822 اور قانون نویں 1833 کے رو سے کوئی بندوبست نہ ہوا تھا تو اس قانون کی دفعات کو منتشر کر سکیں گے اور اُن کے جاری کرنے کے واسطے صرف گورنمنٹ کا حکم کافی ہوگا۔ فقط ٹی ایچ میڈک سکریٹری گورنمنٹ انڈیا۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹوڈیپارٹمنٹ 24 رمئی 1841 قانون ہذا کا مسودہ مفصلہ ذیل کونسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ 24 رمئی 1841 کو پڑھا گیا قانون نمبر 1841 صاحبانِ جسٹس آف دی پیس سے لیاقت کے باب میں حلف لینے کے لئے

یہ قانون ہے از بسکہ صاحبانِ جسٹس آف دی پیس سے کمیشن آف دی پیس کے کام کرنے کے وقت رکھنے کے لیے دستورِ مروجہ حال کے بموجب حلف لینے میں تخلل واقع ہوا ہے لہٰذا حکم ہے کہ جمیع اشخاص جو کمیشن آف دی پیس کے رو سے مقرر ہیں یا آئندہ ہوں گے سو جس جگہ میں کہ کمیشن مذکور صادر ہوا اُس کی کسی دیوانی [ص 2 کالم 2] یا فوجداری کورٹ آف جسٹس کے صاحبِ مہتمم کے روبرو خواہ صاحبِ ممدوح کورٹ مذکورہ کا جسٹس آف پیس ہو خواہ نہیں وہ حلف جو صاحبانِ جسٹس آف دی پیس کے لیے مقرر ہے اُٹھانے اور اظہارِ تحریر کرنے پر موافقِ مضمون کمشن مذکور کے صاحبانِ جسٹس آف دی پیس کے جمیع کام کرنے کی لیاقت رکھیں گے اور کورٹ آف جسٹس مذکورہ میں حلفِ مرقوم کی بابت اشخاصِ موصوف کے اظہارات داخلِ دفتر رہیں گے۔

حکم ہوا کہ مسودہ جو فی الحال پڑھا گیا اطلاع عام کے واسطے اشتہار دیا جاوے حکم ہوا کہ مسودہ مذکور ممالکِ ہند کی لے جِس لیٹو کونسل کے پہلے اجلاس میں ماہِ اگست آئندہ کی 24 تاریخ کو پھر غور فرمایا جاوے۔ ٹی ایچ میڈوک سکریٹری گورنمنٹِ انڈیا۔

قلاتِ غلزی

جب سے کہ ہم نے حال لڑائی مذکور کا پرچہ ہفتہ گذشتہ میں مندرج کیا اور بھی خبریں جنگ مذکور کی آئی ہیں مگر اُن کے مضمون سے بھی کچھ اور حال تازہ نہیں معلوم ہوتا صرف یہی لکھتے ہیں کہ 19 تاریخ ماہِ گذشتہ کو قوم غلزی نے کرنیل دیمر صاحب کی سپاہ پر حملہ کیا۔ 11 گھنٹہ تک لڑائی رہی ستر آدمی دشمنوں میں سے مارے گئے صاحبِ اخبار لکھتے ہیں کہ غلزہ قریب پانچ ہزار آدمیوں کے تھے سپاہ انگریزی میں سے جیسا کہ سابق لکھا گیا اُسی قدر کام آئے افسرانِ انگریزی میں سے کسی کو آسیب نہ پہنچا چنانچہ ایک دو افسروں پر دشمنوں نے حملہ کیا تھا لیکن سپاہِ انگریزی نے انہیں مار ہٹایا اس لڑائی میں دُرّانی بھی باوجود آپس کی دشمنی کے غلزیوں کے شریک تھے دوسرے دن کرنیل موصوف قلاتِ میں آن کر کپتان میکن صاحب سے ملے۔ دریافت ہوتا ہے کہ مقامِ مکلور جو کہ قریب سات منزل کے غزنین سے اسی قدر قلاتِ غلزی سے واقع ہے اس میں چھاؤنی ونگ رجمنٹ 112 اور پانچویں رجمنٹ کیولری یعنی سواروں کی رہے گی اس لیے کہ اگر پھر کچھ ضرورت ہو تو موجود رہیں اور یہ بھی مشہور ہے کہ رجمنٹ 43 قندھار سے اور کرنیل دیمر صاحب کی سپاہ دونوں چھاؤنی مذکور میں آجاویں گی اور یہ تمام سپاہ شروع موسم سرما تک وہیں مقیم رہے گی اور اگر اس اثنا میں اُس طرف امنیت ہو جاوے تو 16 اور 43 رجمنٹ ہندوستان کو مراجعت کریں گی۔ قلاتِ غلزی کی اب بہت مضبوطی کر لی ہے چنانچہ آدھا توپخانہ قندھار کا اُس میں تعین کیا جاوے گا اس صورت میں کوئی سپاہ افغانوں کی اُس کو مقابلہ نہیں کر سکے گی۔ پہاڑ جس پر کہ یہ قلعہ بنایا گیا ہے سو فیٹ بلند ہے اور ایک چشمہ اُس کے وسط میں جاری ہے۔ سپاہِ ماموره قلعہ کو اس چشمہ سے بہت آرام رہے گا۔

پنجاب

صاحب آگرہ اخبار از روئے ایک چٹھی لاہور کے لکھتے ہیں کہ گورنمنٹ انگریزی نے مہاراجہ شیر سنگھ بہادر سے دس ہزار سپاہ معہ تمام سرانجام اور ضروریات کے مانگی ہیں۔ اس ارادہ سے کہ انہیں شروع موسم سرما میں کہیں کام میں لاویں۔ کہتے ہیں کہ [ص 3 کالم 1] یہ خلاف معمول درخواست بطور امتحان دوستی اور وفاداری سکھوں کے ہے اگرچہ بموجب اُس عہد و پیمان کے جو کہ پیش از تخت نشینی حضرت شاہ شجاع الملک کے مہاراجہ رنجیت مرحوم سے ہوئے تھے یہ اقرار ہے کہ بروقت ضرورت کے سپاہ سے بھی مدد کی جاوے گی۔ سُنا جاتا ہے کہ سپاہ جو کہ مہاراجہ سے طلب کی گئی ہے وہ بعد موسم برسات کے ہرات میں بھیجی جاوے گی بعضے یہ خیال کرتے ہیں کہ مانگنا سپاہ کا والی لاہور سے صرف اسی واسطے ہے کہ امتحان اُن کی دوستی اور وفاداری کا کیا جاوے وگرنہ مہم ہرات وغیرہ میں سوائے فوجِ انگریزی کے کوئی کام نہیں آوے گی۔ سپاہ قوم سکھ اور افغان پر کچھ اعتماد نہیں۔ لاہور کے اخبار سے ظاہر ہے کہ کنور پرتاب سنگھ بیٹا مہاراجہ شیر سنگھ کا بجائے ناظم کشمیر کے مقرر ہو کر تشریف لے گئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ کشمیر میں کنور موصوف کا جانا بہت ضروری اور مناسب تھا کیونکہ وہاں کی سپاہ کا یہ ارادہ ہے کہ سوائے مہاراجہ شیر سنگھ اور اُس کے بیٹے کے دوسرے کی فرمانبرداری ہرگز نہ قبول کریں۔

ایک اور اخبار سے ظاہر ہے کہ ارادہ گورنمنٹ کا یہ ہے کہ ہر ایک امر میں مہاراجہ شیر سنگھ کے مدد معاون رہیں اور مہاراجہ بھی ہر ایک درخواست کو گورنمنٹ کی بدل پذیرا کرتا ہے بلکہ گورنمنٹ سے واسطے انتظام اور امنیت اپنے ملک کے استدعا کی ہے اس صورت میں سپاہِ انگریزی پنجاب میں ضرور کوچ کرے گی اور درصورت نجانے پنجاب کے لاہور تک جانے میں سپاہ کے کچھ شک نہیں معلوم ہوتا۔

فیروز پور

9/ تاریخ اس مہینے کی مقامِ مذکور میں ایک طوفان ہوا کا اس زور سے نازل ہوا کہ ہر ایک بنگلہ کو اُس سے ضرر پہنچا بعد ازاں مینہہ اس شدت سے برسا کہ چھتوں میں سے پانی بہہ نکلا اس واردات سے بہت سے مویشی اور بھیڑ بکریاں ضائع ہو گئیں اور قرب و جوار فیروز پور میں ہزارہا جانور پرندہ مرے ہوئے میدان میں پڑے تھے۔

لُدھیانہ

وہاں کے اخبار سے ظاہر ہے کہ ان دنوں وہاں بہت شدت سے گرمی پڑتی ہے حرارت آفتاب کی کم آفتابِ زورِ محشر سے نہیں ہے شب روز لوگ بیقرار رہتے ہیں اکثر لوگ بہ باعث عارضہ تپ کے مر گئے اور اکثر بیمار ہیں۔ سنا جاتا ہے کہ اُس طرف ستلج کے مرض سَرسام کا بہت غلبہ ہیں وہاں کے بوڑھے لوگ بیان کرتے ہیں کہ ہماری یاد میں کہیں

حرارت آفتاب کی اِس شدت اور تیزی سے نہیں ہوئی تھی۔

قافلہ حرم سُلطانی

قافلہ حرم سلطانی اور حضرت شاہ زماں کا معہ الخیر سجارِ پنجاب سے عبور کر کے پشاور میں پہنچا اور وہاں چند روز قیام کر کے جلال آباد کو روانہ ہوا۔ افغانانِ درہ خیبر نے بخوف گورنمنٹِ انگریزی کے قافلہ مذکور کو کوہستانِ خیبر سے بخوبی عبور کروا کے جلال آباد میں پہنچایا جلال آباد کے باشندوں نے [ص 3 کالم 2] نذریں گذرانیں اہالیانِ حرم سلطانی چند روز وہاں بھی مقام کر کے طرف کابل کے تشریف لے گئے عنقریب ملازمت شاہِ والا جاہ کی حاصل کریں گے۔

پشاور

اخبار آگرہ سے واضح ہوتا ہے کہ کرنیل لافونٹ صاحب کہ ایک امیرانِ ریاست لاہور میں سے ہیں پشاور کو جاتے تھے ایک روز اثنائے راہ میں ایک دوست کے مکان میں اُترے اور چونکہ صاحب موصوف شکار دوست ہیں چاہا کہ بندوق کو صاف کریں اور اس ارادہ سے گر کو کھینچا قضائے الٰہی سے بندوق سر ہوگئی اور صاحب موصوف کے شانہ میں ضرب سخت پہنچی اور خون جاری ہوگیا اب بصوابدید ڈاکٹر صاحب کے علاج و معالجہ ہوتا ہے اغلب ہے کہ جلد صحت پاویں۔

امیر دوست محمد خان

اخبار سے ظاہر ہے کہ امیر موصوف مع اپنے بیٹے کے ابھی نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کے ہاں مہمان ہیں ارباب گورنمنٹ بیچ تواضع اور تکریم امیر موصوف کے کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھتے سوائے اس کے کہ بروقت پہنچنے امیر موصوف کے سلامی نہ اُتاری گئی اور کچھ کمی خاطرداری میں نہیں ہوئی اور سب مراتب عزت کے مانند اور سرداروں کی ملحوظ رکھتے ہیں صاحب سکریٹرِ اعظم کونسل کے اکثر اوقات واسطے قلات امیر کے جاتے ہیں اور وضع سنجیدہ اور خوش اخلاقیِ امیرِ موصوف سے بہت خوش ہوتے ہیں کپتان نکلسن صاحب جو کہ لدھیانہ سے ہمراہ امیر موصوف کے گئے تھے وہ اب تک رفیق امیر کے ہیں اور جو ضرورت کہ گورنمنٹ سے پڑتی ہے وہ اُنہیں کی معرفت انصرام پاتی ہے امیرِ موصوف ہر روز قریب نمازِ عصر کے سیر گاڑی پر سوار ہو کر واسطے سیر کے تشریف لے جاتے ہیں اور قریب مغرب کے مراجعت کرتے ہیں مزاج طرف نماز اور روزہ کے بہت متوجہ ہے۔

مین پوری

آنریبل ہاربرٹ صاحب کپتان رجمنٹ 3 سوارانِ ملکہ انگلستان سواری ڈاک کرنال کو جاتے تھے واسطے شامل ہونے اپنی رجمنٹ کے۔ 8 / تاریخ جون کو جب سواری مقامِ کرولی میں قریب اُتاوہ کے پہنچی تو کہاروں کے ہر با

کے صاحب موصوف کو آواز دی کچھ جواب نہ آیا کہا اُن کو واہمہ پیدا ہوا پالکی کو زمین پر رکھ کے جو دیکھا تو صاحب موصوف کو مُردہ پایا اور کف منہ سے جاری تھے۔ کہار اس حال سے متعجب ہو کر لاش کو صاحب موصوف کی مین پوری میں لائے ڈاکٹر صاحب نے یہ تشخیص کیا کہ جون نے بدن میں صاحب موصوف کے جوش مارا سواس کیصدمہ سے صاحب موصوف جاں بر ہوئے القصہ صاحب موصوف کی لاش کو تجہیز و تکفین کیا اور اُس آفات ناگہانی پر بہت افسوس کرتے رہے۔

[ص 4 کالم 1] **اخبار مقامات مختلفہ**

مقام آگرہ میں ایک برہمن نے ایک بھلے مانس کے ہاں کود کر ایک مرد ایک عورت اور [ص 4 کالم 1] لڑکے کو زخمی کیا عورت تو فوراً مر گئی لیکن مرد اور لڑکا اب تک جیتے ہیں برہمن مذکور گرفتار آیا اور خون اُن کا اُس پر ثابت (کذا) اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ گورنمنٹ بیچ مقدمہ بادشاہ جُناہ کے جو کہ کلکتہ میں آیا تھا کچھ مداخلت نہیں کر سکتی اگرچہ شاہِ موصوف نے پیش از روانگی کے کلکتہ سے نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سے ملاقات کی کہتے ہیں کہ انفصال اُس کے مقدمہ کا گورنمنٹ جزیرہ مارشیش کو سپرد کیا گیا۔

اخبار مدراس سے ظاہر ہے کہ واسطے جہاز پر سوار ہونے رائفل کمپنی کے جو کہ مسلی پٹن سے چین کو بھیجی جاوے گی بہت تیاری ہو رہی ہے۔ سلاح اور تمام سامان لڑائی کا بہت افراط سے تیار ہے۔ مردمانِ کمپنی مذکور بھی باعث استعمال قواعد کے بہت چالاک ہو گئے ہیں اگر چین والے اُن سے مقابل ہونگے تو اغلب ہے کہ اُن کے ہاتھوں سے بہت صدمہ اُٹھاویں گے۔ اخبار ممبئی سے واضح ہے کہ بلگام میں ایک اور حملہ ہوا چاہتا ہے کیونکہ قریب دو ہزار سرکشوں کے ایک قلعہ میں قریب دس کوس کے فاصلہ پر مقام مذکور سے جمع ہوئے ہیں، تین کمپنیاں ساتویں رجمنٹ پیادگانِ مدراس کی مقامِ کلادجی میں جو کہ دشمنوں کے قلعہ سے دو منزل کے فاصلہ پر واقع ہے بھیجی گئی اس لیے کہ تا آنے سپاہ بلگام کے سرکشوں کو قلعہ میں روک رکھے۔ اخبار موسومہ انگلش مین سے ظاہر ہے کہ بابو ستیا ناتھ ملک صاحب نے کچھ روپیہ واسطے مدرسوں، ہندو کالج اور میڈیکل کالج وغیرہ کو دیا ہے۔ ایک قندھار کی چٹھی سے معلوم ہوا کہ سپاہ مقام گرشک کی قندھار میں مراجعت کرے گی کیونکہ گرشک میں آب و ہوا بہت ناقص ہے۔ اخبار سے واضح ہے کہ مقامِ پتنگ میں یہ افواہ ہے کہ کشن صوبہ دار کنٹون کو پھانسی ملی۔ سُنا جاتا ہے کہ مسٹر ہنری ٹارنس صاحب بہادر سکریٹری بورڈ کسٹم نمک اور افیون کے استعفیٰ دینا چاہتے ہیں اور جب نواب گورنر جنرل بہادر انگلستان کو تشریف لے جاویں گے تو صاحب موصوف بھی ہمرکاب جاویں گے۔

دریافت ہوتا ہے کہ سر ہنری پانٹجر صاحب ایک کشتی دخانی پر ہندوستان کو آویں گے اور بجائے پاکستان الیٹ صاحب کے کمشنر ہونگے اور خانگی چٹھیوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صاحب موصوف دربار شاہِ چین میں بطور

ایلچی کے ملکہ انگلستان کی طرف سے رہیں گے۔ اب ڈاک انگلستان کی ہندوستان میں بہت جلد پہنچنے کی ہے کل 41 روز میں لندن کی چٹھیاں آگرہ میں پہنچیں۔ ٹھاکر لعل جیو سردار ہرسول کا مر گیا دو بیٹے چھوڑے راجہ گجرات نے بڑے بیٹے کو گدّی کا حکم دیا چھوٹے نے اپنے بڑے بھائی کے مارنے کے واسطے دو آدمی بھیجے لیکن وہ آدمی اُسے مارنے نہیں پائے تھے کہ پکڑے گئے۔ کریم خان جو نواب حسن علی خان کی طرف سے لندن کو گیا ہے واسطے اپیل کے وہ لندن میں ہی رہتا ہے لارڈ میر صاحب کے ہاں اُس کی ضیافت ہوئی اور اُس کی طرف لوگ بہت متوجہ ہیں۔

کلکتہ

اخبار سے ظاہر ہے کہ ان دنوں اہالیانِ سرکار کمپنی نے ایک دار الشفا محض واسطے [ص 4 کالم 2] معالجہ عوراتِ حاملہ لاوارث ہر ایک قوم کے بنایا ہے اور ایک حکیم حاذق مقرر کیا ہے اذنِ عام ہے کہ جس قوم کی عورت دردِ زہ میں مبتلا ہووے اور بسبب مفلسی کے مقدور دوا دارو کا نہ رکھتی ہووے تو اگر رات ہو یا دن اُسی وقت دار الشفا میں چلی آوے جس قوم کی وہ عورت ہوگی اُسی قوم کی ایک عورت اُس کی خدمت کے واسطے مقرر کی جاوے گی اور یہ بھی ارادہ گورنمنٹ کا ہے کہ واسطے غربا کے بھی ایک مکان بناویں اور ان کے واسطے کچھ وظیفہ مقرر کریں تا کہ فقیر لوگ کوچہ گردی شب و روز سے نجات پاویں اور ایک مکان میں آرام سے بسر کریں کہتے ہیں کہ تیاری اس مکان کے پچاس ہزار روپیہ اندازہ کیا گیا چنانچہ اب تک اکیس ہزار سات سو روپیہ بطریق چندہ کے جمع ہوئے ہیں۔ صاحب والا مناقب کمانڈر ان چیف صاحب ایک کشتی دخانی پر سوار ہو کر پانچویں تاریخ ستمبر کو کلکتہ سے روانہ ہوں گے اور چند روز الہ آباد میں قیام کر کے واسطے ملاحظہ چھاؤنی ہر ایک جگہ کے از راہ لدھیانہ اور فیروز پور دورہ کرتے ہوئے شملہ کو تشریف لے جاویں گے اور گرمی کے موسم تک وہیں رہیں گے۔

برہما

دریافت ہوتا ہے کہ ان دنوں بارود خانہ میں مقامِ امرا پورہ دار السلطنت شاہ برہما کے آگ لگ گئی ایک لحظہ میں تمام بارود اور بارود خانہ اُڑ گیا مگر یہ خیر ہوئی کہ وہ بارود خانہ آبادی سے بہت دور تھا اگر نزدیک ہوتا تو ایک عالم کو جلا دیتا۔ والیِ آوا اس حال سے بہت متعجب ہوا اور نجومیوں سے اس فالِ بد کا حال پوچھا کوئی جواب نہ دے سکا مگر اپنے پیر کو رنگون سے بلوایا ہے ارادہ شاہِ موصوف کا یہ ہے کہ چند مدت رنگون میں ہی جا کر قیام کرے وہاں ایک مکان شاہانہ اُس کے واسطے تیار کیا گیا ہے۔

مدراس

22 ر تاریخ مئی کو مقام مذکور میں ایسے تند ہوا چلی کہ کثرت گرد و غبار سے جہان تاریک دکھائی دینے لگا بعد ازاں

مینہ بہت سختی سے برسنے لگا الغرض ہوا کی تیزی اور موج کے طمانچہ سے رسیاں جہاز کے لنگروں کی ٹوٹ گئیں اور کشتوں کے تختہ ریزہ ریزہ ہوگئے۔ اکثر ملاح ڈوب گئے اور جتنے جیتے رہے اُنہوں نے بڑا صدمہ اُٹھایا بہت ساماں اسباب سوداگروں کا ضائع ہوا ایک پہر تک اس حادثہ سے شورِ قیامت برپا رہا اور سُنا جاتا ہے کہ ان دنوں مقام کیپ اور سنگاپور اور مولمین اور جزیروں اور لنگر گاہوں میں بھی ایسی ہی واردات واقع ہوئی۔

دہلی

دو تین ہفتوں سے حرارت آفتاب کی بہت شدت پر تھی لوگوں کو رات دن بیتابی اور بیقراری عاید حال تھی مگر صباحِ جمعہ سے ڈیڑھ پہر دن چڑھے تک مینہ اس شدت سے برسا کہ عالم آب ہوگیا اور اُس دن سے تقاطر اور ترشح رہتا ہے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 228　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

4 / جولائی 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

احکام

مولوی محمد شکور فتحپوری کے صدر امین اعلیٰ کو جو رخصت حکم نامہ مورخہ 28 / جنوری گذشتہ کے رو سے حاصل ہوئی تھی اُس پر سترہ روز کی اجازت اور بھی مرحمت ہوئی آنریبل جے۔ سی۔ رسکن صاحب کرنیل ایچ۔ ٹی۔ ٹیپ صاحب کی عوض سباٹو کے پولیٹیکل ایجنٹ کے عہدہ پر مقرر ہوئے عطاء اللہ خاں حصار کے صدر امین کو صحت حاصل ہونے کے لیے پہلی تاریخ ماہ حال سے ایک مہینے کی رخصت عنایت ہوئی۔ گنیش رائے ماہِ دسمبر گذشتہ کی پہلی تاریخ سے سیونی کے صدر امین کا کام کرنے کے لئے مقرر ہوئے۔ مولوی قادر بخش قانون نویں سنہ 1833 کے رو سے پرگنہ سہاگ پور کا ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوا میر سلامت علی قانون نویں سنہ 1833 کے رو سے مولوی قادر بخش مذکور کے عوض جس کی ترقی ہوئی نرسنگھ پور کا ڈپیوٹی کلکٹر مقرر ہوا۔ تقرر عہدہ ہائے مذکورہ کا ماہِ دسمبر گذشتہ کی پہلی تاریخ سے آغاز ہوا۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹو ڈیپارٹمنٹ 10 / مئی 1841 قانونِ مندرجہ ذیل کا مسودہ کونسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ 10 / مئی 1841 کو پڑھا گیا قانون نمبر 1841 قانون 25 / 1836 کی دفعات کی تشریح کے لیے یہ قانون ہے۔

1۔ حکم ہے کہ جتنی مے یا شراب پیپوں میں درآمد کے وقت رجسٹر ہوگی اُسی پر بدون وضع کے اُس کی درآمد کا محصول ٹھہرایا جائے گا بشرطیکہ قانون 25 / 1836 کے رو سے ہر ایک گودام کے محافظ کو جس مدت کے لیے مے یا شراب مذکور گوداموں میں رہے گی فیصدی دس روپیہ سالانہ کے حساب سے عنایت ہوگا۔ حکم ہوا کہ مسودہ جو بالفعل پڑھا گیا اطلاع عام کے لیے مشتہر ہو۔ حکم ہوا کہ مسودہ مذکور ممالکِ ہند کی لے جس لیٹو کونسل کے پہلے اجلاس میں 10 / اگست 1841 کے بعد پھر ملاحظہ فرمایا جاوے۔ ٹی ایچ میڈوک ممالک ہند کے گورنمنٹ کا سکریٹری۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹو ڈیپارٹمنٹ 7 / جون 1841 قانون ہذا کا مسودہ مفصلہ ذیل کونسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ 7 / جون

1841 کو پڑھا گیا قانون نمبر 1841 جو اپلیں ممالکِ بنگال فورٹ ولیم کی پریسی ڈنسی کی صدر دیوانی اور نظامت عدالت میں دائر ہوتے ہیں اُن کی روبکاریوں کی اصلاح کے لیے یہ قانون ہے۔

1۔ حکم ہے کہ صدر دیوانی اور نظامت عدالتیں جو ممالک بنگال فورٹ ولیم [ص 1 کالم 2] کی پریسی ڈنسی کی عملداری کے تحت حکومت ہیں اُن کے حاکموں کو اختیار ہے کہ ایک حکم نامہ کے رو سے جس پر عدالتوں مذکورہ کے صاحبِ رجسٹر کے دستخط ہو صاحبِ رجسٹر موصوف کو مقدماتِ اپیلی فیصلہ کے لیے مرتب کرنے اور عدالتہائے موصوفہ کی ڈگری اور احکام کو اجرا کرنے کا عہدہ تفویض کریں اور کہ صاحب موصوف کو احکامِ ضروری صادر کرنے اور اُن کی بابت جو دستور العمل قوانین مجاریہ سرکاری میں مندرج ہیں اُن کو عمل میں لانے کی اجازت دیں بشرطیکہ صاحبِ رجسٹرِ موصوف عہدہ دار متعہد ہووے اور دس برس سے کم کا ملازم نہ ہووے۔

2۔ حکم ہے کہ صاحبانِ صدر دیوانی اور نظامت عدالتِ مذکورہ کو اختیار ہے کہ دیوانی اور فوجداری کا جو اختیار قوانین کی رو سے اُن کو حاصل ہو اُس کے اجرا کرنے کے لیے ایسے دستور العمل اور احکام جن کی وقت بوقت احتیاج پڑتی ہو مرتب کر کے ممالکِ ہند کے نواب گورنر جنرل بہادر کے حضور کونسل کے اجلاس میں منظوری کے لیے ارسال کریں اور کہ جب دستور العمل اور احکامِ مذکورہ کو نواب گورنر جنرل بہادر کونسل کے اجلاس میں منظور فرمادیں تو اسی طرح واجب الاطاعت ہوگا جیسے کہ گویا قانون ہذا میں مندرج تھا۔ حکم ہوا کہ مسودہ جو بالفعل پڑھا گیا اطلاع عام کے لیے مشتہر ہو۔ حکم ہوا کہ مسودہ مذکور ممالکِ ہند کی لے جس لیٹو کونسل کے پہلے اجلاس میں 7 تاریخ ماہِ اگست آئندہ کے بعد فرمایا جائے۔ ٹی۔ ایچ۔ میڈوک ممالک ہند کی گورنمنٹ کا سکریٹری۔

خبر حیرت افزا

واضح ہوتا ہے کہ بباعث بھونچال اور ہلنے زمین کے ایک بہت بلند پہاڑ جڑ سے اکھڑ کے دریائے اباسین یعنی اٹک میں گر پڑا دریائے مذکور باعث سدِ راہ ہونے اُس پہاڑ کے چلنے سے رہ گیا اور پایاب ہو گیا کشتی اور ملاح کی کچھ احتیاج نہ رہی بسبب بند ہونے راہ دریا کے تعلقہ بیلان کہ اٹھارہ لاکھ روپیہ اُس تعلقہ میں سے حاصل ہوتے ہیں تمام و کمال ڈوب گیا باشندوں نے اُس علاقہ کے بخوفِ جان علاقۂ گیلان میں جا کر سکونت اختیار کی۔ 9/ تاریخ جون کو پانی نے دریائے مذکور کے ایسا زور و شور کیا کہ اُس پہاڑ کو دریا میں سے اُٹھا کر بہت دور پھینکا پھر توڑ کے ہوئے پانی نے ایسا زور کیا کہ پانچ پانچ کوس تک دیہات کو پانی میں ڈبو دیا اور بہت آدمی مر گئے اور جو کہ اپنے مال اور اسباب کو چھوڑ کر پہاڑ پر چلے گئے وہ البتہ اُس طوفان بلا سے بچ گئے قصبہ خیر آباد کا اور اُس کا قلعہ تمام برباد ہو گیا کچھ نشان اُن کا نمودار نہیں ہوتا کہ کہاں وہ واقع تھے۔ قصبہ مذکور کے باشندوں میں سے قریب تیس آدمیوں کے ڈوب گئے اور باقیوں نے بھاگ کے برج راجہ ہوری متوفی پر قرار پکڑا صاحب اخبار لکھتے ہیں کہ

شدت سیلاب اس قدر تھی کہ پانی نے قلعہ کی دیوار سے گذر کے اکثر اندر کے مکانوں کو مسمار کر دیا بعد ازاں پانی نواحِ مچھنی کے زور کیا اور زراعت کنارہ پر دریائے اٹک اور لُنڈہ کے تئیں غارت کیا بخوف اس نمونہ طوفانِ نوح کے تمام کشتیاں دریائے اٹک کی طرف سندھ اور ملتان کے روانہ کی گئیں اور اکثر کشتیاں متصل کالہ باغ کے قلعہ کوہ پر لنگر انداز ہوئیں۔ القصہ اس طوفان نے دس دس کوس تک کے دیہات کو برباد اور ویران کر دیا۔ شاہ پسند خان بیٹا سردار سید محمد خان بازکری کا جو کہ مقامِ کوہاٹ میں رہتا تھا زور وشور دریائے لُنڈہ کا دیکھ کے اُسی وقت مع غلام قادر اپنے معتمد کے بھاگ گیا مگر تمام عیال واطفال اور مال واسباب اور گھوڑے اور اونٹ وغیرہ سردارِ موصوف کے بہہ گئے۔

کوئٹہ

واضح ہو کہ مندرجہ ذیل ایک چٹھی مقامِ کوئٹہ مورخہ 27 رتاریخ ماہِ گذشتہ سے معلوم ہوتا ہے اور اس سے ثابت ہے کہ عنقریب نصیر خان سے فیصلہ ہو جاوے۔ صاحب چٹھی لکھتا ہے کہ ہم بائیسویں تاریخ مع میر محمد اعظم خان اور عیسیٰ خان وغیرہ آٹھ دس سرداروں کے کوئٹہ میں پہنچے اور یہ لوگ واسطے اختیار کرنے متابعت گورنمنٹ کے آئے ہیں۔ نصیر خان نے صاحب پولیٹی کل ایجنٹ کو بخوبی یہ ذہن نشیں کروا دیا کہ ایک منشی جو کہ کیمپ جنرل بروکس صاحب میں عہدہ مخبری کا رکھتا تھا جنرل موصوف کی طرف سے مقام باغ واڑہ میں آیا اور اُس نے دربار میں خان موصوف اور سرداروں سے کہا کہ میں راس بیل صاحب کی طرف سے جاسوس ہوں لیکن چونکہ مسلمان ہوں پیروانِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہرگز دغا نہ دوں گا اور بیان کیا کہ اگر تم اب صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کے پاس جاؤ گے تو سب کے سب گرفتار کیے جاؤ گے یہ حال سُن کر انہیں بہت وسوسہ اور خوف ہوا جلد گھوڑوں پر زین رکھا نصیر خان نے تو بصلاحِ وقت طرف مقام نال کے کوچ کیا اور میر عیسیٰ خان کو مع خطوطِ مضمون مذکورہ بالا کے روانہ کیا اُسی شخص مخبر نے کہ قادر بخش نام رکھتا تھا قلات میں میر عیسیٰ خان سے بھی کہا کہ مسٹر راس بیل صاحب کی طرف سے میں جاسوس ہوں الغرض اُس کا فریب کچھ پیش نہ گیا یہ خبر صاحب موصوف کو ہوئی صاحب موصوف نے بہ مجرد پہنچے سرداروں مذکورین الصدر کے اُن سے کہا کہ ہم قادر بخش کو نہیں جانتے کہ کون ہے اور نہ کبھی ہم نے اُسے اس عہدہ جاسوسی پر یا اور کسی پر مقرر کیا تھا۔ القصہ بعد تجویز مقدمہ کے قادر بخش پر جرم ثابت ہوا یقین ہے کہ سزائے [ص 2 کالم 2] سنگین پاوے گا سوا ب صاحب چٹھی لکھتا ہے کہ ہم نصیر خان کے لینے کو جاتے ہیں اگر اُس کی مرضی ہوگی تو اُسے لے آویں گے کہتے ہیں کہ وہ تو آنے کو مستعد ہے مگر اکثر لوگ اُسے مانع آتے ہیں۔

پنجاب

ہفتہ گذشتہ کے پرچہ میں ہم نے بموجب ایک اخبار کے حال درخواست دس ہزار سپاہ کا مہاراجہ شیر سنگھ سے ساتھ اربابِ گورنمنٹ کے درج اخبار کیا تھا اب ایک اور اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ یہ خبر محض بے سروپا ہے مانند

اس کہ اور بھی بہت سی افواہیں سُنی جاتی ہیں کہ تا تحقیقات اُنہیں درج اخبار کرنا مناسب نہیں معلوم ہوتا چنانچہ مشہور ہے کہ بعد برسات کے ایک بڑی سپاہ فیروز پور میں جمع ہوگی اور کوئی جنگ عظیم درپیش ہے۔

کرنال

ایک چٹھی مقامِ مذکور مورخہ 21/ماہ گذشتہ کے رو سے واضح ہے کہ ایک سپاہی رجمنٹ 19 پیادگان ہندوستانی کا بہ باعث کسی خطا کے نسبت کسی اپنے افسر کے قید کیا گیا تھا چنانچہ وہ کہتا پھرتا تھا کہ جب میں میعاد قید پوری کر چکوں گا تو اجٹین اور کوارٹر ماسٹر کو مار ڈالوں گا القصہ 20/تاریخ ماہِ گذشتہ کو جس وقت کہ چھ صاحب لوگ مسکوٹ گھر میں بیٹھے تھے وہ سپاہی وہاں چلا گیا دو تلوار اور ایک پستول باندھ کے اور شک میں اجٹین مذکور کے ایک نوجوان انگریزی افسر مسمی میکڈوگل صاحب کی گردن پر دو زخم تلوار کے پہنچائے اور اپنے عندیہ میں ایک دشمن سے فراغت حاصل کر کے طرف کوارٹر ماسٹر کے گیا یہ صاحب اوّل تو اپنے تئیں ایک کرسی سے بچاتے رہے بعد ازاں سپاہی کو اُسی کرسی سے گرا دیا اس اثنا میں میکڈوگل مجروح نے بھی ہوش وحواس درست کر کے سپاہی مذکور سے اُس کی تلوار چھین لی اور ایک ہی ضرب میں کام اُس بدعاقبت کا تمام کیا صاحب مذکور کی گردن میں پشت کی طرف سے دو زخم لگے ہیں کہتے ہیں کہ اگر اطراف میں گردن کے اُس طرح کے زخم پہنچتے تو بیشک صاحب مذکور مرجاتے مگر یہ صاحب بہت بہادر سُنے جاتے ہیں اگرچہ نوجوان ہیں۔

پشاور

خزانہ سرکار کمپنی کا جو کہ بہ حراست سردار فتح سنگھ مان متوسلِ مہاراجہ والیِ لاہور کے فیروزپور سے طرف پشاور کی روانہ ہوا تھا تیسویں تاریخ سنہ حال کو پشاور میں داخل ہوا بعد ازاں صاحب والا مناقب کپتان میکشن صاحب بہادر نے خزانہ کو ہمراہ لفٹنٹ ڈوسن صاحب کے طرف کابل کی روانہ کیا سردار فتح سنگھ مان نے کہ کپتان موصوف کی ایک گھوڑا تواضع کیا صاحب موصوف نے بھی بر وقتِ روانگی سردارِ مذکور کے واسطے ہزار روپیہ بطریق ضیافت بھجوائے اور بہت خاطر داری کی۔

کلکتہ

[ص 3 کالم 1]

اخبار سے ظاہر ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر نے واسطے مصارف امیر دوست محمد خان کے بیس ہزار روپیہ مہینہ مقرر کیا ہے اور علاوہ اس کے جو جاگیریں امیر موصوف کی قدیم سے کابل وغیرہ میں تھیں محصول اُن کا بھی امیر کو معاف کیا امیر موصوف ان عنایات سے بہت شکر گذار ہے لیکن ابھی نہیں معلوم ہوا کہ واسطے رہنے امیر موصوف کے کونسا شہر تجویز کیا گیا ہے۔

ان دنوں ارباب گورنمنٹ کلکتہ کے ارادہ رکھتے ہیں کہ تحریر بنگلہ اور اُردوئے دفتر خانوں بنگالہ اور ہندوستان کے سے یک قلم موقوف ہو جاوے اور بجائے اُس کے بطور سابق تحریر فارسی کی جایز رکھیں چنانچہ اس باب میں ایک قانون تیار کر کے حکامِ دیوانی کے پاس بھیجا ہے اور رائے اکثروں کی صاحبانِ صدر دیوانی میں سے طرف تحریرِ فارسی رجوع کرتی ہے اس صورت میں ایسا ثابت ہوتا ہے کہ حکامِ موصوف نے زبانِ اردو اور بنگلہ میں کاغذاتِ دفتر کو کچھ درست نہ پایا ہے کہ پھر طرف زبانِ فارسی کے رغبت فرماتے ہیں۔

فرخ آباد

دسویں تاریخ جون سنہ حال کو رات کے وقت آدمی قومِ اہیر میں سے لشکر سے طرف شہر کی جاتا تھا راہ میں چار آدمی اُس کے دشمنوں میں سے جو کہ مدت سے اُس سے عداوت رکھتے تھے اور ہمیشہ اُس کی گھات میں رہتے تھے اُس سے جا لپٹے اور مارے گنڈاسوں سے اُسے نیم جاں کر دیا اور بھاگ گئے مجروح نے ہر چند غل مچایا لیکن چونکہ مکان آبادی سے بہت دور تھا کوئی اُس کی فریاد کو نہ پہنچا چونکہ مجروح نے ازبس زخم کاری کھائے تھے دوسرے دن اس جہان فانی سے کوچ کیا اگر چہ بیچ تلاش قاتلوں کے بہت کوشش ہوئی ہے لیکن اب تک سُراغ اُن کا نہیں ملا ایک اور شخص نے بھی ایک آدمی کو بہ باعث کسی دشمنی کے مار ڈالا اور آپ سے ارباب پولیس کے ہاتھوں قید اور گرفتار ہوا چنانچہ یہ دونوں مقدمہ محکمہ فوجداری میں دائر ہیں۔

اخبارِ مقامات مختلفہ

چٹھیاتِ خانگی سے دریافت ہوتا ہے کہ جنرل بوائد صاحب بیمار ہو کر پھر شملہ کو گئے ہیں کہتے ہیں کہ صاحب موصوف کی بیماری کا یہ سبب ہوا کہ عین شدت گرمی میں وہ مقامِ مذکور سے آئے تھے۔ اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ ان دنوں مقامِ کولا بہ میں ایک جہاز انگریزی تجارت کا ڈوب گیا مگر آدمی بچ گئے اور کچھ اسباب بھی نکال لیا۔

آگرہ اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ مہاراجہ جھنکو راؤ سندھیا فرمان فرمائے ریاست گوالیار پھر بہت بیمار ہے سُنا جاتا ہے کہ مین پوری میں درباب ایک شوالہ کے روپیہ کے لوگوں میں آپس میں کچھ جھگڑا فساد ہوا یعنی [ص 4 کالم 2] دو گروہوں نے اُس پر دعویٰ کیا۔ کہتے ہیں کہ ایک گروہ کی سرداری میں ایک زمیندار بھی ہو گیا تھا۔
اخبار چین مورخہ 26/اپریل سے معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ مذکور تک سپاہِ انگریزی نے کچھ نہ کیا تھا اور ہر طرف سے امن تھا کنٹون میں بہت سے سپاہ واسطے حمایت اور صاحبانِ انگریز کے رکھی گئی ہے کہ اگر اہل چین اُن پر حملہ کریں تو سپاہِ مذکور اُن کی مدد کرے کشن ناظم کنٹون کو فغفور چین نے مع اُس کے وابستوں کے حکم قتل کا دیا اور لن ناظم سابق کو پھر بلایا ہے اور بہت عنایت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اب کے دفعہ میں خود لڑونگا۔

اخبار بمبئی سے معلوم ہوتا ہے کہ کپتان آرتھر کانلی صاحب ساتھ عہدہ ایلچی گری کے ممتاز ہو کر ہرات کو جاویں

گے اور شیکسپیئر صاحب بھی کسی عہدہ پر مقرر ہو کر خیوہ میں بھیجے جائیں۔

کونسل کلکتہ

زبدۃ الاخبار سے تحقیق ہوتا ہے کہ چونکہ نواب گورنر جنرل بہادر کے تئیں بخوبی ثابت اور متحقق ہوا کہ باعث ضبطی آراضی کے لاخراجی داروں کا حال بالکل تباہ ہو گیا ہے اور جن کا مدار معاش صرف محاصل زمین پر تھا وہ روٹی سے محتاج ہو گئے تو بمقتضائے رعیت پروری کے اُن کے حال پر رحم کیا اور اجلاس کونسل میں تجویز فرمائی چنانچہ ارباب کونسل کی رائے یہ ہوئی کہ پیش از کوچ گورنر جنرل ممدوح کے معافی داروں کے مقدمہ میں کوئی قانون بنایا جاوے۔ چنانچہ ساتھ تجویز کونسل کے قانونِ مذکور مرتب ہوا مضمون اُس کا یہ ہے کہ جو کوئی پچاس بیگھ زمین معافی 1793 سے اپنے دخل میں رکھتا ہے اور وہ زمین معافی خواہ بخشش بادشاہ یا ناظم یا عامل کی ہووے اگر سند اُس کی آگے مالک کی ہووے یا نہیں اور تحقیقات اُس کی بذریعہ ڈپوٹی کلکٹروں کے ہوئی ہو یا نہیں حکام بورڈ رونیوں کے تئیں لازم ہے کہ اُس کی واگذاشت کے واسطے حکم ناطق صادر کریں تاکہ رعایائے مصیبت زدہ فقر و فاقہ سے نجات پاویں اور فکر معاش سے فارغ البال ہوں جب قانونِ مذکور تیار ہوا تو بموجب ضابطہ کے واسطے مطابقت رائے کے حکام بورڈ رونیوں کے پاس بھیجا سو اس باب میں جو کچھ رائے نے حاکموں کی اقتضا کیا اور جو کچھ کہ انہوں نے حضور گورنر جنرل بہادر میں لکھا خلاصہ اُس کا ذیل میں مندرج ہے۔

بورڈ رونیو کلکتہ صاحبان بورڈ کلکتہ نے مسودہ قانونِ مذکور کو ملاحظہ کر کے جیسا کہ حضورِ گورنر جنرل بہادر میں لکھا خلاصہ اُس کا یہ ہے کہ جس قدر روپیہ کہ سرکار کمپنی کے خزانوں میں سے بیچ تنخواہ حاکموں اور عملہ خراج کے صرف ہوا ہے اب تک تیسرا حصہ بھی اس کا وصول نہیں ہوا اس صورت میں ارباب کونسل نے کیا مصلحت دیکھی ہے کہ ایسے قانون کے جاری کرنے میں توجہ فرمائی ہے اور باوجود یہ کہ تمام رعایا بنگال جیسے ہندوستان تک [ص 4 کالم 1] دس بیگہ زمین کی واگذاشت سے بہت راضی اور شاکر ہیں اور گورنمنٹ دعا کرتے ہیں اور اگر بموجب مضمون اس نئے قانون کے پچاس بیگہ زمین معافی داروں کو چھوٹ جاوے اور کچھ تحقیقات نہ ہوئے تو یقین ہے کہ جس قدر زمین لاخراج معافی داروں کی ضبط ہوئی ہے سرکار کے تصرف سے نکل جاوے گی اور اس صورت میں اخراجات محکمہ ڈپوٹی کلکٹروں اور کمشنر خاص کے کون سی طریق سے وصول ہوں گے۔ چاہیے کہ ارباب کونسل اس کا جواب لکھیں فقط سو دیکھا چاہئے کہ ارباب کونسل اس کا کیا جواب لکھتے ہیں۔

24 پرگنہ

دریافت ہوتا ہے کہ ان دنوں قزاق وہاں کے قریب پچاس آدمیوں کے جمع ہو کر قریہ بلوریہ تعلقہ 24 پرگنہ میں آدھی رات کے وقت دروازہ مکان بلورام نامے ایک برہمن ذی دول کا توڑ کر اندر چلے گئے اور اکثروں کو مار پیٹ کر اور

بعضوں کو رسی سے باندھ کر ڈال دیا اور تمام مال اسباب لوٹ لے گئے داماد نے برہمن مذکور کے کچھ مقابلہ کیا سو اُسے بھی مجروح کر گئے کہتے ہیں کہ اگر چہ لوگوں نے تھانہ میں خبر کی تھی مگر ارباب پولیس بخوفِ جان اُن کا مقابلہ نہ کر سکے اور عمداً طرح دے گئے۔

نیپانی

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ قلعہ نیپانی متعلقہ بلگام جو کہ چند مدّت سے بیچ قبض وتصرف گورنمنٹ انگریزی کے آ گیا ہے اُس کے انتظام کے واسطے ارادہ گورنمنٹ کا یہ ہے کہ ایک کمشنر اور ایک مجسٹریٹ مقرر کریں کیوں کہ بدون مقرر ہونے ان عہدہ داروں کے سرکش اُس نواح کے فساد سے باز نہیں آنے کے سو یقین ہے کہ عنقریب ایک کمشنر اور ایک کلکٹر اُس طرف روانہ کیا جاوے گا۔

قزاقی

سلطان الاخبار سے ظاہر ہے کہ رہزنوں نے ایک ہرکارہ کو ڈاک کے درمیان گوسائیں گنج اور حیدر گنج کے مار کر لاش اُس کی ایک گڈھے میں ڈال کے دبادی اور خطوں کو جلا دیا جب یہ خبر وہاں کے حاکم نے سُنی بہت تلاش سے اُس لاش کے تئیں اُس گڈھے سے نکالا اور واسطے گرفتاری قاتلوں کے بھی بہت کوشش کی جاتی ہے لیکن اب تک وہ لوگ گرفتار نہیں ہوئے ہیں۔

غارتگراں پنجاب

سُنا جاتا ہے کہ ایک گروہ نے غارتگرانِ ملک پنجاب میں کے ستلج سے عبور کر کے ایک گاؤں کو علاقہ گورنمنٹ انگریزی کے لوٹ لیا لیکن [ص 4 کالم 2] ابھی کچھ حال راست و دروغ اس خبر کا تحقیق نہیں ہوا اور (کذا) ہوا کہ کس قدر اسباب لوٹ لے گئے۔

آگرہ

وہاں کے اخبار سے واضح ہے کہ اُس طرف امساکِ باران بدرجہ کمال ہے نسبت سابق کی موسم اعتدال پر ہے اُتنی گرمی کی شدت نہیں۔

باندہ

دریافت ہوتا ہے کہ مقامِ مذکور میں ہوا ہیضہ وبائی کی بشدت جاری ہے انگریز اور ہندوستانی سب کو یہ ہوا اثر کرتی ہے۔ چنانچہ 22/ تاریخ ماہ گذشتہ کو لفٹنٹ گرنیٹ صاحب رونیو سروے کے اس مرض سے مر گئے۔

سندھ

اُس طرف کے اخبار سے اب یہ ظاہر ہوتا ہے کہ شاہ نواز خان نے خط درباب طلب کے پائے ہیں واسطے جانے

کے پاس صاحب پولیٹی کل اجنٹ کے مقامِ شال میں نصیر خان مقامِ کدجی میں مقیم ہے اور اس کی والدہ نے کوٹریا میں مراجعت کی ہے کوٹریا میں مرضِ تپ وغیرہ کی بہت شدت ہے اور سپاہ بہت تکلیف پاتی ہے۔ دریائے سندھ بہت جوش اور طغیانی پر ہے چنانچہ فصل ربیع کا بہت اندیشہ معلوم ہوتا ہے۔

حضورِ والا

مرزا مغل بہادر مرشد زادہ جو کہ چند روز سے خفا ہو کر درگاہ میں جا بیٹھے تھے انہوں نے ہمراہ مرزا ابلاقی بہادر مرشد زادہ کے حاضر ہو کر پانچ روپیہ بطریق نذر گذرانے حضور انور نے عنایات فرما کے اور دیدہ پوشی کر کے کئی تھان پارچہ پوشاکی کے مرحمت کیے۔ عرض ہوئی کہ شدتِ بادِ تند سے چوکی سنگِ مرمر بیش قیمت کی جو کہ دیوانِ خاص میں تھی زمین پر گر پڑی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی حضور انور یہ حال سنکر بہت متفکر ہوئے۔ افواہاً حال ٹوٹنے اس چوکی کا اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ باعث تعجب ہوتا ہے یعنی غلام گردش میں دیوانِ خاص کہ یہ چوکی کہ عرض اُس کا سوا گز اور طول اڑھائی گز تھا بچھی ہوئی تھی اور اگرچہ ہوا بھی اُس روز بہت تیز و تند نہ تھی مگر پھر بھی جائے تعجب ہے کہ یکا یک اتنی بڑی چوکی اپنی جگہ سے پلٹ کر قریب دو گز کے فاصلہ پر جا پڑی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔

بارانِ رحمت

یوم جمعہ تاریخ پچیس (25) جون سے یوم پنج شنبہ گذشتہ تک ہر روز متواتر مینہ برستا رہا مگر دو روز سے نہیں برسا لیکن آثار سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آج کل میں پھر بارانِ رحمت نازل ہو۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 230　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

18 جولائی 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

احکام

مرزا آقا نواب کو جو قانون نویں 1833 کی رُو سے ضلع جونپور کا ڈپٹی کلکٹر مقرر ہے اپنے ہی کام کے لیے جس روز سے کہ مقامِ مذکور سے روانہ ہو، پانچ دن کی رخصت عنایت ہوئی۔

ممالک مغربی کی صدر دیوانی اور نظامت عدالت کے سرکلر آرڈرس ممالک مذکور کے صاحبان سول اور سیشن جج اور صاحبانِ مجسٹریٹ اور جوائنٹ مجسٹریٹ کے لیے۔

قانون تیسویں 1840 کے مضامین کے بابت احکام مفصلہ ذیل عندالضرورت ہدایت اور اطلاع عام کے لیے اشتہار کیے جاتے ہیں۔

1۔ عدالت دیوانی خواہ فوجداری کا ہر ایک حکم نامہ ملفوفہ کلکتہ کے شرف کے پاس بسبیل ڈاک یا کسی چپراسی یا کسی اور ملازم سرکاری کے ہاتھ مع ایک خط کے جو مفصلہ ذیل (A) کے موافق ہے ابلاغ کیا جائے گا۔

2۔ جس جس زرِنقد کے ڈپٹی مشیرف موصوف کے پاس پہنچنے کی احتیاج ہے اُس کے بابت ضلع کا صاحب کلکٹر بل جنرل ٹریزری یعنی خزانہ عام پر ارسال کرے گا۔

3۔ جمیع جوڈیشیل عہدہ دارانِ توابعین یعنی صدر امین اور صدر اعلیٰ وغیرہ اپنی اپنی عدالتوں کے حکم نامے جن کا قانون تیسویں 1840 کے رُو سے جاری ہونا لازم ہے ڈپیوٹی شیرف کے پاس آئندہ اپنے حاکم صاحب انگریز کی معرفت ارسال کیا کریں گے۔

4۔ جمیع حکم نامہ موسومہ حکم نامہ (B) اور (C) کے موافق خواہ اس طور پر جو وقت بوقت صاحبانِ صدر دیوانی اور نظامت عدالت مشتہر کریں مرتب کیے جائیں گے۔

5۔ جو شخص کسی گواہ کی طلبی کی درخواست گذرانے اُس کو جس قدر روپیہ کہ جناب عالیہ ملکہ کی سُپریم کورٹ کے صاحبانِ جج گواہِ مذکور کے اخراجات کے واسطے تجویز شایستہ سے ٹھہرائیں اُسی قدر ادا کرنا پڑے گا۔

6۔ ضلع کی عدالت کے صاحبانِ جج اور مجسٹریٹ کو احتیاط رکھنی چاہیے کہ اُن کے حکمنامے صحیح مرتب کیے جائیں۔ اور کہ عہدہ دارانِ توابعین کے حکمنامے سے جو اُن کے حضور ڈپیوٹی شیرف کے پاس بھیجنے کیے لیے

ارسال کئے جاویں سو بھی احکام ہذا اور سرکار کے قوانین مجاریہ کے بموجب ہوں۔ مقام الہ آباد مزرلی اسمتھ رجسٹر A کلکتہ کے صاحب شیرف کے لیے اس چٹھی کے ساتھ ہیں آپ کے پاس ایک طلب نامہ اس ارادہ سے بھیجتا ہوں کہ جن کے نام [ص 1 کالم 2] اس میں مندرج ہیں اُن پر جاری کیا چاہیے۔ لہٰذا آپ مہربانی کر کے قانون 23، 1840 کی رو سے جناب عالیہ ملکہ انگلستان کی سُپریم کورٹ کے صاحبانِ جج کے آگے درپیش کیجئے۔ 2۔ جو کچھ کہ اس حکم کے جاری کرنے کے بابت صرف ہوگا تمہاری اطلاع دینے پر ایک بل جنرل ٹریزری یعنی خزانہ عام پر آپ کے پاس بھیجا جائے گا اور جو اسامی کہ اشتہار میں مندرج ہیں اُن کے بتانے کے لیے ایک شخص اُس کے پیچھے آپ کے حضور حاضر ہوگا یا اس چٹھی کے ساتھ ایک شخص پہنچے گا۔ ضلع — جنوری 1841 جج یا مجسٹریٹ یا ایک اشتہار اس ارادہ سے بھیجتا ہوں کہ جن کے نام اس میں مندرج ہیں اُن کے گھر کے صدر دروازہ پر لگایا جائے یا جو گواہ کہ اس میں مندرج ہیں اُن کی طلب کے لئے ایک ہفتہ یا جو گواہ کہ اس میں مندرج ہیں اُن کی گرفتاری کے لیے ایک وارنٹ یعنی دستک B احکام فوجداری نمبر 1 سمنس رادھن مستری ساکن کولوٹولہ واقع شہر کلکتہ کے لیے از بسکہ شیخ رمضو ساکن سیالدہ نے جو چوبیس پرگنہ کے علاقہ میں واقع ہے تمہارے نام پر زَدوکوب کی بابت نالش کی ہے۔ لہٰذا تم کو حکم ہے کہ 15/اپریل 1841 کو یا اس کے پیشتر اس نالش کی جوابدہی کے لیے 24 پرگنہ کے صاحب مجسٹریٹ (یا صدر الصدور یا صدر امین) کے آگے حاضر ہو اس میں تاکید جانو مورخہ 2/اپریل 1841 اے بی مجسٹریٹ نمبر 2 وارنٹ یعنی دستک مع ضامنی کے چوبیس پرگنہ کی عدالت فوجداری کے ناظر محمد ناظم کے لیے از بسکہ رام پرشاد کہار نے زدوکوب اور مجروح کرنے کے بابت جان برون سیالدہ کے ساکن پر نالش کی ہے لہٰذا تمہیں حکم ہے کہ جان برون مذکور کو گرفتار کر کے 20/اپریل 1841 کو یا اُس سے پیشتر عدالت مذکورہ کے صاحب مجسٹریٹ کے حضور حاضر ہونے کے لیے پانچ سو روپیہ کی ضمانت لے لو اور اگر جان برون مذکور ضمانت نہ دے تو تمہیں حکم ہے کہ عدالتِ مذکور کے صاحب مجسٹریٹ کے حضور اُسے حاضر کرو اس میں تاکید جانو مورخہ 4/اپریل سنہ 1841 اے بی مجسٹریٹ نمبر 3 وارنٹ یعنی دستک چوبیس پرگنہ کی عدالت فوجداری کے ناظر محمد ناظم کے لیے از بسکہ عبداللہ گاڈیبان ساکن کرہاہمپیر پیر بخش ساکن سیالدہ کے اظہار سے خون کے جرم کی بابت نالش ہوئی ہے۔ لہٰذا تمہیں حکم ہے کہ عبداللہ گاڈیبان مذکور کو گرفتار کر کے عدالتِ مذکورہ صاحب مجسٹریٹ کے حضور حاضر کرو اس میں تاکید جانو مورخہ 5/اپریل 1841 [ص 2 کالم 1] نمبر 4 خانہ تلاشی کا پروانہ 24 پرگنہ کی عدالت فوجداری کے ناظر محمد ناظم کے لئے از بسکہ رامدولعل ساکن مانک ٹولہ نے اظہار کر کے اطلاع دی اور نالش کی کہ اشیائے مندرجہ ذیل یعنی دو برنجی لوٹے سونے کی مالا اور دو تھان لانگ کلاتھ کے میرے گھر سے جو کہ مانک ٹولہ مذکور میں واقع ہے چوری گئے اور کہ میرا شُبہ ہے کہ اشیاء مذکور

گکور چند مک ساکن چور باغ واقع شہر کلکتہ کے گھر اور احاطہ میں چھپی ہوئی ہیں۔ لہٰذا تم کو حکم ہے کہ تم ایک ضروری ٹیکرَن کے وقت گکور چند مَنک مذکور کے گھر اور احاطہ میں داخل ہو اور جو مال مسروقہ وہاں پایا جائے اُسے مع گکور چند مَنک مذکور کے اس عدالت میں حاضر کرو آج کے دن 6/ اپریل 1841 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے دیا گیا۔

مقام مہرا ے بی مجسٹریٹ

نمبر 5 سفینہ رشیخ پیر بخش ساکن کولوٹولہ واقع شہر کلکتہ کے لیے

از بسکہ شیخ مسکین ساکنِ سُلکھیا کے زدوکوب کے مقدمہ کے بابت گواہی دینے کے لیے تمہارا حاضر ہونا ضرور ہے۔ لہٰذا تمھیں لازم ہے کہ تم اصالتاً صاحب مجسٹریٹ (یا صدر ابن اعلیٰ) 24 پرگنہ کے ضلع کے حضور 6/ اپریل سنہ 1841 کو حاضر ہوں اس میں تاکید جانو۔ مورخہ 2/ اپریل 1841 مقام مہرا ے بی مجسٹریٹ۔

نمبر 6 گواہوں کے لیے وارنٹ یعنی دستک 24 پرگنہ کی عدالت فوجداری کے ناظر محمد ناظم کے لیے۔ از بسکہ زدوکوب کے مقدمہ کے بابت شیخ مسکین سلکھیا کی طرف سے گواہی دینے کے واسطے شیخ پیر بخش ساکن کولوٹولہ واقع شہر کلکتہ کے نام پر ماہ اپریل کی چوتھی تاریخ 1841 کو سفینہ جاری ہوا اور کہ شیخ رمضو پیادہ کے اظہار سے جس نے کہ سفینہ مذکور کے دستور کے موافق جاری ہونے کی بابت بھی اظہار دیا ہے واضح ہے کہ شیخ پیر بخش مذکور کو اپنے خرچ اخراجات کے لیے پانچ روپیہ دینے کا اقرار کیا ہے اور کہ شیخ پیر بخش مذکور کے سفینہ مذکور کے موافق حاضر ہونے میں انکار اور تغافل کیا۔ لہٰذا تم کو حکم ہے کہ شیخ پیر بخش مذکور کو گرفتار کر کے عدالت مذکورہ کے صاحب مجسٹریٹ کے حضور حاضر کرو اس میں تاکید جانو مورخہ 7/ اپریل 1841 مقام مہر 21 بی مجسٹریٹ۔

نمبر 7 جس آسامی پر فوجداری کے جرم کی بابت نالش ہے اُس کے حاضر ہونے کے لیے اشتہار ضلع 24 پرگنہ کی فوجداری کا اشتہار از بسکہ رام دھن ساکن سیالدہ نے نالش کی ہے اور کہ ایک وارنٹ 7/ اپریل کو اُس کی گرفتاری کے لیے جوابدہی کے واسطے جاری ہوا تھا اور کہ محمد ناظم ناظر کی رپورٹ مورخہ 12/ اپریل 1841 سے واضح ہے کہ رام دھن مذکور روپوش ہو گیا جس سبب سے وارنٹ مذکور اُس پر جاری نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا قانون نویں دفعہ چوتھی 1796 کے بموجب اشتہار دیا جاتا ہے کہ اگر رام دھن مذکور پندرہویں مئی سنہ 1841 کو یا اس سے پیشتر جوابدہی کے لیے حاضر نہ ہوگا تو جمیع سزاؤں مندرجہ قانون ہذا کا سزاوار [ص 2 کالم 2] ہوگا۔ مورخہ 14/ اپریل 1841 مقام مہرا ے بی مجسٹریٹ نمبر 8 از بسکہ شیخ جانو ساکن سُلکھیا نے بیرو ساکن سیالدہ پر زدوکوب کی نالش کی ہے اور مدعی (یا مدعا علیہ) نے مجھے گواہ ٹھہرایا ہے لہٰذا یہ مچلکا لکھ دیتا ہوں کہ 12/ اپریل 1841 کو یا اُس سے پیشتر گواہی دینے کے لیے ضلع 24 پرگنہ کے صاحب مجسٹریٹ کے حضور حاضر

ہوؤں گا اور کہ امر مذکور میں اگر کچھ قصور کروں تو جو کچھ جرمانہ کہ صاحبِ مجسٹریٹ تجویز کر کے فرماویں اور اُس کے علاوہ جو صرف کہ میری غیر حاضری کے سبب سے واقع ہو سرکار میں ادا کرونگا اس میں عذر وحیلہ نہ کروں گا۔ مورخہ 7/اپریل سنہ 1841 العبد شیخ رمضان ساکن دھرم تولہ واقع شہر کلکتہ۔

نمبر 9 آسامی کے حاضر ہونے کی حاضر ضامنی

از بسکہ سیفو ساکن سیالدہ پر زدوکوب کا اتہام درپیش ہے اور اس کی جوابدہی کے لیے 5/اپریل سنہ 1841 کو یا اُس سے پیشتر ضلع 24 پرگنہ کے صاحب مجسٹریٹ حضور ا سے حاضر ہونے کا حکم ہے تو میں اقرار کرتا ہوں کہ سیفو مذکور کو تاریخ مذکور پر صاحب مجسٹریٹ موصوف کے حضور حاضر کروں گا اور جب تک کہ حکم قطعی اتہام مذکور کے بابت صاحب مجسٹریٹ کے حضور سے نافذ نہ ہوگا اُس کے حاضر کرنے کا ذمہ دار ہوں اور اگر اُسے حاضر نہ کروں تو سو روپیہ سرکار میں جُرمانہ دوں اور کچھ اس میں عذر وحیلہ نہ کروں۔ مورخہ 5/مارچ سنہ 1841 العبد پیر بخش۔

فتح گڈھ

چند روز ہوئے ایک شخص ہندو جو کہ بظاہر بہت بدمظنہ معلوم ہوتا تھا مع ایک تلوار اور ایک خنجر کے درمیان لین کے سارجنٹ اسٹوک صاحب کے بنگلہ میں گھس گیا اور بیوجہ اور بے واسطہ سارجنٹ مذکور اور اُس کے بیٹے کو مارنے لگا اور اگر ایک سپاہی جو کہ متصل پہرہ دے رہا تھا اُن کی مدد کو نہ پہنچتا تو سارجنٹ مذکور مع بیٹے کے مارا جاتا۔ الغرض سپاہی مذکور نے سنگین بندوق سے قاتلِ سارجنٹ مذکور کو زخمی کیا اور بعد ازاں گرفتار کر کے کوتوالی میں پہنچایا۔ کہتے ہیں کہ زخم سارجنٹ کے بیٹے کا اور زخم سنگین کا جو کہ قاتل کو لگا ہے بہت کاری ہیں لیکن سارجنٹ کو صرف زخم خفیف لگا ہے سبب عزمِ قتل صاحب مذکور ساتھ قاتل مذکور کے اب تک ظاہر نہیں ہوا مگر مشہور ہے کہ وہ شخص واسطے قتل کلکٹر صاحب بہادر کے آیا تھا اور کچہری کے شبہ میں اُس نے بنگلہ میں صاحب مذکور الصدر کے جا کے انہیں اور ان کے بیٹے کو زخمی کیا۔ واضح ہوتا ہے کہ ان پچھلے تین مہینوں میں مقامِ مذکور میں قریب بیس خون کے ہوئے ہیں یقین ہے کہ صاحب مجسٹریٹ وہاں کے اب ارباب پولیس پر بہت تاکید اور تشدد رکھتے ہوں گے۔ یہ امید کیا جاتا ہے کہ دو چار دفعہ کا دورہ صاحب موصوف کا ضلع میں اور ملاحظہ کرنا احوالِ پولیس کا ارباب پولیس کو [ص 3 کالم 1] خوابِ غفلت سے بیدار کرے گا اور ضلع میں امن وامان ہو جاوے گا کوتوال شہر بعلت آمیزش کے کسی خون کے مقدمہ میں معطل کیا گیا ہے۔

محکمہ اجنٹ دہلی

اخبارِ محکمہ ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر سے واضح ہوا کہ 7 ماہ حال کو ایک خط بیگم صاحبہ زوجہ نواب فیض محمد خان والی سابقِ جھجر کے نام جاری ہوا۔ خلاصہ اُس کا یہ ہے کہ خطِ نواب فیض علی خان بہادر کا بجواب میرے خط کے بمقدمہ

تنخواہ مدعا بہا تمہاری کے اس مضمون کا آیا کہ معاش اور مصارف سب عیال و اطفال محل کا شامل تھا ہمیشہ کمی و بیشی اُس کی رئیس کے اختیار میں رہتی ہے۔ چنانچہ تاحیات نواب فیض محمد خان مرحوم اور بعد انتقال اُن کے یہی طریقہ جاری رہا اب یہ بہ اغوا مغویان مال و متاع وغیرہ موجودہ توشخانۂ محل اپنے تصرف میں لائیں اور اہل و عیال رئیس حال کو انواع ایذا رسانی اختیار کی اور تیاری چھاؤنی جدید اور انہدام چھاؤنی قدیم میں لکھا روپیہ کا نقصان ہوا۔ ناچار زرِ حصہ معاش اُن کا اور بھائی بہن علاتی کا اُن کے پاس بھیجا انہوں نے بہ تکرار کمی بیشی نہ لیا اور شکایت کی بہر کیف اکثر بموجب شروطِ مندرجہ خط کار بند ہوویں تو رئیس موصوف کو تعمیل میں دریغ نہیں ہوگا لیکن وہ یہ چاہتے ہیں کہ وجہ معاش سب کی تنہا لیں اور تنخواہ بھائی بہن علاتی کی علاوہ اُس کے تو واسطے اخراجات ضروریات رئیس اور تنخواہ دارانِ فوج کے محالات وغیرہ کی کہاں سے آوے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعد تصفیۂ وجہ معاش بطور حسن علی خان بہادر ہر ایک دادخواہ ہے۔

مجھ کو پرداختِ لواحقان سے بموجب حال مداخل مخارج علاقہ کے عذر نہیں درصورت کہ وہ اور بھائی بہن علاتی دعوائے بیجا سے باز رہ کر نقد و مال ریاست کا مجھ رئیس کو دیں بموجب معمول قدیم کے معاش اُن کی بقدرِ مع یحتاج ایک رقم مقرر کی جاوے اور بہ تقرر معاشِ جداگانہ مستدعی ہوں تو ایسا تجویز کیا جاوے اور اس حال میں ان کو واجب ہوگا کہ بہ تجویز مجھ رئیس کے راضی و شاکر ہو کر کچھ شکایت اہالی سرکار کے آگے پیش نہ کریں فقط اس واسطے بپاس اطلاع تمہاری کے لکھا گیا— سنا گیا کہ صاحب ایجنٹ سے اس باب میں بیگم موصوفہ بھی راضی اور شاکر ہیں اور نواب صاحب والی جھجر بھی راضی یقین ہے کہ حسنِ تدبیر صاحب ایجنٹ کی سے انکار معاملہ بوجہ احسن فیصل ہو۔

پنجاب

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ اب سپاہ سکھوں کی سرکشی اور فتنہ انگیزی نہیں کرتی ہے بلکہ متابعت اور خدمت گذاری میں مصروف ہے نظر بریں مسٹر کلارک صاحب بہادر پولیٹی کل ایجنٹ کو توقع ہے کہ اب ریاستِ مذکور کو استحکام حاصل ہو گیا ہے اور دوستی گورنمنٹ کی مہاراجہ والیِ لاہور سے جاری رہے گی۔

افواہ ہے کہ آنریبل کورٹ آف [ص 3 کالم 2] ڈائریکٹرس نے ارادہ کو دست اندازی اور مزاحمت معاملاتِ پنجاب کے ناپسند اور نامنظور کیا ہے اور در باب جمع ہونے سپاہ کے کرنال اور چھاؤنی فیروز پور میں بہت ملامت کی ہے۔

ہرات

صاحب آگرہ اخبار لکھتے ہیں کہ صرف تسخیر ہرات ہی باعث مہم اور بھیجنے سپاہ کا بیچ افغانستان کے ہوا تھا اور یہ ملحوظ تھا کہ ایسا نہ ہو کہ ہرات پر قبضہ شاہِ ایران کا ہو جائے اور صرف اسی کے واسطے گورنمنٹ کو طرح طرح تکلیفیں اُٹھانی

پڑیں اور پھر بھی بموجب مضمون اخبار بمبئی کے تکلیف اور خونریزی سپاہِ گورنمنٹ کی کچھ کام نہ آئی اور ظاہر نہیں تو باطن میں تو درحقیقت شاہِ ایران ہرات پر قبضہ رکھتا ہے اور اس سے ثابت ہے کہ اخراج میجر ٹاڈ صاحب کا پیشتر سے تجویز کیا گیا تھا اور کامران اور اُس کے وزیر کا ارادہ یہ تھا کہ شاہِ ایران کے ہاں ہی پناہ لیویں چنانچہ اپنے خط کتابت میں والیِ ہرات شاہِ ممدوح کو لکھتا ہے کہ ہم نے کافروں کو اپنے ملک سے نکال دیا ہے صاحبِ اخبار مذکور کی یہ رائے ہے کہ اب گورنمنٹ کو یا تو ہرات کو فتح کرنا مناسب ہے یا افغانستان میں سے بھی اُٹھ آجانا چاہیے کیونکہ بیچ اختیار کرنے پہلے امر کے تو گورنمنٹ کی اصلی تدبیر پوری ہوتی ہے اور چھوڑ دینے میں مہم افغانستان کے دقتوں اور مشکلات سے حصول نجات متصور ہے اور جب کہ ہرات ایرانیوں کے قبضہ میں آجاوے گا تو پھر کچھ تدبیر نہیں بن آوے گی۔ صاحبِ اخبارِ بمبئی بموجب چٹھی مورخہ 8/جون کے لکھتے ہیں کہ مسٹر ریاک صاحب طہران دارالخلافہ ایران میں واسطے انفصال اس مقدمہ کے گئے اور بہت تعظیم اور تواضع ہوئی اور درستی معاملہ کی ہوگئی اور جب کہ صاحب موصوف مشہد کو چلے گئے تو بیٹا بھائی کامران شاہ کا شاہِ ایران کے پاس گیا کہ ہم نے کفار کو یہاں سے مار کے اُٹھا دیا اگرچہ ظاہر میں شاہِ موصوف نے غوریان اہلِ ہرات کو دے دیا لیکن حقیقت میں تمام ریاستِ ہرات پر قبضہ رکھتا ہے اور یہ بھی مشہور ہے کہ شاہِ ایران نے فلیاہ دارالخلافہ ملک چاب کو لے لیا اور محمد تقی خان سردار باجتری کے تیئں گرفتار کیا ہے اور مرزا قمر سردارِ بابہان کو بھی گرفتار کیا چاہتا ہے دوڈھائی سو سپاہ شیراز میں بھی آئی ہے۔

بحرِ ایران

وہاں کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ ایرانیوں اور ہراتیوں میں منصوبہ بندی ہو رہی ہے اور غوریان دے دیا گیا ہے مگر کامران شاہ نے متابعت شاہِ ایران کی قبول کی ہے علی شاہ کی طرف سے اب کچھ دغدغہ نہیں رہا ہے اور قیصرروم نے بموجب ایلچی انگریزی کے تمام سلاطینوں آوارہ گرد بغداد سے قسطنطنیہ میں اپنے تحتِ حکم رکھا ہے مرزا قمر سردار بابہان چند مدّت سے علانیہ سرکشی کر رہا ہے اور کئی شکستیں کھا چکا ہے مگر اب مشہور ہے کہ اُس سے کچھ معاملہ ہوا چاہتا ہے اور یہ بھی شہرت ہے کہ مرزائے مذکور ایک لڑائی اور بھی لڑے گا اس عزم سے کہ [ص 4 کالم 1] یا تو پھر بابہان کو مسخر کرے یا بالکل ہاتھ سے کھودے۔ کرمان میں آغا قادر افسرانِ شاہ پر فتحیاب ہوا ہے اور شاہِ ممدوح نے بہت سی سپاہ وہاں بھیجی ہے لیکن کہتے ہیں کہ شاہِ ممدوح کے پاس روپیہ نہیں ہے سپاہ سے موافق اپنی مرضی کے کام نہیں لے سکتے ہیں تنخواہ سپاہ کی برس زیادہ بھر سے چڑھ گئی ہے جہاں کہیں وہ جاتے ہیں لوٹتے ہیں پھر بھی ان کا گذارا نہیں ہوتا اس لیے یقین کیا جاتا ہے کہ شاہِ ممدوح طرف صلح کر لینے کے مائل ہیں ڈاکٹر ریاک صاحب نے بھی مشہد سے مراجعت کی ہے حاکم بوشہر کا بھی بجائے خودتیاری طرف دریا کے کرتا ہے سامنے رزیڈنسی کے اُس نے قدِ آدم دیواریں واسطے توپوں کے بنوائی ہیں اور قلعہ کو مستحکم کرتا جاتا ہے اس ارادہ سے کہ حتی الامکان انگریزوں کو دور رکھے۔

امرت سر

وہاں کے ساہوکاروں کی چٹھیوں سے واضح ہوتا ہے کہ ملک مانجھا میں بہ باعث شدت مینہ کے لوگوں کا بہت نقصان ہوگیا اور ہزارہا جانور درختوں پر سے زمین پر گر پڑے اور صبح کے وقت جنگلوں میں ہرن اور لومڑیاں اور گیدڑ وغیرہ سینکڑوں مرے ہوئے دیکھے گئے۔

ہم اس حال کے سُننے سے بہت افسوس کرتے ہیں کہ ڈیڑھ سو آدمی غریب الوطن جو کہ بتلاشِ روزگار لاہور میں وارد ہوکر قلعہ کی دیوار کے نیچے اُترے ہوئے تھے قریب پہر رات گئے بسبب زیادتی بارش اور تندے ہوا کے دیوار مذکور اُن پر گر پڑی سب دب کر مر گئے اور فکرِ معاش سے فارغ ہوئے۔

افغانستان

وہاں کی چٹھیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ قومِ غلزی نے پھر سر اُٹھا رکھا ہے اور مستعدِ جنگ وجدل ہیں اور سپاہ انگریزی بیچ لینے قلعوں اور تنبیہہ غلزیوں کے مصروف ہے قوم بورونی جو کہ پیشتر قومِ غلزی کے دشمن تھے اب وہ بھی اُن کے شریک ہوگئے ہیں اور کہتے ہیں کہ اپنے ملک میں سے ہم کافروں کو نکال دیں گے۔ سو دریافت ہوتا ہے کہ میجر لیچ ملکِ ایران میں تعینات تھے وہ وہاں کے پولیٹی کل ایجنٹ ہوں گے سنا جاتا ہے کہ یہ صاحب بہت دانا اور کارکردہ ہیں اور اس عہدہ کے تئیں بخوبی سرانجام کریں گے۔

خیوہ

کپتان کانلی صاحب سفیر گورنمنٹ کی چٹھیاں آخر ماہ اپریل تک کی متضمن خیر وعافیت صاحب موصوف کے آئیں۔ یہ صاحب لکھتے ہیں کہ خانِ خیوہ میری بہت تواضع اور خاطرداری کرتا ہے واضح ہو کہ درمیان کپتانِ موصوف اور کرنیل اسٹوڈرٹ صاحب سفیر انگریزی متعینہ بخارا کے بھی خط کتابت ہوتی رہتی ہے سفیر بخارا بھی عنایات والی بخارا کے بہت شکرگزار ہیں ہم امین کرتے ہیں کہ یہ دونوں سفیر اپنی خدمت مفوضہ کو بخوبی سرانجام کریں گے۔

[ص 4 کالم 1]

بمبئی

اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ 11 رتاریخ جون کو قریب چار کوس کے فاصلہ کے مقامِ روری سے ڈاک آمدِ بمبئی کی لُٹ گئی زبانی ہرکارہ ڈاک کے یہ دریافت ہوا کہ چار آدمی مسلح اُس سے دوچار ہوئے اور بعد بہت سی زَد وکوب کے اُسے ایک درخت سے باندھ دیا اور پاکٹوں کو کھول کے دیکھنا شروع کیا جب اُن میں سے کچھ نہ نکلا تو کاغذات جنگل میں پھینک کے چلے گئے۔

شملہ

مقامِ مذکور میں ایک ایسا واقعہ تازہ ظاہر ہوا کہ جس کسی نے اُسے سُنا بہت ہنسا اور بہت متعجب ہوا۔ کہتے ہیں کہ کسی شخص نے اُوباشوں میں سے وہاں کے مزدوروں کے کانوں میں یہ پھونک دیا کہ صاحبانِ انگریز مزدوروں کو مزدوری کے بہانہ سے طرف کابل کے لے جاویں گے اور وہاں اُن بیچاروں کو مار ڈالیں گے اور ان کے چربی کی مومیائی تیار کر کے واسطے معالجہ زخمیوں کے کام لاویں گے سو جس دن سے یہ خبر مزدوروں نے سُنی ہے اُس دن سے طائر ہوش وحواس نے اُن کے قفسِ سر سے ایک دفعہ ہی پرواز کیا اور خوفِ جان سے چھپ رہے اور آبادی سے بھاگ کے جنگلوں اور پہاڑوں میں چلے گئے۔ القصہ مزدوروں کے کم ہو جانے سے بہت کام بند ہو گئے ہیں مگر اغلب ہے کہ اب وہاں کے حاکموں نے اس باب میں کچھ تدبیر کی ہو گی جس سے کہ مزدوروں کے دلوں میں سے بھی وسوسہ دور ہو۔

کلکتہ

اُس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ سپہ سالارِ فوج انگریزی نے حکم ناطق جاری کیا ہے کہ امیرانِ سپاہ انگریزی میں سے جو شخص کہ داڑھی اور موچھیں رکھتے ہیں مُنڈوا ڈالیں اور پھر کبھی نہ رکھوائیں۔ چنانچہ اس حکم سے اکثر صاحبوں نے جو کہ موچھیں رکھتے تھے مُنڈوا ڈالیں لیکن دلوں میں بہت غمگین ہوئے الحق مردوں کو داڑھی اور مونچھوں سے بہت محبت ہوتی ہے سُنا جاتا ہے کہ وہ لوگ حرفِ شکایت زبان پر رکھتے ہیں مگر کیا کریں بندگی بیچارگی ہے سوائے متابعت علاج نہیں۔

اخبارِ مقاماتِ مختلفہ

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر نے ایک چٹھی واسطے والیِ لاہور کے بھیجی ہے اور اُس چٹھی سے انہیں بہت خوشی ہوئی اور تمام لاہور میں ضیافتیں ہوئیں مہاراجہ نے سپاہ کی تنخواہ دے کر اُنہیں تین مہینے کی رخصت دی ہے۔

کرنل بیو صاحب توپخانہ کے مدت سے ایک منصوبہ کر رہے ہیں واسطے رکھنے دُخانی گاڑیوں کے بڑی سڑک پر پہلے تو بنارس سے کرنال تک اور بعد ازاں درمیان کلکتہ اور یار کے۔ کانپور میں ہیضہ وبائی جاری ہے اگرچہ بہت شدت نہیں ہے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 234 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

15 / اگست 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

فورٹ ولیم

لے جس لیٹوڈ یپارٹمنٹ 14 / جون سنہ 1841 نواب گورنر جنرل بہادر ممالکِ ہند نے کونسل کے اجلاس 14 / جون 1841 کو قانونِ مفصلہ ذیل جاری کیا۔ لہٰذا بپاس اطلاع عام کے اشتہار کیا جاتا ہے قانون نمبر 7 / 1841 کا غیر حاضر گواہوں کی زبان بندی کے دستورِ سابقہ کو بیشتر اصلاح اور یکساں کرنے کے واسطے یہ قانون ہے۔

1۔ حکم ہے کہ ہر پریسیڈنسی میں غیر حاضر گواہوں کی زبان بندی کے بابت جتنے قوانین اور ان کی دفعات مروج ہیں وہ سب قانونِ ہذا کے رو سے منسوخ ہوئے۔

2۔ حکم ہے کہ جو عدالتیں سرکار کمپنی بہادر کی عملداری میں ہیں اُن کو ہر ایک صاحب جج کو جائز ہوگا کہ جو دیوانی مقدمہ عدالت مذکورہ میں دائر ہو اُس کے بابت متخاصمین میں سے کسی فریق کی درخواست پر عدالت موصوفہ کے کسی عہدہ دار یا کسی اور شخص یا اشخاص کے روبرو جن کے نام کہ حکمنامہ صادر ہو اُن گواہوں کے سوال وجواب کے طور پر یا کسی اور طرح سے زبان بندی لیے جانے کے واسطے جو کہ اُسی عدالت کے علاقہ میں ہوں جس میں کہ مقدمہ دائر ہے حکم صادر کرے یا گواہان مذکورہ کے سوال جواب کے طور پر یا کسی اور طرح سے گواہی لینے کے لیے کسی عدالت تابع کے نام کمیشن جاری کرے یا جو گواہ اس مقام یا مقامات کے ہوں جو کہ عدالت مذکورہ کے علاقہ سے باہر ہیں اُن کے سوال جواب کے طور پر یا کسی طرح سے گواہی لینے کے لیے کسی اور عدالت کے نام کمیشن نافذ کرے اور حکم مذکور یا کسی اور حکم احکام کے رو سے جو پیچھے صادر ہوں خواہ اُسی عدالت کا علاقہ ہو جس میں کہ مقدمہ مذکور دائر ہے خواہ غیر علاقہ جو احکام کہ گواہی مذکورہ کے لینے کے بابت واجب اور لازم متصور ہوں صادر کرے واضح ہو کہ جس عدالت کے نام کمیشن مذکورہ بالا جاری ہو وہ جمیع مقدموں میں جن میں کہ گواہ حاضر ہو سکتے ہیں اور کسی قانون یا مرضی عدالت کے رو سے عدالت میں حاضر ہونے سے معاف نہیں ہیں بر سر اجلاس گواہی لے اور کہ کمیشن مذکورہ بالا اُن گواہوں کی گواہی لینے کے

بابت جو کہ عدالت مذکورہ کے علاقہ سے باہر ہیں جس وقت کہ عدالت موصوفہ جس نے کمیشن مذکور جاری کیا مناسب سمجھے عدالت کے سوائے اور کہیں اجرا کرے اور کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کی ہر ایک عدالت کے جمیع کمیشن اور احکام مصدورہ جن کا اجرا کرنا جناب عالیہ ملکہ انگلستان کی کسی سپریم کورٹ کے علاقہ میں مطلوب ہو حسب مرقومہ الذیل مرسول ہوں۔

3۔ حکم ہے کہ جب قانون ہذا کے رو سے اُن لوگوں کی زبان بندی کے [ص 1 کالم 2] واسطے حکم صادر ہو جو اُس عدالت کے علاقہ میں ہوں جس میں کہ مقدمہ مذکور دائر ہے تو عدالت مذکور یا اُس کے ہر ایک صاحب جج کو جائز ہوگا کہ پہلے حکمنامہ جو اس کے بابت مرسول ہووے یا اور کسی حکمنامہ کے رو سے جو پیچھے ارسال کیا جاوے جس شخص کا نام کہ حکم نامہ مذکور میں مرقوم ہے اُس کے حاضر ہونے کا حکم فرماوے اور کہ شخص مذکور کو اپنے ہی مکان پر یا اگر مناسب جانے تو کسی اور جگہ پر حاضر ہونے اور جو کاغذات یا اسناد کہ ضروری ہوں اُن کے پیش کرنے کے لیے ارشاد کرے اور جو کوئی کہ جان بوجھ کر ایسے حکم نامہ پر عمل نہ کرے گا تو وہ عدالت کی عدول حکمی کے جرم کا مجرم ٹھہرے گا اور جو سزا کہ گواہی دینے کے انکار یا غفلت کے بابت واجب ہے اُس کا مستوجب ہوگا واضح ہو کہ ہر شخص کو جس کے واسطے کہ قانونِ ہذا کے بموجب حاضر ہونے کا حکم ہے اُس کے اخراجات اور تضیع اوقات کا روپیہ اُن مقدمات کے طور پر جن میں کہ بالفعل وہ اخراجات جائز ہیں عدالت میں حاضر ہونے کے بابت عنایت کیا جائے۔

4۔ حکم ہے کہ ہر ایک عدالت یا شخص کو جسے کسی حکم یا کمیشن کے رو سے جو قانونِ ہذا کے بموجب جاری ہوا ہے زبان بندی لینے کا اختیار حاصل ہے اُس کو زبان بندی کا لینا جائز ہوگا اور اُن کو حکم بلکہ لازم ہے کہ زبان بندئ مذکورہ بحلف لے ویں یا بہ اظہار و اقرار جب کہ مقدمہ کے دائر ہونے کے وقت اقرار و اظہار مذکور جائز اور پر ضرور ہوں اور اگر کوئی شخص حلف یا اظہار و اقرار کر کے دیدہ و دانستہ یا رشوت لے کر جھوٹی گواہی دے گا تو حلف دروغی کا مجرم ہوگا اور جو شخص کہ کسی اور سے حلف دروغی کرواوے گا وہ ارتشاء حلف دروغی کا مجرم ٹھہرے گا۔

5۔ حکم ہے کہ جب کوئی حکم یا کمیشن قانون ہذا کے بموجب کسی گواہ کی زبان بندی کے بابت صادر ہو تو صاحب عدالت یا صاحب جج کو جو حکم یا کمیشن مذکور جاری کرتا ہے اُس کے نافذ کرنے سے پیشتر اپنی خاطر جمعی کرنی چاہیے کہ فی الحقیقت گواہِ مذکور عرصہ معمولی میں بسبب غیر علاقہ میں ہونے یا بیماری یا اور کسی باعث مجاز قانون کی زبان بندی کے واسطے حاضر نہ ہو سکے گا اور جب کوئی عدالت ایسا کمیشن جاری کرے تو اُسے لازم ہے کہ کمیشن مذکور کے عنایت کرنے سے پیشتر تحقیقات کرے کہ جس میں گواہ کے کمیشن مذکور کے بموجب اظہار لیے جائیں گے اُس کی بالفعل بود و باش کہاں ہے اور کون سی عدالت عدالتِ مذکورہ کے برابر یا کم درجہ کی گواہ کے مقامِ بود و باش کے قریب ہے اور کمیشن مذکورہ ہمیشہ جس عدالت چھوٹی یا بڑی میں کہ تعمیل اُس کی

بہ آسانی مقصود ہو اس میں ارسال کیا جائے مگر جس صورت میں کہ بالتحقیق معلوم نہ ہو کہ کونسی عدالت برابر یا کم درجہ کی اس کے [ص 2 کالم 1] ارسال کے لیے نزدیک تر ہے تو (کذا) ہے کہ جس ضلع میں کمیشن مذکور تعمیل کیا جائے گا وہاں کے صاحبِ جج کے پاس ارسال کیا جائے اور صاحب موصوف کو اختیار ہے کہ خواہ اُسے اپنی کچہری میں جاری کرے خواہ اپنے ضلع کے کسی کچہری تابع میں ابلاغ کرنے کہ اس صورت میں یہی قانون ہذا کے جمیع مقاصد گویا کہ کمیشن مذکور اول ہی اس ہی کچہریٔ تابع پر ابلاغ ہوا تھا حاصل ہو جائیں گے اور جب تک کہ یہ متحقق نہ ہو کہ وہ گواہ جس کی زبان بندی ہوئی ہے عدالت مذکورہ کے علاقہ سے باہر ہے یا فوت ہو گیا ہے یا بیماری یا ضعف بدنی کے سبب حاضر نہیں ہو سکتا ہے یا مقامِ عدالت سے بلا ریب وفریب پچاس کوس کے فاصلہ پر ہے اور یا قانون کے رو سے یا مرضی عدالت کے بموجب عدالت میں اصالتاً حاضر ہونے سے محفوظ ہے یا جب تک کہ عدالت مذکورہ اپنی مرضی سے امورِ مسطورہ کے ثابت کرنے سے درگذر کرے یا کسی گواہ کے اظہار باوجود یہ کہ اُن کے لینے کی وجوہات اُن کی سماعت کے وقت متعدم ہو گئے ہوں بطور گواہی کے پڑھے جانے کا حکم دے تب تک کوئی اظہار علاوہ اظہارات مرقومۃ الذیل کے بے رضامندی اُس فریق کے جس کے خلاف وہ دیا گیا بطور گواہی کے پڑھا نہ جاوے گا اور جب کہ گواہِ مذکور حاضر ہو کر کہ گواہی دے چکے تب عدالتِ ممدوحہ کو اختیار ہے کہ اگر مناسب سمجھے تو اظہارِ مذکور کے پڑھے جانے کا حکم دے اور جمیع اظہار جو قانون ہذا کے بموجب لیے گئے اور حسبِ ضابطہ تصدیق کیے گئے ہیں عدالتِ موصوفہ کی مرضی پر بے ثبوت دستخط پڑھے جا سکتے ہیں۔

6۔ حکم ہے کہ جناب عالیہ ملکہ انگلستان کی عدالتوں کے سوائے ہر ایک عدالت اور اُس کا ہر ایک صاحبِ جج کمیشن مذکور اور وہ احکام جو قانونِ ہذا کی دفعہ دوسری اور تیسری میں مندرج ہیں جناب عالیہ ملکہ انگلستان کی ہر ایک عدالت کے حدود میں جاری ہونے کے لئے ارسال کر سکتا ہے اور جمیع کمیشن اور احکام مذکورہ جب کسی عدالت میں ارسال کرنے مطلوب ہوں تو اُس کورٹ آف ریکوئس میں جس کا علاقہ حدودِ مذکورہ یا اُس کے کسی جزو میں واقع ہو ارسال کئے جاویں۔

7۔ حکم ہے کہ جن راجاؤں اور سرکاروں کا ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر سے ارتباط ہے ان کی عملداری میں بھی قانونِ ہذا کی رُو سے کمیشن اور احکام مذکورہ جاری ہو سکیں گے اور عملداریٔ مذکورہ میں جو سرکار کمپنی بہادر کے ملازم ہیں اُن کو حکم ہے کہ حسبِ مراد قانونِ ہذا کے کمیشن مذکور کی اطاعت کریں اور اگر اُس کی عدول حکمی کریں گے تو جس وقت کہ اُس عدالت یا صاحبِ جج کے علاقہ میں جس نے کہ کمیشن یا احکام مذکورہ کو اجرا کیا ہے دستیاب ہوں گے تو اسی طرح سے مثلاً عدالت موصوفہ ہی کے علاقہ میں مرتکب جرم مذکور کے ہوئے تھے قابل سزا کے ہوں گے اور کمیشن یا احکام مذکورہ کے رو سے اظہار لیے جانے کے وقت اگر کوئی جھوٹی گواہی دے گا تو

سرکار کمپنی کے علاقہ کی ہر ایک عدالت سے قابلِ سزا کے ہوگا۔

[ص 2 کالم 2]

8۔ حکم ہے کہ جب کوئی مقدمہ کسی عدالت میں درپیش ہو اور اس میں ایک شخص کی گواہی جو کہ عدالتِ مذکورہ کے علاقہ سے باہر ہے مطلوب ہو اور کسی عدالت کے نام کمیشن ارسال کیا جائے تو عدالتِ موصوفہ کو اگر چہ حکم مذکور انہوں نے جاری نہیں کیا پھر بھی جتنی کہ گواہی دینے کے تغافل اور انکار کے مقدمات میں سزا واجب ہے اُسی ہی کمیشنِ مذکور کی عدول حکمی کے بابت سزا دینے کا اختیار ہے۔ فقط ٹی ایچ میڈوک ممالک ہند کی گورنمنٹ کا سکریٹری فقط۔

سرکیولر آرڈرز

ممالکِ مغربی کے صاحبانِ صدر بورڈ رونیو کے پرمٹ کے بابت نمبر 1/ 1841 صاحبانِ کلکٹر کو حکم ہے کہ جب تک حکم ثانی صادر نہ ہو جو شخص کہ آبکاری کی فروخت کے مجاز ہیں اُن کے ہاتھ افیم فی سیر جو اَسّی تولہ کا ہو دس روپیہ چھ آنہ کے حساب سے کم بیچیں کیونکہ کلکتہ کے نیلام میں سنہ حال کے اوائل مہینوں میں شئے مذکورہ اس نرخ پر فروخت ہوئی ہے فقط ممالکِ مغربی کے صاحبانِ صدر بورڈ رونیو کے حکم سے اشتہار کیا گیا۔ مقام الہٰ آباد ہنری میورز الیٹ سکرتر 20 جولائی 1841۔

بریلی

ایک خط سے بریلی کے دریافت ہوتا ہے کہ حکام صدر الہ آباد نے چند سوالات واسطے امتحان لیاقت اور استعداد مسٹر برکلی صاحب صدر الصدور اور خان بہادر خان صدر امین بریلی کے صاحب جج بریلی کے پاس بھیجے ہیں اور چار صاحبوں یعنی سیشن جج اور صاحب کلکٹر اور مجسٹریٹ بریلی اور سیشن جج شاہجہان پور وغیرہ کے تئیں ممتحن مقرر کیا ہے سو یقین ہے کہ امتحان ان صاحبوں کا پہلی تاریخ اگست کو بیچ حضور صاحبانِ موصوفین کے ہوا ہوگا ابھی دریافت نہیں ہوا کہ امتحان میں کامل نکلے یا نہیں اگر کامل نہ نکلے ہوں گے تو عجب نہیں ہے کہ اس منصب بلند سے معزول ہو دیں سُنا جاتا ہے کہ اور اضلاع میں بھی امتحان صدر امینوں اور صدر الصدوروں کا لیں گے اگر کامل نکلیں گے تو فبہا و گرنہ عہدہ سے معزول ہوں گے کہتے ہیں کہ اس خبر کے سُننے سے وہ لوگ جو کہ حقیقت میں کچھ جوہر ذاتی اور تمیز و شعور سے بہرہ نہیں رکھتے اور صرف خوبی قسمت سے بہ باعث سعی سفارش کے اس منصب عالی پر پہنچے ہیں انہیں خوف عظیم دامن گیر حال ہوگا کہ خدا خیر کرے۔

اکبر آباد

ٹھاکر سمیر سنگھ رئیس کوٹلہ ایک مرضِ مہلک میں مبتلا تھا جب توقع زندگی کی منقطع کی تو قصد متھرا کا کیا اس اعتماد پر کہ مرنا اُس مقام پر باعث نجاتِ عقبیٰ کا ہے لیکن منزلِ مقصود پر نہیں پہنچا کہ اثناء راہ میں ہی گیا صاحب زبدۃ الاخبار لکھتے ہیں کہ دو دن سے بارانِ رحمت الٰہی شہر اور نواحِ اکبر آباد میں نازل ہے۔

[ص 3 کالم 1] مسٹر سی گرانٹ صاحب مجسٹریٹ دہلی

واضح ہو کہ صاحب ممدوح بجائے ایف اُوولز صاحب کے اکاؤنٹنٹ جنرل شمال مغربی اضلاع کے ہوئے اور 10/ تاریخ یہاں سے کوچ کر کے آگرہ کو تشریف لے گئے صاحب ممدوح بہت منتظم اور منصف ہیں طرف درستی اور مرمت سڑک اور راہوں کے بہت توجہ رکھتے تھے چنانچہ سڑک شہر کی اور راہیں چھاؤنی اور قطب صاحب کی اس خوبی سے مرمت کروائیں کہ لوگ انہیں دیکھ کر صاحب موصوف کو یاد کیا کریں گے دو برس کے عرصہ سے پُل کشتیوں کا باندھا ہے دریائے جمن پر لیکن باعث انتظام صاحب موصوف کے اُس کی بہت حفاظت رہی تو کبھی صدمہ امواجِ دریا نے اُس پر اثر نہ کیا۔

اخبارِ مقاماتِ مختلفہ

کلکتہ کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ چند روز ہوئے کہ ایک واردات جعلسازی کی وہاں واقع ہوئی اس طرح پر کہ ایک سردار بیرر یعنی سرگروہ کہاروں پرنسپ صاحب کا جو کہ فی الجملہ زبانِ انگریزی سے بھی واقف تھا اُس نے ایک نوٹ جعلی لکھا اور اس پر صاحب موصوف کی طرف سے دستخط کر کے بینک بنگال میں لے گیا لیکن چونکہ بدلہ اعمال بد کا بُرا ہی ہوتا ہے اُس نے بہ باعث کم استعدادی کے نام کو صاحب موصوف کے غلط لکھا اس سبب جعلسازی اُس کی ظاہر ہوگئی اور اربابِ بنک مذکور نے اُسے گرفتار کر لیا۔ خبر تحقیق ہے کہ راس بل صاحب چند روز میں وارد دِ ںکھر ہوں گے میجر اوٹریم صاحب جو کہ بجائے اُن کے مقرر ہوئے ہیں حیدر آباد سے اپنے علاقہ پر روانہ ہونے کو ہیں بروقت پہنچے ان صاحب کے بل صاحب اس طرف تشریف لاویں گے۔ نصیر خان خلف محران خان اب تک نہیں آیا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ ان دنوں بینک آگرہ بہت ترقی پر ہے یعنی ساڑھے گیارہ روپیہ سینکڑا سالیانہ ہر ایک حصہ دار کو منافع ہوا ہے اکثر صاحب لوگ اس بینک میں اپنا روپیہ بھیجتے ہیں اور پر چھ سو روپیہ سود سالانہ کے دریافت ہوتا ہے کہ تین مہینے کے عرصہ میں تین تین لاکھ روپیہ اُس بینک میں جمع ہوا ہے۔

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ ایرانیوں نے پھر ہرات پر قبضہ کیا ہے اور یہ خبر بحر ایران کے اخبار سے بھی ثابت

ہوتی ہے۔ ایک چٹھی سے غزنین کی معلوم ہوتا ہے کہ ایک چٹھی سرکاری کیمپ انگریزی میں آئی ہے اور اس میں درخواست پانچ ہزار سیر باروت کی ہے لیکن یہ نہیں معلوم ہوا کہ اس قدر باروت کس واسطے طلب کی گئی ہے۔

فیروز پور میں رجمنٹ 64 پیادوں ہندوستانی کی واسطے روانگی افغانستان کے تیاری کر رہی ہے اور خبر ہے کہ (کذا) تاریخ نومبر کو کاروانِ انگریزی کے ساتھ کوچ کرے گی اور (کذا) 52 لدھیانہ سے دوسرے کاروان کے ساتھ جاوے گی دریافت ہوتا ہے کہ پندرہ سو اونٹ محمولہ اسباب کسریٹ [ص 3 کالم 2] اور سامان میگزین وغیرہ کے کاروانِ مذکور کے ساتھ جاویں گے۔ سنا جاتا ہے کہ ایک سارجنٹ (کذا) نے 31 / تاریخ ماہِ گذشتہ کو رات کے وقت اپنے تئیں طمنچہ مار کے ہلاک کیا کہتے ہیں کہ صاحب مذکور کو چند روز سے سودا ہو گیا تھا۔

کوئٹہ اور کوٹریا میں مرض تپ اور دستوں کا اب تک جاری ہے لیکن اب کچھ ہوا میں تبدیلی ہوتی جاتی ہے یقین ہے کہ بیماری بھی کم ہو جاوے گی سپاہ بریگیڈر سوپٹ صاحب کی جو کہ جنگِ نوشگی میں کام میں آئی تھی اُس نے دوسری تاریخ ماہِ گذشتہ کو مراجعت کی کہتے ہیں کہ 25 ہزار روپیہ باعث مر جانے اور چھوڑ دینے اُونٹوں بار برداری کے اس مہم میں تلف ہوا اور پچیس ہزار روپیہ بیچ کرایہ بار برداری کے صرف ہوا۔

ارباب سپریم گورنمنٹ نہیں ارادہ رکھتے ہیں کہ شاہ نواز کو مسندِ ریاستِ قلات پر بیٹھا دیں اور نصیر خان باوجود طلب صاحبانِ پولٹیکل کے نہیں آیا ہے پس قلات میں ایجنسی مقرر کی جاوے گی یعنی کچھ آدمی بطریق نیابت کے کام کیا کریں گے۔

بہاول پور اور احمد پور اور اُس کے گرد و نواح میں سُنا جاتا ہے کہ ایک قطرہ مینہہ کا نہیں برسا زراعت کا حال تباہ ہے۔

مقام پاک پٹن اور اُس کے گرد و نواح میں بیماری ہیضہ بشدت جاری ہے اکثر لوگ مر گئے اور بہت سے بستر رنجوری پر پڑے ہیں گنپت رائے کاردار وہاں کا کہ مردِ لئیق اور ہوشیار تھا مرضِ مذکور سے مر گیا۔

ٹیکس

کہتے ہیں کہ بسبب جاری ہونے ٹیکس کے کہ جو لوگ قدیم سے ایک ٹکا دیتے تھے اب انہیں دو آنہ تین آنہ دینے پڑے چاروں طرف آوازۂ فریاد الغیاث داد بیداد رعایا کا بلند تھا اور نوبت یہاں تک پہنچی تھی کہ غریب مفلسوں کی چکی چرخہ برتن تک اہلکارانِ بخشی چوکیدار قرق کرتے تھے اور باوجود یہ کہ 1822 سے قانون چوکیدارہ سُنا جاتا ہے لیکن آج تک یہ زیادتی کبھی نہیں گوش زد ہوئی تھی جواب پیش آئی لیکن رعایا تو یہاں کی بہت ہی عقلمند ہے واقفیت آئین و قوانین سے جیسا کہ رکھتی ہے ظاہر ہے بادشاہ صاحب سے اکثروں نے استعانت چاہی اور جو کہ مکاناتِ تعلقہ شاہی میں رہتے تھے اُن سے مدد چاہی حال ذی ہوشی اور آئین دانی اہلکارانِ شاہی کا بھی اظہر من الشمس ہے

کہ اگر کوئی آئین قانون اُن کے سامنے پڑھے تو وہ انجام کو یہ کہیں کہ یہ گاتے ہیں بہر کیف شقہ شاہی بھی صاحب اجنٹ کو گیا لیکن پرچہ 14 ماہِ حال اخبار سلطانی سے ظاہر ہوا کہ مستغیثوں کو فہمائش کی گئی کہ صاحب ایجنٹ آئین عدالت میں مثل ان امور کے مجبور ہے کوئی قانون تازہ صدر سے اس امر میں پہنچا ہوگا اس امر میں لفٹنٹ گورنر کے پاس [ص 4 کالم 1] مرافعہ کریں حضور سے بھی شقہ جاری ہوگا۔ لیکن اکثر لوگوں نے صاحب جج (کذا) اور بحوالہ چٹھی لفٹنٹ گورنر بہادر نمبر 2539 مورخہ 27/ اگست 1840 اور چٹھی طامس صاحب سکریٹری نمبر   مورخہ (کذا) جون کہ اس سے ظاہر ہے کہ زیادتی رعایا پر نہیں چاہیے اور وہ خوش راضی ہوں تو جاری کرنا اس حکم کا لازم ہے حاکموں کے کان تک یہ تمام حال پہنچا اور فی الحقیقت حال رعایا کا بھی یہ پہنچا کہ اپنی جان سے تنگ آئی انجام کار خدائے تعالیٰ نے حاکموں کے دل میں رحم ڈالا اور یہ ظلم زیادتی موقوف کی گئی ایک اشتہار بھی واسطے تکلیف رعایا کے جاری ہوا لوگ بہت شکر کرتے ہیں۔ اب اور گویا کہ جان تازہ اُن میں آئی ہے۔ فی الواقع رعایا کو اس طریقہ کے جاری ہونے سے نہایت تکلیف تھی اور اس میں شک نہیں کہ اگر یہ طریقہ جاری ہوگا تو نصف شہر سے زیادہ برباد اور تباہ ہو جاوے گا بسبب بے روزگاری اور گرانی غلّہ کی مدت سے ہے خلقت پہلے ہی سے تباہ ہے اس بوجھ اُٹھانے کی طاقت ان کو نہیں اور جو اسی طرح کی زیادتی اور ظلم رہے گا تو ہر چند یہاں کے لوگ قابلِ مقابلہ اور تمردی کے تو نہیں ہیں لیکن جب ان کا اثاث البیت تک چھن کر واسطے ادائے چوکیدارہ کے نیلام ہو جاوے گا تو ظاہر ہے کہ مرتا کیا نہ کرتا جب نوبت محتاجگی کی حد سے گذر جاوے گی تو یقین ہے کہ لاچار سب چوری کریں گے۔ بدمعاشی کریں گے تب خوب حُسنِ انتظام سرکاری ظاہر ہوگا۔ مقصود سرکاری رفاہ اور تہذیب رعایا ہے جس کے بالعکس یہ نتیجہ ظاہر ہوگا یقین ہے کہ حاکمانِ اعلیٰ اس بات کو کبھی نہیں پسند کریں گے۔ جو بات رعایا کے واسطے ہووے اُن کی رضامندی اُس میں ضرور ہو سرکار کبھی نہیں پسند رکھتی کہ اُن کی نارضامندی اُن کے حق میں ظلم سے مجبوری کی جاوے۔

قلعہ مبارک

سُنا جاتا ہے کہ تنخواہ کی بڑی واویلا ہو رہی ہے چھ 6 مہینے میں دو مہینے بڑی مشکل سے ملتے ہیں اُس پر بھی کنوتی کا ڈھچالہ لگا ہوا ہے کہتے ہیں کہ مختار برائے نام ہے ایک حکیم کا محکمہ بہت گرم سُنا جاتا ہے یا دو ایک بنیوں کی بن آئی ہے۔ یہ حال کبھی قلعہ کا نہیں سُنا جاتا تھا جواب روزمرہ سنتے ہیں۔ حضرت عرش آرامگاہ کے وقت میں کتنی سرکاریں نامی تھیں اور اسی تنخواہ میں ریل پیل رہتی تھی مرزا بابر بہادر کا کیا کارخانہ تھا مرزا سلیم کی کیا سرکار تھی نواب ممتاز محل کا ہزار ہا روپیہ کا علاقہ تھا علی ہذا القیاس مرزا تیمور شاہ وغیرہ۔ آمدنی کچھ کم نہیں ہوئی سرکاروں کا حال (کذا) پھر نہیں معلوم کہ یہ واویلا اور کمی کا کیا سبب ہے ہاں (کذا) سب مختار مشیر سلطنت عقیل تھے مختار راجہ سوہن لعل مردِ تجربہ کار تھا حکیم مشورت کار سلطنت امام الدین خان (کذا) مدبر عالم فاضل دانائے بے بدل [ص 4 کالم 2] سو

اُن لوگوں کو اب کوئی پوچھتا ہی نہیں جہاں حکیم نو جوان ہوں مہتمم کار لڑکے ہوں تو یہ حال نہ ہو تو کیا ہو۔

قمار بازان

سُنا گیا کہ ان دنوں تھانہ گذرِ قاسم جان میں مرزا نوشہ کے مکان سے اکثر نامی قمار باز پکڑے گئے مثل ہاشم علی خان وغیرہ کے جو سابق بڑی علتوں میں دورہ تک سپرد ہوئے تھے کہتے ہیں کہ بڑا قمار ہوتا تھا لیکن بسبب رعب اور کثرت مردمان کے یا کسی طمع سے کوئی تھانہ دار دست انداز نہیں ہو سکتا تھا اب تھوڑے دن ہوئے کہ یہ تھانہ دار جو قوم سے سید اور بہت جری سنا جاتا ہے مقرر ہوا ہے یہ پہلے جمعدار تھا بہت مدت کا نوکر ہے۔ جمعداری میں بھی یہ بہت گرفتاری مجرموں کی کرتا رہا ہے۔ بہت بے طمع ہے۔ یہ مرزا نوشہ ایک شاعر نامی اور رئیس زادہ نواب شمس الدین خان قاتلِ ولیم فریزر صاحب کے قرابت قریبہ میں سے ہے یقین ہے کہ تھانہ دار پاس بہت رئیسوں کی سعی اور سفارش بھی آئی لیکن اُس نے دیانت کو کام فرمایا سب کو گرفتار کیا۔ عدالت سے سب پر جرمانہ علیٰ قدرِ مراتب ہوا۔ مرزا نوشہ پر سو روپیہ ایک ہفتہ میں نہ دے تو اور حکم ہوگا۔ چودہ آدمیوں پر تیس تیس روپیہ نہ ادا کریں تو چار مہینے قید۔ لیکن ان تھانہ دار کی اب خدا خیر کرے دیانت کو تو کام فرمایا انہوں نے لیکن اُس علاقہ میں بہت رشتہ دار متمول اس رئیس کے ہیں کچھ تعجب نہیں کہ وقت بے وقت چوٹ پھیٹ کریں اور یہ دیانت ان کی وبالِ جان ہو حکام ایسے تھانہ دار کو چاہیے کہ بہت عزیز رکھیں ایسا آدمی کمیاب ہوتا ہے۔

امساکِ باران

دو ہفتہ کے عرصہ سے مینہ بخوبی شہر شاہجہاں آباد اور قرب و جوار میں بھی نہیں برسا اگر چہ اس علاقہ میں ابھی کچھ ضررِ زراعت کا حال نہیں سنا گیا لیکن کہتے ہیں کہ اگر چند روز اور بھی خدانخواستہ اس نہج پر کشش مینہ کی طرف سے رہی تو کھیتوں کا بھی حال تباہ ہو جاوے گا اور بیماریاں بھی زور پکڑیں گی۔

بنارس

ایک خط سے بنارس کے صاحب مہتمم اخبارِ آگرہ یہ تحریر کرتے ہیں کہ بیچ پرگنہ سلون کے ایک گانوں میں ایک ابر سرخ میں سے قطراتِ سرخ مانند ارغوان کی برسے اور وقوع اس حال کا باعث تعجب اور حیرت دیکھنے والوں کا ہوا چنانچہ حاکم بھی وہاں کا اُسے دیکھنے آیا اور ساتھ ملاحظہ آثار سرخ مینہ تھے متحیر ہوا باعث سرخی رنگ مینہ کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ابر بخاراتِ کانِ گندک وغیرہ سے جمع ہوا ہو جیسا کہ صاحب اخبار مذکور (کذا) کیا ہے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 235 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

22/ اگست 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

احکام

ایچ ایم نیشن صاحب پیادگانِ ہندوستان کے جو کہ رجمنٹ 23 کے لفٹنٹ تھے کپتان گراہیم صاحب کی جگہ ڈکیتوں کی گرفتاری کے صاحب کمشنر کا اسسٹنٹ اور ضلع آگرہ کا جوائنٹ مجسٹریٹ بطور ایکٹنگ کے مقرر ہوا اور تقرر اس عہدہ کا صاحبِ موصوف کی کام کرنے کی تاریخ سے آغاز ہوا اینڈ رو راس صاحب قسمت الہ آباد کے صاحب کمشنر کے اسسٹنٹ نے تا کہ وہ اپنے مقام پر پہنچے ایک مہینے کی رخصت پائی۔ جے ایم بی برمرڈ صاحب الہ آباد کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کی جگہ بطور ایکٹنگ کے مقرر ہوا۔ ٹریور جان چچلی پلوڈن صاحب میرٹھ کے کلکٹر اور مجسٹریٹ کو 20 ماہ حال سے اپنے ہی کام کے لیے دو مہینے کی رخصت عنایت ہوئی جو ایڈمنسٹن صاحب ایکٹنگ جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر صاحب موصوف کی ایامِ غیر حاضری میں مجسٹریٹ اور کلکٹر کا کام کرے گا۔ اس ایم گرنیتھ صاحب فتح پور کے سِول اسسٹنٹ سرجن کی رخصت بجائے دسویں کے اٹھائیسویں تاریخ ماہِ گذشتہ سے آغاز ہوگی۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹو ڈیپارٹمنٹ 7/ جولائی 1831 نواب گورنر جنرل بہادر ممالک ہند نے کونسل کے اجلاس میں 7/ جون 1841 کو قانون مفصلہ ذیل جاری کیا لہٰذا پاس اطلاع عام کے اشتہار کیا جاتا ہے قانون نمبر 6/ 1841 فورٹ ولیم کی پریسیڈنسی واقعہ بنگالہ میں (کذا) یا رَم شرب کی درآمد کے امتناع کے لیے یہ قانون ہے۔

1۔ حکم ہے کہ اگر کوئی شخص قانون ہذا کے جاری ہونے کے اور پریسڈنسی فورٹ ولیم واقع بنگالہ کی گورنمنٹ کے اضلاع متعلقہ میں رَم یا رَم شراب جو کہ ملکِ غیر کی کشید ہے یا کسی ملکِ مقبوضہ سرکار کی جس میں کہ رَم یا شکر کی درآمد از روئے قانون کے جائز ہے دریا کی راہ سے لے جا کر اُتارے گا یا لے جا کر اُتارنے کا عذر کرے گا۔ یا خشکی کی راہ سے لے جائے گا تو صاحبِ پرمٹ یا جو عہدہ دار کہ بیرونہ مال کو گرفتار اور قبضہ کرنے

کے لئے مقرر ہے رَم یا رَم شرب مذکور کو گرفتار اور قبضہ میں کرے گا اور تب رَم یا رَم شراب مذکور جو قانون کے مال بیرونہ کی ترقی کے بابت جاری ہیں اُن کے روقرق کی جائے گی بشرطیکہ جس ضلع میں رَم یا رَم شرب مذکور درآمد ہوئی ہے یا جس میں اُن کی درآمد کرنے کا عزم کیا گیا ہے وہ اُن اضلاع میں سے نہ ہوگا جن میں کہ گورنر جنرل بہادر نے کونسل کے اجلاس میں درآمد اُن چیزوں کی جائز کی ہے اور کہ گورنر جنرل بہادر کے اجلاس میں اختیار ہے کہ ملکِ مذکور متعلقہ میں چاہیں۔

2۔ اور کہ گورنر جنرل بہادر...... کے اجلاس میں اختیار ہے کہ ملکِ مذکور متعلقہ میں چاہیں..... مشتہر کر کر...... کہ ملکِ مذکورہ بالا...... مذکورہ میں سے [ص 1 کالم 2] صاحب کلکٹر یا کسی اور عہدہ دار سے جس کو گورنر جنرل بہادر نے کونسل (کذا) سرٹی فیکیٹ مذکورہ عنایت کرنے کے واسطے مقرر فرمایا ہے حاصل کیا چاہے اُس مالک یا نائب کو لازم ہے کہ جس عہدہ دار سے سرٹیفکٹ مذکور (کذا) کیا چاہیے اس کے حضور ایک اظہار نامہ نقشہ ملحقہ کے بموجب لکھ دے (کذا) عہدہ دار سرکاری سے کہ وہ صدر بھٹی جس میں کہ رَم یا رَم شرب مذکور کشید ہوئی ہے متعلق ہوگی اُس کی ایک سرٹیفکٹ اظہار نامہ مذکور کے ہمراہ اُس کی تصدیق کے لیے نقشہ مذکورہ 1 ر کے طرزِ مندرجہ پر (کذا) کی جائے گی۔

3۔ حکم ہے کہ اگر کوئی ضلع اس طرح کا ہو جس میں کہ گورنر جنرل بہادر نے کونسل کے اجلاس میں غیر ملک کی شکر یا رَم کی درآمد یا (کذا) مقبوضہ کار کے جہاں کہ ملکِ غیر کہ شکر یا رَم از روئے قانون کے درآمد ہو سکتی ہے کسی (کذا) جائز نہیں کی ہے تو جس عہدہ دار کے آگے کہ اظہار نامہ مذکور لکھا گیا ہوگا وہ ایک سرٹیفکٹ نقشہ ملحقہ 'ب' کے بموجب اپنی مہری اور خطی اظہار دہندہ کو عنایت کرے گا۔

4۔ حکم ہے کہ جو کوئی شخص ممالک مذکورہ کے علاقہ میں سے انگلستان کے کسی اطراف میں رَم یا رَم شرب جہاز پر لاد کر لے جانے کا ارادہ رکھتا ہے اُسے اجازت ہے کہ ایک سرٹیفکٹ حسب مرقومہ بالا مقامِ مذکور کے کلکٹر پرمٹ یا کسی اور عہدہ دار کے حضور ہو کہ کلکٹر پرمٹ کی جگہ اپنے اپنے علاقہ کی پریسڈنسی کی گورنمنٹ کی طرف سے اُن کے ملاحظہ کے لیے متعین ہیں پیش کرے اور جس عہدہ دار کے حضور کہ سرٹیفکٹ مذکور پیش کی ہے اُس کے آگے ایک اظہار نامہ نقشہ ملحقہ کے موافق لکھ دے۔

5۔ حکم ہے کہ جس عہدہ دار کے حضور سرٹیفکٹ مذکور پیش ہو اور اظہار نامہ مذکور لکھ دیا جائے اُسے لازم ہے کہ اگر اظہار مذکور میں ناراستی یا سازش کا گمان نہ ہوتا ہو تو اظہار دہندہ کو ایک سرٹیفکٹ نقشہ ملحقہ کے بموجب عنایت کرے۔

6۔ حکم ہے کہ کسی مالک یا اُس کے نائب کو کسی رَم یا رَم شرب کے بابت جس کے کہ وہ قانون ہذا کے بموجب برآمد کیا چاہتے ہیں سرٹیفکٹ مندرجہ قانونِ ہذا عنایت نہ کی جائے گی جب تک کہ رَم یا رَم شرب مذکور کشید

کسی ایسی صدر بھٹی کی نہ ہوگی جس میں کہ بموجب اجازت صدر بورڈ یا کسی اور عہدہ دار کے جس کو کہ محصولِ آبکاری کا اختیار ہے ولایتی طریق پر کشید ہوتی ہے۔

7۔ حکم ہے کہ جو رَم یا رَم شرب انگلستان کو لے جانے کے ارادہ سے قانونِ ہذا کے بموجب کسی اجارتی بھٹی میں تیار کی جائے چاہیے کہ چانول اور چنے کی شرب سے خالص اور بے آمیزش ہو۔ یعنی گنے اور چھوہارے اور کھجور کے درخت کے سوائے اور کسی چیز سے نہ بنی ہو اور کہ جائے کشید کی سرٹیفیکٹ کی حصول کے وقت نقشہ ملحقہ 1 ر کے بموجب خالص اور کی جائے۔

8۔ حکم ہے کہ اگر کوئی رَم یا رَم شرب کچہری آمد کے لیے لائی جائے گی اور امتناع ہذا کے خلاف — رَم یا رَم شرب مذکور معہ تمام پیپوں وغیرہ کے قرق ہوگی [ص 2 کالم 1] کے اظہار پر کہ قانون ہذا کے بموجب اُس برآمد کی اجازت کے لیے — دی گئی ہوگی یا جس شخص یا جن اشخاص نے اُس کی تصدیق کی ہوگی اُن سے اظہار بطریق مذکورہ ذیل (کذا) کیا جائے گا۔

9۔ حکم ہے کہ اگر کوئی شخص قانونِ ہذا کے بموجب اظہار — دروغ گوئی کرے گا تو (کذا) عدالت کو کہ حلف دروغی کے بابت — مقدمہ کی سماعت کا اختیار ہوگا اُس کے حضور ثابت ہونے پر حلف دروغی کے مقدمہ کے موافق سزا کا مستوجب ہوگا اور جو شخص کہ اس طرح گواہ کاذب بہم پہنچائے گا وہ رشوت دہی اور حلف دروغی کی سزا پاوے گا اور جو عہدہ دار سرکاری کہ اظہار کی ناراستی سے واقف ہو کر اُس کے سچ ہونے کی شہادت کرے گا وہ گواہ کاذب کی سزا کا مستحق ہوگا اور عہدہ سرکاری سے برطرف کیا جائے گا۔ ٹی ایچ میڈوک ممالکِ ہند کی گورنمنٹ کا سکریٹری۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹو ڈیپارٹمنٹ 28 ر جون 1841 عیسوی قانون مفصلہ ذیل ممالکِ ہند کے نواب گورنر جنرل بہادر کے حضور سے کونسل کے اجلاس میں 28 تاریخ ماہِ جون 1841 کو صادر ہوا لہٰذا اب اطلاع عام کے واسطے اشتہار کیا جاتا ہے قانون نمبر 9، 1841 کا جو جرمانے کہ قانون پچیسویں 1840 کے رو سے فورٹ ولیم ممالکِ بنگال کی پریسڈنسی میں آبکاری کے محاصل کو پیشتر محفوظ رکھنے کے لیے مقرر ہیں ان میں سے بعضے جرمانوں کی تصحیح کے لیے یہ قانون ہے۔

1۔ قانون پچیسویں 1840 کی دفعہ چودھویں کے ترمیم کے باب میں حکم ہے کہ جو مجرم قانون مذکور کی دفعہ مرقومہ کی رو سے قابل سزا کے ہیں وہ جرمانہ کے جن کی تعداد دو سو روپیہ سے یا قید کے جس کی میعاد تین مہینے سے زیادہ نہ ہو سزاوار ہوں گے اور اگر جرمانہ ادا نہ کریں گے تو مستوجب قید کے ہوں گے مگر اُس کی میعاد

ایام مذکورہ بالا سے زیادہ نہ ہوگی اور ہر حالت میں حاصل آبکاری کا صاحب مہتمم حسب مندرجہ قانونِ مرقومہ کی دوسری دفعہ کے سزا کا حکم صادر کرے گا فقط ٹی ایچ میڈوک سکریٹری گورنمنٹ۔

چین

ایک جہاز نمرود نامی چٹھی تاریخ ماہ حال کو چین سے کلکتہ میں لنگر انداز ہوا اُس کی چٹھیوں سے دریافت ہوتا ہے کہ 23 تاریخ مئی کو بیڑہ جہازوں کا اور سپاہِ انگریزی طرف کنٹون کے بڑھی اور سپاہ انگریزی میں یہ خبر پہنچی کہ اہل چین نے یہ تجویز کیا ہے کہ کشتیاں اور بیڑے آتش بجھوا کر انگریزی جہازوں کو جلادیں الغرض لڑائی شروع ہوئی کئی ہزار سپاہ تاتار کی باہر شہر کے قیام رکھتی تھی اور 37 ہزار آدمی اندر شہر کے مستعد اور مسلح تھے سات دن تک لڑائی ہوتی رہی آخر کار سپاہِ انگریزی فتحیاب ہوئی لیکن بڑے بڑے افسر اُن کے کام آئے سر فلمینگ اسٹن ہوس سپہ سالار سپاہِ جہازی اور میجر بیچر صاحب کوارٹر ماسٹر جنرل تاب مشقت اور تھکاوٹ اور تکلیفات...... جنگ کی [تاب] نہ لاکر مر گئے اور قریب..... ہوئے اور چھ سات افسروں نے.... بعد جنرل یانگ سپہ سالارِ افواج نے.... [ص 2 کالم 2] چنانچہ سرہف گف صاحب اور ایف سن ہوس صاحب نے انہیں ــــ (کذا) اور یہ شرط ہوئی کہ اہل چین ایک کڑور دس لاکھ ڈالر جو کہ سکہ چین ہے عوض شہر کنٹون کے دیں چینیوں نے یہ منظور کیا اور روپیہ بھجوادیا اور بیچ عوض ایک جہاز ملکِ اسپین کے جس کو کہ انہوں نے بخیال جہاز انگریزی کے جلا دیا تھا سولہ ہزار ڈالر (کذا) اور یہ شرط بھی کی گئی کہ سپاہِ تاتار کنٹون میں سے کوچ کر جاوے اور ساٹھ کوس پر بغیر کھولنے پھریروں اپنے جھنڈوں کے جا ٹھہرے اور سو جہاز جنگی اور پانچ چھوٹے جہاز اور اکہتر توپیں چین کی تڑواڈالیں اور خراب کردیں ایک گاؤں جلا دیا اور ہزاروں گٹھے روئی کے خاکستر کردئے اور بہت سا اسباب خصوص مثل ذخیرہ غلہ وغیرہ کے غارت اور تباہ کر دیا۔ واضح ہوتا ہے کہ دو ہزار آدمی چین کے اس (کذا) مارے گئے اور سپاہ انگریزی میں سے ستر آدمی تو سپاہِ جہازی میں سے مارے گئے اور بیالیس زخمی ہوئے اور سپاہِ خشکی میں سے نو آدمی مارے گئے اور ستر زخمی ہوئے سپاہ خشکی اور جہازاتِ جنگی واسطے تسخیر جزیرہ چوزان کے بھی بھیجے گئے ہیں۔

قندھار

ایک چٹھیِ قندھار مورخہ 25/ ماہ گذشتہ سے واضح ہوا کہ قوم غلزی ابھی شکست و پسپائی سے راضی نہیں ہوئی ہے او ربسر کردگی سلطان خان کے جمع ہوتے جاتے ہیں۔ خان مذکور نے ایک خط میجر لیچ صاحب کو اس مضمون کا لکھا تھا کہ اگر چہ فرنگی مالک میدانوں کے ہوگئے ہیں لیکن وہ اتنی طاقت نہیں رکھتے کہ مجھ کو پہاڑوں میں سے نکال دیں سو کہتے ہیں کہ میجر موصوف نے یہ درجواب لکھا کہ گورنمنٹ کا عزم یہ ہے کہ اُسے پہاڑوں میں سے نکال دینا ضرور

ہے اس میں کتنا ہی روپیہ اور سپاہ خرچ ہو چنانچہ صاحب موصوف نے دو ہزار سیر باروت قندھار سے منگوائی ہے واسطے اوڑا دینے بعض قلعوں ملکِ غلجی کے ــــ نصیر خان اب تک کوئٹہ میں نہیں آیا ہے اگر چہ وہاں سے کل تیں کوس پر تھا۔ کپتان اوڈ برن صاحب کی سپاہ ملکِ زمندور میں اختر خان کا تعاقب کرتی جاتی ہے لیکن کہتے ہیں کہ خان مذکور بالفعل تاب مقابلہ نہیں رکھتا ہے۔

سندھ

خطوطِ مقامِ کوئٹہ وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جنرل بروکس صاحب اور برگیڈیر ویلینٹ صاحب اب تک وہیں ہیں اور یہ توقع ہے کہ وہ ماہِ آئندہ تک وہاں سے کوچ کریں گے اور اخبارِ سکھر سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد حسین نائب بگی جو کہ بالفعل مقامِ شوراہ میں جو کہ چالیس میل انگریزی طرف جنوب قلات کے واقع ہے قیام رکھتا ہے سو اُس نے اپنے بھائی نائب (کذا) کو لکھا ہے کہ میں تحقیق جانتا ہوں کہ نصیر خان مسٹر راس بل صاحب کے کرنیل سٹیسی صاحب سے قلات میں کہ گل محمد......... ہو گیا..... آوارہ پھرتا ہے لیکن..... اُس کے ساتھ ہیں..... گُل محمد قریبُ المرگ ہے اگر یہ حال سچ ہو تو..... [ص 3 کالم 1] ہو جاوے گی... کیونکہ یہی شخص سدِ راہ ہے (کذا) کہ سپاہ (کذا) .... میں ہوتی ہے وہ اُٹھا دی جاوے گی۔ ایک اخبار صحیح سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈبلیو مکناٹن صاحب بہادر نے پانچ رجمنٹیں ہندوستانی واسطے افغانستان کے اور بھی طلب کی ہیں بباعث کسی ضرورت کے۔

اخبار مقاماتِ مختلفہ

اخبارِ کلکتہ میں ایک خط تھا اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ ہادی حسین جو کہ سابق طالب علم مدرسہ انگریزی کا تھا اور حال میں کوتوال فیروز پور کا اُسے (کذا) گورنمنٹ کی چھوڑ کر (کذا) نوکری مہاراجہ شیر سنگھ کی اختیار کی۔

(کذا) میں ایک شکاری جو کہ نوکر کپتان (کذا) صاحب کا تھا اس پر وقت شکار کھیلنے کے ایک شیر نے حملہ کیا (کذا) صاحب جو کہ پاس تھے انہوں نے نزدیک شیر کے...... اُس پر سر کیا شیر فوراً مر گیا لیکن باوجود علاج معالجہ کے شکاری بھی جانبر نہ ہوا اس لیے کہ زخم کاری کھائے تھے۔

ظاہر ہوتا ہے کہ بیچ کلکتہ کے بجائے (کذا) جلاب نمک کے زہر بکتا ہے چنانچہ ایک غریب عورت بیچ ہسپتال کلکتہ کے بہت تباہ حالت میں لائی گئی تھی بسبب اس کے کہ اُس نے اس زہر کو جلاب سمجھ کر کھا لیا تھا ڈاکٹر اوشانسی صاحب نے لوگوں کو واسطے کھانے بازار کی ادویات کے منع کیا ہے۔

صاحب کلکٹر جنوبی آرکٹ کے عہدہ سے موقوف کئے گئے اور ایک کمشنر خاص وہاں بھیجے گئے ہیں واسطے تسلی اور دلدہی نارضامند مظلوموں کے اخبار ممبئی سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ نصیر خاں بلانے سے صاحب اجنٹ کے نہیں آیا ہے اور مسند قلات پر شاہ نواز کو بٹھانا (کذا) نہیں مناسب معلوم ہوتا، اس لئے ایک گروہ مفصلہ ذیل بطریق

نائبوں کے واسطے جاری ہونے کاروبار ریاست کے مقرر ہوں گے۔ بی بی کنجن محمد حسین رحیم خان بھائی محراب خان متوفی کا جنرل ناٹ صاحب نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دیا بسبب نااتفاقی اُن کے ہمسروں کے اور رَاس بل صاحب سرٹی فیکٹ ماندگی پر رخصت حاصل کی ہے۔ نزدیک کوئٹہ کے چھ سات گھسیارے جو کہ پہاڑوں میں واسطے گھاس لانے کے گئے تھے اُن کو دشمن گرفتار کر کے لے گئے اور خدا جانے کیا کیا۔

سیلن یعنی سراندیپ کے اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ دارچینی جو کہ اب تک وہاں کی بڑی اشیائے تجارت میں سے تھی اب چونکہ خواہش اس کی بہت کم ہے اس لیے (کذا) کچھ قدر نہیں رکھتی اور کچھ پرداخت اُن کی نہیں ہوتی۔

مقام کیمپی میں ڈکیتوں نے دو...... حملہ کیا اور اسباب قریب تین بوٹ لے گئے.... حملہ... معلوم......

[ص 3 کالم 2] آگرہ اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ کرنیل اوصاحب رزیڈنٹ لکھنؤ (کذا) اور میجر جنرل رپر صاحب اُن کی جگہ پر مقرر ہوں گے اور یہ بھی (کذا) صاحب سپرینڈنٹ ڈکیتی مقرر ہوں گے کہتے ہیں کہ ان صاحب کا (کذا) بہت زیادہ مفید ہے کیونکہ یہ صاحب انتظام ڈکیتی سے بہت واقف ہیں اگر گورنمنٹ تنخواہ ان صاحب کی یہیں بڑھا دے تو بہت مناسب ہووے۔ دریافت ہوتا ہے کہ حیدرآباد دکن میں بارہ سو آدمی ہیضہ وبائی سے مر گئے مقامِ بنکوٹ میں بہ باعث طغیانی دریا کے بہت کشتیاں بہہ گئیں اور ستر آدمی ڈوبے...... صاحب اخبار ہرکارہ گورنر بنگالہ سے درخواست کرتے ہیں (کذا) آف ڈائریکٹرس کو وہ لکھیں کہ واسطے ہندوستان کے پادری بہت کم ہیں اور (کذا) بھیجے جاویں اس صورت میں ایسا ثابت ہوتا ہے کہ صاحب (کذا) موصوف بھولتے نہیں کہ خرچ تنخواہ پادریوں کا جو کہ مختلف اضلاع ہند (کذا) میں مقرر ہیں کتنا زیادہ ہے اور کتنی بڑی بڑی تنخواہیں ہیں ہاں اگر بہت سے پادری بہ تنخواہ قلیل مقرر کیے جائیں اسی قدر خرچ میں جو کہ اب ہے تو بہت فائدہ اُن سے نکلتا رہے۔

انگلستان کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ مسٹر ڈائس سومیر صاحب بیٹا بیگم (کذا) کا جو کہ انگلستان کو گیا تھا بیچ زمرہ اعیانِ پارلیمنٹ یعنی کونسلِ کلاں ملکہ معظمہ (کذا) انگلستان کے مقرر کیا گیا لیکن ایسا دریافت ہوتا ہے کہ وہاں کے لوگ اُس کے ہونے سے بہت ناراض ہوئے اور کہتے ہیں کہ یہ صاحب بزور زر مقرر ہوئے ہیں کچھ لیاقت ایسے عہدہ جلیلہ کی نہیں رکھتے۔

کلکتہ

چند مدت سے سردار اجیت سنگھ سفیر رانی چند کنوار بانوئے مہاراجہ کھڑک سنگھ کا کلکتہ میں وارد ہے چنانچہ ذکر اس کا پہلے ہی درج اخبار کیا گیا ہے الغرض اب بھی سردارِ مذکور از رو ملازمت نواب گورنر جنرل بہادر کی رکھتا ہے تا کہ درباب اخراج مہاراجہ شیر سنگھ اور مسند نشینی رانی مذکورہ کے کچھ عرض معروض کرے اور بیچ حاصل کرنے اس مطلب کے مدد چاہے لیکن ارباب گورنمنٹ بموجب قاعدہ مستمرہ اپنے کے خیال بھی نقضِ عہد و پیمان کا نہیں کرتے

ہیں۔ سفیر مذکور نے اگر چہ اس باب میں بہت کوشش کی لیکن کوئی موثر نہ ہوئی اور سب طرف سے مایوسی ہوئی اور اگر چہ یہ عقدہ اُس کا لا ینحل ہے پھر بھی سفیرِ مذکور کلکتہ میں ٹھہرا ہوا ہے۔

کابل

...کہ مالگذاران علاقہ چارہ کار ادائے حصہ.... بھاگ گئے ہیں اور کئی کمپنیاں پلٹنن.... ہندوستانی کے واسطے تنبیہ اُن [ص 4 کالم 1]......اُس طرف روانہ ہوئے لیکن ابھی کچھ حال وہاں کا نہیں معلوم ہوا،........بہت ہے فی روپیہ دو سیر آٹا اور ڈھائی سیر گیہوں اور تین سیر جو بکتے ہیں۔...میوے نہایت گراں ہیں میوہ خشک فی چھٹاک اور میوہ تر روپیہ سیر بکتا ہے کوچہ اور بازار میں ایسی بدبو آتی ہے کہ تعفن سے دماغ پریشان ہو جاتا ہے صاحب خط لکھتے ہیں کہ عمارتیں امیرانِ کابل کی بدتر گھروں سے فقیرانِ ہندوستان کے ہیں صبح سے شام تک (کذا) کی افراط سے آدمیوں کو قرار و آرام نہیں ہوتا اور رات کو مچھروں او پسّوں سے نیند لوگوں کی حرام ہو جاتی ہے الغرض یہاں کے لوگوں کو وہاں بہت تکلیف ہے شب و روز دست بدعا ہیں کہ وہ کون سا دن ہوگا کہ پھر جیتے [جی] ہند کو پھریں گے۔

بخشی چوکیدارہ

سُنا گیا ہے کہ وبائے مگس ہے تو لوگوں نے بالفعل نجات پائی لیکن یہاں کے لوگوں کا (کذا) (کذا)......کہ اب اہالیانِ چوکیدارہ کے پیچھے لپٹ پڑے ہیں یہ مرض اپنے سر لگالیا ہے ہر روز جوق جوق مبتلائے عدالت ہیں بقول اہلِ ہند (کذا) پر بس نہ چلا گدھیا کے کان اینٹھے بخشی وغیرہ پر نالشی ہیں کہ اسباب قرق کیا زر......(کذا)......یہ نہیں جانتے کہ حکم حاکم مرگ مفاجات بخشی وغیرہ کیا کرتے......نوکر مجبور ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ لوگ بھی پاؤ سیر کا من کر دیتے ہیں۔ مگر اتنا جیسا کہ لوگوں نے ظاہر کر رکھا ہے یقین ہے کہ حکامِ بانصفت کے روبرو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی نکل آئے گا۔

کورٹ آف ڈائریکٹرس

مسٹر آر ایم مارٹن صاحب نے دو سوال او نیربل کورٹ آف ڈائریکٹرس میں پیش کئے ہیں اول یہ کہ کورٹ موصوف سے درخواست کی جاوے کہ درستی اور تدبر اجازت دینے زمینداروں اور مزارعوں ممالک برٹش انڈیا کی واسطے چھڑانے لینڈ ٹیکس یعنی محصولِ زمین کے خیال اور تجویز میں رکھیں اور دوسرے یہ کہ کورٹ موصوف خیال کرے درستی اور استعمال کو بیچنے ناممکن الزراعت زمین کے جو کہ گورنمنٹ انڈیا سے تعلق رکھتی ہے تھوڑے محاصل پر اُس طور پر جیسے کہ سیلن اور ممالکِ انگریزی میں اختیار کیا گیا ہے اور صاحب موصوف نے کہا کہ میں اس حال سے واقف ہوا

چاہتا ہوں کہ آیا کورٹ آف انڈیا ڈائریکٹرس نے ان مطلبوں کو سوچا تھا اور اگر سوچا تھا تو آیا اُس نے ارادہ کیا تھا رکھنے کو اس سوال کے نتیجہ کو آگے کورٹ موصوف کے اور بیان کیا کہ میں کچھ ارادہ مداخلت کا بیچ اجرائے امور کورٹ موصوف کے نہیں رکھتا ہوں اور اگر کورٹ موصوف سوالات مذکورہ بالا پر غور اور تامل فرماوے گی۔ تو میں پھر اُس وقت کچھ زیادہ تر اُس پر نہیں کہوں گا سو چیئر مین یعنی وکیل کورٹ نے کہا کہ کورٹ نے اس بات پر سوچا بھی ہے اور اس پر غور بھی کرے گی اور جب کہ (کذا) لکھی جاوے گی تب وہ آگے کورٹ کے رکھی...... مسٹر مارٹن صاحب (کذا) اطلاع دی کہ میں سہ ماہی جنرل......... یہ کہ گورنمنٹ انگریزی کسی ——

[ص 4 کالم 2] ہر بار کی جمع بندی پیداوار (کذا) پر بموجب صرف مرضی گورنمنٹ کے جو ہے (کذا) اور بونے والوں کے حقوقِ مالکانہ زمین کو فوت کرتی ہے اس میں.... جاتا رہتا ہے قدر و قیمت اس کی جاتی رہتی ہے محاصل ملک کم ہو جاتا ہے اور گورنمنٹ انڈیا کی ناپائدار۔ 3۔ یہ کہ یہ زمیندار بونے والے زمین کے مستحق ہیں حاصل کرنے کو برٹش گورنمنٹ سے ایک مقرری جمع بندی اور ایک اقرار نامہ اور ذمہ داری موروثی زمینداری کی تاکہ سرکار آئندہ کو اُن سے زیادہ جمع بہ نسبت اقرار نامہ کے طلب نہ کرے اور ہر دفعہ جمع بڑھا کر نئے پٹے ایک سال یا زیادہ کے نہ لکھوالیا کرے فقط فی الواقع رائے مارٹن صاحب کی جس کسی نے سُنی نہایت پسند کی ہماری رائے بھی اسے نہایت پسند کرتی ہے بلکہ بہت مناسب ہے کہ وہ قاعدہ مستحسن جاری کیا جاوے کہ عوض محاصل ۲۵ سالہ کے زمین اور محال دے دئے جاویں (کذا) دوائم کے افسران سرکاری کو ہر آن اور ہر لحمہ بہ دل و جان اس میں کوشش اور مصروفیت لازم اور واجب ہے اس سے بہتر کوئی خیر خواہی واسطے قیام حکومتِ سرکاری کے عقل دور بین نہیں تصور کرسکتی لیکن افسرانِ سرکاری کی البتہ اس میں کساد بازی متصور ہے جب ظہور تام اس کوشش کا صورت پکڑے گا تو ظاہر ہے کہ احتجاج عہدہ دارانِ مال کی نہیں رہے گی بورڈ اور کمشنر اور کلکٹر اور ڈپٹی کلکٹر اور تحصیلدار وغیرہ کس مرض کی دوا رہیں گے لیکن سب کو لازم ہے کہ رفاہِ عام اور خیر خواہی اپنے سرکار ولی نعمت کو مقدم جانیں سرکار کے قیام میں اور صد ہا طرح کے عہدوں پر قائم ہو سکتے ہیں۔ رزق ان کا حسب تقسیم قسامِ ازل بیش و کم نہیں ہو سکتا ہم بہت خوش ہیں جو اثر اس تدبیر کا جلد جلوۂ ظہور پکڑے۔

خط —— صاحب سپرنٹنڈنٹ دہلی اردو اخبار سلمہٗ

بموجب ضمن پہلی دفعہ بارہویں قانون (کذا) کے بیچ عدالت صاحب جج بہادر کے واسطے اس بات کے کہ مقدمات اُن کی کچہری میں جلد ترتیب پاویں اور متخاصمین یا اُن کے وکلا وجہ ثبوت اپنی اپنی (کذا) عرضی نالش اور جواب دہی کی جلد داخل کریں یہ تدبیر مقرر ہے کہ اول آٹھ روز پہلے متخاصمین کو اطلاع اس بات سے دی جاتی ہے کہ تمہارا مقدمہ فلانی تاریخ روبکار ہوگا چاہیے کہ اُس روز واسطے داخل کرے دستاویزات اور قرار دینے اپنے

گواہوں کے اور پیش کرنے اور امورات کے جو واسطے انکشاف حقیقت مقدمہ کے ضرور ہوں مستعد رہو فقط اور اگر متخاصمین یا اُن کے وکلا روز معین میں تعمیل اس حکم کی نہ کرسکیں اور کوئی عذرِ معقول بھی نہ پیش کریں تو بموجب ضمن تیسری دفعہ مسطور کے اول مرتبہ اُن سے جرمانہ کہ ایک ربع قیمت کاغذ عرض نالش سے زیادہ نہ ہولیا جاتا ہے اور دوسرے مرتبہ کے تغافل میں جرمانہ حسب اقتضائے حاکم کے متخاصمین سے لیا جاتا ہے اور بموجب چٹھی (کذا) نمبری 868 مرقوم یکم جنوری 1834 کے ایسے جرمانے کے وصول کرنے کا صدر امین اعلیٰ اور صدر امین کو بھی اختیار ہے اور منصفوں کو نہیں ہے اور منصفوں کو (کذا) مقدمات کے واسطے بموجب ضمن اول دفعہ (کذا) 1814 کے یہ ہدایت ہے کہ جن مقدمات میں... ایک اشتہار... لکھ کر اپنی کچہری میں آویزاں کرادیں اس... عرصہ میں اگر مدعی... مقدمہ یک طرفی تجویز ہوگا۔

دہلی اردو اخبار

جلد 4

نمبر 236

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

29/اگست 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

احکام

فریڈرک او کٹویس ولس صاحب ممالک مغربی کے اکاؤنٹنٹ کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے حصول صحت واسطے کوہِ منصوری پر جانے کے لیے تین مہینے کی رخصت عنایت ہوئی۔ رخصت مذکورہ جس تاریخ سے کہ صاحب موصوف اپنی خدمت تفویض کریں گے اُس دن سے محسوب ہوگی اور سی. گرانٹ صاحب صاحب ممدوح کی جگہ ممالک مغربی کے اکاؤنٹنٹ کا کام کرے گا الیف ایچ سمپسن صاحب بطور ایکٹنگ کے حصار کا مجسٹریٹ اور کلکٹر معین ہوا جو ہیں کہ صاحب ممدوح بجنور کے کاربندوبست سے جہاں وہ بالفعل مامور ہے اس قدر فراغت حاصل ہو کہ بعد اُس کے ہرج واقع نہ ہو، وہیں وہ حصار کو روانہ ہوگا صاحب موصوف کے جانے کے بعد الیف اِس ہیڈ صاحب بجنور کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کی خدمت بجالائے گا ڈبلیو کننگھم صاحب متھرا کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپوٹی کلکٹر کو اپنے ہی کام کے لیے ماہِ آئندہ کی پہلی تاریخ سے تین مہینے کی رخصت عنایت ہوئی۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹو ڈیپارٹمنٹ 5/جولائی 1841 ممالک ہند کے نواب گورنر جنرل بہادر نے کونسل کے اجلاس میں 5/جولائی 1841 کو قانونِ مفصلہ ذیل جاری کیا لہٰذا اب اطلاع عام کے واسطے اشتہار دیا جاتا ہے قانون نمبر 11، 1841 کا سرکار کمپنی کی ہندوستانی عہدہ داروں اور سپاہیوں کے باب میں جو قوانین کہ لشکری کورٹ آف ایکوسٹس کی بابت رائج ہیں اُن کی اصلاح اور مجتمع کرنے کے لیے یہ قانون ہے۔

1۔ حکم ہے کہ قانون ہٰذا کے رو سے لشکری کورٹ آف ریکوسٹس کی بابت جمیع قوانین اور دفعات مروجہ منسوخ ہوئیں مگر مدراس اور بمبئی کی پریسیڈنسی کے دستور العمل مجاریہ کے رُو سے چھاؤنی اور جس مقام پر کہ پریسیڈنسی مذکور کا لشکر وارد ہے وہاں کے بازار لشکری کے مقدماتِ خفیفہ کو جو عہدہ دار واحد کہ انفصال کرنے کے لیے مقرر اور مجاز ہے اُس میں قانونِ ہٰذا کا کوئی حکم مخل نہ ہوگا یا مدراس کی پریسیڈنسی کے قوانین مجاریہ کے رد سے کسی اہل فوج کے نام پر نالش ہووے تو اس مقدمہ کے فیصلہ کو پنچایت کے رو سے تجویز کرنے میں بھی کسی

طرح سے ممانعت نہ کرے گا۔

2۔ بقید شرائط مذکورہ بالا کے حکم ہے کہ سرکارِ کمپنی بہادر کی عملداری میں جو ہندوستانی عہدہ دار خواہ سپاہی خواہ کوئی اور شخص سرکارِ موصوف کی ہندوستانی افواج کی آئین لشکری کے تابع ہیں یا جو شخص کہ کسی مقام لشکر یا چھاؤنی میں بود و باش رکھ کے کسی طرح کی تجارت یا اور کام لشکری بازار میں کرتے ہیں اگر اُن کے نام پر داد وستد یا اور مقدمات کی بابت جو کہ (کذا) ذات سے متعلق ہیں نالش ہو تو بشرطیکہ شئے متنازعہ کی مالیت دو سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور مقدمہ کی بنا اور اُس کے رجوع ہونے کے وقت [ص 1 کالم 2] مدعٰی علیہ اشخاص مذکورہ بالا کی تصریح کے موافق ہو تو مقدمہ کا انفصال لشکری عدالت میں ہوگا اور کہیں نہ ہوگا مگر قانون ہٰذا کی رو سے کسی لشکری عدالت میں کوئی مقدمہ تنازع ذات برادری یا دعوٰی شئے غیر منقولہ کے بابت فیصلہ کے واسطے دائر نہ ہوگا۔

3۔ حکم ہے کہ ہر مقام لشکر یا چھاؤنی کے یا جو فوج کہ معرکہ میں ہووے اُس کے کسی حصہ کے کمان افسر یعنی سردارِ مختار کو لشکری عدالت کے مقرر کرنے کا اختیار ہے اور عدالتِ موصوفہ میں اسی پریسیڈنسی کے سپہ سالار کے احکام سے جس میں مقام یا چھاؤنی مرقومہ واقع ہے یا اگر ایسے احکام صادر نہ ہوں تو اُسی کی جامع عہدہ دار کی مرضی کی موافق تین صاحبان انگریز اہل ہند سے کم اجلاس نہ کریں گے لیکن ہندوستانی عہدہ داران مذکورہ کے ساتھ ایک صاحبِ انگریز بھی جو پانچ برس سے کم عرصہ کا ملازم نہ ہو روئیداد کی ترتیب اور سربراہی کرنے کے لئے مقرر ہوگا واضح ہے کہ جس مقام یا چھاؤنی میں تنازع واقع ہو یا جس جگہ مدعا علیہ کی بود و باش ہے اگر وہاں عہدہ دارانِ انگریزی یا ہندوستانی عدالتِ مذکورہ کے تقرر کے واسطے کافی نہ ہوں تو مقدمہ مذکورہ اُس سے نزدیک ترین مقامِ لشکر یا چھاؤنی میں جہاں حسب ضابطہ مرقومۃ الصدر کے لشکری عدالت کا تقرر ممکن ہو انفصال پاوئے گا۔

4۔ حکم ہے کہ عدالت موصوفہ کا ہر مہینے میں تقرر عمل میں آئے گا اور طلب بٹنے سے پیشتر کسی فرصت کے دن اجلاس ہوگا۔

5۔ حکم ہے کہ سرکار کمپنی بہادر کی ہندوستانی افواج کی کورٹ مارشل کا مقدمات کی تجویز میں جو رواج ہے سو ہی حتی الامکان عدالتِ مذکورہ کا بھی ہوگا اور جو کہ کورٹ مارشل کا گواہوں کے طلب کرنے میں اختیار ہے وہی اس عدالت کو بھی حاصل مگر عدالت مذکورہ کو ہر مقدمہ میں متخاصمین کے اظہار لینے اور اپنی مرضی سے اُن کو طلب کرنے خواہ نہ کرنے کا اختیار ہے اور قانون ساتویں 1841 کے رو سے غیر حاضر متخاصمین اور غیر حاضر گواہوں کی زبان بندی کرنے میں سرکار کمپنی کی دیوانی عدالتوں کو جو اختیار ہے وہی اس عدالت کو بھی ہوگا مگر جو اظہار اُس کمیشن کے بہ موجب جو کسی لشکری کورٹ آف ریکوسٹس سے صادر ہو لیے جائیں گے سو ہر

ایک کورٹ آف ریکوسٹس میں جو اُس کے بعد اجلاس کرے بطور گواہی کے منظور ہونگے اور قانون ہذا کی رو سے لشکری کورٹ آف ریکوسٹس سے کمیشن قانون ساتویں 1841 کے بہ موجب باوجود یہ کہ جس عدالت میں کمیشن مذکورہ مرسل ہوں وہ لشکری عدالتوں مذکورہ کے علاقہ سے باہر نہ ہووے، صادر ہو سکتے ہیں۔

6۔ حکم ہے کہ جو گواہ حاضر ہونے میں تغافل خواہ گواہی دینے کا انکار کریں خواہ جھوٹا حلف اُٹھائیں اور جو شخص گواہوں کو جھوٹا حلف اُٹھانے کے لئے ترغیب دیں (کذا) لشکری کے تابع ہوں تو اُن کی تحقیقات اور سزا کورٹ مارشل کی معرفت ہوگی اور جو احکام کہ آئین لشکری کے تابع مجرموں کے واسطے لشکری مقدمات کی تحقیقات اور سزا کے بابت میں اشخاص مذکورہ اُن ہی کے تابع ہوں گے اگر گواہانِ مذکورہ [ص 2 کالم 1] آئین لشکری کے تابع نہ ہوں تو اُن کی تحقیقات وسزا سرکار کمپنی بہادر کی نزدیک ترین عدالتِ فوجداری کے صاحب (خواہ وہ عدالت مقدمات فوجداری شخص موصوف پر حسب معمول اختیار رکھتی ہو یا نہیں) اُسی طور پر کریں گے جیسے کہ صاحبانِ عدالت موصوفہ بہ لحاظ اُن جرائم مذکورہ کے جو کہ انہی کے علاقہ میں واقع ہوں کر سکتے ہیں۔

7۔ حکم ہے کہ جو شخص خواہ لشکری خواہ اس کے غیر خواہ انگریز یا ہندوستانی کسی طرح کے الفاظ یا اشارات یا حرکاتِ دہشت انگیز یا کسی اور طرح سے لشکری کورٹس آف ریکوسٹس کی رویدادیں (خود حاضر ہو کر یا نہ ہو کر) خلل انداز ہووے اگر وہ شخص آئین لشکری کے تابع ہو تو کورٹ مارشل سے والا سرکار کمپنی بہادر کے نزدیک ترین عدالت فوجداری سے (خواہ وہ عدالت مقدمات فوجداری میں شخص مذکور پر حسب معمول اختیار رکھتے ہوں یا نہیں) اُسی طور پر سزا پائے گا گویا کہ جس عدالت میں سُپرد ہوا اُسی کے اجلاس کے وقت جرم مذکور کا صادر ہوا تھا۔

8۔ حکم ہے کہ ہر مقدمہ کی رویداد جو لشکری کورٹ آف ریکوسٹس کے حضور دائر ہو تحریر ہو کر داخل دفتر رہے گی اور جن گواہوں کی کہ زبان بندی ہوئی ان کی گواہی کا مضمون اور جن کی زبان بندی قوانین کے رو سے قابل جواز نہ ہونے یا اُس سے سروکار نہ رکھنے یا کسی اور وجوہات سے نہ ہوئی اُن سب کی کیفیت رویدادِ مذکورہ میں مندرج ہوگی اور اس پر اہالیانِ عدالتِ مذکورہ بالا اپنی صحیح کریں گے اور مقدمات کی تجویز کے عدالت موصوفہ کا ہر ایک میر مجلس انگریزی عہدہ دار رویداد مذکورہ یا اُس کی نقل مقام لشکر یا چھاؤنی سردار مختار کو حتی الامکان جلد ارسال کرے گا۔

9۔ حکم ہے کہ جو دعویٰ دو سو روپیہ سے زیادہ کا ہو یا کئی دعوے علیحدہ علیحدہ جن کی تعداد زرِ مذکور سے زیادہ ہو تو مدعی یا مدعیان کو مدعا علیہ سے دو سو روپیہ سے زیادہ قابل الوصول نہ ہوں گے اور فیصلہ کورٹ آف ریکوسٹس کا ہر ایک دعویٰ کے بابت ہر ایک عدالت میں اس کے یا اُسی بناء پر مقدمہ میں اُس سے زیادہ یا کسی اور دعویٰ

کی سماعت کا مانع ہوگا بشرطیکہ عدالتِ لشکری میں رجوع ہونے سے پیشتر ہی شئے متنازعہ واجب الادا ہو اور اگر اُس کے خلاف مدعا علیہ دعویٰ کرے تو ہر ایک عدالت لشکری کو اُس میں تجویز کرنے کا اختیار ہے اور جو سود کہ متخاصمین نے آپس میں قرار دیا ہے بشرطیکہ وہ ملک کے رواج سے زیادہ نہ ہو لشکری عدالت کو اُس کے وصول کرانے کا اختیار ہے اور بعد اجرائے قانون ہذا کے اجناس کی خرید و فروخت کے سوائے جو عہد و پیان کہ زرِ قرضہ کی بابت ہوگا اگر بیس روپیہ زیادہ ہو تو اس کی تصریح مدعا علیہ کی زبان میں ایک کاغذ پر تحریر ہوگی اور اُس پر آپ یا بہ جز مدعی کے کسی اور کی معرفت اپنا العبد کرادے گا واضح ہو کہ جو قرض چھ برس سے زیادہ کا ہو اگر عرصہ مذکور میں اور مقدمہ کی رجوع ہونے سے پیشتر اُس کے ادا کا اقرار کرنا ثابت نہ ہو تو کسی کورٹ آف ایکوسٹس کو قرضۂ مذکور کے دعویٰ کی سماعت کا اختیار نہ ہوگا۔

10۔ حکم ہے کہ متخاصمین میں سے اگر کوئی شخص اصالتاً یا وکالتاً حاضر نہ ہووے یا لشکری عدالت کے حکم کے بہ موجب گواہوں کو حاضر نہ کرے تو صاحبانِ عدالت اُتنا اطمینان حاصل کر کے کہ فریق مذکور ان کے حکم مصدرہ سے فی الواقع آگاہ ہو گیا ہے۔[ص 2 کالم 2] اُس کی غیر حاضری میں ہی مقدمہ کا انفصال کریں اور اگر اس صورت میں مدعی کے خلاف ڈگری صادر ہو تو پھر اُس کو مقدمۂ مذکور کے از سرِ نو دائر کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔

11۔ حکم ہے کہ جس سردار مختار کو مقدمہ کی روئیداد مذکور کو اُسی یا کسی اور لشکری کورٹ آف ریکوسٹس میں نظر ثانی کے واسطے ابلاغ کرے اور ہر ایک مقدمۂ مذکورہ میں بشرطیکہ قانون کی رو سے کچھ ہرج واقع نہ ہو تو صاحبِ عدالتِ موصوفہ کا حکم ثانی قطعی ہوگا اور اگر ہو تو افواج سرکار کے سپہ سالار کی خدمت میں مقدمۂ مذکور مرسول ہوگا اور سپہ سالار ممدوح کو اُس کے مسترد کرنے کا اختیار ہے الا مقدمہ مذکورہ کے از سرِ نو دائر کرنے میں کچھ تخلل واقع نہ ہوگا واضح ہو کہ صاحبان عدالت اُس گواہی کو جو تجویز سابقہ کے وقت نہ ہوئی تھی تجویز جدیدہ کے وقت لے سکتے ہیں۔

12۔ حکم ہے کہ ہر ایک مدعی اپنا دعویٰ لکھ کر چھاؤنی کے اسٹیف افسر عرف بریگیڈ میجر کو گذرانے اور دعاوی مذکورہ فہرست میں مندرج ہو کے صاحب موصوف کی معرفت پلٹن کے ایڈجوٹنیٹ یا مالک سررشتہ پاس عدالت کے اجلاس سے اقل درجہ دو دن پیشتر مرسول ہوں گے اور جو مدعا علیہ پلٹن یا سررشتوں مذکورہ سے متعلق ہو اُس کی طلبی کی جواب دہی صاحبانِ ایڈجوٹنیٹ یا مالک سررشتہ کے ذمہ جو جس سے متعلق ہے ہوگی۔

13۔ حکم ہے کہ لشکری کورٹ آف ریکوسٹس کی ہر ایک ڈگری اجرا ہونے سے پیشتر چھاؤنی کے حکم نامہ میں مشتہر ہوگی۔

14۔ حکم ہے کہ لشکری کورٹ آف ایکوسٹس کی ڈگری صاحبانِ عدالت کے حکم بہ موجب عموماً خواہ خصوصاً اجرا ہوگی مگر چھاؤنی کے سردار مختار کو باوجود صاحبانِ عدالت موصوفہ کے حکم کے اپنی مرضی سے ڈگری کے عموماً

خواہ خصوصاً جاری کرنے کا اختیار ہے۔

15۔ حکم ہے کہ عموماً اجرائے ڈگری کے ہونے پر اگر قرض مذکور فوراً ادا نہ کیا جاوے تو چھاؤنی کے سردار مختار کے حکم دستخطی سے قرض دار جتنا اسباب مع مکانات یا اور عمارات واقع مقام لشکر یا چھاؤنی کے جو مقام یا چھاؤنی مذکور کی حدود میں ہیں یا اور کہیں پایا جاوے وہ سب قرق ہو کر ادا کیا جائے گا اور باوجود اس کے اگر قرضِ مذکور ادا نہ ہو سکے تو قرض دار مرقوم اگر سپاہی نہ ہووے حسب مراد قانون دوسری 1840 کے مقام لشکر یا چھاؤنی کی نزدیک ترین یا کسی اور محبسِ مناسبہ میں جو اُسی کے حدود میں واقع ہو بہ میعاد دو مہینے کے اگر زرقرضہ اس عرصہ میں ادا نہ کردے تو گرفتار ہو کر مقید رہے گا اور اُس کے پیچھے بھی اگر اس کا اسباب مقامِ لشکر یا چھاؤنی کی حدود کے اندر یا کسی اور جگہ پر ملے گا تو ادائے زرقرضہ کے واسطے قرقی اور نیلام کے لائق ہوگا اور اگر سپاہی نہ ہووے اور اُس کی اشیا کا نیلام ادائے زرِقرضہ کو وفا نہ کرے تو زربقایا ادا کرنے کے لئے دفعاتِ مفصلہ ذیل کے رو سے حکم ہوگا کہ لزوماتِ ساز اور وردی کے اُس کی تنخواہ میں سے ہر مہینے روپیہ وضع ہوتا رہے۔

16۔ حکم ہے کہ اگر اجرائے ڈگری خصوصاً ہو تو زرِقرضہ اور کسی طرح سے نہیں مگر قرض دار طلب اور (کذا) وظائف بالائی میں سے ادا کیا جائے گا اور ڈگری کی سارٹیفیکیٹ اور جو حکم اور ارشاد کہ ڈگری مذکورہ میں مندرج ہیں وہ سردارِ مختار کے دستخط سے قرض دار کے ماہیانہ سے روپیہ وضع کرنے کے لیے کافی ہوں گے مگر اہلِ سند [ص 3 کالم 1] عہدہ دار کی نصف تنخواہ اور بے سند عہدہ دار یا سپاہی کی چہارم تنخواہ سے زیادہ کسی مہینے میں ضبط نہ ہوگی۔

17۔ حکم ہے کہ جو مقام لشکر سرکار کمپنی بہادر کی عملداری سے باہر ہیں ان میں (کذا) سندیا اور مقدمات جو کہ انسان کی ذات سے متعلق نہیں ان کے بابت کتنے ہی کی مالیت ہو لشکری عدالت موصوفہ اشخاص مرقومہ بالا کے نام نالش ہو سکے گی بشرطیکہ عدالت مذکورہ کے اہلِ مجلس انگریزی عہدہ دار ہوں اور کہ اگر زردعویٰ دوسو روپیہ سے زیادہ ہو تو اُس کا اپیل نزدیک ترین پریسیڈنسی کی صدر عدالت کے حضور اُن ہی احکام کے رو سے ہوگا جو دیوانی عدالت ہائے توابع کے مقدمات کی اپیل کے بابت مروج ہیں۔

18۔ حکم ہے کہ قانون ہذا کے اجرا ہونے سے پیشتر جو مقدمہ کہ دائر ہوا اُس سے قانون مذکور سروکار نہ رکھے گا اور نہ کسی اُس مقدمہ سے جو ماہ اگست آئندہ کی دسویں تاریخ کے پیشتر آغاز ہو۔ فقط ٹی ایچ میڈوک ممالک ہند کی گورنمنٹ کا سکریٹری۔

پولیس

تھانہ دار گذر کشمیری دروازہ نے ایک چور کو مع مال مسروقہ جو سات سواڑتیس روپے نو آنہ نو پائی کا سُنا جاتا ہے گرفتار

کیا۔ کہتے ہیں کہ یہ تھانہ دار بھی بہت ہوشیار اور دیانت دار منتخب تھانہ داروں میں ہے۔ یہ تھانہ دار بھی اُسی نسل اور وطن میں سے ہے جس نسل اور وطن کا تھانہ دار گذر قاسم جان کا تھا جس نے قمار بازوں کو گرفتار کیا تھا بلکہ قرابتِ قریبہ آپس میں رکھتے ہیں فی الواقع یہ چند سید ہم جدی دِکھنے میں آئے ان سب کو دیانت دار اور ہوشیار پایا اس میں شک نہیں کہ یہ تھانہ دار اگر طمع کو راہ دیتا تو یا چور کو چھوڑ دیتا یا مال مسروقہ میں تصرف ممکن تھا صورت گرفتاری ایسی ہی سی گئی اس کو بہت گنجائش تھی لیکن اِسے حفظ دیانت بہت سُنا جاتا ہے اکثر مجرم سابق بھی گرفتار کئے ہیں اور سزایاب ہوئے ہیں۔ ایک بھائی ان کا کوتوالی میں محرر سُنا جاتا ہے کہتے ہیں وہ بھی دیانت میں (کذا) ہے کچھ شانِ الٰہی ہے بعض قوم کا اور جگہ کا خاصہ اُس نے ایسا ہی پیدا کیا ہے (کذا) کے اور جگہ کے سب اچھے ہوتے ہیں الحق تعز من تشاء و تذل من تشا۔

وفات راس بل صاحب

ہم بہت افسوس کرتے ہیں ظاہر کرنے کو کہ راس بل صاحب پولیٹی کل ایجنٹ سندھ نے پہلی تاریخ ماہ حال کو مقام کوئٹہ میں مرض تپ اور بلغم وغیرہ سے وفات پائی۔ کہتے ہیں کہ صاحب موصوف بہت بلند عزم، دانا اور ذی لیاقت تھے لیکن اکثر (کذا) اور (کذا) کام کرتے تھے اور مزاج صاحب موصوف کا بہت غصہ ناک تھا۔

قندھار

وہاں کی چٹھی مورخہ 26 رجولائی سے حال مارے جانے مسٹر اوگورسن صاحب کا اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ صاحب مذکور صبح کے وقت ہوا خوری کے لئے گئے تھے ایک افغان جو کہ قابو اور موقع دیکھ رہا تھا اُس نے برابر آن کر (کذا) چاقو صاحب مذکور کی آنتوں میں مارا اور دوسرا زخم بھی پہنچانے کو تھا کہ اس میں ایک سپاہی رجمنٹ (کذا) کا جا پہنچا اور ایک لاٹھی کی ضرب سے اُسے زمین پر گرا دیا اور اُسے گرفتار کر کے [ص 3 کالم 2] حاکمانِ سول کے پاس پہنچا دیا حاکمانِ موصوفین نے اُسے توپ سے اُڑا دیا لیکن صاحب مذکور بھی اُس زخم کاری سے جانبر نہ ہوئے مجرم مذکور نے پیش از لے جانے کے یہ بیان کیا کہ میں ایک اور فرنگی کے پالکی کے پیچھے بھی بہ ارادہ قتل کے گیا تھا لیکن قابو نہ پایا آخر پھرتے ہوئے اس فرنگی کو قتل کیا کہتے ہیں کہ اُس پالکی میں ڈاکٹر جیکب صاحب 38 رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کے تھے اور زبانی افغانِ مذکور کے یہ بھی ظاہر ہوا کہ میرے ساتھ کے سات آدمی اور بھی ہیں اور انہوں نے قسم قرآن کی کھائی ہے کہ ہم جہاں کہیں فرنگی کو اکیلا دوکیلا پاویں گے قتل کرینگے بعد اس کے ایک اور واردات بھی ایسی ہی واقع ہوئی کہ ایک سوار مسلح قوم افغان رات کے وقت شہر میں آنے لگا سنتری نے منع کیا سوار نے اس پر پستول سر کی سنتری بچ گیا اور سنگین سے بندوق کی اُسے روکنے لگا سوار نے متواتر تین تلواریں اُسے ماریں القصہ سوار گرفتار کیا گیا اور پھانسی پائی۔ کہتے ہیں کہ قوم افغان بہت سرکش ہے اور قوم انگریزی کو بہت ناپسند کرتے ہیں۔

کنٹون

وہاں کے اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ سپاہ خشکی اور جہاز کی جزیرہ ہونگ کونگ میں مقیم ہے اور وہاں شدت بیماری کی سُنی جاتی ہے (کذا) اشتہار واسطے مطلع کرنے سوداگروں انگریزوں کے متضمن چلے جانے کے کنٹون سے جاری ہوئے ہیں چین والوں نے پھرا کثر قلعہ جات ہونگ کونگ پر قبضہ کیا ہے شرارت اُن لوگوں کی اس قدر سُنی جاتی ہے کہ تھوڑی دیر بعد لڑائی کے وہ لوگ سوداگروں انگریزی کے پاس واسطے ملاقات کے آئے اور جان و مال کی طرف سے انہیں بہت تسلی کی وہاں کے کمشنر نے اپنے بادشاہ کو لکھا ہے کہ اگر چہ بالفعل میں نے انگریزوں کو روپیہ دیا ہے لیکن بعد مرمت فصیل وغیرہ کے میں اُن کی جڑ یہاں سے اُکھاڑ ڈالونگا چنانچہ زال وغیرہ کی کشتیاں واسطے جلادینے جہازوں انگریزی کے تیار ہوتی ہیں اور بعضے یہ بھی کہتے ہیں کہ گردنواح کنٹون کے 90 گانوؤں کے لوگوں نے عہد کیا ہے کہ ہم انگریزوں کو غارت کردیں گے سلاح طرح طرح کے جمع کئے ہیں اور اشتہار واسطے جمع اور مستعد اور مسلح ہونے لوگوں کے جاری ہوئے ہیں۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ بہ باعث طغیانی دریائے اٹک کے اکثر گاؤں اور قصبہ مقامِ مذکور کے بھی جو کہ کنارہ پر دریائے مذکور کے تھے غرق ہوگئے لوگوں کے گھروں میں سیلاب چلا گیا اور تمام اسباب اور مویشی اُن کی غارت ہوگئی۔

سردار روح اللہ خان معتمد اور مختار نواب شاہ نواز خان منکیرہ وال کا مہاراجہ والیِ لاہور سے انحراف اختیار کر کے پہاڑوں میں رہتا تھا اور مسافروں اور سپاہِ لاہور پر حملہ کر کے انہیں لوٹ لے جاتا تھا اور افغان بھی اُس کے شریک تھے اب بعد وفات اُس کی کے اُس کے بیٹے نے بھی وہی شیوہ اختیار کیا تھا مگر دیوان لکھی مل کاردار والیِ لاہور نے از راہِ کاردانی اُسے راہِ راست پر لا کر اُن حرکات سے باز رکھ کر مطیع کیا اب سوداگر اور مسافر بہ امن و امان اُس راہ سے آمد و رفت کرتے ہیں۔

[ص 4 کالم 1] خط ——— صاحب سپرنٹنڈنٹ دہلی اردو اخبار سلمہٗ

تمہارے اخبار مورخہ 22/ ماہ حال سے (کذا) کہ مارٹن صاحب بہادر بہ نظر رفاہ عام رعایائے ہندوستان کے تین باتیں کورٹ آف ڈائرکٹرس میں پیش کیا چاہتے ہیں اول لوگوں کو دے ڈالنا زمینوں اُفتادہ کا دویم بیچ ڈالنا زمین خالصہ کا اور تیسرے ٹھیکہ دے دینا زمینوں خالصہ کا اور پر قبولیت پٹہ دوام کے سُو نزدیک عقل ناقص میری کے وقوعی ان امورات کا بالکل ناممکن معلوم ہوتا ہے کیونکہ لوگ اس ملک کے بہت مفلس ہیں اور کبھی نہیں زمین کو خرید سکتے ہیں

اور جو مفلس نہیں وہ فائدہ آئندہ پر نظر نہیں رکھتے بالفعل (کذا) فائدہ کو پسند کرتے ہیں اور اس میں بالفعل فائدہ نہیں۔ وہ طور جس پر کہ بندوبست محالات کا ہوتا ہے وہ اکثر اس عقیدہ پر ہوتا ہے کہ جتنا ممکن ہو سرکار کا فائدہ اور نفع متصوردر ہے اور کچھ خیال اور لحاظ زمینداروں کے فائدہ کا نہیں اس سبب سے ہم نہیں دیکھتے کہ زمیندار آسودہ حال رہے چنانچہ بہت زمین بے زراعت پڑی ہے اور بے زراعت پڑا رہنا اس قدر زمین ہندوستان کا ایک صاف اور ظاہر دلیل ہے واسطے مفلسی رعایا کے کیونکہ اگر رعیت یہاں کی آسودہ حال ہوتی تو اس قدر زمین بغیر تردد اور زراعت کے نہیں پڑی رہتی۔ باوجود یکہ ملک ہندوستان کا اس قدر آباد ہے پھر بھی زراعت بہت کم ہے برخلاف اور ملکوں مثلِ انگلستان وغیرہ کے جہاں کے باوجود کم آبادی کے بہت سی زمین میں زراعت ہوتی ہے نسبت اس ملک کے۔ چنانچہ حال اس پچھلے دنوں کے قحط کا لوگوں کو یاد ہوگا کہ اچھے اچھے زمیندار بلکہ لمبردار سرکاری بہ سبب مفلسی اور گرسنگی کے سڑکوں وغیرہ پر واسطے حاصل کرنے وجہ معاش کے، کام بیلداری اور مزدوری کا کرتے تھے جو کام کے سرکار نے واسطے پرورش غریب غربا اور محتاجوں کے تجویز کیا تھا اور ہزاروں زمیندار اپنے گاؤں چھوڑ چھوڑ کر ممالکِ دور دراز میں چلے گئے اور بہتیرے مارے بھوک کے سڑکوں پر مر گئے اگر سرکار ان پر رعایت کرتی اور ان کو کچھ گنجائش چھوڑتی تو یہ ان کا حال کبھی نہیں ہوتا تو ایسی ایسی وجوہات سے یہ قیاس میں نہیں آتا کہ ایسے لوگ خریدار زمینوں افتادہ کے ہوسکیں اور اس میں اپنے خاص روپیہ سے تردد کروائیں یا واسطے دوام کے پٹہ لکھوالیویں۔ بندوبست دوام میں اگرچہ بیشک بہت فائدہ ہے اور یہ ممکن بھی ہے لیکن بندوبست کرنا اوپر اُن جمعوں کے جو کہ اب مقرر کی گئی ہیں واسطے زمینداروں کے بہت مضر ہے اس میں شک نہیں کہ یہ جمع بہت سنگین ہے ہر ضلع میں ہر سال اُن پر بہت باقی رہتی ہے اور ہمیشہ ہم یہ حال دیکھا کرتے ہیں کہ اس سبب سے آخر کو اُن کے بسوہ نیلام ہوجاتے ہیں اور پٹے فسخ ہوجاتے ہیں اور جس صورت میں کہ جمع دس یا بیس سال کے ٹھیکہ کی اُن سے بیباق نہیں ہوسکتی تو ہمیشہ کی مالگذاری سے وہ کیونکر عہدہ برآ ہوسکیں گے۔ بالفرض مارٹن صاحب کے کہنے سے تمام زمین بک گئی تو بھی ہم کو طمانیت اور خاطر جمعی کیونکر ہو کہ سرکار اور ٹیکسوں کو نہیں لے گی سب ملکوں میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ گورنمنٹ اُتنی آمدنی لیتی ہے جتنا کہ خرچ ہے لیکن اس ملک میں اُس کے برخلاف ہوتا ہے یعنی جتنا سرکار لے سکتی ہے لیتی ہے چنانچہ خرچ تینچ پریسڈنسیوں بنگال، مدراس اور بمبئی کے مئی 1838 سے اپریل 1839 تک ایک کروڑ 35 لاکھ 49 ہزار 9 سو 16 روپیہ اور 1839 سے 1840 تک 18 کروڑ 49 لاکھ 12 ہزار چھ سو تیس روپیہ تھا اور آمدنی مئی 1838 سے اپریل 1839 تک 21 کروڑ 79 لاکھ 41 ہزار 7 سو 29 روپیہ اور 1839 سے 1840 تک 20 کروڑ 48 لاکھ 5 ہزار ایک سو اکیاون روپیہ تھا چھوڑتے ہوئے ایک نفع واسطے ان دو سال کے پانچ کروڑ 3 لاکھ 34 ہزار تین سو 31 روپیہ کا باجودیکہ دونوں سال قحط سالی کے تھے آمدنی بھی سالہائے گذشتہ سے بہت کم ہوئی اور خرچ بھی باعث مہم افغانستان کے زیادہ ہوا تو بھی بغیر تامل کے کہہ سکتے ہیں کہ سالانہ نفع سرکار کا بعد وضع اخراجات

کے پانچ کروڑ روپیہ کا کم سے کم ہوگا تس پر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ ملکیں قدیمی غریب معافی داروں کی ضبط ہوتی جاتی ہیں اور نیا بندوبست تخفیف سے نہیں ہوتا کہ بہتیرے نوگاؤں نیلام ہوتے ہیں تخفیف سے ہوتو نیلام کیوں ہو اگر چہ عملداری سرکار کمپنی کی بہت لحاظوں میں ہزاروں درجہ سابق کی عملداریوں سے بہتر ہے ایسی امنیت جان اور مال رعایا کی کسی وقت میں نہیں تھی جیسے کہ اب ہے لیکن بہ لحاظ مذکورہ بالا کے رعایا کا بہت نقصان ہوتا ہے اور رعایا کا تباہ ہونا ہی درحقیقت انجام کا نقصان سرکار کا ہے بالفعل تو مارٹن صاحب بہ حسب اتفاق بہ باعث خوش اقبالی رعایائے ہندوستان کے انگلستان میں قیام رکھتے ہیں۔ اور ان کی بہبودی میں ساعی ہیں لیکن یہاں کے لوگوں کو چاہئے کہ بعضے صاحبوں دانا اور تجربہ کار کے تئیں (کذا) طرف سے بطور اپنے وکیلوں اور مربیوں کے مقرر کریں تا کہ وہ لوگ بیچ برآمد ان کی عرضیوں اور فائدوں کے ہمیشہ کوشش کیا کریں اور ہر امر میں اُن کے حامی اور مددگار رہیں لیکن یہ عقل اور ہوش انہیں کہاں یہ رقص وسرود اور مرغ بازی اور تماشہ بینی کو سب پر فائق جانیں ان سے یہ بات کب ہوسکے۔ الراقم دوست ہندوستانی۔

خط ——— صاحبِ مہتمم دہلی اردو اخبار سلمہٗ

میں نے چند خطوط مضامین (کذا) اب کے آپ کے اخبار کے واسطے لکھے تھے لیکن اتفاق سے وہ سب گم ہوگئے چونکہ میں نے آپ سے اقرار کیا ہے کہ ہر ہفتہ میں کچھ نہ کچھ لکھتا رہوں گا اور چونکہ ع۔ مخبر صادق پہ ہوں دل سے نثار— کیوں کہ نہ پھر میں صادق الاقرار ہوں اور بہ دم اخیر (کذا) اس واسطے چند اشعارِ متفرق ایک تذکرہ شعرائے ہندو فارس میں سے واسطے تفریح طبع کے جو میرے زیر نظر (کذا) اُس کے عوض میں لکھے —فقط— اشعار— مطلع۔

کیا صوفی وکیا میکش مرے دونوں ہیں
پر مذہب و مشرب سے غافل میرے دونوں ہیں
دانہ خرمن ہے ان میں قطرہ ہے دریا ہم کو
(کذا)

کل کا تماشا ہم کو
اس بلندی پہ دیا عشق نے پہنچا ہم کو
کہ فلک آیا نظر خال سے چھوٹا ہم کو

(کذا)

اور وہ انسان بتاتا ہم کو
تھا مگر خاک میں اس ڈھب سے ملاتا ہم کو

پس مکدر (کذا)

ہم نے جانا کہ کیا خاک سے پیدا ہم کو
نہ اُٹھیں شور قیامت سے بھی وہ مست ہیں ہم
جب تلک کھولے نہ قم قم لبِ مینا ہم کو
ہم تو کرتے نہیں جون کوہ سخن میں سبقت
پروہ کچھ ہم سے سنے گا جو کہے گا ہم کو
ذوق بازی گہہ طفلان ہے سراسر یہ زمیں
ساتھ لڑکوں کے پڑا کھیلنا گو یا ہم کو
ایک دم میں ضربِ نالہ سے پتھر کو توڑ دوں
پتھر تو کیا ہے سدِ سکندر کو توڑ دوں
گر میں غرورِ دانش و جوہر کو توڑدوں
آئینۂ خیال مکدّر کو توڑ دوں
ہر موجِ غمِ عشق کو یہ بل ہے بل پے زور
کہتی ہے دست وپائے شناور کو توڑ دوں
کیا دورِ جام ہو کہے جب سر پہ دور چرخ
گرچاک پر پھرے تو میں ساغر کو توڑدوں

احسان ناخدا کے اوٹھائے میری بلا
کشتی خدا پہ چھوڑدوں لنگر کو توڑدوں

نازک خیالیاں مری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں

غافلوں میں ہوں نہ میں ہشیار ہوں
لیک اس کا طالب دیدار ہوں

قطعہ

ناصحا مجھکو ملامت تو نہ کر
کس طرح میں عشق سے بیزار ہوں

دل کو میرے عشق بازی کا ہے ذوق
کیا کروں میں ذوق سے لاچار ہوں

باہتمام موتی لعل پرنٹر پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 237　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

5 / ستمبر 1841

[ص 1 کالم 1]

احکام

(کذا) اعظم گڑھ کے صدر امین اعلیٰ کو جو رخصت ماہِ جون گذشتہ کی 26 / تاریخ کو عنایت ہوئی تھی اُس پر دو مہینے کی اور بھی مرحمت ہوئی عطا (کذا) حصار کے صدر امین کو رخصت ماہِ جولائی گذشتہ کی دسویں تاریخ کو مرحمت ہوئی تھی اُس پر بہ ذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے اگست کی پہلی سے اکتوبر کی پہلی تاریخ تک اور بھی عنایت ہوئی۔ جے اے لوگ صاحب بہ طریق ایکٹنگ بنارس کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوئے ڈبلیو ایس کننگم صاحب کانپور کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر مقرر رہوئے جو رخصت کہ صاحب ممدوح کو تین مہینے کے لیے 12 / تاریخ ماہِ حال کو عنایت ہوئی تھی سُو اسی کی درخواست کے بہ موجب موقوف ہوئی۔ جارج ڈیوی ریکس صاحب متھرا کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوئے آر بی تھور نہل (کذا) کے فتح پور کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوئے۔ ٹی ایچ ٹمپسن صاحب بجنور کے ایکٹنگ مجسٹریٹ اور کلکٹر کو بہ ذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے پہاڑ پر جانے کے لیے ماہِ گذشتہ کی 30 تاریخ سے ایک مہینے کی رخصت عنایت ہوئی صاحب موصوف اپنی خدمت (کذا) جس کو تفویض کریں گے۔ ڈبلیو پی مینس صاحب باندہ کے مجسٹریٹ اور (کذا) 19 ماہِ گذشتہ کے حکم نامہ کے بموجب جو رخصت عنایت ہوئی تھی اُس پر تین دنوں کی اور بھی مرحمت ہوئی۔ فتح اللہ خان جو قانون نویں 1833 کے بہ موجب ضلع کانپور کا ڈپٹی کلکٹر مقرر ہے اُس کو حصول صحت کے واسطے لکھنؤ جانے کے لیے جس تاریخ کو خان مذکور اپنے مکان کو چھوڑے گا اُس دن سے ایک مہینے کی رخصت مرحمت ہوئی سی گرانٹ صاحب نے اطلاع دی کہ (کذا) ممالک مغربی کے صاحب اکاؤنٹنٹ کی جگہ میں نے کام کرنا شروع کیا۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹو ڈیپارٹمنٹ 19 / جولائی 1841 قانونِ مندرجہ ذیل کا مسودہ کونسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ 19 / جولائی 1841 کو پڑھا گیا قانون نمبر 1841 خاص (کذا) کے قوانین کی اصلاح کے لیے یہ قانون ہے۔

1- حکم ہے کہ قوانین بنگال میں سے قانون 26 / 1814 کی دفعہ 2 کی ضمن 2 اور 4 اور قانون 19 / 1817 کی

دفعہ ساتویں اور قانون نویں 1819 کی دفعہ دوسری تیسری چوتھی اور چھٹی اور قانون پانچویں 1831 کی دفعہ 28 کی ضمن پہلی اور آئین 25/ 1837 کی دفعہ چھٹی منسوخ ہوئیں۔

2۔ حکم ہے کہ — تاریخ — مہینے 1841 کے بعد جولبری اپیل کے مقدمہ کہ دیوانی عدالت میں فیصل ہوئے ہیں ان کی اپیل خاص کلکتہ اور الہ آباد کے صدر دیوانی عدالتوں میں جو (کذا)............... حسب مرقومة الذیل رجوع ہوگی۔

حکم ہے کہ اپیل خاص کی منظوری.......... درخواست علاوہ اُن درخواستوں کے (کذا)..... یا ضلع کے (کذا)...... سب جج کے لبری....... عرصہ کہ اپیل (کذا)

[ص 1 کالم 2]

وہاں کے صاحب جج کے حضور........................

ایک ہی صاحب جج سے قابل سماعت............... فیصلہ جس کی نسبت اپیل رجوع کی گئی ہے....

........کے اس میں کچھ شک تصور نہ ہوگا تب تک کسی مقدمہ کا اپیل...... کہ جس صاحب جج کے حضور اپیل خاص کی درخواست منظوری کے لئے درپیش ہوا سے............. خاص کرنے والوں یا اُس کے وکیل یا نائب کو اپنے حضور طلب کرے اور جو کواغذ کہ مثل مقدمہ میں سے اپنی رائے (کذا) مناسب سمجھے طلب کر کے پڑھے اور کواغذِ مذکورہ اور تحقیقات (کذا) جو اُسے مناسب متصور ہوں وہ وجہ یا وجوہات مشخص کرے جن کے باعث کہ قانون ہذا کے مطابق اپیلِ مذکور خاصِ صدر دیوانی عدالت کے قابل تجویز ہے او ر (کذا) وجوہات مذکور (کذا) سرٹیفیکٹ کے طریق پر تحریر کر کے اردو زبان میں ایک انگریزی ترجمہ کے ساتھ جس پر کہ (کذا) دستخط اور کچہری کی مہر ثبت ہوں مع اپیل خاص کی منظوری کے درخواست اور احکامِ مصدورہ کی نقلوں کے صاحبانِ صدر دیوانی عدالت کی تجویز کے لیے اُن کے صاحب رجسٹر کے نام (کذا) اور صاحب جج کو اپنی رائے پر ہی ایسی درخواست کو نامنظور کرنے کا اختیار ہے اور اُس کا (کذا) اپیل خاص کی درخواست کا قطعی اور نافذ ہوگا۔

6۔ حکم ہے کہ جو مقدمہ صاحبانِ (کذا) عدالت کے پاس ارسال کیا جائے گا وہ اس میں وجہ یا وجوہات مثبۃ کی تجویز اور تشخیص سوائے اُس کے کسی اور جزو کی طرف متوجہ نہ ہوں گے۔

7۔ حکم ہے کہ صدر دیوانی عدالت کے (کذا) کہ جس مقدمہ میں ضلع یا شہر کے صاحب رجسٹر کے وجوہاتِ مرسلہ کو اپیل خاص کی منظوری کے بیجا اور ناقص کہیں تو سرٹیفیکٹ مذکور کو تصحیح کے لیے واپس ارسال کریں اور (کذا) کہ سرٹیفکٹ مذکور محض بیجا متصور ہو تو اپیل خاص کرنے والے اُس کے وکیل (کذا) طلب کرنے کے بغیر اُس کو یک قلم نسخ کریں۔

8۔ حکم ہے کہ قانون ہذا کے رو سے یہ (کذا) کہ قانون نویں 1831 اور آئین ساتویں 1838 کے رو سے جو اختیار کہ (کذا) عدالت کے ہر ایک صاحب جج یا شہر یا ضلع کے صاحب جج کو قانون اور (کذا) طریق پر مقدمات کی تجویز ثانی کرنے کی یا (کذا) عدالتِ تابع کے نام حکم (کذا) اُس میں کچھ تبدل واقع ہوا۔

9۔ حکم ہے کہ جو اہل خاص کے مقدمے آئین (کذا) نافذ ہونے کے وقت منظور کیے گئے اور دائر ہوں گے اُن کی تجویز میں کچھ تغیر واقع نہ ہوگا وہ اس طرح سے تجویز کیے جائیں گے گویا کہ آئین ہذا جاری ہی نہیں ہوا تھا۔

حکم ہے کہ........جواب پڑھا گیا اطلاع عام کے لیے اشتہار کیا جائے۔

حکم ہے کہ........مذکور........ہند کی لے جس لیٹو کونسل کے پہلے (کذا)

[ص 2 کالم 1]

................کے اجلاس میں............ 1841 کا قانون 23/1839.......ہے۔

حکم ہے کہ جن.......سپاہی ہو قانون 23/ 1839 کی رو سے قابل سزا کے ہوتا ہے اگرچہ......ان لشکر میں سے جن کی تصریح قانون بیسویں -18 مروجہ.....میں ہوئی کوئی شخص قانونِ مرقومہ بالا کے جرائم مندرجہ بالا کا ملزم ہووے تو وہ بھی اُسی قانون کے رو سے قابل سزا کے ہوگا والا اور کسی قانون کے بہ موجب سزا پائے گا اور جو ہمرا ہیان لشکر قانون ہذا کے رو سے (کذا) ہوں تو اُن سے دوسرا قانون 1840 کا منسوب ہوگا فقط حکم (کذا)....... مسودہ جو فی الحال پڑھا گیا اطلاع عام کے واسطے مشتہر ہو حکم ہوا کہ مسودہ مذکورہ پر ممالک ہند کی لے جس لیٹو کونسل کے پہلے اجلاس میں ماہِ نومبر آئندہ کی دوسری تاریخ کے بعد پھر غور فرمائی جاوے۔ فقط ٹی ایچ میڈوک۔

سرکلر آرڈر

صاحبانِ عدالت چاہتے ہیں کہ تمامی صاحبانِ جج اپنے اضلاع کے منصفوں کو قانون 23/ 1841 کی دفعہ 21 کی ضمن دوسری کی طرف متوجہ کر کر حکم دیں کہ وہ تفسیر قانون نمبر 775 کی مراد کے بہ موجب جس میں کہ اطلاع نامہ کے حامل اور اُس کے اجرا کے گواہوں کے اظہار لینے کی بابت تاکید ہے مقدمہ کی یکجانب تجویز کرنے سے پیشتر اطلاع نامہ کے مدعٰی علیہ پر جاری ہونے کی بابت جس کی معرفت اور جن گواہوں کے آگے کہ وہ جاری ہوا اُن سے تحقیقات کریں کیونکہ صاحبانِ عدالت کو یقین متصور ہے کہ بعضے ضلعوں میں قانون مذکورہ بالا کے بموجب عمل نہیں ہوتا۔ فقط موزلی اسمتھ رجسٹر۔

گوالیار

.........سے حال سرکشی سپاہ کا بیچ مقامِ مذکور کے اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ 21 تاریخ ماہِ حال کو تین سپاہی یکہ ایک بنیا کی دوکان پر بیٹھے تھے۔ نمباجی حضور با خدمتگار نے مہاراجہ کے اُنہیں گالیاں دیں ان میں سے ایک دست بہ قبضہ ہوا لیکن چونکہ اُس کے ساتھ بہت سے آدمی تھے اُس کی پالکی بچالے گئے اور یکوں میں سے چار آدمیوں کو وہیں ہلاک کیا اور تین زخمی ہوئے باقی یکوں کو نواب ہمت بہادر کے جو کہ قریب اسّی آدمیوں کے تھے اور جو کہ ترک روزگار کر کے انیس[19] (کذا) کی طلب مانگتے تھے بموجب حکم کہ چھ رجمنٹوں پیادگان ہندوستانی نے مع بارہ توپوں کے گھیر لیا۔ مہاراجہ نے فوراً میجر ڈیوڈ جلب صاحب کو مع چار کمپنیوں پیادوں کے حضور یہ مذکور کے گھر پر واسطے بلانے کے بھیجا اور بہت مشکلات سے میجر موصوف اُسے سامنے مہاراجہ کے لائے کیونکہ وہ یکوں کے ڈر سے باہر نکلنے میں انکار کرتا تھا (کذا) مہاراجہ نے بفور دیکھنے حضور یہ مذکور کے اُٹھ کر اُسے بغل گیر کیا اور.......عزیز خدمتگار ....اسی پیر میں.......رجمنٹوں کو حکم کہ یکوں پر فیر کریں لیکن.......کے.......ساتھ فہمایش کے یکوں سے.......

[ص 2 کالم 2]

الغرض یہ تمام واردات ایک خدمتگار کے واسطے ہوئی.......چار کونوں پر لشکر مہاراجہ کے درختوں سے لٹکا دی گئی پاؤ اُوپر اور سر نیچے......عبرت ہو اور کبھی سرکشی نہ کریں لیکن ہم یقین کرتے ہیں کہ وہاں کی سپاہ کو اب عبرت ہو گئی کہ جو کوئی نوکری کر کے تنخواہ طلب کرے گا اُس کا یہی حال ہوگا۔ اس زمانہ میں ہماری ہندوستانی ریاستوں میں جہاں کہیں سنا جاتا ہے یہی سُنا جاتا ہے کہ تنخواہ کی واویلا رہتی ہے کہ کہیں چھ مہینے چڑھے ہیں کہیں ایک برس کہیں دو برس سے تنخواہ نہیں ملی اور جب ملتی بھی ہے تو کہیں بیس اکیس مہینے میں دو ماہ سہ ماہ تقسیم ہوتا ہے جائے غور ہے کہ اس صورتوں میں کیونکر سپاہی کا گذارا ہو۔ کیا تو آپ کھائے کیا گھر بھیجے اور کیا بنیا کو دے جس سے کہ اُدھار کھایا ہے اور کیا سلاح درست رکھے الحق یہی سبب ہیں زوال ریاست ہائے ہندوستان کے کیونکہ سپاہ بے دل رہتی ہے اور وقت پر دغا دے جاتی ہے بقول شیخ علیہ الرحمتہ

زر بدہ مرد سپاہی راتا (کذا)
وگرش زر ندہی سر بنہد در عالم

ایک اور خط سے جو کہ اب آیا ہے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اُن اسی یکوں میں سے جو کہ توپخانہ (کذا) تیس آدمی تو پابہ زنجیر ہو کر قلعہ چندیری میں واسطے قید رہنے کے بھیجے گئے اور بیس (کذا) میں قید کیے جاویں گے اور یہی علیٰ ہذا القیاس صاحب خط لکھتا ہے کہ وہ......وہ ساتھ ارادہ قتل حضور ہائے مذکور کے نہیں گئے تھے بلکہ اُس کی پالکی کے (کذا) عرض حال کرنے گئے تھے اور جب کہ ہمراہی حضور یا کے اُنھیں مارنے لگے تو وہ سب واسطے اپنے بچاؤ

کے بھی سلاح کو کام میں نہ لائے صرف ایک مرد مسلمان جو کہ سب سے پیچھے مارا گیا ہتھیار کیا اب اُن یکوں پر یہ الزام رکھا گیا ہے کہ (کذا) نے مہاراجہ کے انہیں واسطے مار ڈالنے حضور یا کے (کذا)۔

افغانستان

خطوں سے رجمنٹ 16 پیادگانِ ہندوستانی وغیرہ کے جو کہ درمیان غزنین (کذا)...... پڑی تھی ایسا حال ایک لڑائی کا جو درمیان غلزیوں اور سپاہِ انگریزی کے واقع (کذا) اس طرح دریافت ہوتا ہے کہ پھر قومِ غلزی نے جمع ہو کر ارادہ حملہ کا سپاہِ انگریزی (کذا) نظر بریں پہلی تاریخ ماہِ گذشتہ کو سپاہِ مذکور بالا نے طرف دشمنوں کی کوچ کیا مگر دشمن وہاں سے (کذا) دو میل کے فاصلہ پر ایک درّہ میں چلے گئے تھے آخر کار کچھ سپاہ سوار پیادہ مع تین توپوں کے اُس گھاٹی میں گئی۔ الغرض پانچویں تاریخ تک دشمن قریب تین ہزار آدمیوں کے جمع ہو گئے کہ اس کنخون پر تاخت لائے تب چوتھے رسالہ سواروں کے لیے بسر کردگی لفٹنٹ وا کر صاحب کے اُن پر حملہ کیا اور دو آدمیوں کے قریب دشمنوں میں سے مارے اور پانچویں (کذا) کے نے بھی بسر کردگی لفٹنٹ (کذا) صاحب کے ایک اور گروہ پر حملہ کیا اور (کذا) قتل کیے مگر واجب موصوف کے (کذا) ایک گولی کا......اور لفٹنٹ...... کا گھوڑا مارا گیا آخر کار......گئے اور فوج......انتخاب ہوئی اور سپاہیوں انگریزی نے......

[ص 3 کالم 1]

واضح ہوتا ہے کہ انسائن کنگ صاحب بہ باعث نہ رہنے سامانِ جنگ کے مارے گئے یہ بلندیوں پر بڑھتے جاتے تھے قومِ مذکور ان پر آن پڑی اور ان کو مع دو تین آدمیوں کے مار ڈالا کہتے ہیں کہ صاحبِ موصوف بہت صاحبِ عزم تھے۔

چین

اُس طرف کے حال کے اخباروں سے واضح ہے کہ اہلِ چین نے از بس بے ایمانی کے اُس عہد و پیمان کو توڑ ڈالا جو کہ کنخون میں کیا تھا انہوں نے بحرِ چین میں (کذا) گاڑ دیے اور تیاریاں بھی کرتے جاتے ہیں اس لیے کہ جہاز اُس طرف سے نہ گذرنے پاویں چنانچہ افسر کلاں جہاز نے اپنی سپاہ کو اوپر کی طرف دریا کے ہٹا لیا ہے اور ان صاحب نے جس جس گاؤں کے قریب دریا میں لکّو گڑے ہوئے پائے ان کو جلا دیا اور بہت سے چینیوں کو مار ڈالا اور وقتِ مراجعت کے قلعہ دنگ ننگ کو جو کہ بوگ کے قلعوں میں سے باقی رہا تھا مسمار کر دیا ابھی آمد و رفت لنگر گاہ کی نہیں بند ہوئی ہے اور مقامِ امواء کی چٹھیوں سے واضح ہے کہ جہازوں نے ملکہ انگلستان کے 26 تاریخ اگست کو بعد بہت سے کشت و خون اور مقابلہ کے قلعوں اور ذخیروں کو مقام مذکور کے تباہ کر دیا اور سُنا جاتا ہے کہ جزیرہ چوران بھی پھر بہ آسانی لے لیا۔ اِن دنوں تجارت بہت سُست ہے پچھلی چٹھیوں سے فتح کرنا مقامِ امواء کا بخوبی ثابت

ہوتا ہے اب اُس کے فتح ہونے میں کچھ شک نہیں ہے۔

اخبار مقامات مختلفہ

سپاہی سپاہِ بنگال کے بہت مشتاق ہیں کہ ہندوستان میں مراجعت کریں چونکہ سب سرداروں نے ہزارہ کے متابعت اختیار کی ہے اور اقرار ڈھا دینے اپنے قلعوں کا کیا ہے۔ اکرم خان ابھی مستعدِ مقابلہ ہے لیکن یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ عنقریب یا تو لڑے گا یا بھاگ جاوے گا۔

حکم ہے کہ ذخیرہ سامان ہر ایک قسم کے مدراس سے مولمین میں بھیجے جاویں مگر زینہ چوبی وہیں تیار ہوتے ہیں اور معرفت کپتان بڑیوا صاحب کے ہاتھی واسطے توپخانہ کے سدھائے جاتے ہیں...... واسطے تیاری آکلینڈ نام ایک جہاز دُخانی کے بہت کوشش ہو رہی ہے اور کہتے ہیں کہ ایک ہفتہ کے عرصہ میں مولمین کے بھیجا جاوے گا۔

دادر کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ لفٹنٹ بالکم صاحب جو کہ واسطے تعاقب قومِ مری کے جو کے بھیر و بنگاہ کا اسباب لوٹ لے گئے تھے بھیجے گئے تھے انہوں نے چھ آدمیوں کو بموجب نشاندہی مردمانِ بھیر کے گرفتار کیا۔ کہتے ہیں کہ قومِ مذکور نے بیس گھسیاروں کو مار ڈالا تھا اور بہتوں کو زخمی کیا تھا۔ ان قیدیوں میں سے ایک لڑکا قریب پندرہ برس کی عمر کا بیان کرتا ہے کہ میں نے بھی اپنے ہاتھ سے دو آدمیوں کو مار ڈالا تھا اور اُس نے [ص 3 کالم 2] یہ بھی بیان کیا کہ خالق داد خان سردارِ دادر لوگوں کو ترغیب فتنہ انگیزی کیا کرتا ہے چنانچہ سردارِ مذکور قید کیا گیا اور ایک کمیٹی واسطے تحقیق کرنے اُس کے چلن کے مقرر کی گئی اور ایک سوداگر اُونٹوں کا بھی ماخوذ ہے جو کہ گورنمنٹ کے ہاتھ اونٹ بیچا کرتا ہے اُس کا سازش رکھنا بھی دشمنوں سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ لٹے ہوئے اونٹ غارتگروں سے خرید کے پھر اُن کے ہاتھ بیچتا ہے چھٹی رجمنٹ پیادگان کو ابھی بہت کام ہے لیکن ہر ایک سپاہی خوش اور تندرست ہے۔

جیمس سجی جی جی بھوئے اسکوائر نے واسطے اسپتال بمبئی کے پچاس ہزار روپیہ اور بھی پیش کیا۔ واضح ہو کہ انہوں نے لاکھ روپیہ پہلے بھی دیا تھا اور گورنمنٹ نے بہ مطابقت رائے کورٹ آف ڈائریکٹرس کے ارادہ کیا ہے کہ یہ عمارت بابوئے موصوف کے نام مشہور ہو۔

فتویٰ موت کا جو کہ واسطے قیدیوں مقامِ بادامی کے جاری ہوا تھا وہ منسوخ ہوا اور نرسنگھ راؤ سردار سرکشوں کا قلعہ احمد آباد میں واسطے مدت العمر کے قید کیا گیا۔ کہتے ہیں کہ اندھا ہونا باعث اُس کی زندگی کا ہوا بہ مقتضائے ترحم کے... چھٹی تاریخ ماہِ حال کو درمیان نصیر خان والیِ قلات اور اہالیانِ گورنمنٹ کے عہد و پیمان ہو گئے اور اُسے اُس کی موروثی تخت پر جانشین کیا۔ تمام صاحبانِ پولیٹی کل اور سپاہ کے وہاں اُس وقت وہاں موجود تھے خان موصوف کو درمیان میجر اوٹریم اور برگیا پر انگلینڈ صاحب کے بٹھا دیا اور سلامی شاہانہ اُتاری گئی توپخانہ انگریزی سے....

معلوم ہوتا ہے کہ تھارا وادی شاہِ برہما رنگون میں جہاز پر سے اترا چاہتے ہیں ایک قلعہ جنگی بنوایا ہے اور ارادہ جنگِ عظیم کا رکھتا ہے۔

مرلی دھر سوداگر نے پانچویں ماہِ حال کو ذمہ ڈاک انگریزی کا لیا۔ ڈاک الہٰ آباد سے چھٹی تاریخ ساڑھے آٹھ گھنٹہ بجے رات کے روانہ ہوئی اور کانپور میں میں 7 تاریخ ڈیڑھ بجے شام کے پہنچی کہ بعد وضع پون گھنٹہ ٹھہرنے فتحپور کے فی گھنٹہ آٹھ میل پہنچی۔

وزیر معزول ریاست لکھنؤ نے ساتویں تاریخ بمبئی سے از راہِ جدہ مکہ معظمہ کو کوچ کیا دو سو پچیس 225 آدمی ہمراہ ہیں۔..... ملازمانِ پوسٹ آفس یعنی ڈاکخانہ گوالیار کے نے بہ باعث نہ ہونے گواہی کے رہائی پائی اگرچہ صاحب مجسٹریٹ کو ذہن نشین ہے کہ وہ بیشک مجرم ہیں اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ بابو نے ایک پارسل کھول کے موتی نکال لیے تھے اور پورا وزن کرنے کو کوڑا ابھر دیا تھا۔

کہتے ہیں کہ اس مقدمہ میں ایک بابو اور منشی اور ایک انگریزی رائٹر یعنی محرر اور ایک چپراسی پر الزام لگایا گیا تھا اگرچہ یہ جرم اُن پر ثابت نہیں ہوا لیکن نوکری سے معزول ہوئے۔

[ص 4 کالم 1]

خط ——— صاحب مہتمم دہلی اردو اخبار سلمہٗ

میں اطلاع دیتا ہوں آپ کو کہ قتل گنگا بشن میں جو خبر آپ نے لکھی ہر چند وہ مجمل ہے لیکن آپ نے بہت راست اور درست لکھا ظاہراً آپ کو مفصل حال نہیں پہنچا اس لیے میں کچھ حال لکھتا ہوں کہ اس مقدمہ میں خدا شاہد ہے کہ مجھ پر بہتان ہے اور سبب اس بہتان کا میں کوئی امر نہیں خیال کر سکتا سوائے اس کے کہ میں ایک مالگذار نامی ہوں اور مشہور مالدار ہوں بجز طمع نفسانی ابنائے دنیا کے کہ خدا کو بالکل بھولے ہوئے ہیں اور کوئی وجہ نہیں۔ گنگا بشن میرا ہم قوم نہیں تھا رشتہ دار نہیں تھا کوئی معاملہ ورثہ کا ترکہ کا دادوستد کا کوئی تنازعہ کسی معاملہ کا مجھ سے نہیں تھا جو مجھ پر گمان بھی ہو سکے۔ سُنا ہے کہ جن لوگوں نے قتل کیا وہ قوم کے رانگڑہ ہیں اور عداوت کا اُن کی حال کہ اُن کا بسوہ مقتول سے خریدا اور اُن کو خارج کیا گاؤں سے اور زمین چھانی کی یعنی اُن کے مُردہ جلانے کی جگہ میں زراعت کرنی چاہی اور گالیاں دیں اور عمل بھی سخت شدت سے لیا اور وہ قوم اس قسم کی ہے کہ آدمی کا مار ڈالنا کم پشہ سے نہیں جانتے انہوں نے مار ڈالا مجھ سے کیا واسطہ کہ مجھ پر ایسے بہتان عظیم کا خیال بھی کیا جاوے۔ موضع ماکرولہ جس سے تنازعہ اُس کے گاؤں کا کہا جاتا ہے وہ گاؤں میری زمینداری کا نہیں چند روز ٹھیکہ داری میں بہ شراکت لالہ تھمل اور ہزاری سنگھ دو اور شخصوں کے ہے۔ حاکمانِ عادل اور منصفانِ عاقل غور کریں گے کہ اُس گاؤں کا تیسرے حصہ کا ایک

جزوی ٹھیکہ دار میں بھی ہوں اور تنازعہ بھی وہ پہلے ہمارے ٹھیکہ سے ہے یعنی اگر کچھ زمین بالفرض فیصلہ پنچوں میں جاتی تو ہمیں جمع میں سے مجرائی ہوتی اور زمین ہماری بسوہ دارای کی نہیں جو ہمارا رنج تصور کیا جائے اور جان کا مارنا یا شریک ہونا جان کے مارنے میں کہ اس سے زیادہ کوئی جرم عنداللہ اور عندالناس نہیں ہے سوا کسی بڑی عداوتِ مالی یا ملکی کے نہیں ہوسکتا۔ میں سنتا ہوں کہ اہالیان پولیس نے اول نو آدمی اصل مجرم لکھے سو اُن میں سے ایک بھی گرفتار نہیں ہوا بلکہ کوئی تیس چالیس آدمی سوا اُن کے پکڑ لے آئے اور گواہ پیش کیے گئے ہیں میری نسبت تہمت کر کے کہ ہتھیار اور روپیہ دیا واسطے قتل کے لاحول ولاقوۃ اِلّا باللہ اگر کسی ہندوستانی کی عملداری ہوتی تو اس میں شک نہیں کہ اس طرح بے جرم مجرم ٹھہرالیا جاتا۔ بہت شکر ہے حاکمانِ وقت کا کہ یہ حق و باطل کو خوب دیکھتے ہیں اور غرض گوئی کو خوب پہچانتے ہیں میں امید رکھتا ہوں کہ حکام نصف کار اور عقلاء معدلت شعار اول تو وجہ عداوت اور تنازعہ ہی کو غور کرلیں گے اور بھی غور کریں گے کہ اگر بغرضِ محال کوئی شخص کسی کے مارنے کا خدانخواستہ باعث ہوتو عقل اسے باور کرسکتی ہے کہ چار پانچ گواہوں کے سامنے روپیہ اور ہتھیار کسی کو دیوے واسطے قتل کسی کے۔ عقل اسے باور کرسکتی ہے کہ نو اصل مجرم جو پہلی رپورٹ میں ہوں اُن میں سے ایک بھی گرفتار نہ ہو اور تیس چالیس اور [ص 4 کالم 2] اقراری مجرم گرفتار ہوں۔ عقل اسے باور کرسکتی ہے کہ زخم تو مقتول کے ڈاکٹر صاحب اُنیس بیس لکھیں اور مارنے والے اس قدر ہوں یعنی 9 مفرور اور تیس چالیس گرفتار واسطے ایک تنہا آدمی کے جب کہ کوئی اس طرف سے مقابلہ کرنے والا نہ ہووے۔ اگر یہ سب قاتل ہیں تو نہیں معلوم کہ ان اتنے قاتلوں کے زخم کہاں غائب ہو گئے۔ میں نہیں دیکھتا کوئی وجہ کہ زمیندارانِ دھول کوٹِ خاص جن کے صدہا بیگھہ کا تنازع اب بھی اس گانو سے گنگا بشن کے درپیش تھا اور اُسی کے تدارک مشہور ہے کہ گنگا بشن گیا تھا اور نوبت تنازع کی اُن سے یہ کہ فوجداری عدالت میں سالِ گذشتہ میں نوبت بلوہ اور ہنگامہ کی پہنچی کہ طول طویل مثل دفتر میں موجود ہے اور پھر اُن کا تو نام بھی زبان پر نہیں آوے اور میری نسبت یہ تہمت عظیم اُٹھائی جاوے مگر یہ کہ مفلس محتاج، لنگوٹ بند ہیں اور میں مشہور مالدار، عزت دار۔ فقط میں امید رکھتا ہوں کہ اپنے پرچۂ اخبار میں اس خط کو مندرج کیجیے گا۔ الراقم م۔ د۔ 19/ نومبر 41ء۔

اسمال پوکس

یعنی چیچک۔ یہ بیماری وبائی اور متعدی ہے یعنی ایک سے دوسرے کو لگتی ہے۔ علاج اس کا کہیں نہیں اِلّا انگریزوں نے جو علاج اس کا نکالا ہے اُس سے بہتر کہیں نہیں سُنا۔ ایک ترکیب یہ ہے کہ جس لڑکے کو چیچک نکل رہی ہے اُس کا ایک دانا آٹھویں دن چیچک نکلنے سے توڑ کر اُس کی پیپ دوسرے لڑکے کے جس کو چیچک کبھی نہیں نکلی ہو بازو پر ذرا نشتر دے کر لگا دی جاوے تو یقیناً کچھ بخار اُسے ہو کر کچھ دانے نکل آئیں گے لیکن کم ایک سو دانہ سے نکلیں گے

اور صحت ہو جاوے گی اور پھر کبھی نہیں نکلے گی۔ اور اس پیپ کو گائے کی چیچک سے رکھ بھی چھوڑتے ہیں تو اس کو بھی استعمال کرتے ہیں اور اس میں یہ بھی فائدہ ہے کہ لڑکا بدصورت نہیں ہوتا داغ نہیں رہتے اور چونکہ اس بیماری سے بہت لڑکے تلف ہوتے ہیں تو سرکار نے ہر ایک شہر میں دو دو چار چار آدمی صرف اس کام کے واسطے مقرر کردیے ہیں واسطے رفاہ عام رعایا کے اُن کو ویکسی نیٹر کہتے ہیں۔ چنانچہ اس شہر میں بھی بیچ خیراتی اسپتال کے دو ویکسی نیٹر مقرر ہیں۔ پورب کی طرف بہت رواج اس کا جاری ہو گیا ہے اور بہت لوگ اس علاج سے فائدۂ قرار واقعی اُٹھاتے ہیں دیکھئے یہاں کے لوگوں کو کس دن عقل آئے گی اور کب تک پوجنے اور ٹونکے کو اس دوا پر غالب سمجھے جائیں گے نعوذ باللہ من وساوس الشیطان۔

فتح گڑھ

مقام مذکور میں ایک بابو ذی عزت پالکی میں سوار چلا جاتا تھا اثناء راہ میں ایک بھینسے نے اُسے مار ڈالا۔

باہتمام پنڈت موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 238 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

12 ستمبر 1841

احکام

[ص 1 کالم 1]

.....سے مولوی نعمت اشرف جلال پور واقع ضلع باندہ نے...رخصت عنایت فرمائی مسٹر آچھالڈ اسپیرس۔ کے صاحب جج کو بہ ذریعہ چھٹی ڈاکٹر صاحب کے پہاڑ پر جانے کے لیے 23 ماہِ گزشتہ سے چار مہینے کی رخصت عنایت ہوئی۔ صاحب موصوف اپنا کام صدر امین اعلیٰ کو تفویض کرے گا جیمس لین صاحب اسپیرس صاحب کی ایام غیر حاضری میں یا تا صدورِ حکم ثانی کانپور کے صاحب جج کا کام کرے گا اسے راس صاحب سبانو کے ایکٹنگ پولٹیکل اسسٹنٹ کو ولایت کی روانگی کی تیاری کے واسطے پریسیڈنسی میں (کذا) کے لیے بذریعہ چھٹی ڈاکٹر صاحب کے چار مہینے کی رخصت عنایت ہوئی۔ رخصت مذکور جس روز سے کہ صاحب موصوف کے عہدہ کا کام کسی اور کو تفویض ہو محسوب ہوگی۔ آنریبل (کذا) صاحب ماہِ جولائی گزشتہ کی پہلی تاریخ سے کرنیل ایچ ایف کی جگہ سبانو کے پولیٹی کل ایجنٹ مقرر ہوئے۔ ای ٹی کالون صاب دہلی کے مجسٹریٹ اور کلکٹر مقرر ہوئے تقرر اس عہدہ کا ماہ حال کی نویں تاریخ یعنی جس...سے کہ صاحب موصوف نے صاحب کمشنر کے حکم کے بہ موجب کام اپنے ذمہ لیا محسوب ہوگا۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹو ڈیپارٹمنٹ 2-1 /اگست 1841۔ قانون مندرجہ ذیل کا مسودہ کونسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ 2/ اگست 1841 کو پڑھا گیا۔ قانون نمبر 1841 کا ایسٹ انڈیا کمپنی کی بعض عدالتوں میں جو داد دہی میں تخلل واقع ہوتا ہے اُس کی یادداشت کے...از بسکہ موانعات داد دہی کی باز داشت کے لیے...بعضے عدالتوں میں واقع ہوتے ہیں کافی تدارک نہیں ہے اور کہ...عالیہ ملکہ انگلستان کی عدالتوں کے عدول حکمی کے بطور نامزد ہیں اور انہی عدالتوں سے سزا کے قابل ہیں اُنھیں عدالتہائے مذکورۂ بالا کو سزا دہی کا اختیار دینا نامناسب متصور ہوا لہٰذا حکم ہے کہ جو کوئی شخص کسی ضلع یا شہر کے صاحب مجسٹریٹ یا ایسٹ انڈیا کمپنی کی عدالتِ اعلیٰ یا کسی اور عدالت یا کسی صاحب کلکٹر کے حضور جو کہ عدالت کا کام کرتا ہے حرکات یا الفاظ دہشت انگیز یا کسی اور طرح سے داد دہی کا ہارج ہوگا تو عدالت

مذکورہ سے جرمانہ کا جو دو سو روپیہ یا قید کا جس کی میعاد ایک مہینے سے زیادہ نہ ہو مستوجب ہوگا مگر عدالت ضلع یا شہر کی کسی عدالتِ تابع سے ایسے مقدمات میں جو سزا تحریر ہو اُس کا اپیل سول یا سیشن جج کے حضور رجوع ہوگا اور صاحب جج کے حکم کا اپیل صدر عدالت میں .... کیا جائے گا اور کہ بے لحاظ قانونِ ہذا کی شرایط کے جو .... ملکۂ انگلستان کی [ص 1 کالم 2] سُپریم کورٹ ... جس عدالت میں کہ جائز ہے اور سوائے اس کے اور صورتوں میں .... اطلاع عام کے واسطے اشتہار کیا جائے .... کونسل کے پہلے اجلاس میں نومبر آیندہ کی ...... پھر پیش ہو فقط ٹی ایچ میڈوک سکریٹری گورنمنٹ .....

فورٹ ولیم

لے جس لیٹو ڈیپارٹمنٹ 9 راگست 1841 ۔ قانون مندرجہ ذیل کا مسودہ کونسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ (کذا) 1841 کو پڑھا گیا ۔ قانون نمبر 1841 شہر کلکتہ میں افیون اور مسکرات کی فروخت کا بیشتر انتظام کرنے کے لیے یہ قانون ہے حکم ہے کہ جمیع آئین اور قوانین جن کے اسے پٹہ حاصل ہونے کے بغیر شہر کلکتہ میں ہر قسم کی شراب کے بیچنے کے لیے امتناع ہے اور جن میں کہ پٹہ جات مذکورہ کے (کذا) اور اُن کی شرائط کے توڑنے یا پٹہ کے حاصل ہونے کے بدون شرابیں بیچنے کے (کذا) سزا ہی کے احکام مندرج ہیں وہی شہر کلکتہ میں افیون اور اور مسکرات کی فروخت کے بابت یہی عمل درآمد ہوں گے فقط حکم ہوا کہ یہ مسودہ جو اب پڑھا گیا اطلاع عام کے واسطے اشتہار کیا جائے ۔ حکم ہوا کہ مسودۂ ہذا ممالک ہند کی لے جس لیٹو کونسل کے پہلے اجلاس میں ماہ اکتوبر آیندہ کی نویں تاریخ کے بعد ملاحظہ ثانی کے لیے پھر پیش ہو ۔ ٹی ایچ میڈوک سکریٹری گورنمنٹ انڈیا

سرکیولر آرڈرس

ممالک مغربی کے صدر دیوانی عدالت کے ممالک مذکورہ کے ضلع اور شہر کے صاحبان جج کے لیے (1) منصفوں کی عدالتوں کی رویداد کے بابت جہاں کہ رواجِ ناجائز مستعمل ہوں اُن کی اصلاح دینے کے لیے صاحبانِ عدالت نے مناسب متصور فرمایا کہ تصریحاتِ مفصلہ اطلاع عام کے واسطے اشتہار کی جاویں (2) تصریح قانون نمبر 98 کے رو سے واضح ہو کہ چونکہ قانون پانچویں 1831 کی دفعہ نویں کی ضمن دوسری کے روپے کا غذاتِ جواب وردِ جواب وجواب الجواب وغیرہ اور متخاصمین کی طرف سے دستاویزات کے داخل اور گواہوں کے حاضر کرنے کی درخواست اور منصفوں کے فیصلوں کی نقلوں کو اسٹانپ کے کاغذ پر لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں ۔ لہٰذا صاحبانِ عدالت ارشاد فرماتے ہیں کہ جو عرایض منصفوں کی اجراء ڈگری کے واسطے قانون ساتویں 1832 کی دفعہ ساتویں کے رو سے گزریں وہ اور ان کے سررشتہ کے مقدمات کے وکالت نامہ بھی سادہ کاغذ پر داخل کیے جائیں .... دستورالعمل (کذا)

[ص 2 کالم 1] ....

.....ہو..........احتیاج نہیں....اگست ـــــہ ء کے (کذا)....نام سے منصفوں کی عدالتوں میں داخل ہوتے.........سادہ کاغذ پر تحریر..........تاریخ 26/جون....کے رو سے حکم ہوا کہ منصفوں کی اجراء ڈگری میں....کے عذرات کی عرضیاں منصفوں کے محکمہ میں........

.....6۔ (کذا) عدالتِ موصوف اِس امر کا ارشاد فرماتے ہیں.....قانون پچیسویں 1837 کی دفعہ پانچویں کی رو سے...ہوں گے جن کے فیصل کرنے کا اگرچہ منصفوں کو اختیار ہے لیکن صاحبِ جج ان کو (کذا) کے لیے صدر امین یا صدر امین (کذا) کی جن کو مقدمات مذکورہ میں دستور العمل مرقومہ پر عمل کرنا چاہیے سپرد کرے۔ صاحبانِ جج کو چاہیے کہ دستور العمل مذکورہ بالا سے اپنے علاقہ کے عہدہ داروں کو مطلع فرماویں تا کہ عہدہ دارانِ مذکور اپنی عدالت کے ہر ایک رواج کو جو دستور العملِ مرقوم کے خلاف (کذا) ہو مقام الہٰ آباد۔ موزلی اسمتھ رجسٹر۔ 13/اگست 1841۔

کابل

رجمنٹ 16 اور 43 پیادگان ہندوستانی کی بالفعل کابل کو نہیں جاویں گی۔ ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ بہ باعث ضروری کاموں کے اِن رجمنٹوں کا حاضر ہونا قندھار میں یا اُس کے گرد و نواح میں ضرور ہے کم سے کم درمیان مہینوں ستمبر، اکتوبر اور نومبر کے یہ امید کیا جاتا ہے کہ سپاہِ مذکور پہلی تاریخ دسمبر کو ساتھ ارادہ مراجعت ہندوستان کے از راہِ درہ بولان قندھار سے کوچ کرے گی لیکن یہ بات بے تحقیق معلوم ہوتی ہے کیونکہ گورنمنٹ کو یار محمد وزیر والیِ ہرات کے ارادہ کی طرف سے کچھ خاطر جمع نہیں ہے۔ خبر تھی کہ پہلا برگٹ کابل سے پہلی تاریخ اکتوبر کو طرف کیمپ کی کوچ کرے گا اور پندرویں تاریخ روانہ ہندوستان ہوگا۔ سپاہی برگٹ مذکور کے اس طرف کی روانگی سے بہت خوش ہیں اور شوق ملاقات اپنے خویش و اقارب کا روز افزوں رکھتے ہیں۔ اب ایک اخبار سے بموجب مضمون ایک چٹھی معتبر کے واضح ہوتا ہے کہ اُس لڑائی میں جس کا ذکر ہفتہ گزشتہ میں درج کیا تھا کل تین سو غلزیوں نے پانچویں رجمنٹ سواروں کے گراس کٹوں پر حملہ کیا تھا اور جب کہ سوارانِ رجمنٹ مذکور نے انھیں مار ہٹایا تو اُس زود (کذا) میں اٹھارہ آدمی دشمنوں میں سے مارے گئے۔ واضح ہوتا ہے کہ تعداد اُن کی جمعیت کی تین ہزار (کذا) اور حال مارے جانے اُن کے دو سو آدمیوں کا محض افسانہ تھا۔

تبت

زور آور سنگھ اور اُس کی سپاہ قوم سکھ کی تبت میں فتحیں کرتی جاتی ہیں مگر گورنمنٹ کے دستوں سے کچھ نہیں بولتے (کذا) واضح ہوتا ہے کہ اُنھوں نے 2 تاریخ ماہ جون کو... [ص 2 کالم 2]......جو کہ نزدیک ویسا کے واقع

ہے۔........دشمنوں کو شکست........ بارہ ہزار آدمیوں کو شکست دی۔

بریلی

واضح ہوتا ہے کہ اہلِ بریلی بھی بیچ تعمیر مدرسہ اور اسپتال مقام مذکور صاحبانِ ذیشان کی مدد معاون ہوئے ہیں۔ سات ہزار آٹھ سو واسطے مدرسہ کے چندہ میں جمع ہوئے ہیں اور چھ ہزار دو سو چالیس روپیہ واسطے شفاخانہ مذکور کے نواب رام پور نے بھی پانچ ہزار روپیہ واسطے (کذا) دونوں عمارتوں کے دیا ہے — الغرض اس بات سے ہم بہت خوش ہیں کہ ہندوستانیوں نے بھی صاحبان انگریز سے اس کارِ خیر میں قدم ہمت پیچھے نہ رکھا۔ حق تعالیٰ انھیں ہمیشہ یہی توفیقِ رفیق کرے۔

علی گڑھ

اخبار سے ظاہر ہے کہ ان دنوں بندوبست عملہ کلکٹری اور فوجداری اُس ضلع (کذا) اور بعض بندوبست میں رعایت تخفیف کی ملحوظ رکھیں گے۔...حاصل کریں 30 تاریخ اگست سنہ حال کو (کذا) چپراسیوں...اور 37 چپراسیوں اور گیارہ جریب کشوں کے تئیں صرف زائد سمجھ کر موقوف کر دیا۔ ابھی اہلِ قلم کے لیے کچھ تجویز نہیں ہوئی ہے ایسی ہی عملہ ہائے پرگنات (کذا) اُس طرف مینہ بہ اعتدال برستا ہے اور زراعت سرسبز ہے۔

بھرت پور

مہاراجہ عالی جاہ والیِ بھرت پور نے ایک مہینے تک سیر ڈیکھ اور گوردھن کی اور (کذا) وہاں کی رعایا کا کر کے اِن دنوں دارالریاست بھرت پور میں پھر مراجعت فرمائی (کذا) کہ گوردھن کے میلہ کے روز تمام برہمنوں کی جو کہ میلہ میں حاضر تھے دعوت کی (کذا) ایک ایک روپیہ نقد مرحمت کر کے رخصت کیا۔

اکبر آباد

اِن دنوں ایک روز کوتوالی آگرہ میں خبر ہوئی کہ گنگا نام ایک فاحشہ عورت اپنے گھر میں مری ہوئی پڑی ہے۔ فی الفور عملۂ پولس واسطے تدارک کے گئے اور اُس کو خالی گھر میں مردہ پایا لیکن اُس کے نقد و جنس میں سے وہاں کچھ نہ پایا۔ عندالتحقیق دریافت ہوا کہ سالگرام نامی ایک شخص اُس سے دوستی رکھتا تھا وہ متھرا کو گیا ہے کوتوال نے فوراً پیادے واسطے اُس کی گرفتاری کے بھیجے اور نعش عورت کی ڈاکٹر پاس بھیجی ڈاکٹر نے کچھ اثر سمّیت کا نہ پایا آخرش اُسے تجہیز و تکفین کیا۔ اِس میں پیادہ سالگرام کو بھی متھرا سے گرفتار کر لائے اُس نے ظاہر کیا کہ عورت متوفی سے میری دوستی تھی اور وہ چند روز سے بیمار تھی... مایوس ہو کر اُس نے تمام زیورات اپنا مجھے دے دیا میں نے اُسے لے جا کر متھرا....

بیچ ڈالا اور اُس سے اشرفیاں لیں اور..... [ص 3 کالم 1] قریب پچاس آدمیوں کے اور بھی.... سپاہ نصرت پناہ....

لاہور

(کذا) کارسپانڈنٹ کے خط سے ظاہر ہوتا ہے کہ 24 ماہ ساون کو مہاراجہ شیر سنگھ بہادر داخل لاہور ہوئے سلامی اتاری گئی۔ ایک عرضی مقامِ ملک یوسف زئی کی ہوئی کہ وہاں قریب پچاس ہزار آدمیوں کے قوم افغان میں سے جمع ہوئے تھے سو مہاراجہ پر جو کہ اُس طرف معین تھی تاخت لائے دو توپیں اور کچھ اسباب (کذا) لے گئے سپاہ مہاراجہ میں سے قریب دو سو آدمیوں کے مارے گئے اور قریب تین سو کے زخمی ہوئے (کذا) صاحب خط لکھتا ہے کہ سپاہ مہاراجہ کی مقام میں صرف دو ہزار تھی اور دشمن قریب پچاس ہزار اور اس پر یہ کہ رات کے وقت غفلت میں اُن پر حملہ کیا مگر حق یہ ہے کہ سپاہ مذکورہ نے دادِ شجاعت دی اور دشمنوں کو مار ہٹایا اگر یہ پہلے سے خبردار ہو جاتے تو اغلب ہے کہ... سنا جاتا ہے کہ سردار چھتر سنگھ اٹاری والہ مع ایک سپاہ جرار کے بدعاقبتوں کے مامور ہوا ہے (کذا) انھیں سزائے سخت ہو گی۔

لدّاخ

سکھوں کا... اُس طرف لداخ کے حدود چین میں گیا اور اُس نے... دغیرہ نے جمع ہو کر اُنھیں.... اپنے حدود میں سے نکال دیا اور قریب بیس سکھوں کے قتل اور اسیر کئے اور ایک خط سے جو کہ اخبار کلکتہ میں درج تھا یہ معلوم ہوتا ہے کہ بے شک سپاہ نے سکھوں کی تبت پر حملہ کیا..... میں قبضہ کر لیا ہے جس میں سے کہ سونا پیدا ہوتا ہے اور نمک اور نوصادر کی کانوں پر بھی..... اور خط کے مضمون سے یہ بھی ظاہر ہے کہ درمیان سپاہِ چین اور..... سکھ بیان کرتے ہیں کہ سپاہِ چین کی بہت ڈرپوک ہے تلوار دیکھتے ہی بھاگ گئی اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بیس ہزار گورکھا واسطے مدد سکھوں کے گئے ہیں اور تبت والوں نے متابعت سے شاہِ چین کے انحراف کیا ہے۔

چین

وہاں کے اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر ایف اسٹن ہوس صاحب نے وفات پائی اور کپتان..... حال یہی اس سے ظاہر ہوا۔ اہل چین کا یہ حال ہے کہ پھر جمع کر کے سپاہ اور مضبوط (کذا) قلعوں کے مصروف ہیں جنگ کنٹون کے بعد سے بہت بیماری جاری ہے اور اس سبب یقین ہے کہ بالفعل مہم مقام آمائی کا بھی ملتوی ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بعد... ساٹھ لاکھ... افیون کے بھی...... اپنے جہازوں کو...... آئندہ کو اُس ضلع...... [ص 3 کالم 2]... وہاں کے.... واسطے پہنچانے...... ڈاک کا ٹھیکہ لیا ہے ہر چوکی پر دو گھوڑے... سات یا آٹھ میل کی ڈاک دیا کرے گی۔

ٹھیکہ دار جواب دہ ہوگا القصہ اس ٹھیکہ کے ہو جانے... اور مقاموں کے بھی ٹھیکہ مقرر کیے جاویں..... ٹھیکہ لے لے دیں....

بروں نامی ایک انگریز نے ایک سوداگر مال انگریزی مسمی گلاب سنگھ کو ایسی زدوکوب کی کہ اس کا ہاتھ ٹوٹ گیا

سو (کذا) 25 تاریخ ماہِ حال کو وہاں کے صاحب مجسٹریٹ کے (کذا) پیش ہوا صاحبِ موصوف نے بعد تحقیقات کے انگریز مذکور الصدر پر تین سو روپیہ جرمانہ اور درصورت نہ ادا کرنے جرمانہ کے دو مہینے کی قید تجویز کی ہے۔

اخبار مقاماتِ مختلفہ

خطوط اندور سے معلوم ہوتا ہے کہ اس برس درمیان مالوہ کے بہت مینہ ہوا حتی کہ گیارہ دن تک درمیان (کذا) اور اندور کے آمد و رفت ڈاک کی بند ہو گئی کہتے ہیں کہ (کذا) ابتداء عملداری انگریزی سے آج تک ایسا کبھی اتفاق نہیں ہوا تھا۔ صاحب اخبار ہرکارہ از روئے ایک چٹھی کابل کے لکھتے ہیں کہ کپتان اوڈبرن صاحب کو توقع ہے کہ اختر خاں سے پھر مقابلہ ہو جاوے گا چنانچہ کچھ سوار اور پیادہ اور بھی واسطے مدد صاحب مذکور کے پہنچ گئے ہیں۔ قومِ نجرو نے ملک کوہستان میں دستِ غارت دراز کر رکھا ہے۔

- اضلاع مدراس میں غارت گروں کا بہت زور و شور ہے ایک آدمی کو مار ڈالا ایک گھر پر حملہ کر کے دس ہزار روپیہ کا اسباب لوٹ لے گئے — اخبارِ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ سر جس گریہم صاحب بہادر بجائے لارڈ آک لینڈ صاحب بہادر کے گورنر جنرل ہندوستان کے ہوں گے — واضح ہوتا ہے کہ مختلف قومیں بلوچوں کی پھر مستعد بلوہ پردازی ہیں — یہ مشہور ہے کہ اُس سپاہ کو جو کہ غزنین میں تھی ایک تمغہ عنایات کا ملکہ انگلستان کی طرف سے مرحمت ہوگا — اخبارِ مولمین سے واضح ہوتا ہے کہ قومِ برہما تاخت کرنے سے قوم کائن کے ہار گئی کیونکہ جو سپاہ اُنھوں نے وہاں بھیجی اس میں سے کچھ تو بہ باعث بیماری کے اور کچھ بہ باعث صدمات دشمنوں کے مر گئی۔ باقی مجبوری پھر آئی — اخبارِ موسومہ انگلش مین سے تام (کذا) ارباب پولیس مقامِ دیناج پور کا اس طرح دریافت ہوتا ہے کہ بادل بیگ نامی (کذا) مقامِ مذکور (کذا) چند عورات سے ..... کہ اُس سبب اُن کے بچے ہو گئے القصہ ......(کذا) کے ....

[ص 4 کالم 1]

اخباراتِ مولمین سے ..... سترہ ہزار سپاہ ...... صاحبان متعینہ اُس نواح کو ..... کو بھیجا جاوے گا مویشی جمع کی جاتی ہے ..... کہ نصیر خاں نے پہلے اپنے تئیں ...... واضح ہو کہ سپریم گورنمنٹ نے ..... کا محصول معاف کر دیا ہے اور بجائے اُن کے اور پیداوار پر محصول مقرر کیا ہے۔ خطوط مورخہ 12 رتاریخ مقامِ کوئٹہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کرنیل مسٹی صاحب اُس تاریخ تک وہاں نہیں آئے اور مستونگ میں ہی مقیم تھے۔ میجر اوٹریم صاحب وہاں آنے کو تھے سنا جاتا ہے کہ جنرل ناٹ صاحب ہندوستان کو تشریف لے جاویں گے اور برگیڈیر شلٹن صاحب بجائے اُن کے مقرر ہوں گے۔ افواہ ہے کہ کرنیل اسٹودرٹ صاحب پھر بخارا میں (کذا) اور کپتان کانلی صاحب پر بھی عتاب ہے۔ مسٹر اُودن صاحب کمشنر ضبطی آراضی معافی کے بہت بیمار ہیں اور منصوری کو جایا چاہتے ہیں اور مسٹر بھی

صاحب بجائے اُن کے کام کریں گے۔ سیتاپور اودلی میں پانچویں تاریخ ماہ گزشتہ تک مینہ نہیں برسا اور گرمی شدت سے پڑتی ہے۔ ہیضہ وبائی وہاں بھی شروع ہوا ہے لیکن کل دو چار آدمی مرے ہیں خیرآباد میں جو کہ صرف آٹھ کوس پر اُس مقام سے واقع ہے، ہیضہ وبائی کی بہت شدت ہے۔

فیروز پور کے اخبار سے ظاہر ہے کہ تین سوار جو کہ رجمٹ سواروں کی میں سے بھاگ گئے تھے وہ لاہور میں سے گرفتار آئے اب ان کی روب کاری ہوگی اور اغلب ہے کہ اُن پر بہ موجب قانون کے پوری سزا دی جاوے گی خبر تھی کہ قریب پہلی تاریخ ستمبر کے توپخانہ طرف سکھر کے روانہ ہوگا یہاں غلہ بیس سیر بکتا ہے اور توقع ہے کہ فصل بھی اچھی ہوگی۔ کابل میں بیچ سپاہ انگریزی کے بیماری کا بہت غلبہ ہے ڈاکٹر لوگ معالجہ سے بہ تنگ آئے ہیں اور کچھ باعث اس کا نہیں پاتے یہ ارادہ کیا گیا ہے کہ پہلا برگٹ از راہِ خیبر اس طرف آوے گا اور ماہِ ستمبر میں وہاں سے روانہ ہوگا ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ جنرل ناٹ صاحب کا برگٹ از راہِ درۂ زُرمت کے متحرک ہوگا اور ضلع خیبر میں بشمول پہلے برگٹ کے کام کرے گا ایک عورت قوم انگریزی کابل سے تنہا از راہِ پنجاب فیروز پور میں آئی ہے وہ بیان کرتی ہے کہ راہ میں اُس سے سکھ لوگ بہت اخلاق اور تواضع سے پیش آئے اِس سے ظاہر ہے کہ سکھ صاحبان انگریز سے اب بہ دل و جان دوستی رکھتے ہیں۔ صاحب آگرہ اخبار لکھتے ہیں کہ سانون مل ناظم ملتان نے مہاراجہ شیر سنگھ سے سرکشی اختیار کی ہے اور راہِ راست متابعت سے انحراف کرتا ہے۔

دہلی

....اس کثرت اور شدت سے برسا کہ سالہا سال سے .... بجالاتے ہیں... ہوجاوے گی [ص 4 کالم 2].....کہتے ہیں اکثر شہر کے لوگوں کو..... بہت شہر کے لوگ وہاں..... حکیم موصوف کی بحالِ صغار و کبار اور امیر و غریب کے مبذول رہتی..... صحت پاتے ہیں چنانچہ دو چار مریض بعارفہ امراضِ مہلک سب طبیبوں..... مایوس ہوکر حکیم موصوف پاس رجوع لائے اور اِن حکیم صاحب کے علاوہ (کذا) علاج کیا کریں یقین ہے کہ اگر ایسے دو چار طبیب شہر میں اوپر حال ہر ایک بیمار کے — تو شہر کے لوگوں کو بہت آسایش اور آرام ہو کہتے ہیں کہ اکثر علاج..... جن کا علاج مشکل ہو یہ طبیب دستگاہ تام رکھتے ہیں... معدہ (کذا)، جذام، مالی خولیا، جنون، ورم الکبد، سرطان۔

نیلام ڈگریات — صاحبِ مہتمم دہلی اردو اخبار سلمہٗ

سبب جاری ہونے قواعدِ نیلام (کذا) کے بعلت ڈگری عدالت کے بہت (کذا) مدعی لوگ عدالت کے جن کی ڈگریاں سالہا سال سے اُن..... سوائے بسوات کے اور کچھ نہیں (کذا) اور بہت سنا کرتے ہیں مصنف (کذا) اور مصنف سرکلر نمبر 2 صدر بورڈ رونیو کو۔ مدت سے جن مدعیوں کی ڈگریاں کھٹائی میں پڑی تھیں خراب اور (کذا)

تلخ کام تھے اب اُن کو حلاوت نالش اور حصول ڈگری..... منہ میٹھے ہوتے ہیں۔ لیکن جو طریقہ نیلام کا ہو رہا ہے اس میں..... انجام کو بہت تلخ کامی اٹھاویں گے اور نتیجہ اُس کا انجام کار سراسر تکلیفِ حکام (کذا) اور خلل وصول محصول رونیو سرکار کا ہوگا ہاں اہل عملہ جو ممنوعات کو ناجائز نہیں سمجھتے البتہ گل چھرّ ہ اُڑائیں گے کیونکہ بقول اہل فارس دو جرع خنک (کذا) جس قدر ردو گروہ میں خرخشہ واقع ہوگا وہی..... بلا حفظ رعایت ضروری نیلام عمل میں آتے ہیں اس میں شک..... اور مشتری اور قابض سابق کے بھائی بند اور افسرانِ مال نہایت..... ہم نہیں دیکھتے کہ بموجب دفعہ 152 / سرکلر نمبر 2 صدر بورڈ رونیو کے کوئی کیفیت کلکٹر کے (کذا) حسب الطلب عدالت کے جاتی ہو یا حاکمانِ عدالت (کذا) دفعہ 4 مبہم قانون 7 / 1825 کے نشاندہی جائداد مدعا علیہ کے پابند ہوں حالانکہ یہ از جملہ ضروریات و واجبات ہے۔ بعضے محتاط صاحبانِ عدالت بہ موجب لکھے مدعی کے جائداد مدعا علیہ سے (کذا) لکھ دیتے ہیں گو کہ وہ کاغذات بندوبست سے مطابق ہو یا نہ ہو۔ بہتیرے (کذا) عدالت سے دریافت کرتے ہیں حق مدعا علیہ کا نہ خود لکھتے ہیں نہ مدعی بلکہ صرف (کذا) کہ حق مدعا علیہ (کذا) نیلام ہو۔ افسرانِ مال کو بہت نظر اوپر..... معلوم ہوتی ہے یقین ہے کہ صاحبان..... وجہ کریں..... کے بفور..... اُن کو جو..... دے گا۔ الراقم م-ب-

دہلی اردو اخبار

نمبر 242 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

10 / اکتوبر 1841 یوم یک شنبہ

[ص 1 کالم 1]

احکام

اے ایچ کا کس صاحب کو جو رُوہیل کھنڈ کی قسمت کے صاحب کمشنر نے ایف ایس ہیڈ کی (کذا) غیر حاضری کے لیے مراد آباد کا ایکٹنگ جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر مقرر کیا تھا سو منظور ہوا۔ قاضی سید سرفراز علی الہ آباد کے صدر الصدور کو دسہرہ کے ایامِ تعطیل بہر رخصت عنایت ہوئی مفتی غلام محمد خاں بندیل کھنڈ کے صدر الصدور کو عرصہ مذکور کے لیے جیمس کیمپر صاحب بنارس کے ایڈیشنل صدر الصدور کو عرصہ مذکور کے لیے سید الٰہی بخش اعظم گڑھ کے ایکٹنگ صدر امین کو عرصہ مذکور کے لیے سید ولایت علی خاں بلند شہر کے صدر الصدور کو دسہرہ کی تعطیل کے سوائے اور دس دن کی رخصت عنایت ہوئی۔ جارج وائٹ صاحب قانون نویں 1833 کی رو سے ضلع بنارس میں ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوا فدا علی قانون نویں 1833 کی رو سے ضلع شاہجہاں پور میں ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوا نصیر اللہ خاں جو قانون نویں 1833 کی رو سے ضلع بجنور میں ڈپٹی کلکٹر ہے اُس کو اپنے ہی کام کے لیے پہلی تاریخ ماہ آئندہ سے چار مہینے کی رخصت عنایت ہوئی جو رخصت کہ بارنس صاحب گوڑ گانوہ کے مہتمم بندوبست کو 28 / جولائی گذشتہ کے حکم نامہ کی رو سے عنایت ہوئی تھی سو منسوخ ہوئی۔ ڈبلیو جانس صاحب جو قانون نویں 1833 کی رو سے ضلع اٹاوہ میں ڈپٹی کلکٹر ہے اُس کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے ایک برس کی رخصت عنایت ہوئی رخصت مذکور جس تاریخ سے کہ صاحب ممدوح اپنے مقام کو چھوڑیں گے اُس دن سے محسوب ہوگی (کذا) آر بانس صاحب غازی پور کے مہتمم بندوبست کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے (کذا) جانے کے لیے ایک برس کی رخصت عنایت ہوئی رخصت مذکور جس تاریخ سے کہ صاحب ممدوح اپنے مقام کو چھوڑیں گے اُس دن سے محسوب ہوگی۔ قانون 16/ 1840 کا جو ممالک ہند کے نواب گورنر جنرل بہادر کے حضور سے کونسل کے اجلاس میں 3 تاریخ اگست 1840 کا صادر ہوا جو قیدی کہ اُن اضلاع کو جو سرکار کمپنی بہادر کی عملداری میں واقع ہیں جلاوطن کیے جاتے ہیں اُن کے انتظام کے لیے یہ قانون ہے۔

1۔ از بسکہ جو قیدی اضلاع واقعہ سرکار کمپنی کی عملداری میں جلاوطن کیے جاتے ہیں از روئے قوانین اُن کے

انتظام کی بابت اشتباہ واقع ہوئے ہیں اور کہ جو قوانین قیدیوں مذکور کے بندوبست کی بابت پیشتر مروج تھے اُن کی اصلاح اور ترمیم کرنی مناسب متصور ہے۔ لہٰذا حکم ہے کہ جس وقت کوئی مجرم اُس مقام میں جہاں کہ وہ جلاوطن کیا گیا اُس شخص یا اشخاص کی تفویض ہو جو کونسل کے اجلاس میں نواب گورنر جنرل بہادر کی طرف سے معین ہیں تو مجرمان مذکور سے [ص 1 کالم 2] اُن کی جلاوطنی کی معیاد تک خدمت لینے کے شخص یا اشخاص موصوف مختار ہوں گے۔

2۔ حکم ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر کو کونسل کے اجلاس میں اختیار ہے کہ سرکار کمپنی کی عملداری میں کسی جگہ پر گورنر یا کوئی اور حاکم خواہ ایک یا کسی (کذا) مقرر فرماویں تا کہ قیدی جلاوطنی کے ایام منقضی ہونے تک اُنہی کے تفویض رہیں اور احکام سابقہ کے بموجب اُن ہی کو قیدیوں مذکور سے خدمت لینے کا اختیار ہوگا۔

3۔ حکم ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر کو کونسل کے اجلاس میں اختیار ہے کہ (کذا) (خواہ)، گورنر خواہ حاکم خواہ مہتمم مذکور کو وقت بوقت احکام صادر کریں جن کی تعمیل قانون ہذا کی رو سے مہتممان موصوف کو بخوبی کرنی واجب اور لازم ہوگی اور نواب گورنر جنرل ممدوح کو قیدیوں کی تفریق کرنے اور قید رکھنے اور نظم ونسق فرمانے کی بابت اور کوئی امرِ شایستہ اور بد معاملی اور غفلت ظہور میں آئے یا جن شخصوں کو کہ اُن سے خدمت لینے کا اختیار ہو اُن کے حکم سے تمرد اور سرتابی (کذا) تعزیر کرنے کے باب میں دستور العمل مرتب کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

4۔ حکم ہے کہ جمیع اشخاص جو سرکار کمپنی کی عملداری میں کسی جگہ پر قانون ہذا کے اجرا سے پیشتر جلاوطن کیے گئے اور اُن کی جلاوطنی کے ایام منقضی نہیں ہوئے وہ بھی قانون ہذا کے احکام کے پابند ہوں گے اور جو حسب مراد قانون ہذا کے یا احکام خاص یا سرکار کی منظوری سے جلاوطن ہوئے اُن کی نسبت جو امر اس سے پیشتر ظہور میں آیا اُس کی سماعت کسی عدالت میں نہ ہوگی۔

فورٹ ولیم

ممالک بنگال کی پریسی ڈنسی میں جو مقدمات اپیلِ مفلسانہ کے دائر ہوتے ہیں اُن کے لوازم اور مراتب کی اصلاح کے لیے یہ قانون ہے۔

حکم ہے کہ قوانین مرجبہ ممالک بنگال کے قانون 28 / 1814 کو دفعہ پانچویں کی ضمن پہلی کے احکام جو زمانِ محترم کی نسبت ہیں سو فورٹ ولیم ممالک بنگال کی پریسی ڈنسی کی صدر دیوانی عدالتوں کی مرضی سے اُن شخصوں سے بھی متعلق ہوں گے جو عدالتوں مذکور میں اپیل مفلسانہ کرنے کا ارادہ کریں فقط۔ قانون 20 / 1840 عیسوی کا — قوانین مرجبہ ممالک بنگال کے قانون 11 / 1822 کی دفعہ 21 کی رو سے جس آراضی کی بندوبست استمراری

ہوا اُس کے نیلام کے خریدار کے مواخذہ کی نسبت جو احکام مروج ہیں اُن کی توضیح کے واسطے یہ قانون ہے۔

1۔ از بسکہ باقی زر مالگذاری کے بابت جس آراضی کا نیلام ہوا اُس کے ڈاک نیلام اوّل کی نسبت نیلام ثانی میں جو کی ہووے اُس کے نیلام کے خریدار سے قانون 11/ 1824 (کذا) دفعہ 21 کے بہ موجب جو مواخذہ ہوتا ہے سو اُس کی بابت اشتہار واقع ہوتے ہیں [ص 2 کالم 1] کہ آیا مواخذہ مذکور قانون 7/ 1830 کی دفعہ ۷ کی رو سے موقوف ہوا یا نہیں لہٰذا حکم ہے کہ مواخذہ مذکور کی نسبت جو قانون 11/ 1822 کی دفعہ 21 کے رو سے جائز ہے قانون 7/ 1830 کی (کذا) کسی طرح کی تبدیلی اور تردید نہیں ہوئی ہے بلکہ قانون 11/ 1822 کی دفعہ 21 میں مواخذہ مرقوم ہے وہ اسی طرح حالتِ اصلی پر بحال و برقرار رہے گا گویا کہ قانون 7 مذکور جاری ہی نہیں ہوا تھا۔

قانون 21/ 1840 کا جو مقدمہ قانون 4/ 1840 کے اجرا سے پیشتر یا اُس کے جاری ہونے کے وقت قانون 49/ 1793 کی رو سے دائر اور زیر تجویز تھے اُن کی بابت یہ قانون ہے۔

1۔ حکم ہے کہ جو مقدمے قانون 4/ 1840 کے اجرا کے وقت میں قانون 49/ 1793 کی رو سے اولاً یا اپیل کے طور پر دائر اور زیر تجویز تھے اُن سے قانون مذکور متعلق نہ ہوگا بلکہ جمیع مقدماتِ مذکور کا اسی طرح انفصال اور تجویز ہوگی گویا کہ قانون 4، 1840 جاری ہی نہیں ہوا تھا قانون 22/ 1840 کا۔ شہر یائے کلکتہ اور مدراس اور جزائر بمبئی اور کولابا میں جو بھکاری حرکات زشت اور کار ہائے تنفر سے بھیک مانگتے ہیں ان کو سزا کے باب میں یہ قانون ہے۔

1 از بسکہ شہر کلکتہ اور مدراس اور جزائر بمبئی اور کولابا میں جو بھکاری حرکاتِ زشت اور کارِ تنفر اور نکروہ کی رو سے بھیک مانگتے ہیں کہ جس سے اکثر تصدیعہ ہوتا ہے لہٰذا حکم ہے کہ شہروںِ مذکور میں اگر کوئی شخص بیماری یا کوئی اور آفت بدنی اور اور کار زشت یا حرکاتِ فاحش سے یا بدن چیر کر یا چیرنے کی دھمکی دکھا کر بھیک مانگے تو وہ شخص جسٹس آف پیس کے حضور ثبوتِ جرم کے بعد ایک مہینے کے اندر تک با مشقت یا بدون مشقت مستوجب قید کا ہوگا۔

2۔ حکم ہے کہ جو شخص جرائم مذکورۃ الصدر میں سے اگر کسی جرم کا دوسری بار مرتکب ہو تو وہ جسٹس آف پیس کے حضور ثبوتِ جرم کے بعد پہلی دفعہ سے دو چند مدت تک مشقتِ شدید سزاوار حبس کا ہوگا اور ویسے ہی جرم کا پھر مجرم ثابت ہونے پر اُسی میعاد تک مقید رہے گا۔

3۔ حکم ہے کہ جو شخص جرائم مذکور الصدر میں سے کسی جرم کا مبادر ہو کر گرفتاری کے وقت میں عملہ پولیس کے ساتھ جبراً سرتابی کرے تو وہ جسٹس آف پیس کے حضور ثبوتِ جرم کے بعد با مشقت یا بدون مشقت تین مہینے کے اندر تک مستوجب قید کا ہوگا۔

4۔ حکم ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر کو کونسل کے اجلاس میں اختیار ہے کہ سوائے مقاماتِ مذکورہ کے گزٹ انگریزی میں وقت بہ وقت اور شہر یا ضلع میں قانون ہذا کے احکام کو (کذا) اور نافذ فرماویں فقط۔

اشتہار ممالک مغربی کے صدر بورڈ رونیو کا

1۔ از بسکہ صاحبانِ صدر بورڈ رونیو کو (کذا) متصور ہے کہ جو معافی اُنھوں نے قانون 2/ 1838 کے احکام سے اپنے سرکلر آرڈرس مورخہ [ص 2 کالم 2] 2/اپریل 1828 کے بموجب شورہ کے کھلاڑیوں کے لیے عنایت کی سو کھلاڑی ہائے مذکورہ میں ناجائز نمک خوردنی کے مناخت کے باعث ہوئی۔ لہٰذا صاحبانِ ممدوح ارشاد فرماتے ہیں کہ آیندہ سے نمک مذکور پر جو محصول کہ قانون کے رو سے معین ہے، لیا جائے گا اور (کذا).....مذکورہ کے مالکوں کی ایسی ہی مرضی ہو تو نمکِ مذکور ایک عمدہ عہدہ دار سرکاری کے حضور طلب کیا جائے گا۔

2۔ جو نمک کہ شورہ کے کھلاڑیوں میں تیار ہوتا ہے اُس کا محصول وصول کرنا اور جب ایسی کھلاڑیاں جاری ہوں تو اُن کے صاحبِ پرمٹ اور ضلع کے صاحبِ کلکٹر کو جو کہ قریب ہو اطلاع دینی بالکل تحصیل داروں کے ذمہ ہے۔ (کذا)

اخبار مقامات مختلفہ

کابل کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ اب کے ارادہ حضرت شاہ شجاع الملک کا یہ ہے کہ ایامِ سرما کو کابل میں ہی بسر کریں اب چونکہ یہ نہیں تشریف لے جاویں گے تو جانا ایک رجمنٹ انگریزی کا بھی جلال آباد کو بے ضرورت ہوگا۔

اخبارِ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک سپاہ مشتمل تین یا چار رجمنوں پیادگانِ ہندوستانی اور ایک کمپنی توپ خانہ کے آگرہ سے اور چند اتواپِ قلعہ شکن کے ساگر سے جمع ہوگی۔ واسطے مہم بندیل کھنڈ کے اس موسم سرما میں واسطے سرم دہی اُور چا اور اور سرداروں قوم بندیلہ کے سنا جاتا ہے کہ سپہ سالار اس فوج کے میجر جنرل پولوک صاحب ہوں گے اور سپاہ متعینہ بندیل کھنڈ بھی اس سپاہ کے شامل کام کرے گی۔ سنا گیا کہ چھتر ل خزانچی پرمٹ آگرہ پر قصور نکال لینے روپیہ خزانہ پرمٹ اور رکھنے کم وزن کے روپیہ کا بجائے اُس روپیہ کے معلوم ہوا ہے کہتے ہیں کہ اگر اس کے اثبات کے واسطے کافی دلیل حاصل ہو سکے گی تو خزانچی مذکور سزا پاوے گا اس میں شک نہیں کہ جاری ہونا کم وزن کے روپیہ کا باعث بہت تکلیفوں کا تمام فرقوں کو ہے۔ خصوصاً سوداگران اور مزدوروں کو بہت ناگوار ہوتا ہے۔ اخبارِ آگرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام ہفتہ گزشتہ میں جناب لفٹنٹ گورنر جنرل صاحب کی دعوتیں ہوتی رہیں مسٹر فرینکو صاحب اور سر اڈمنڈ صاحب اور رجمنٹ انگریزی نیزہ داروں اور نوین رجمنٹ وغیرہ سب نے دعوت صاحب ممدوح کی کی۔ پیشتر بھی سنا گیا تھا کہ درمیان سکھوں اور نیپالیوں کے تبت میں کچھ جھگڑا ہوا ہے اب یہ

دریافت ہوتا ہے کہ آنریبل مسٹر ارسکن صاحب پولیٹی کل ایجنٹ شملہ نے حال بڑھنے سکھوں کا اضلاع گڑھوال اور کماؤں پر اور لداخ سے از راہِ اوڈالوہ گڈتوکی کے منظور اوارندی تک لکھا ہے ابھی نتیجہ اس خط کتابت کا کچھ نہیں معلوم ہوا لیکن لوگ یہ یقین کرتے ہیں کہ نواب گورنر جنرل بہادر نے پولیٹی کل اجنٹ موصوف کو درباب گفتگو مقدمہ سکھوں اور نیپالیوں کے مختار کیا ہے اور کچھ عجب نہیں اگر بہ باعث [ص 3 کالم 1] ...دریافت کرے اس حال سے ایک...... مجسٹریٹ متھرا کے پاس بھیجی گئی ہے اور..... سے ظاہر ہوتا ہے کہ اغلب ہے کہ مسٹر طامس صاحب بہادر سکرتر... کے بطور ایک ممبر بورڈ کے مقرر ہوں گے اور مسٹر ہملٹن... کمشنر آگرہ بجائے ان کے عہدہ سکریٹری پر مامور ہوں گے۔

انگلستان

(کذا) مورخہ 5 رجولائی سنہ حال سے ظاہر ہے کہ ان دنوں تجویز حاکموں والا مقام ہرنواح کی یہ ہوئی ہے کہ ہر ایک رجمنٹ انگلستان میں جو کہ یہاں مقرر ہیں ڈیڑھ ڈیڑھ سو سپاہی (کذا) کیے جاویں گے تاکہ جمعیت سپاہ کی زیادہ ہو جاوے اور عہدے افسروں کے بدستور رہیں گے — مزاج مبارک ملکہ معظمہ فرمانفرمائے ممالک انگلستان کا بہمہ وجوہ مائل بہ صحت ہے اور ارکانِ دولت کو امید قوی ہے کہ ماہِ اکتوبر تک کوئی بیٹا جو کہ وارث تاج و تخت کا ہووے پیدا ہو۔ ان دنوں تیاری سامان شادی شہزادہ کلیمن میں شہزادۂ (کذا) نے زوجِ ملکہ نختشمہ کے بھائی ساتھ ایک عورت خاندان اُس سلطنت کے درپیش ہے۔

راجہ ستارا

اُس طرف کے اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ (کذا) راجہ معزول ستارا نے تین آدمیوں کو اپنی طرف سے وکیل مقرر کرکے انگلستان میں بھیجا ہے تاکہ وہ لوگ مقدمہ اُس کا کورٹ آف ڈائریکٹرس میں پیش کریں چنانچہ دکلائے مذکورین نے وہاں پہنچ کر ایک درخواست متضمن (کذا) گورنر جنرل بمبئی کے پارلیمنٹ میں گزرانی ہے دیکھنا چاہیے کہ انجام کار اُس کے واسطے کیا تجویز ہوتا ہے اُس کے وکیلوں کی طرف سے تو بہت کوشش ہوتی ہے

اخبارِ مقامات مختلفہ

صاحب اخبارِ انگلش مین بموجب ایک چٹھی کابل کے لکھتے ہیں کہ پوتے نے حضرت شاہ شجاع الملک کے ایک ذی عزت افسر انگریزی کو از راہ گستاخی مارا سو وہ افسر بھی (کذا) پیش آئے چنانچہ اس باب پر ایک کورٹ آف انکوائری مقرر ہونے کو ہے — دریافت ہوتا ہے کہ واسطے احتیاط اور حفاظت پاکٹوں پوسٹ آف کے آیندہ کو بجائے موم جامہ کے ایک نئی قسم کا کاغذ جو کہ مقام دارجلنگ میں بنایا جاتا ہے اور اس پر پانی اثر نہیں کرتا کام میں آیا کرے گا — افواہ ہے کہ دور جمنٹیں ہندوستانی اور بھی مدراس سے چین کو بھیجی جاویں گی۔ اخبار ہرکارہ مورخہ 25 ماہ

گزشتہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ گولہ اندازوں نے ہیڈ کوارٹر سے حکم پائے ہیں تیاری کرنے کو واسطے روانگی مولمین کے اور اوپر اتواپ جہاز ہائے جنگی کے بھرتی ہوں گے اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ گورنمنٹ حرکات وسکنات کو شاہِ برہما کے دیکھتے رہتے ہیں— گزٹ بمبئی سے (کذا) خاندیس کے (کذا) عداوتِ قدیمی اپنی کے پھر سرکشی اور شرارت کرتے ہیں (کذا) اُس طرف کا کوہستان ساتپورہ کے ایک قلعہ میں جا بیٹھا ہے (کذا) انگریزوں کو بہکاتا ہے۔[ص 3 کالم 2] سو کچھ سپاہی....کوچ کرنے کو....کے....فرنڈ آف صاحبانِ بورڈ سپاہ نے حال.... لکھتے ہیں کہ رقم تمام خرچ مرمت اور درستی شاہراہوں اور کلکتہ سے کشن گڑھ تک اور مقام سلہٹ سے گوہاٹی تک..... 73722 و 5 روپیہ ہے اور بہ لحاظ اُس روپیہ کے جو کہ بیچ.....تمام زر جو کہ گورنمنٹ کا آخرِ اپریل 1841.... محصول ہے وصول ہو گیا بلکہ چھ ہزار روپیہ سالانہ.....رہے گا اور نہروں سے زمینداروں کو بھی بہت فائدہ رہے گا کیونکہ یہ نہریں لاکھ بیگھہ زمین کے پانی دینے کو کافی ہیں۔

خبر ہے کہ آیندہ سے دو کشتیاں دُخانی ہر مہینے میں انگلستان سے ہندوستان (کذا) آیا کریں گی اور اس میں ہندوستان کا بہت فائدہ متصور ہے۔ اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ ملک ارکان کا ان دنوں بہت آباد اور بہتر حالت میں ہے آبادی اور محاصلِ زمین دونوں میں ترقی ہوتی جاتی ہے تمام افتادہ زمین (کذا) زراعت ہوتی ہے پیشتر عملداریِ انگریزی سے وہ لوگ بیرونی تجارت کے نام سے بھی واقف نہ تھے اب ہر چار طرف کے سوداگروں کو (کذا) سے اُن کی تجارت جاری ہے اور آنے ہوا بھی نسبت سابق کے بہت بہتر ہے۔ اخبار بمبئی سے واضح ہوا کہ وزیر شاہِ اَوَدھ کا جو کہ ساتھ ارادہ زیارت مکہ معظمہ کے جاتا ہے خبر تھی کہ 26 ماہ گزشتہ تک بمبئی میں پہنچے گا۔

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ امیر دوست محمد خاں بہ باعث ناموافقت آب و ہوا کے کلکتہ کے قیام سے بہ تنگ آئے ہیں اور عنقریب طرف لدھیانہ کے روانہ ہوں گے اور ہمیشہ لدھیانہ میں رہا کریں گے ———

دریافت ہوتا ہے کہ ان دنوں سلطان عبدالمجید شاہ قیصر روم بہ باعث علالتِ طبیعت کے ایک مقام میں حدود یورپ کے تشریف لے گئے ہیں کیونکہ وہاں کی آب و ہوا اچھی ہے اور اپنی والدہ اور قبائل کو بھی ساتھ لے گئے ہیں۔

کوہ درمک

اُس طرف کے خط سے صاحب اخبار لدھیانہ لکھتے ہیں کہ پیشتر افغانانِ کوہِ درمک ریاست کابل اور قندھار میں آن کر پوشتین جانوروں کی مثل سمور وغیرہ کے حضور بادشاہِ وقت میں نذر گزرانتے تھے اب کہ حضرت شاہ شجاع الملک نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے اُس ملک کو رونق بخشی اور جا بجا تھانہ قائم کیے افغانانِ مذکورین نے ہرگز متابعت اختیار نہ کی اور بہ مقابلہ پیش آئے لیکن (کذا) کچھ سپاہ انگریزی گئی تو اس لیے کہ انھوں نے کبھی میدان جنگ نہ دیکھا تھا (کذا)۔

(کذا) سے بھاگ گئے بعد (کذا) مذکور آن کر آباد ہو گئی (کذا) مگر....اور سرکشوں کو قید کر لیا۔

[ص 4 کالم 1] چھاپہ......... مقرر کرنے کا ہے..... جو حضور صاحب..... انھوں کے بیچ (کذا)... اس کی (کذا) واسطے.... منسوخ ہے (کذا) سید محمد خان ساکن شاہجہاں پور آیا دام... کے واقع گزر..... شیخ ثابت علی وغربی جنوبی آن..... بہ شارع عام..... صاحب و معین الدین ریاست.... سید عبدالغفور کے بیٹے مہتمم چھاپہ خانہ..... عبدالغفور پرنٹر و پبلشر ہے بتاریخ سویم اگست 41ء۔

(کذا) دہلی

سنا جاتا ہے کہ مسٹر مارٹن جیمس صاحب کہ دہلی تشریف لائیں گے واسطے (کذا) عہدہ مجسٹری کے خزانہ چار لاکھ روپیہ کا کلکتہ سے اور 90 ہزار روپیہ کلکٹری بہا (کذا) پور سے بحراست کپتان ایچ ڈی وین ہومری صاحب رجمنٹ 48 پیادگان ہندوستانی (کذا) کو یہاں پہنچا 14 لاکھ روپیہ کلکتہ سے آیا تھا مگر اس میں سے پانچ لاکھ روپیہ کانپور میں بھیجا گیا اور (کذا) شہر میں واسطے خزانہ میرٹھ کے اس لیے صرف چار لاکھ یہاں پہنچا۔

استعفیٰ

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ چند صاحبوں نے جو کہ مدت سے سرکار کمپنی کی نوکری میں بہ دیانت وامانت مصروف تھے اِن دنوں ساتھ آرزوئے مراجعت وطنِ مالوف کے ارادہ کیا ہے کہ اوائل ایامِ سرما میں اپنی خدمات سے مستعفی ہو کر طرف انگلستان کی روانہ ہوویں اور باقی عمر بیچ وطن مالوف کے اپنے عزیزوں اور اقربا میں بسر کریں تفصیل صاحبانِ موصوفین کی ذیل میں مندرج ہے اول جیمس پایل صاحب جنھوں نے کہ 48 برس نوکری سرکار کمپنی کی بہ دیانت وامانت کی، دوسری جارج بین دارن صاحب کہ تیس برس ملازمت سرکار کمپنی میں بسر کیے، تیسرے جان ٹرائر پان صاحب نے بھی تیس برس خدمت گزاری کی، چوتھے ڈبلیو منکٹن پانچویں آر آر میکوئیل، چھٹے جی ای ویلکناس اِن تینوں صاحبوں نے تیس تیس برس نوکری بہ دیانت کی اور بہت نیک نام رہے، ساتویں آر ایچ اسکاٹ صاحب انھوں نے 26 برس نوکری کی آٹھویں آنریبل آر کرولس صاحب جس نے پچیس برس کام کیا نویں اِن اسمیتھ اور دسویں ایچ (کذا) جن کی حسنِ خدمات سے سرکار بہت راضی ہے اور گیارھویں ہنری بسنٹ جنھوں نے کہ 23 یا 22 برس تک بہت دیانت اور امانت سے کام سرکار کا سرانجام کیا۔

الور

واضح ہوتا ہے کہ مرزا اسفندیار بیگ نام اہلکارانِ ریاست الور سے ہیں انھیں بیچ بنانے عجائبات اور مخترعات کے بہت دست گاہ ہے چنانچہ اُنھوں نے ایک طلسم ایسا بنایا ہے کہ واسطے دفع زہر مار کے بہت مفید ہے اور تریاق سے بھی فوقیت رکھتا ہے کیونکہ تریاق تو (کذا) سے فائدہ کرتا ہے (کذا) یہ محض (کذا) سے (کذا) یہ طلسم ایک عجیبہ ہے۔

[ص 4 کالم 2]... صورت ایک اژدہا کی اُس پر کھینچی ہے۔...... اس کے خواص کا اس طرح....

اس نواح کے تئیں مانند آئینہ کی مقابل مار گزندہ کے ....

تصویر اژدہا پڑتی ہے فی الفور اثر اس زہر کا رفع ہو جاتا ہے ....

آدمیوں کے اُس نواح سے اچھے ہوئے ہیں ....

صاحب کلاں بہادر

3 تاریخ ماہِ حال کو تنخواہ آمد جھجر کی نواب حسن علی خان کے...... خطوط در باب تلاش ایک قیدی مفرور کے بنام جاگیر داروں کے جاری ہوئے 5 تاریخ روبکاری صاحب گیرائی ٹھگوں کی آئی کہ میر نصر اللہ رسالدار اور تحصیل دار امرتسر نارنول ملازمانِ رئیس جھجر نے ٹھگوں کو گرفتار کروایا ہے اُن کے لیے بیس بیس روپیہ انعام پہنچتے ہیں سو خط بنام فیض علی خان کے مع روپیہ کے بھیجا گیا۔ یوم دوشنبہ کو دربارِ عام کیا لالہ سکن چند ساہوکار اور نواب فتح اللہ بیگ خان اور نواب محمد میر خان اور بخشی نواب مرزا وغیرہ سردار اور وکیل ملاقات اور عرضِ حال (کذا) 8 تاریخ ہزار روپیہ آمدِ بہادر گڑھ بابت تنخواہ کے وکیل نواب شیر جنگ خان کو عنایت کیے (کذا) اہل کارانِ معزول بلب گڑھ کے آگرہ کو روانہ کی خط نواب محمد میر خان (کذا) اس مضمون کا آیا کہ اُس چٹھی کی نقل مجھے عنایت ہو جو کہ در باب تقرر تنخواہ میرے بیٹے کے آئی ہے (کذا) جواب گیا کہ نہیں ملے گی (کذا) نواب گورنر جنرل بہادر کا بنام مہاراجہ ہندوراؤ کے کلکتہ سے آیا کہ تعلقہ تمہارا آگرہ سے ہے (کذا) بھیجے ہوئے والیِ گوالیار کے تمھیں مقامِ گوالیار سے وصول ہوا کریں گے سو مع ایک خط کے مہاراجہ موصوف کے پاس روانہ کیا گیا 10 تاریخ خبر ہوئی کہ چودھری گنگا بشن ٹھیکہ دار مارا گیا قاتلوں نے اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔

کلکتہ

وہاں کے اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ بہ موجب کاغذات رپورٹ (کذا) پرمٹ کلکتہ کے ظاہر ہوتا ہے کہ بیچ 1840 اور 1841 یعنی ایک سال اسباب کی باہر سے کلکتہ میں ایک کروڑ 27 لاکھ 32 ہزار سات سو نو روپیہ کی ہوئی اور اُسباب ایک کروڑ 26 لاکھ 33 ہزار آٹھ سو پچہتر روپیہ کا وہاں سے اور ملکوں میں پہنچا گیا ہے خزانہ میں آمدنی کم ہوگئی 27 لاکھ دس ہزار تین سو دو روپیہ اب کم آتے ہیں اور خزانہ جو کہ باہر کے ملکوں میں بھیجا جاتا ہے وہ 61 لاکھ 53 ہزار تین سو چار روپیہ زیادہ ہو گیا ہے۔

ضلع 24 پرگنہ میں ایک صاحب انگریز کا اسباب اور زیور نقرئی اور طلائی مالیت بیس ہزار (کذا) کا چوری ہو گیا اگرچہ بہ باعث کوشش عملہ پولیس کے چور گرفتار ہو گئے (کذا) مال اسباب دستیاب نہیں ہوا ہے۔

باہتمام پنڈت موتی لعل پرنٹر و پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 244 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

24/ اکتوبر 1841

[ص 1 کالم 1]

احکام

اے سی رینی صاحب سباٹو کے اسسٹنٹ پولیٹی کل ایجنٹ کو جو رخصت ماہ اپریل کی 28 تاریخ کو عنایت ہوئی تھی سو ماہ دسمبر آئندہ کی پہلی تاریخ تک (کذا) اور بھی مرحمت ہوئی۔ جے گریہیم صاحب 50 ہندوستانی پلٹن کا کپتان صاحب ممدوح کی جگہ جس تاریخ سے کہ اسے راس صاحب اُس کا قائم مقام خدمت تفویض کرے گا کام کرے گا۔ محمد علی نقی یاور اعظم گڑھ کے صدر امین اعلیٰ کو جو رخصت 18 اگست گزشتہ کی رو سے عنایت ہوئی تھی سو اُس پر تین مہینے کی اور مرحمت ہوئی۔ سید تصدق حسین خاں مرزا پور کے صدر امین اعلیٰ کو دسہرہ کے ایامِ تعطیل بھر رخصت عنایت ہوئی خان بہادر خان بریلی کے صدر امین کو اُسی عرصہ کے لیے، سرب سکھ رائے بجنور کے صدر امین کو اُسی عرصہ کے لیے، محمد عطا اللہ خان حصار کے صدر امین کو اُسی عرصہ کے لیے کریم اللہ متھرا کے صدر امین اور منصف کو اُسی عرصہ کے لیے، بنی یاور خان گورکھ پور کے صدر امین کو اُسی عرصہ کے لیے، میر حسین بخش گورکھپور کے دوسرے صدر امین اعلیٰ کو اُسی عرصہ کے لیے مولوی محمد لطیف گورکھپور کے صدر امین اُسی عرصہ کے لیے، محمد رضی الدین خان دہلی کے دوسرے صدر امین کو دسہرہ کی تعطیل بھر رخصت مرحمت ہوئی (کذا صاحب قانون نویں 1833 کے بموجب ضلع کانپور میں ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوا (کذا امین پوری کے صدر امین اعلیٰ کو دسہرہ کی تعطیل کے سوائے 15/ جنوری 1842 تک اپنے ہی کام کے لیے رخصت عنایت ہوئی محمد کریم قلی مقامِ مذکور کا منصف تعطیل کے بعد صدر امین اعلیٰ مذکور کا کام کرے گا۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹو ڈیپارمنٹ 13 ستمبر 1841 جو احکام کہ اب گورنر جنرل بہادر نے کونسل کے اجلاس میں لےِ جس لیٹو ڈیپارٹمنٹ میں 13 ستمبر 1841 کو صادر فرمائے سو اُن کا منتخب فیصلہ ذیل اطلاع عام کے واسطے اشتہار کیا جاتا ہے۔ قانون مفصلہ ذیل مورخہ 28 جون 1841 کا مسودہ ماہِ مذکور کی تیسویں تاریخ کو قوانین مرجبہ بنگالہ اور مدراس کے ان قانونوں کی بابت جو سوال و جواب میں کرنے کے سبب مقدموں اور اپیلوں کے ڈسمس کرنے

کے لیے جاری ہیں کلکتہ نے (کذا) ہوا دوسری دفعہ پڑھا گیا۔

نواب گورنر جنرل بہادر کونسل کے اجلاس میں ارشاد فرماتے ہیں کہ مسودہ مفصلہ ذیل جس کی اصلاح ہوئی اطلاع عام کے لیے از سرِ نو اشتہار کیا جائے۔ قانون نمبر - 1841 کا جو قانون کہ قوانین مرجبہ بنگال اور مدراس میں [ص 1 کالم 2] سوال و جواب میں (کذا) تغافل کرے (کذا) اور اپیلوں کے ڈمس کرنے کی بابت جاری ہیں اُن کی اصلاح کے لیے یہ قانون ہے:

1۔ حکم ہے کہ جب کسی عدالت میں مدعی یا اپیلانٹ اپنے مقدمہ یا اپیل کے سوال و جواب میں چھ ہفتہ تک تغافل کرے گا تو مقدمہ یا اپیل مذکور ڈمس ہو جائے گا اور مدعی یا اپیلانٹ کو مقدمہ یا اپیل مذکور کے ڈمس کرنے سے پیشتر اُس کی اطلاع دینے کی کچھ احتیاج نہیں اور مدعی یا اپیلانٹ نے ایک سوال خاص کی رو سے چھ ہفتہ سے زیادہ مہلت کے عنایت کرنے کے بابت صاحبان کورٹ کی خاطر جمعی نہ کی ہوگی تو مقدمہ یا اپیل مذکور چھ ہفتہ کے منقضی ہونے کے بعد عدالت کی تحقیقات اور مدعی علیہ کی جوابدہی اور کسی وجہ کے تعین کے بدون ڈمس کیا جائے گا اور جن مقدمات میں کہ زیادہ مہلت کی اجازت عنایت ہو اُن میں صاحبان عدالت کو اپنی روبکاریوں میں اجازت مذکور کی بابت وجوہات مفصل تحریر کرنی لازم ہیں مگر زیادہ مہلت کی درخواست کی نامنظوری کی وجوہات کو ترقیم کرنے کی کچھ ضرورت نہیں۔

2۔ حکم ہے کہ جمیع مقدمہ یا اپیل جو دفعہ مذکورہ بالا کے بموجب ڈمس ہوں اُن میں جو خرچہ کہ مدعی علیہ یا رسپانڈنٹ کو عاید ہو سو صاحب عدالت دلوادیں مگر مقدمہ یا اپیل کا اس طرح سے ڈمس ہونا بشرطیکہ ڈمس ہونے کے سوائے میعاد کا منقضی ہونا اور اور وجوہات ہارج نہ ہوں اُس کے افسر نو رجوع ہونے کا مانع نہ ہوگا اور کہ جو مقدمہ یا اپیل ڈمس ہوئے سو مقدموں کی میعاد کے قوانین کی رو سے جو میعاد مقرر ہے اُس میں قانون ہذا مداخلت نہ کرے گا۔

3۔ حکم ہے کہ قوانین مرجبہ بنگال میں سے قانون 23/ 1814 کی دفعہ 27 کی ضمن 2 منسوخ ہوئی اور جو مقدمات کہ قانون ہذا کی ضمن بالا کے بموجب فیصل ہوئے اُن کی سوائے سرسری اپیل کے جو مقدمے کے سوال و جواب نہ کرنے کی بابت ہو کہیں اپیل نہ ہوگی۔ حکم ہوا کہ مسودہ ہذا ممالک ہند کی لیجس لیٹو کونسل کے پہلے اجلاس میں ماہِ دسمبر آئندہ کی 13 تاریخ کے بعد ملاحظہ ثانی کے لیے پھر پیش ہو۔ ٹی ایچ میڈوک ممالک ہند کی گورنمنٹ کا سکرتر۔

سرکیولر آرڈرس

ممالک مذکورہ کے ضلع اور شہر کے صاحبان جج کے لیے جو شئے اجرائے ڈگری کی بابت جس کا وقوع اجراء ڈگری کے غیر ضلع میں ہے (کذا) مشتہر ہو اُس پر دعوؤں کے فیصلہ کے لیے کون حاکم مجاز ہیں سو.... (کذا) مورخہ 8

مئی 1840 نمبر 933 میں مندرج ہے مگر اُس سے [ص 2 کالم 1]
(کذا) کہ دستور العمل مذکور (کذا) عدالت ہائے ضلع سے (کذا) عدالت ہائے.... (کذا).......... مغربی کے...... (کذا) صدر دیوانی عدالت نے امورات (کذا) واسطے دستور العمل مذکور کو (کذا) توابع سے منسوب کرنا مناسب متصور فرمایا (کذا)..... اُس کی (کذا)...... اطلاع دی جاتی ہے۔

2۔ حاکمانِ عدالت ہائے توابع کو سرکیولر مرقومہ الصدر کے حسب قواعد تصریح قانون نمبر 1235 کی تعمیل کرنی چاہیے صدر امین اعلیٰ اور صدر امین درخواست کو اُسی ضلع یا شہر کے صاحب جج کے پاس جس کے علاقہ میں شئے مذکور واقع ہو مع اپنی روبکاری مہری اور دستخطی کے ارسال کریں گے اور منصف اپنے اپنے ضلع کے صاحب جج کے دستخط اور اُسی کے ذریعہ سے درخواست مذکور کو ابلاغ کریں گے۔

3۔ صاحبان جج سرکیولر ہذا کے مضمون سے اپنی اپنی عدالت ہائے توابع کو فہمائش کریں گے۔ مقام الٰہ آباد 24 ستمبر 1841 موزلی اسمتھ رجسٹر خلاصہ۔ جو شئے اجرائے ڈگری کی بات جس کا وقوع اجراء ڈگری کے غیر ضلع میں ہے نیلام کے ہی لیے مشتہر ہو اُس کے باب میں سرکیولر مورخہ 8 مئی 1840 کو عدالت ہائے توابع سے متعلق کرنا۔

سرکیولر آرڈرس

ممالکِ مذکورہ کے صاحبان مجسٹریٹ کے لیے۔ از بسکہ جاڑے کی آمد میں جیل خانوں میں کثرت ممات جو واقع ہوتی ہے سو بسبب تبدیلی موسم کے متصور ہے اور کہ اُس کی مدافعت کے لیے ہر طرح کی تدبیر عمل میں لانی مناسب۔ لہٰذا صاحبان عدالت صاحبان مجسٹریٹ کو نظامت عدالت کے سرکیولر مورخہ 14/ اکتوبر 1836 عیسوی کی طرف متوجہ کر کرار شاد فرماتے ہیں کہ جمیع قیدی جو جاڑے کے موسم میں بندی خانہ میں ہوں اور اُنھیں کمبل نہیں تقسیم ہوئے اُن کو عنایت ہو دیں مگر مناسب ہے کہ 15/ اکتوبر کو یا اُس سے پیشتر ہمیشہ تقسیم ہو جایا کریں مقام الٰہ آباد۔ 24/ ستمبر 1841 موزلی اسمتھ رجسٹر۔

خلاصہ۔ صاحبان مجسٹریٹ کو سرکیولر مورخہ 14/ اکتوبر 1836 کی جو قیدیوں میں کمبل تقسیم کرنے کی بابت ہے متوجہ کرنا۔

گوالیار

اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ مہاراجہ عالیجاہ فرمان فرمائے گوالیار اب تک بدستور بسترِ بخوری پر پڑے ہیں اور تمام وہاں کی قومیں یہ بیان کرتی ہیں کہ نہ ماجی حضور یا خاص خدمت گار مہاراجہ کا بہ باعث چشم پوشی دادا خاص کے کہ بہ باعث ان تمام تکلیفات مہاراجہ کا ہے رشوت ستانی کا بازار بہت گرم ہو رہا ہے قریب پندرہ بیس روز کے گزرے کہ

نیما جی مذکور نے چالیس ہزار روپیہ بلونت راؤ خلف مادھو راؤ مرحوم سے رشوت (کذا)

[ص 2 کالم 2]

(کذا) کہ میں تجھے حکم تین رجمنٹوں کا دلوا دوں گا اور (کذا) و او یلا سپاہیوں نے (کذا) متابعت سے (کذا)

آخر کو بہت سی مشکلات اور فہمایش سے وہ بظاہر راضی ہوئے بلونت سنگھ مذکور نے بعد مقرر ہونے کے عہدۂ مذکور پر (کذا) سے کہا کہ اگر تم فقط مجھے ہی حکم (کذا) توپ خانہ کا دلوا دو جو کہ بالفعل نیچے حکم کرنیل بیٹسٹ صاحب کے ہے تو میں تمھیں لاکھ روپیہ اور دوں۔ القصہ یہ بات کرنیلِ موصوف نے سنی بہت ناگوار ہوا چنانچہ افواہ ہے کہ اُنھوں نے استعفیٰ گزرانے کا ارادہ کیا ہے اور دو ہزار روپیہ یعنی آدھی تنخواہ بطریق پنشن لیا کریں گے۔

دشوتیشونی سبھا

کلکتہ اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ بموجب ایک اشتہار اخبار موسومہ پربھاکر کے 26 تاریخ ماہ گزشتہ کو بیچ مقام کروں گا کے حویلی بابو کول بوس میں ایک محفل ہندوستانی اشرافوں کی جمع ہوئی واسطے مطلب سوچنے ایسے ذریعوں کے جو کہ اُن کی ملکی حالت کے تئیں بہتر کریں۔ واضح ہو کہ یہ محفل مہتممانِ اخبارات ہندوستانی نے جمع کی تھی اور اس میں بہت سے امیر اور تونگر آئے تھے نوشت خوانداس محفل کی بنگلہ میں ہوئی اور اکثر تجویزیں بہ مطابقت رائے آپ کے جاری ہوئیں چنانچہ چند تجویزیں جو کہ منتخب اور برگزیدہ تھیں اس میں مندرج ہیں اوّل یہ کہ سوسایٹی یعنی محفلِ مذکور شامل ہووے اور بالاتفاق کام کرے ساتھ برٹش انڈیا سوسایٹی کے واسطے حاصل کرنے اپنے مطلبوں کے دوئم یہ کہ ایک انگریزی اخبار مقرر کیا جاوے واسطے ظاہر کرنے حقوق ہندوستانیوں کے۔ تیسرے یہ کہ ایک عرضی پارلیمنٹ ملکۂ انگلستان میں بھیجی جاوے متضمن دادرسی اُن کی فریادوں کے۔ چوتھی یہ کہ تمام آدمی بغیر تمیز اور فرق رنگ اور مذہب یا قوم کے سوسایٹی مذکور میں مقرر کیے جاویں۔ پانچویں یہ کہ 24 آدمی سال بہ سال چنے جاویں واسطے کمیٹی یعنی محفلِ مذکور کے القصہ بعد مقرر ہونے ان تجویزوں کے 24 آدمی واسطے کمیٹی اس سال کے چنے گئے اور یہ بھلے مانس بہ باعث دینی لیاقت کے قابل عہدۂ مفوضہ کے خیال کیے گئے ہیں۔

کلکتہ

چند مدت ہوئی کہ بابو موتی لعل سیل نام ایک تونگر ساکن کلکتہ نے انعام دس ہزار روپیہ کا دینا کیا تھا اُس شخص کو جو کہ ہندو اور نوجوان ہووے اور کسی بیوہ عورت سے بیاہ کرے لیکن اب تک کسی شخص نے (کذا) میں جرأت نہیں کی تھی مگر واضح ہوتا ہے کہ اب یہ حالت پیش ہونے کو ہے یعنی ایک ہندوستانی عزت دار نوجوان آدمی جس نے کہ مدرسہ انگریزی معروف بہ ہندو کالج میں تربیت پائی ہے وہ ایک جوان رانڈ عورت سے [ص 3 کالم 1] (کذا) کے

ہاں کی سنی جاتی ہے بیاہ کیا چاہتا ہے اور سنا جاتا ہے کہ (کذا) عورت دونوں دونوں ایک دوسرے کے مشتاق (کذا) لواحق عورت کے ہیں کچھ اس بات کے مانع نہیں ہیں القصہ یہ ایک پہلا نمونہ ہے (کذا) رسمی کا درمیان درمیان شرفائے ہند کے اور کچھ عجب نہیں کہ اوروں کو بھی سند ہو جاوے۔

کابل

وہاں کی ایک چٹھی مورخہ 8 ستمبر سے واضح ہوتا ہے کہ سپاہ انگریزی مفصلہ ذیل نے تاریخ مذکور کو بسر کردگی کرنیل اولیور صاحب پانچویں رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کے مقام گروس کو کوچ کیا تین برنجی اور دو آہنی 9 پونڈر توپیں اور ایک 21 پونڈر ہووٹ زر کہ ایک قسم توپ کی ہے بسر کردگی کپتان اُمیٹ صاحب اور لفٹنٹ دوار برٹن صاحب کے تیئں کمپنیاں سپر مینا شاہِ والا جاہ کی بسر کردگی کپتان (کذا) صاحب کے دو سو سپاہی رجمنٹ 44 ملکہ کے پانچویں رجمنٹ پیادگان ہندوستانی اور چھٹی رجمنٹ پیادگان شاہ کی دو رسالہ سواران اینڈرسن صاحب اور یہ سپاہ ساتھ سو اروں لفٹنٹ مارش صاحب اور کپتان ہے صاحب سواران قوم افغان کے بھی مدد کے جاوے گی۔ مطلب اس تمام فوج کے کوچ کا یہ ہے کہ قریب چار پانچ قلعہ تسخیر نہ کرنے پیش نہاد خاطر ارباب گورنمنٹ ہے۔

اخبار مقامات مختلفہ

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ صاحب والا مناقب کمانڈر ان چیف بہادر ساتویں تاریخ ماہِ حال کو مونگیر میں پہنچے اور وہاں سے اس طرف کو روانہ ہوئے چھٹیات سے پہاڑوں کی معلوم ہوتا ہے کہ جناب لفٹنٹ گورنر بہادر 15 / مارچ ماہِ حال کو منصوری سے (کذا) کو کوچ کریں گے۔

آگرہ اخبار سے واضح ہے کہ وہاں جوار نام ایک برہمن سے کہ ماہِ جون گزشتہ میں ایک عورت کو مار ڈالا تھا اور وکیل کو زخمی کیا تھا۔ 11 تاریخ کو اس مہینے کی اُسے پھانسی ملی۔ اخبار مولمین مورخہ 12 تاریخ ستمبر سے معلوم ہوتا ہے کہ والیِ برہما نے دو لاکھ سوار اور پیادوں سے تازہ جنگ دارالخلافۂ سلطنت سے کوچ کیا ہے اور گورنمنٹ انگریزی جو کہ آنے سے والیِ برہما کے آگاہ ہوئی ہے کہ اس قدر آدمیوں سے آتا ہے اس نے (کذا) جہاز کو ملکہ انگلستان کے حکم بھیجا ہے جانے کو طرف مولمین کے اور (کذا) رجمنٹ مذکور جہاز دخانی انڈیا نام پر وہاں جاوے گی اور رجمنٹ مدراس کی جو کہ مدنا پور میں ہے وہ بھی مولمین میں بھیجی جاوے گی اور ایک رجمنٹ بارکپور کی بجائے اُس کے بھیجی جاوے گی اور کلکتہ اخبار سے واضح ہے کہ درصورت دشمنانہ پیش آنے (کذا) برہما کے اور تیاریاں گورنمنٹ کی طرف سے [ص 3 کالم 2] کی جاویں گے ایک رجمنٹ مدراس کی کو (کذا) کو بھی حکم روانگی کا ہے درصورت کہ اُس کی خبر...... (کذا)....

تاریخ ماہ حال سے معلوم ہوتا ہے کہ (کذا) اور تھیٹس نام دو جہاز مقرر کیے گئے ہیں واسطے لے جانے (کذا)

رجمنٹ کے مولمین کو اور خبر ہے کہ چار پانچ جہاز اور بھی 14 رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کو وہاں لے جاویں گے۔

اخبار بمبئی سے معلوم ہوتا ہے کہ عربوں حیدرآباد کے لیے بعد ایک تھوڑی سی جنگ و جدل کے جس میں کہ تین یا چار سپاہی سرہندی کرنیل بلیبر صاحب کے مارے گئے اپنے تئیں سونپ دیا اور اطاعت قبول کی اور اُن کو اجازت کوچ کر جانے کی اُن کے قلعوں سے ہوئی اِس شرط سے کہ اپنے سلاح چھوڑ جاویں۔ ہندوستانی اہل کار جو کہ کچہریوں گورنمنٹ کلکتہ میں ہیں اُنھوں نے عرضی دے کر بارہ دن کی چھٹی دُرگا پوجا کی حاصل کی بجائے آٹھ دن کی چھٹی کے جو کہ سابق سے دستور تھا۔ آگرہ اخبار سے واضح ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر نے اپنا استعفیٰ انگلستان کو روانہ کیا ہے بجرد سننے اِس بات کے کہ وزرائے سابق بدلے گئے ہیں۔

دہلی

واضح ہو کہ شہر اور چھاونی میں اب تک بیماری کی بہت شدت ہے کوئی گھر نہیں جس میں ایک دو چار آدمی بیمار نہیں ہیں۔ دسویں رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مقیم چھاؤنی میں قریب تین سو آدمیوں کے بیمار ہیں اور بائیسویں رجمنٹ میں آٹھ سو آدمیوں میں سے چار سو قابل خدمت گزاری کے نہیں ہیں اور رجمنٹ 46 پیادگان ہندوستانی میں تین سو ساٹھ آدمی فہرست بیماروں میں ثبت ہیں۔ اور یہ رجمنٹ چارشنبہ گزشتہ کو طرف بارکپور کے روانہ ہوئی مگر سنا جاتا ہے کہ اُن تین سو ساٹھ آدمیوں کو جو کہ بیمار تھے یہاں ہی چھوڑ گئے ہیں اور اسی سبب کئی افسر بھی یہاں رہ گئے ہیں۔

الہٰ آباد

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ چند روز ہوئے کہ مقامِ مذکور میں ایک واردات عجیب واقع ہوئی جس سے پندرہ آدمی مرگئے اور اکثر زخمی ہوئے حال یہ ہے کہ یہ لوگ جو کہ بیل دار تھے نزدیک ایک پرانے میگزین کے حقہ پی رہے تھے اتفاق سے ایک چنگاری آگ کی بعضے پھیلے ہوئے دانوں پر بارود کے جاپڑی اور تمام بارود خانہ اُڑ گیا۔ خبر تھی کہ لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر 20 تاریخ کو اور سردار دوست محمد خاں 10 تاریخ ماہِ حال کو الہٰ آباد میں پہنچیں گے۔ 9 تاریخ ماہِ حال کو بہت سامان توپ خانہ کا آگرہ سے اجمیر کو بھیجا گیا۔

شعلہ پور

(کذا) مورخہ 30 ماہِ گزشتہ سے واضح ہے کہ عرصہ (کذا)

[ص 4 کالم 1]

(کذا)...... اضلاع ملک (کذا)...... مرہٹہ میں مستعد فتنہ و فساد ہیں...... (کذا)......... حکم کچہری انگریزی

کے مارا جائے گا اُس کی جان کے عوض (کذا) انگریزوں کی جان لیں گے صاحب خط لکھتا ہے کہ اُن کے اس ارادہ سے افسران رجمنٹ اور سپاہ (کذا) سول اور (کذا) عیال واطفال کو اُن کے ہاتھوں سے بہت خوف ہوا ہے خصوص حالت مسافرت بیچ ملک مذکور کے جب کہ کافی پہرہ بھی ساتھ نہیں ہوتا یہ عرب اکثر ملکِ نواب نظام میں سے آتے ہیں اور تمام سرحدات میں پھیل گئے ہیں۔ وزیر نواب موصوف کا نہ تو ان لوگوں کو راضی کر سکتا ہے اور نہ اُن کو اُن کی حرکات سے باز رکھوا سکتا ہے کچھ عجب نہیں جو گورنمنٹ اِس کے تدارک میں متوجہ ہوں۔

احمد نگر

اُس طرف کے اخبار سے واضح ہوا کہ وہاں کے ڈاک خانہ کے اہلکار بعلت خیانت گرفتار ہوئے ہیں اور حاکم درپے تدارک اور تحقیقات کے ہے اغلب ہے کہ بروقت ثبوت جرم کے طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا ہوویں۔ کہتے ہیں کہ مدت سے وہ لوگ لوگوں سے محصول لے کر اپنے کام میں لاتے تھے اور خطوں کو پھاڑ کر پھینک دیتے تھے یہ رازِ سربستہ آخرکار کھل گیا ایک مخبر نے حاکم کو خبر کر دی سو حاکم بر سرِ تدارک ہے۔

مقام احمد آباد میں کپتان ویفن صاحب کو کہ ناخدا جہاز کا تھا قزاقوں نے مار ڈالا اور بھاگ گئے مگر تلاش اور جستجو سے ایک آدمی گرفتار آیا ہے سو وہ کہتا ہے کہ اگر مجھ سے قصاص نہ لو تو میں قاتلوں کو گرفتار کروا دوں گا۔

قزاقی

واضح ہو کہ قزاق اور پھانسی دینے والے تمام ممالک ہند اور بنگالہ اور دکن وشمال میں دورہ کرتے رہتے ہیں اور مسافروں کے تئیں مار ڈالتے ہیں اور مال اسباب رعایا کا لوٹ لے جاتے ہیں خصوصاً سپاہیوں انگریز کے تئیں جو کہ رخصت لے کر اپنے گھروں کو جاتے ہیں اکثر مار ڈالتے ہیں اس قیاس سے کہ ان لوگوں کے پاس روپیہ ہوگا۔ نظر بریں سپرنٹنڈنٹ محکمہ ٹھگی نے سپہ سالا (کذا) کو لکھا کہ اس باب میں کوئی تدبیر نیک نکالی جاوے تا کہ سپاہی قزاقوں کے ہاتھ سے بچیں سپہ سالار نے بھی غور کیا تو جانا کہ یہ عین مصلحت ہے اور اسی واسطے جرنیلوں اور کرنیلوں اور کپتانوں وغیرہ کو جابجا حکم ناطق بھیجا کہ بنگالہ سے فیروز پور تک اور الموڑہ اور گورکھ پور سے (کذا) مدراس تک تمام امیر فوج کے اس حکم کی تعمیل کریں اور اِن کئی نصیحتوں کو یاد رکھیں اوّل یہ کہ اثنائے راہ میں کبھی کسی سے ملاقات نہ کریں اور (کذا) دوستی پر اعتماد نہ کریں دوسرے یہ کہ کسی کے ہاتھ (کذا) نہ پیویں تیسرے یہ کہ (کذا)

[ص 4 کالم 2] اور زمینداروں کے (کذا) اجناس (کذا) لیا کریں چوتھی یہ کہ (کذا) راہ کے (کذا) پاس رکھیں (کذا) ہنڈوی کر کے گھر میں بھیج دیا کریں مگر بااحتیاط رکھیں کہ ہنڈوی سپاہی گم نہ ہووے اور نشان ضلع اور گاؤں سپاہی کا واضح کر کے لکھنا چاہیے اور ہمیشہ سپاہی کے حال کے جویا رہیں کہ آیا بخیر و عافیت گھر میں پہنچایا

نہیں اگر اس باب میں غفلت کریں گے تو اُن سے باز پرس کی جاوے گی۔

کمانڈر انچیف صاحب بہادر

صاحب ممدوح الصدر دسویں تاریخ ماہ حال کو مع اپنے ہم راہیوں کے شام کے وقت دیناپور میں پہنچے اور خبر تھی کہ دوسرے دن 21 رجمنٹ کی موجودات اور قواعد ملاحظہ کریں گے مگر دوسرے دن بھی بہ باعث کسلِ طبیعت کے صاحب ممدوح بے ملاحظہ قواعد وہاں سے روانہ ہو گئے (کذا) پہنچے اور وہاں بھی بہ باعث بیماری کے کشتی سے نہ اتر سکے مگر کرنیل ڈنلپ صاحب اور مسٹر کریکی صاحب نے صرف دو رجمنٹوں مقامِ مذکور کی قواعد ملاحظہ کی وہاں سے 15 تاریخ صاحب ممدوح نے طرف الہٰ آباد کے کوچ کیا اور افواہ ہے کہ الہٰ آباد سے صاحب ممدوح شمال کی طرف کوچ کریں گے۔ واضح ہوتا ہے کہ کپتان نکلسن صاحب مع امیر دوست محمد خان کے الہٰ آباد میں پہنچے اور بیٹے خان موصوف کے بھی اُن کے ساتھ ہیں۔

غزل شیخ ابراہیم ذوق

مری جو موت کے عاشق بیاں کبھو کرتے
مسیح و خضر بھی مرنے کی آرزو کرتے

غرض تھی کیا تیرے تیروں کو آبِ پیکاں سے
مگر زیارتِ دل کیونکہ بے وضو کرتے

عجب نہ تھا کہ زمانے کی انقلاب سے ہم
تیمم آب سے اور خاک سے وضو کرتے

اگر یہ جانتے چن چن کے ہم کو توڑیں گے
تو گل کبھو نہ تمنائے رنگ و بو کرتے

سمجھ یہ دار و رسن تار وسون اے منصور
کہ چاک پردہ حقیقت کا ہیں رفو کرتے

نہ رہتی یوسف کنعان کی خوبی بازار
مقابلہ میں جو ہم تجھ کو روبرو کرتے

یقین ہے صبح قیامت کو بھی صبوحی کش
اُٹھیں گے خواب سے ساقی سبو سبو کرتے

سراغ عمر گزشتہ کا ڈھونڈھئے گر ذوقؔ
تمام عمر گزر جائے جستجو کرتے

اشعار حضور والا

غافلوں کیوں کھینچتے ہو اُس سے دور اپنے تئیں
سمجھو دم حضور اپنے تئیں

اپنی ہستی ہو فقط آئینہ داری کے لیے
ورنہ دکھلاتا ہے وہ اپنا ظہور اپنے تئیں

ہم توں مشتِ خاک ہیں اور خاک کا ہو کام عجز
پھر وہ کیا شئے ہے کہ جس (پر[ہو]غرور) اپنے تئیں

ہو گئے ہم وہ محبت میں دو قالب ایک جان
گر پئے وہ مے تو آئے ہے سرور اپنے تئیں

شعلۂ رخسار پر اُس کے ظفر پروانہ وار
جھونکے ہی دیتی ہے جانِ ناصبور اپنے تئیں

باہتمام پنڈت موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

نمبر 247 　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس سالانہ

14 / نومبر 1841 یوم یک شنبہ

[ص 1 کالم 1]

اشتہار

سرکلر صدر بورڈ نمبر تین ترجمہ کیا ہوا مرزا حسین بیگ عرف ماسٹر حسینی اردو ٹیچر کالج دہلی کا اس چھاپہ خانہ میں بہت صحت سے کاغذ کشمیری پر چھاپہ ہوتا ہے قریب بہ اختتام پہنچا ہے جس کسی کو خریدنا ہو اس چھاپہ خانہ کے مہتمم پاس قیمت مرقومتہ الذیل بھیج کر منگالیں انشاء اللہ تعالیٰ ہفتہ آئندہ میں تمام و کمال تیار ہو جاوے گا بالفعل قیمت 3 روپے۔

احکام

روہیل کھنڈ کی قسمت کے ایکٹنگ کمشنر نے جو جے میبر صاحب کے علیل ہونے کے سبب اے ایچ کاکس صاحب کو مراد آباد کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کا کام کرنے کے لیے مقرر کیا تھا سو تا صدور حکم ثانی منظور ہوا۔ ڈی بی موریسن صاحب قسمت بنارس کے کمشنر کا کام کرنے کے لیے مقرر ہوا جیمس میبر لی صاحب میرٹھ کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کو بذریعہ چھٹی ڈاکٹر صاحب کے کیپ اُف گڈ ہوپ یا نیو ساؤتھ ویلز کو جانے کے لیے دو برس کی رخصت عنایت ہوئی رخصتِ مذکور جس تاریخ کو کہ صاحب موصوف نے مراد آباد کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کا کام تفویض کیا اُسی دن سے محسوب ہوگی۔ مولوی خادم حسین خان کانپور کے صدر امین کو اپنے ہی کام کے لیے ایامِ دسہرہ کی تعطیل کے علاوہ تین مہینے کی رخصت عنایت ہوئی۔ محمد متقی کانپور کی دوسری قسمت کا منصف تعطیل مذکور کے بعد صدر امین مذکور کا کام کرے گا۔ کالن مکنزی صاحب بُندیل کھنڈ کے ایکٹنگ ایڈیشنل سیشن جج کو اوّل کلکتہ اور کلکتہ سے بمبئی جانے کے لیے تا کہ جس واسطے اُس نے رخصت طلب کی ہے اُس کی تیاری کرے ماہِ آئندہ کی پندرھویں تاریخ سے تین مہینے کی رخصت عنایت ہوئی آر جے ٹیلر صاحب مرزا پور کے جج کو جو رخصت کہ ماہِ ستمبر کی (کذا) تاریخ کے حکم نامہ کی رو سے عنایت ہوئی تھی سو بجائے ماہ ستمبر کی پہلی تاریخ کے ماہِ نومبر کی 22 تاریخ سے آغاز ہوگی سو بجائے ماہ ستمبر کی پہلی تاریخ کے ماہِ نومبر کی 22 تاریخ سے آغاز ہوگی۔

کتب 　　　　(کذا) 　　　　زبان اردو میں

انگریزی معتبر کتابوں (کذا) کی ہوئیں ہیں ہندوستانی مدرسین مدرسہ دہلی کی اور بہت (کذا) درست کی گئیں

(کذا) صاحب کے (کذا) واسطے خریداروں کے جو پیش از تیار ہونے کے خریدیں جو بعد تیار ہونے کے خریدیں۔

اصول دھرم شاستر	3روپے	4روپے
ایضاً ایضاً آئین	3روپے	4روپے

[ص1 کالم2]

اردو ترجمہ سراجی کا (کذا) محمد کا کیا ہوا	3 روپے	4روپے
(کذا) وڈ صاحب اسسٹنٹ مجسٹریٹ کا گائڈ	4روپے	5روپے
پرنسپ صاحب کا خلاصہ قوانین دیوانی مع اُن قوانین دیوانی کے جو حال میں جاری ہوئے ہیں جولائی 1841 تک	7روپے	9روپے

جس شخص کو خریدنا ان کتابوں کا مرکوز ہو پنڈت رام کشن کو جو مدرسہ دہلی میں ہیں لکھ بھیجے۔

کابل

راہیں کابل کی اب تک مسدود ہیں اور بالفعل کھلنے کی کچھ توقع نہیں ہے ڈاکیں جو کہ ہندوستان سے گئی ہیں سب مقام گندمک میں پڑی ہیں۔

کہتے ہیں کہ اُس لڑائی میں جس میں کہ 22 تاریخ کو جنرل سیل صاحب اور اور کئی افسر انگریزی زخمی ہوئے دشمنوں میں سے صرف دو آدمی مارے گئے بعد ازاں دشمنوں نے ایک اور چھاپہ مارا لیکن سپاہ انگریزی نے از بس شجاعت انھیں مار ہٹایا اُس کے بعد دشمنوں نے ایک شب خون اور بھی مارا جس میں کہ اونٹ اور گھوڑے اور بہت سا اسباب دشمنوں کے ہاتھ۔ لگا واضح ہو کہ یہ لڑائی قریب مقام تزین کے واقع ہوئی۔ سنا جاتا ہے کہ وہ لوگ ارادہ شب خون کا مقام گندمک پر بھی رکھتے ہیں ابھی یہ معلوم نہیں ہوا کہ ان لڑائیوں میں کون کون شامل تھے لیکن اتنا معلوم ہوتا ہے کہ کرنیل مون ہٹھتہ صاحب سالارِ سپاہ تھے ایک اور اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ مہم غلزیوں کا اب ختم ہونے کو ہے اور یہ امید کیا جاتا ہے کہ خط کتابت اور آمد و رفت کابل کی عنقریب پھر جاری ہو جاوے۔

ایک اور چھٹی سے ظاہر ہو کہ جنگِ درہ ترین میں انسائن لیگ رجمنٹ 13 ملکہ کے اور تین انگریز اور مارے گئے اور آٹھ دس آدمی اور بھی زخمی ہوئے مگر اس لڑائی میں ایک قلعہ دشمنوں کا مسخر ہوا اور ارادہ تھا کہ 23 تاریخ کو اور قلعوں پر بھی سپاہ انگریزی حملہ کرے مگر بہ باعث بعضے اتفاقات کے ملتوی رہا اس میں دشمنوں نے بھی

کچھ گفتگو پیش کی ملکر یگر صاحب اور کپتان پٹین صاحب اُن کے لشکر میں گئے سردار دشمنوں کے اُن کے جانے سے بہت خوش ہوئے اور بعد بہت سے تامل اور سوچ کی شرطیں قبول کرلیں اور 24 تاریخ شام کے وقت یرغمال یعنی اول بھی دیے۔

مہم غوراج نے یونہی فیصلہ پایا کرنیل اولیور صاحب نے ایک بندوق بھی سر نہ کرنے پائے۔ لفٹنٹ والیس صاحب کا اسباب درہ بولان میں حملہ کیا گیا اگرچہ اُس کے ساتھ پہرہ سوراان پونا اور اور سپاہیوں اور کاکڑوں کا کہتے ہیں کہ قزاق قومِ مری میں سے تھے پہلے تو انھوں نے ایک ہزار روپیہ طلب کیا بعد ازاں [ص 2 کالم 1] سو روپیہ تک مانگا اس شرط سے کہ ہم تمہارے اسباب سے نہیں چھڑیں گے لیکن چونکہ انھوں نے نہ مانا تو وہ لوگ اونٹوں کو مع تمام اسباب کے ہنکالے گئے۔

اخبار مقامات مختلفہ

مقامِ بارکپور میں 29 تاریخ ماہ حال کو ایک گینڈا اپنے تھان پر سے چھوٹ گیا اور ایک سپاہی کو رجمنٹ 200 پیادگان ہندوستانی کے ہلاک کیا اور دو چار گاڑیوں کا بھی پیچھا کیا تھا خصوص بیچ گاڑی برگیڈیر صاحب کا جس پر کہ ان کے لڑکے بالے سوار تھے مگر سب اس کے حملہ سے بچ گئے۔ کہتے ہیں کہ نواب گورنر جنرل بہادر سپاہی مذکور کا حال سن کر بہت افسوس کیا اور چاہتے ہیں کہ اس کے عیال واطفال کو تحقیق کر کے ان کے واسطے کچھ روزینہ مقرر کریں۔ ڈاکٹر ڈبلیو او شانیسی صاحب جو کہ پروفیسر میڈیکل کالج یعنی مدرسہ طبابت کلکتہ کے ہیں انگلستان کو جائیں گے۔

مدراس میں چھٹی تاریخ ماہِ گزشتہ کو ایک عورت کو ایک عجائب طرح کا لڑکا پیدا ہوا یعنی اس کا منہ پیچھے کی طرف سر کے تھا اور چار آنکھیں تھیں دو سر کے پیچھے اور دو پیشانی پر اور سر پر دو قبہ مثل سینگوں کے نکلے ہوئے اور گردن بہت پتلی تھی مگر سارا جسم مانند آدمی کے تھا سو بعد پیدا ہونے کے بہت تھوڑی دیر زندہ رہا— بوشہر کی ایک چٹھی سے واضح ہوتا ہے کہ درمیان شاہِ ایران اور گورنمنٹ انگریزی کے صلح اور دوستی ہوگئی ہے ضلع غوریان کو شاہِ ممدوح نے چھوڑ دیا اور گورنمنٹ انگریزی بھی مقامِ کرک کو جس پر کہ اب تک جھگڑا ہوا تھا حوالہ شاہ کے کردے گی کہتے ہیں کہ شاہِ ایران نے بجائے خود اپنی غلطی دریافت کرلی کہ میں ناحق فریبوں میں سفیرانِ شاہ روس کے آگیا جو کہ ہمیشہ انھیں ایسی باتیں سمجھاتے رہتے تھے، جن سے کہ درمیان شاہِ ایران اور گورنمنٹ انگریزی کے نزاع رہے۔ بصرہ کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ صاحبانِ ذیشان کا ارادہ یہ ہوا ہے کہ دریائے فرات پر بذریعہ کشتیوں دخانی کے آمد و رفت جاری کریں مشہور ہے کہ جنرل ناٹ صاحب نے 18 تاریخ ماہِ گزشتہ کو اپنے تئیں اس سپاہ کے پاس پہنچایا جو کہ ایک ہفتہ پیشتر قندھار سے واسطے تنبیہ سرداروں وہراوت اور نہریں کے گئی تھی افواہ ہے کہ جنرل ناٹ صاحب افغانستان میں نہیں رہیں گے اور جنرل الفنسٹن بہ باعث بیماری کے نوکری چھوڑا چاہتے ہیں۔ خبر ہے کہ بجائے ان

کے جنرل سیل صاحب کام کریں گے۔

لے جس لیٹو کونسل میں ایک قانون اس مضمون کا جاری ہوا ہے کہ اگر کوئی شخص چھ برس کی میعاد کے اندر جائداد پر کسی دیوالیے کی [ص 2 کالم 1] نالش نہیں کرے گا تو جائداد مذکورہ... (کذا)... (کذا) نالش پہلے سے کی تھی۔

چٹھیات سے مقام منصوری کی واضح ہوتا ہے کہ جناب لفٹنٹ (کذا) مع اپنے ہمراہیوں کے کماؤں کو جانے کو ہیں۔ مسٹر لشنگ صاحب کمشنر کی چٹھی کے مضمون سے ظاہر ہوتا ہے کہ زور آور سنگھ سردار سکھوں کا جو کہ ملک چین اور تاتار کی سرحدات پر حملہ کرتا جاتا ہے وہ صاحب موصوف سے بڑے تپاک سے خط و کتابت رکھتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ میں تمہاری درخواستوں کو منظور کروں گا۔

اخبار سے واضح ہے کہ سر رچرڈ شیکسپیئر صاحب جو کہ روسیوں مقید کے تئیں رہائی دلوا کر خیوہ سے سینٹ پٹرز برگ دارالخلافہ روس میں لے گئے تھے اُن کو ملکہ محترمہ انگلستان کے ہاں سے درجہ نائٹ کا مرحمت ہوا۔ عدن کے خطوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ تجارت اور آبادی وہاں کے لنگر گاہ کی روز افزوں ہے اکثر باشندے ملکہ کے بھی بہ باعث ظلم وہاں کے ناظم کے چلے آتے ہیں۔ اخبارِ موسومہ انگلش مین سے دریافت ہوتا ہے کہ بارہ چیپلیں پادری اور بھی باہر بھیجنے جانے کو ہیں—راہوں میں افغانستان کے قوم کا کاکُرمری اور بروہی جمع ہو کر مسافروں اور ڈاک والوں کو لوٹ لیتے ہیں اخبار بمبئی سے ظاہر ہے کہ صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد نے اقرار کیا ہے کہ میں تمہارے سب عربوں کی تنخواہ انھیں دے دوں گا دو ضلع اس روپیہ کے وصول کرنے واسطے مجھے ملیں۔ بموجب حکم مصدورہ انگلستان کے رزیڈنسی سے (کذا) کی موقوف کی گئی بہ باعث طلب صاحب پولیٹی کل ایجنٹ کے کچھ سپاہ منی پور سے بھی طرف ملک برہما کے بھیجی گئی افواہ ہے کہ سَر ویلم مکناٹن صاحب بہادر نے چاہا تھا کہ سپاہ کو جو کہ اضلاع افغانستان میں متعین ہے آدھا بھتہ ملا کرے لیکن سپاہ نے بیچ قبول کرنے اِس امر کے بہت استادگی کی چنانچہ صاحب ممدوح نہ بھتہ ان کا پھر (کذا) جاری رکھا۔ سنا جاتا ہے کہ کپتان مکناٹن صاحب سپریٹنڈنٹ اجمیر کے بجائے کرنیل رونبسن صاحب کے پولیٹی کل ایجنٹ میواڑ کے مقرر ہوں گے اور کپتان ڈکس صاحب کپتان مکناٹن صاحب کی جگہ مقرر ہوں گے اور کپتان جیمس ایبٹ صاحب اسسٹنٹ کپتان ڈکس صاحب کے کمانڈر میرواڑا لوکل سپاہ کے ہوں گے۔ مسٹر ہوج سن صاحب نے جو اسکول یعنی مدرسہ انگریزی (کذا) دوارکا ناتھ ٹھاکر نے پندرہ سو روپیہ سے مدد کی اور آیندہ کے (کذا) بھی اقرار اعانت کا کیا ہے اور اُس کے بھائی نے بھی پانچ سو روپیہ دیار جمنٹ 40،6 تاریخ اکتوبر کو کوئٹہ سے طرف قندھار کے روانہ ہوئی (کذا) مذکور وہاں کے کوچ سے بہت خوش ہوئی کیونکہ بہ باعث بیماری کے ایک [ص 3 کالم 1] ایک افسر اور 31 سپاہی اُن کے کوئٹہ میں مر گئے مگر اثنائے راہ میں اُن کو بہ باعث فراز و نشیب (کذا) کے بہت تکلیف ہوئی توپوں کے پہئے ٹوٹ گئے اور اکثر اونٹ گڈھوں میں گر پڑے۔

مسٹر ایچ ڈبلیو گائی صاحب نے 3 تاریخ ماہِ حال کو دفتر کمشنری آگرہ کا (کذا) بجائے مسٹر چلٹن صاحب کے۔ اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ غفور خان نام ایک سردار نے درۂ بولان کو لوٹنا شروع کیا ہے اکثر قافلوں پر حملہ کرتا رہتا ہے اور اسباب لوٹ لے جاتا ہے اور سردار بھی مطیع نہیں ہوئے ہیں۔

بھرت پور

20 تاریخ اکتوبر سنہ حال کو مسٹر مور لینڈ صاحب کلکٹر اکبر آباد اور بخشی بلیس صاحب نے وارد بھرت پور ہو کر چار باغ میں قیام کیا۔ کارگزاران سرکار بھرت پور نے سامان رسد اور حفظ و حراست میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا دوسرے دن صاحبانِ موصوفین واسطے ملاقات راجہ صاحب کے گئے۔ راجہ صاحب نے اُن کی بہت تعظیم و تکریم کی اور بعد ازاں بہ تواضع عطر و پان رخصت کیا۔ 23 تاریخ ماہِ مذکور کو صاحب رجمنٹ مجسٹریٹ ضلع متھرا کے بھی وارد بھرت پور ہوئے اور صاحبانِ موصوفین کے پاس اترے۔ باون راؤ نامی ایک شخص کہ فنون سپاہ گری مثل قدر اندازی اور پٹہ بازی وغیرہ کے مہارتِ کمال رکھتا ہے اور اکثر گوالیار میں نوکر رہا ہے فائز ملازمت ہوا مہاراجہ نے بہت خوش ہو کر خلعت پانچ پارچہ کا مع ایک دوشالہ کے مرحمت کیا اور دو دو پارچہ اُس کے ہمراہیوں کو عنایت ہوا۔

24 تاریخ اکتوبر کو بہ تقریب روز مبارک دسہرہ کے کارپردازان ریاست نے ایوانِ پھول باری کو طرح طرح کے فرشوں سے آراستہ کیا اور شیشہ آلات سے در و دیوار کو رونق دی۔ علی الصباح مہاراجہ بہادر جواہر برج سے محل میں تشریف لے گئے اور بعد ادائے مراسم پرستش کے ایوانِ پھول باری میں رونق افروز ہوئے۔ ارکانِ سلطنت باریاب مجرا ہوئے نذریں حسب معمول گزریں سرداروں کو بموجب دستور کے خلعت ہوئے محتاجوں کو انعام دیا افسران سپاہ کے تئیں حکم ہوا کہ حسبِ معمول سوار اور پیادوں کے تئیں (کذا) آراستہ کر کے سہ پہر کے وقت مقام اکھنڈ پر حاضر کریں یہ حکم دے کر داخل محل ہوئے۔ تیسرے پہر بہت سے توزک اور عظیم شان سے ہاتھی پر سوار ہو کر مقامِ اکھنڈ میں رونق افروز ہوئے۔ اُس وقت تینوں صاحب مسبوق الذکر بھی ہم رکاب تھے سپاہ نے حسبِ معمول سلامی اُتاری بعد ازاں تماشائے آتش بازی سے محظوظ ہوئے اور چار گھڑی رات گئے طرف قلعہ کے مراجعت کی۔

باغ سرکاری

بوٹیک باغ واقع کلکتہ میں جہاں انواع و اقسام کے درخت لگائے جاتے [ص 3 کالم 2] ہیں بہت نیشکر پیدا ہوا ہے جس کا طول 16 فٹ اور 14 فٹ تک یعنی (کذا) پانچ گز انگریزی اور اِسی انداز پر موٹا (کذا) فروخت ہوئے اور بہت باقی ہیں۔

شہتوت کے درخت جس کے کیڑے سے ریشم پیدا ہوتا ہے اب نہایت تخمہ وہاں لگائے گئے ہیں اور بہترین قسم ریشم وہاں پیدا ہوگا۔

درخت سن شہراپا کا اور منیلا کی بہت پود لگائی گئی ہے یہ سن نہایت تحفہ اور نرم ہوتا ہے اور بہت مستحکم واضح ہو کہ سرکار نے صرف واسطے بہبودیٔ ہندوستان کے انواع واقسام کے درخت لگائے ہیں اور روز بروز پود ہر ایک ملک کے درختوں کی لگائی جاتی ہے سوسائٹی مقرر (کذا)۔

اخبار متفرقہ

واضح ہو کہ دریاہائے قہار میں جہاں پتھر بڑے بڑے پہاڑوں کے ہوتے ہیں وہاں اونچے پہاڑ پر عظیم الشان ایک جگہ بناتے ہیں کہ رات کو روشنی اُس پر رہتی ہے تا کہ جہاز والے روشنی دیکھ کر آگاہ ہو جاویں اور اُن کے جہاز ٹکر نہ کھاویں سو اُس جگہ کو لائٹ ہاؤس کہتے ہیں۔ چونکہ یہ لفظ اکثر استعمال میں آنے والا ہے جہاں کہ جہاز وغیرہ کی اِس قسم کی خبر لکھی جاوے اِس لیے ایک دفعہ شرح اِس کی کردی گئی کہ اب جہاں یہ لفظ آوے تو حاجت اس کے بیان معنی کی نہیں ہو سامعین و ناظرین کو بہ مجرد زبان پر آنے اُس کے معنی خیال میں فوراً آویں گے اور صرف ایک لفظ (لائٹ ہاؤس) لکھنا کافی ہوگا اور ہر دفعہ میں چار سطریں بہ عبارت طول وطویل لکھنی نہیں پڑیں گی لکھنے والوں اور دیکھنے والوں اخبار کو بہت آسانی ہوگی اور اِسی طرح اکثر جتنے عقیل وآزمودہ کار مصنف ہیں اور اس میں ایک فائدہ اور بھی ہے کہ لوگ ان الفاظوں سے آگہی پاتے ہیں لیکن بعض نا تجربہ کار نو آموز مصنف اخبار بہ سبب اپنی جہالت کے ایک گروہ کثیر عقلا پر ایسے امر معقول میں طعنہ کرتے ہیں سبحانہ ما اعظم شانہ کس کس طرح کی صنعتیں اور ترقیاں علوم وفنون میں بہ باعث کوشش ہمارے حاکمانِ زمان کے بہ عنایت فیضان صانع حقیقی کے ظاہر ہوتے ہیں کہ آج تک نہیں ظہور میں آئیں جزیرہ جمائیکا میں ایک (کذا) فٹ کا بلند ایک (لائٹ ہاؤس) لوہے کا بنا ہے کہ سب لوگ تعجب کرتے ہیں کہ کبھی ایسا نہیں بنا۔

ہالینڈ میں مسٹر ریگاڈ صاحب باشندۂ برسل نے ایک لوہے کا مکان بنایا ہے دیواریں اُس کی بیچ میں سے خالی ہیں اُس میں نلیاں بنادی گئی ہیں واسطے نکلنے گرم ہوا کے اور مکان سہ منزلہ ہے سترہ کمرے اچھے خاصے رہنے کے ہیں اس مکان کی برآورد تیاری سے ظاہر ہے کہ (کذا) (کذا) 21 روپے میں ایک گھر ایسا بن سکتا ہے اگر خشتی اتنی وسعت [ص 4 کالم 1] ارتفاع کا بنایا جاوے تو 11570 میں ایک گھر ایسا بن سکتا ہے (کذا) مکان کا جو تولا گیا تو 22330 من کا ہے۔ فائدہ اس مکان کا استحکام اور آرام یہ کہ بہ سہولت ایک جا سے دوسری جا جا سکتا ہے سو پچاس کو چالیس پچاس میل اسے لے جاسکتے ہیں۔

اسپین کے ملک میں بیچ پہاڑوں کے طرف مشرق کے ایک گڑھا عمیق نکلا ہے کھانوں میں معلوم ہوا کہ بہت مدت ہوئی کہ رومیوں نے وہ کھان کھودی تھی اور مدت تک کام میں لائے سو تین آدمی اب اُس میں اترے اور چار طرف اُس میں رستہ پایا پختہ پتھر کا بعد غور کے پایا کہ وہ چاندی اور سونے کی کھان ہے اور اس قدر ہے اُس میں کہ

کبھی وہاں کی دولت تمام نہ ہووے۔ بحکم وہاں کے حاکم کے نکالنا شروع کیا گیا۔

دریائے ٹمس کے نیچے جو لندن میں مدّت سے پل بن رہا تھا سو تمام ہوا یہ پُل بڑی کوشش سے تیار ہوا ہے جو یہاں کے لوگوں سے ناممکن ہے یہ طفیل ہے ترقی علوم وفنون کا اور ایک ادنیٰ نتیجہ ہے، سویز کے بادشاہ نے حکم جاری کیا ہے کہ خرید وفروخت غلاموں کی موقوف ہو جاوے اور جو کوئی ایسا کام اب کرے گا تو سزا پاوے گا۔

طرف جنگلوں شمالی کان کان کے جو بمبئی کے پاس واقع ہے دو قومیں معلوم ہوئیں۔ ایک کا نام وارالیس ایک کا نام ٹوڈیس۔ ڈاکٹر ولسن صاحب جو وہاں وارد ہوئے اُنھوں نے دریافت کیا کہ دونوں گروہ مذہب خودسر رکھتے ہیں۔ ماہ ستمبر 1834 میں بیچ ایک گاؤں قوم ہنود کے دو تین آدمی وارالیس میں سے باسن بیچنے آئے بال سیاہ بدن کو تیل ملا ہوا گفتگو مرہٹی اُن سے پوچھا ڈاکٹر صاحب ممدوح نے کہ تم ہنود ہو اور اور سوال کیے جواب دیا کہ ہم ہندو سے کچھ علاقہ نہیں رکھتے پادری ہمارا علیحدہ ہے اور بستیاں چندروزہ یعنی چندروز ایک جگہ بستے ہیں پھر کہیں اور جا بستے ہیں۔ 1839 میں صاحب ممدوح طرف مشرق کے دارمان میں گئے جو سورت بمبئی کے بیچ میں واقع ہے پھر گروہِ مذکور یعنی وارالیس میں جا ملے پھر اُس نے اکثر سوال کیے تو یہ جواب پائے کہ ہم نام اپنی بیویوں کا کبھی نہیں لیتے دوسرے شخص بتلا دیتے تھے۔ بی بی صاحب ہاتھ آتی ہے جب 9 روپے آٹھ آنے قیمت دیتے ہیں یہی رسم ہے نہ دس دیں نہ پانچ روپیہ ایک بی بی سے زیادہ نہیں کرتے ایک ہی کو مشکل سے کھانا کھلاتے ہیں جب جورو نافرمانی کرتی ہے تو مارتے پیٹتے ہیں بقدر قصور کے اپنے لڑکوں کو کبھی نہیں مارتے پڑھنا لکھنا نہیں سکھلاتے لکڑی کاٹنا پانی لانا سکھلاتے ہیں پرستش کرتے ہیں واکیا کی یعنی حاکم شیروں کی اور پوجا بے میں دیتے ہیں اُسے مرغی کا بچہ اور بکریاں اور ناریل توڑتے ہیں اُس کے سرپر اور بدن پر تیل ڈالتے ہیں اور خفا ہوتے ہیں اُس سے تو دھمکاتے ہیں۔ [ص 4 کالم 2] بعضے وقت جب کہ ہماری حاجت روا نہیں کرتا (کذا) اور شراب کا اِس گروہ کو بہت شوق ہے۔ کاٹوڈیس بھی ویسے ہی ہیں اور کھانا بھی خراب کھاتے ہیں۔ بندروغیرہ جو جانور ہو کھا جاتے ہیں اُن کی رسومات شادی کی بہت سادہ ہیں ایک چونکا سر پیچ دولہا دلہن کے سرپر رکھ کے شادی کر لیتے ہیں قیمت بی بی کی دو روپیہ اور اپنے تئیں جادوگر سمجھتے ہیں یہ درخت کو خوب رنگ کے پوجتے ہیں۔

روس

ولایت کے اخبارِ حال کی رو سے ظاہر ہے کہ اب سلطنت روس کی زمین ولایت بیالیس لاکھ پچاس ہزار میل کی مربع میں ہے واضح ہو کہ ہمارے پَون کوس کا ایک میل ہوتا ہے۔ سو بیس لاکھ میل زمین تو یورپ میں ہے اور باقی ایشیا میں یہ نواں حصہ ہے تمام زمین دنیا کا۔ وہاں چھ کروڑ تیس لاکھ آدمی ہیں جن میں پانچ کروڑ دو لاکھ یورپ میں باقی ایشیا میں اور یہ آبادی دوگنی ہے نسبت جزیرہ ہائے انگلستان کے لیکن پہلا (کذا) آبادی کا اوپر اس قدر مسطح زمین کے

ہے جو ساٹھ دفعہ زیادہ ہے جزیرہ ہائے مذکور سے پھر دولت اِس ولایت کی کیا ہے آمدنی شاہِ روس کو ایک کڑ ور ستر لاکھ پچاس ہزار روپیہ سال یعنی تیسرا حصہ آمدنِی انگلستان کا۔ تمام آبادی روس میں سے چار کروڑ چالیس لاکھ غلام ہیں جو کہ زمین کے ساتھ بیع ہوتے ہیں فوج پانچ لاکھ لیکن حال تمام نمود ہے طاقت اتنی نہیں جتنی نمود ہے۔

نہر

واضح ہوتا ہے کہ آنریبل کورٹ آف ڈائیریکٹرس نے ارادہ کیا ہے کہ دریائے گنگ میں سے نہر کھدوائی جاوے جس کا کہ مدت سے تذکرہ تھا اور واسطے شروع کرنے اس کام کے حکم دیا ہے۔ واضح ہو کہ یہ نہر بہ اہتمام کپتان کاٹلی صاحب کے جلد تیار ہوگی جو کہ موجد اس کے ہیں اور جنھوں نے کہ کہا تھا کہ یہ بخوبی بن سکتی ہے اور اس سے بہت مفاد حاصل ہوگا کہتے ہیں کہ یہ نہر میانِ دوآب سے الہ آباد تک جاوے گی۔ کپتان موصوف بہت دانا اور مدبر ہیں اور یقین ہے کہ وہ صرف اپنی تنہا کوشش اور تدبر سے بوجہ احسن اُسے انجام دیں گے۔

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ جو گھوڑیاں کپتان لارنس صاحب کی ماہِ اپریل گزشتہ میں متھرا میں سے چوری گئی تھیں وہ دست یاب ہوئیں کہتے ہیں کہ یہ سراغ بہ باعث مہربانی کرنیل صدرلین صاحب کے حاصل ہوا ہے۔ سنا گیا کہ آج کے روز قریب سوا مہینے بعد ڈاک کابل کی یہاں پہنچی۔

باہتمام پنڈت موتی لعل کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 248 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

21/نومبر 1841 یوم یک شنبہ

[ص 1 کالم 1]

اشتہار

سرکلر صدر بورڈ نمبر تین ترجمہ کیا ہوا مرزا حسین بیگ عرف ماسٹر حسینی اردو ٹیچر کالج دہلی کا اس چھاپہ خانہ میں بہت صحت سے کاغذِ کشمیری پر چھاپہ ہوتا ہے قریب بہ اختتام پہنچا ہے جس کسی کو خریدنا ہے اِس چھاپہ خانہ کے مہتمم پاس قیمتِ مرقومۃ الذیل بھیج کر منگالیں انشاء اللہ تعالیٰ ہفتۂ آئندہ تک تمام وکمال تیار ہو جاوے گا۔

احکام

مرزا کلب حسین جو قانون نویں 1833 کے رو سے ضلع اٹاوہ میں ڈپٹی کلکٹر مقرر ہے اُس کو اپنے ہی کام کے لیے ماہِ حال کی 15/تاریخ سے ایک مہینہ کی رخصت عنایت ہوئی ڈبلیو پی (کذا) کڈن صاحب مراد آباد کے جج کو بجائے ماہ آئندہ کے جیسا کہ حکم نامہ مورخہ 17/جولائی گزشتہ میں مندرج ہے ماہِ حال میں ہی مقام پریسڈنسی کو جانے کے لیے اجازت عنایت ہوئی جمال الدین گوڑگانوں کے صدر امین کو ایام دسہرہ کی تعطیل تک 15 روز کی رخصت مرحمت ہوئی۔ مولوی محمد علیم الدین خان آگرہ کے صدر امین اعلیٰ بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے مع دسہرہ کی تعطیل کے دو مہینے کی رخصت عنایت ہوئی جس تاریخ سے کہ صدر امین اعلیٰ موصوف اپنے مقام سے روانہ ہوگا اُسی دن سے محسوب ہوگی جو رخصت ماہِ ستمبر کی چوتھی تاریخ 1841 کے حکم نامہ کے رو سے ایچ ٹی (کذا) صاحب میرٹھ کے اسپیشل کمشنر کو عنایت ہوئی تھی سو ماہِ گزشتہ کی 29/تاریخ سے اُس کے ایام باقی کی رخصت منسوخ ہوئی جو رخصت کپتان اے۔سی۔ رینی سپاٹو کے پولیٹی کل اجنٹ کے اسسٹنٹ کو حکم نامہ مورخہ نویں ماہِ اکتوبر گزشتہ کے رو سے پہلی تاریخ ماہِ ستمبر تک عنایت ہوئی تھی سو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے اُس پر اپنی حصول صحت کے لیے سمندر پر جانے کے واسطے اٹھارہ مہینے کی اجازت اور مرحمت ہوئی۔ رخصتِ مذکورہ ماہِ اکتوبر مرقومہ بالا کی آٹھویں تاریخ سے محسوب ہوگی۔

کتب قوانین زبان اردو میں انگریزی معتبر کتابوں سے ترجمہ کی ہوئی ہندوستانی مدرسین مدرسہ دہلی کی اور بہت احتیاط سے درست کی گئیں۔

قیمت واسطے خریداروں کے جو پیش از تیار ہونے کے خریدیں		جو بعد تیار ہونے کے خریدیں
مکناٹن صاحب کے	3روپے	4روپے
اصول دھرم شاستر		
ایضا ایضا آئین محمدی	3روپے	4روپے
[ص 1 کالم 2]		
اردو ترجمہ سراجی کا مولوی سید محمد کا کیا ہوا	3روپے	4روپے
اسکپ وڈ صاحب کا اسسٹنٹ مجسٹریٹ گائیڈ	4روپے	5روپے
پرنسپ صاحب کا خلاصہ قوانین دیوانی مع ان قوانین	7روپے	9روپے
دیوانی کے جو حال میں جاری ہوئے ہیں جولائی 1841 تک		

جس شخص کو خریدنا ان کتابوں کا مرکوز ہو پنڈت رام کشن کو جو مدرسہ دہلی میں ہیں لکھ بھیجے۔

دہلی

اس صاحب ڈپیوٹی کلکٹر اس ہفتہ میں یہاں داخل ہوئے اپنے آفس میں کام کرتے ہیں۔ 20 تاریخ کو امیر دوست محمد خان داخل ہوئے دہلی میں اکثر صاحب لوگ بھی دیکھنے کو گئے۔ سنا گیا کہ یہاں کے صاحب مجسٹریٹ نے واسطے اپنے بھائی ایف گبنس کے درخواست کی تھی کہ تا آنے کالوین صاحب کے یہاں کام فوج داری کا کریں سو وہ آئے ہیں ہفتہ میں اغلب ہے کہ منظوری بھی اُن کی ہو گئی ہو۔

پولیس سمپسن صاحب کلکٹر مجسٹریٹ حصار کے اپنے ضلع کو جاتے تھے باہر کشمیری دروازہ کے ڈیرہ کیا تھا اس ہفتہ میں دو دفعہ پیہم ان کے ڈیرہ میں چوری ہوئی سنتے ہیں کہ آخر الامر وہ جلد چلے گئے ایک کوچہ میں ایک دن اور ایک رات میں تین قفل ٹوٹے اس ہفتہ میں ایک غریب پنڈت کتابت پیشہ جس نے بڑی محنت سے (کذا) کھانے پینے کے جمع کیے تھے وہ بھی چوری ہو گئے اور کچھ سراغ نہیں نکلا۔

آگرہ

خبر ہے کہ لفٹنٹ گورنر بہادر یوم دوشنبہ کو بریلی سے روانہ ہوں گے اور بائیسویں تاریخ تک انوپ شہر میں پہنچیں گے اور 29 تاریخ رونق بخش آگرہ ہوں گے۔ افواہ سنا جاتا ہے کہ بجائے آنریبل لارڈ آکلینڈ صاحب لارڈ ایلن برا صاحب گورنر جنرل ہندوستان کے ہوں گے۔ صاحب والا مناقب کمانڈر انچیف صاحب کانپور میں تھے اور خبر تھی کہ 18 تاریخ تک فتح گڑھ میں تشریف لے جاویں گے اور چوتھی تاریخ ماہ آیندہ تک آگرہ میں تشریف لاویں گے۔

15 تاریخ نومبر کو مہاراجہ والیِ بھرت پور متھرا میں داخل ہوئے صاحب مجسٹریٹ اور صاحب کمان افسر تین

کوس تک واسطے استقبال کے گئے متصل صدر بازار کے توپ خانہ اپسی نے سلامی اتاری کہتے ہیں کہ سواری مہاراجہ کی بہت تجمل سے تھی وقت اترنے مہاراجہ کے پھر سلامی اُتاری۔

[ص 2 کالم 1]

کابل

حال جھگڑے اور لڑائی کا ساتھ مشرقی غلزیوں کے اور مہمات سپاہ کا اُس سبب سے اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ بہ باعث ادا کرنے تنخواہ تنخواہ داروں حضرت شاہ شجاع الملک کے آمدنی سالانہ میں ایک لاکھ ستر ہزار کم ہوتا تھا سو اُس کے پورا کرنے کے لیے مسٹر ڈبلیو مکناٹن کے صلاح کاروں نے ظاہر کیا کہ یہ کمی چاہیے کہ ہووے بھرتی کئی گئی وجہ معاشِ مقررہ سردارانِ کوہستان اور مشرقی غلزیوں میں سے سو چالیس ہزار روپے ان کے اُس مقرری سالانہ میں سے وضع کیا گیا جو کہ پیشتر سے ان کو مرحمت ہوتا تھا اس لیے کہ کابل سے جلال آباد تک راہ کو جاری رکھیں اور مسافروں اور سوداگروں کو کسی نوع ایذا نہ دیں اور سرداروں نے جو اس بات کے قبول کرنے میں انکار اور تکرار کی تو ان کو نگاہ اہانت اور حقارت سے دیکھنے لگے نظر بریں انھوں نے ارادہ لینے عوض اُس رنج اور طعنہ کا کیا جو کہ نسبت ان کی عمل میں آیا تھا اور فوراً ایک قافلہ کو جس کے ساتھ قریب ہزار روپیہ کے اسباب اور مال تھا لوٹ لیا ڈاکیں روک لیں اور آمد و رفت اور خط و کتابت درمیان کابل اور ہندوستان کے بند کر دی سر ولیم مکناٹن صاحب نے ان کی اس ادا کو بہت ناپسند کیا اور جنرل الفنسٹن صاحب کو یہ فہمایش کی کہ رجمنٹ 35 پیادگان ہندوستانی اور دو توپوں کو طرف جلال آباد کے بھیجیں اور سپاہ مذکور خار وجود اعدا سے رستہ صاف کرتی جاوے۔ القصہ رجمنٹ مذکور نے کل ایک چھوٹی منزل طے کی تھی اور مقام بدکاک میں پہنچی تھی کہ وہاں اسے بہ مجبوری ٹھہرنا پڑا اس لیے کہ درہ میں سپاہ غلزیوں کی مجتمع تھی چنانچہ دوسرے دن رات کے وقت اسی جگہ قوم مذکور نے رجمنٹ مذکور پر حملہ کیا اور رجمنٹ مذکور میں قریب تیس آدمیوں کے کشتہ اور مجروح ہوئے۔ 11 تاریخ ماہِ گزشتہ کو رجمنٹ 13 پیادگان لائٹ کی نے کابل سے کوچ کیا اور 12 تاریخ دونوں رجمنٹوں نے شامل ہو کر درہ مذکور کو فتح کیا اور رجمنٹ 35 نے تو کابلِ خورد میں ایک مقام مستحکم کا قبضہ کیا اور رجمنٹ 13 اُلٹی بُدکاک کو پھر گئی مخالف رات تک تو درہ میں تھے بعد ازاں تیزنین کی طرف مراجعت کی۔ 17 تاریخ ساڑھے نو گھنٹہ رات گئے غلزیوں نے رجمنٹ 35 پر پھر شب خون مارا لفٹنٹ جنیکسن صاحب نے زخم کاری کھائی اور بارہ سپاہی مارے گئے اور سولہ یا اٹھارہ آدمی زخمی ہوئے مگر آخر کار سپاہِ ظفر پناہِ انگریزی نے بہت کوشش سے پھر انھیں درہ تیزنین تک ہٹا دیا اسی تاریخ وہ فوج بھی جو کہ زُرمت میں بھیجی گئی تھی پھر آئی اور 19 تاریخ سپاہِ مذکور مع توپوں اور سپاہ کوہستان کے رجمنٹوں مذکورہ ہائے بالا سے آن ملیں اور 22 تاریخ یہ سب سپاہ طرف درہ تیزنین کے بڑھیں اور بہ مجرد پہنچنے کے جنرل سیل صاحب نے دیکھا کہ تمام بلندیاں اور قلعہ اور باغ وغیرہ سب بندوقچیوں اور مسلح آدمیوں سے [ص 2 کالم 2] معمور تھے الغرض سپاہ نے ان پر حملہ کیا اور

بلندیوں پر سے انھیں ہٹا دیا مگر بہ باعث ہو جانے رات کے لڑائی موقوف کی گئی اور سپاہِ انگریزی نے ایک اچھے مقام پر قیام کیا اور دشمن خاص قلعہ تیرنین میں بھاگ گئے۔ 23 تاریخ سردارانِ قوم مذکور نے پیغام صلح بھیجا اور معاملہ کیا اور یرغمال اور چار ادواب کا بھیجا 26 تاریخ سپاہِ انگریزی نے طرف جلال آباد کی کوچ کیا پہلی ہی منزل میں ایک گروہ کثیر مخالفوں نے پچھلے گاردِ سپاہِ انگریزی پر حملہ کیا لیکن سواران اور اتواپ انگریزی کے گولوں نے انھیں پاس آنے نہ دیا۔ آگے اس سے قومِ مذکور جو کہ پری درہ میں بھی مقیم تھی اس نے درہ کوتھل میں پچھلے گارد پر پھر حملہ کیا اور ایک سپاہی کور جمنٹ 13 کے مار ڈالا اور ایک افسر اور کئی سپاہی سپاہی زخمی ہوئے۔ 29 تاریخ ماہِ مذکور کو وہاں سے بھی فوج انگریزی آگے بڑھی لیکن دونوں طرف سپاہ کے وہ لوگ بھی بلندیوں پر گھات میں چلے جاتے تھے اس میں سپاہ ظفر پناہ ایک کھوہ کے پاس پہنچی جس کے پرے دشمنوں نے ایک دیوار بطور فصیل تا سینہ تیار کی اور اس کی پناہ میں بندوقیں لے لے کر کھڑے تھے۔ فوجِ نصرت موج نے اس درہ کو بھی ان وحشیوں سے خالی کروایا مگر انھوں نے پچھلے گارد پر پھر ہلہ کیا اور بہت آدمی قتل کئے اور اسباب لوٹ لے گئے اس لڑائی میں ایک سو سولہ آدمی مع چار افسروں کے قتل اور مجروح ہوئے وہاں سے سپاہ انگریزی کوچ کر کے سرخاب میں پہنچی اور پھر کسی نے اسے نہیں ستایا مگر کابل سے سرخاب تک سپاہ انگریزی میں سے دو سو پچاس آدمی مع چار افسروں کے کشتہ اور زخمی ہوئے سردار ٹکاوکا اس جنگ و جدل میں گویا کہ ایک بڑا سردار سرکشوں کا تھا تین سو آدمی تو اس کے ساتھ کے تھے اور تین سو اور قوموں میں سے جمع کر لیے تھے کردخیل اور قوم اورام نے بھی اس کی بہت مدد کی۔

گندمک

وہاں کی ایک چٹھی کے مضمون سے بھی حال مرقومہ بالا ثابت ہوتا ہے صاحب چٹھی لکھتا ہے کہ بہ باعث کسی بے تدبیری کے تمام ملک دشمن ہو گیا ہے، ہم مقام گندمک میں پڑے ہیں یہ جگہ کابل سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے اور ان منزلوں کے طے کرنے میں کوئی منزل بغیر نقصان سخت کے طے نہیں کی گئی خصوص 28 تاریخ ماہِ گزشتہ کو بہت سپاہ ضایع ہوئے اور علاوہ اس کے سب منزلوں میں مخالف بہت ستاتے رہے اور بلندیوں پر سے بندوقیں سر کرتے رہے۔ پچھلے گارڈ ہیں سے بہت آدمی مارے گئے ونڈہیم صاحب جو کہ ایک بلندی پر کھڑے ہوئے کچھ حکم سپاہ کو دے رہے تھے ان کو دشمنوں نے بندوق سے مار ڈالا ان کے ساتھ دو آدمی اور بھی مارے گئے صاحب چٹھی لکھتے ہیں کہ اِن آٹھ منزلوں میں تین افسر مارے گئے اور نو زخمی ہوئے اور سپاہیوں ولایتی اور ہندوستانی میں سے 233 آدمی کشتہ اور زخمی ہوئے [ص 3 کالم 1] چنانچہ کئی سواران میں سے مارے گئے اور آگرہ اخبار سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ پچاس ہزار روپیہ کپتان پانجر صاحب کا اور کچھ مال اسباب ولیم کمناٹن صاحب کا مع تمام اسباب سپاہ کے خیبریوں نے لوٹ لیا اور کپتان پولسن بی صاحب نے زخمہائے کاری کھائے۔

کابل کے اخبار سے واضح ہے کہ اس طرف اب بلوہ لوگوں کا اس قدر نہیں ہے جو کہ سابق میں تھا بلکہ وہ لوگ بتدریج ہٹتے جاتے ہیں اور اکثر لوگ وہاں کے حاکموں کے پاس پیغام اطاعت قبول کرنے کا پیش کرتے ہیں لیکن ہم یقین کرتے ہیں کہ ارباب گورنمنٹ اب کے ان کے عہد و پیمان کا کچھ اعتبار نہیں کریں گے اور تدارک اس گروہ بدعہد کا بخوبی عمل میں لاویں گے۔

بنارس

اس طرف کی چھٹیوں سے واضح ہے کہ نیپال کی طرف سے ارباب حکومت کو کچھ خطرہ ہے چنانچہ افسران رجمنٹ 46 کو حکم ٹھہرنے اس مقام کا ہے اور میجر گرڈلسٹن صاحب نے بہ موجب حکم کے کپتان برٹ صاحب کو حکم کیا ہے کہ اپنے گروہ کے ساتھ رجمنٹِ مذکورہ میں شامل ہو جاویں اور رجمنٹ 17 پیادگانِ ہندوستان جس نے کہ طرف (کذا) پور کے کوچ کیا تھا اس نے بھی حکم مراجعت کا طرف نیپال کے ہے اور توقع ہے کہ چند روز میں رجمنٹ 51 بھی اسی جگہ پہنچ جاوے گی اور پہلی رجمنٹ ہندوستانی نے چوتھی تاریخ اوپر کی طرف کوچ کیا ہے۔ سگولی کے اخبار سے بھی آثارِ جنگ ہویدا ہیں۔

اسکول

واضح ہوتا ہے کہ مسٹر ہوگسن صاحب کا اسکول یعنی مدرسہ کی بہت جلد ترقی ہوتی جاتی ہے اکثر ذی رتبہ صاحبان، مفصل اس کے مدد کرنے میں متوجہ ہوتے جاتے ہیں سنا جاتا ہے کہ مسٹر جی آر کلارک صاحب اور میجر۔ جے۔ ولکنسن صاحب رزیڈنٹ ناگپور نے بھی اس کے اخراجات میں مدد کی مگر ولکن سن صاحب نے بہ نسبت کلارک صاحب کے بہت روپیہ دیا ہے اور کرنیل لو صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ بھی اغلب ہے کہ اس میں شریک ہوں گے۔ کہتے ہیں کہ اب تک روپیہ چندہ کا زیادہ پندرہ ہزار روپیہ سے ہو گیا ہے۔

ہگلی

چند روز ہوئے کہ قریہ مال پنڈی علاقہ ضلع ہگلی میں ایک رات ایک گروہ نے قریب تین سو غارت گروں کے مسلح ہو کر ایک دولت مند کے گھر پر حملہ کیا اور نقد و جنس جو کچھ ہاتھ آیا اٹھا لیا لیکن اس کی خوش اقبالی سے اس رات ایک ہمسایہ کے ہاں بہ تقریب شادی محفل رقص و سرور آراستہ تھی اور تماشائی بہت جمع تھے سو ان لوگوں نے غل غارت گروں کا سنا اور واسطے تدارک کے دوڑے اگرچہ غارتگر بھاگتے جاتے تھے لیکن وہاں کے لوگوں نے بھی ان کا پیچھا نہ چھوڑا اور قریب ندی موسومہ بجلی کے مقابلہ ہوا طرفین سے سات آٹھ آدمی مارے گئے آخر الامر چوکیدار اور وہاں کے لوگ ان پر غالب آئے غارتگروں نے [ص 3 کالم 1] تاب نہ لا کر اپنے تئیں ندی میں پھینک دیا اور جو زخمی ہو گئے تھے وہ گرفتار (کذا) عندالاظہار ان سے معلوم ہوا کہ نرائن سنگھ نامی ان کا سرگروہ ہے اور اس

غارتگر (کذا) ان کا شریک تھا اب مقدمہ صاحب مجسٹریٹ ضلع ہگلی کے ہاں درپیش (کذا) چنانچہ صاحب موصوف خود بھی واسطے تحقیقات کے گئے تھے دیکھا (کذا) بعد تحقیقات ان کے لیے کیا تجویز ہوتا ہے۔

اخبار مقامات مختلفہ

صاحب اخبارِ انگریزی کلکتہ افواہً لکھتے ہیں کہ دھرم سبھائے کلکتہ نے جو کہ ایک سوسائٹی یعنی محفل ہے ہنود کی اور جس کا ذکر سابق بھی ہم نے درج اخبار کیا ہے ایک قانون اس مضمون کا جاری کیا ہے یا جاری کرنے کو ہیں کہ بیپ ٹزم یعنی صرف مذہب مسیحائی میں آ جانا کافی باعث نہ ہوگا واسطے کھودینے ذات کے جب تک کہ وہ عیسائیوں کے کھانا نہ کھاوے سودر صورت جاری ہونے کے اس میں شک نہیں کہ یہ آئین واسطے مذہب مسیحائی کے بہت مفید ہوگی۔

اخبارِ مدراس سے واضح ہے کہ عرب پھر مائل پر خاش ساتھ سپاہ انگریزی کے ہیں ایک گروہ نے تین سو آدمیوں کے سپاہ راجہ کو خارج کر کے آپ قلعہ پر قبضہ کیا ہے چنانچہ ان کی تنبیہہ کے واسطے کچھ سپاہ مع توپوں کے ناگپور سے بھیجی گئی ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ قلعہ بہت مضبوط ہے اور بہت خونریزی ہوتی معلوم ہوتی ہے.... باشندوں شہر ناسک نے ایک اخبار میں ایک عرضی درج کی ہے درباب ظلم مسٹر ریوس کلکٹر مجسٹریٹ جن کو کہ وہ الزام گاؤ کشی اور نکالنے استخوان ہائے بوسیدہ ایک سنیاسی کے ایک مٹھ میں سے مع اور امورات کے جو کہ خلاف مذہب ہنود کے ہیں لگائے ہیں اور عرضی میں یہ بھی درخواست ہے کہ ارباب بورڈ انگریزوں خصوصاً پادریوں کو شہر کے باہر رہنے کا حکم دیویں۔ اخبار مدراس سے واضح ہے کہ سرحدات نواب نظام الملک میں قریب چار ہزار عربوں کے جمع ہوئے ہیں۔

چٹھیات جو مقام رنگون سے کلکتہ میں آئی ہیں ان سے کچھ حال مفصل (کذا)

لڑائی کا نہیں ثابت ہوتا ہے لیکن سب (کذا)

نہیں لڑیگا اگر چہ وہ اپنے قلعہ کو مستحکم کرتا (کذا)

ظاہر ہوتا ہے کہ سردار نواز خاں جس کو کہ (کذا)

قلات پر بٹھایا تھا اور جو کہ اب بہ باعث (کذا)

جانشینی سے محروم ہوا ہے اس کی اب پنشن مقرر ہوگی (کذا)

وہ بہت ناراض ہے لفٹنٹ (کذا)

13 تاریخ نومبر کو وفات پائی کہتے ہیں کہ جو (کذا)

واسطے دفن کرنے کے بھوپال میں لے گئے تو (کذا)

نمناک جنازۂ صاحب موصوف کے ہمراہ تھے (کذا)

[ص 4 کالم 1]

(کذا) میں مسٹر لیس نامی ایک صاحب پر ایک فقیر نے واسطے خنجر مارنے کے حملہ کیا تھا۔ لیکن خوش اقبالی اپنے سے صاحب مذکور بچ گیا فقیر پکڑا گیا اور محکمۂ فوجداری سے (کذا) چھ مہینے کی قید ہوئی۔

قندھار کے خطوط سے واضح ہے کہ رجمنٹیں 16 اور 42 اور 43 تین منزل کے فاصلہ پر اس طرف کابل کے پہنچی ہیں لیکن پچھلے اخباروں سے واضح ہوتا ہے کہ برف زمین پر کئی فیٹ گہری جمع ہو گئی ہے اور تمام ملک دشمن ہو رہا ہے۔

ایک سوسائٹی یعنی محفل کلکتہ میں مقرر ہوا چاہتی ہے واسطے قرض دینے غریب غربا کے۔ ایک روز بروقت جمع ہونے دھرم سبھا سوسائٹی کے بابو موتی لعل سیل نے بیس ہزار روپیہ دیا اس لیے کہ یہ روپیہ کسی کوٹھی میں جمع رہے اور اس کے سود میں ان خاندانوں اور رانڈوں کی پرورش کی جاوے جو کہ مفلس اور محتاج ہیں اور اس کارِ خیر میں اوروں کو بھی ترغیب کی جاتی ہے۔ اندور کے خط سے واضح ہے کہ ایک گروہ پانچ چھ ہزار سواروں مرہٹہ کا قریب مقام دھولیا کے نمودار ہوا لیکن نہیں معلوم کہ کس مطلب سے آئے تھے اور ایک ہزار آدمی قوم بھیل کے بھی قریب ۲۰ میل کے فاصلہ پر چھاونی مئو سے آ گئے تھے لیکن بفور پہنچے تھوڑی سی سپاہ انگریزی کے متفرق اور پریشان ہو گئے۔

رجمنٹ 210 پیادگان ہندوستانی جو کہ نویں تاریخ الہٰ آباد سے آگرہ میں پہنچی تھی بہ سبب بارش کے وہیں ہے اور خبر ہے کہ رجمنٹ مذکور پھر طرف مغرب کے بھیجی جاوے گی مولمین کے ایک خط سے واضح ہے کہ تھاراوادلی راجہ برہما نے ایک سفیر ارباب گورنمنٹ کے پاس بھیجا ہے تا کہ وساطت اس کے گورنمنٹ سے ارادہ صلح کا ظاہر کرے لیکن بعضوں کی رائے یہ ہے کہ بھیجنا سفیر کا اِس واسطے ہے کہ حال فوج انگریزی کا دریافت کرے۔ اُسی خط سے واضح ہوتا ہے کہ کپتان ہوف صاحب جو کہ رنگون میں گورنمنٹ کی طرف سے بھیجا گیا تھا اُسے دربار مہاراجہ میں جانے کا حکم نہیں ہوا۔ اِلّا اس حال میں اجازت تھی کہ جوتیاں اتار کے جاوے اور قواعد آداب دربار کے بجالاوے سو اِس سبب صاحب موصوف دربار میں نہیں گئے اور منتظر ہیں کہ اس باب میں گورنمنٹ سے کیا حکم صادر ہوتا ہے راجۂ مذکور ایک بڑا بیڑا کشتیوں کا تیار کرتا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب بھی (کذا)

(کذا) جمع ہونے کا کڑوں کے ایک گروہ رجمنٹ

(کذا) کا بھیجا گیا ہے اور انہیں حکم ہے کہ بہت جلد

(کذا) پر کا کڑاں مذکورین کچھ صدمہ نہ پہنچاویں

(کذا) تاریخ نومبر کو بمبئی میں جاویں گے

(کذا) بہت خوب ہوا ہے اب توقع فصل ربیع کی بہت ہو گئی

(کذا) بتیس 32 سیر تک ہے اور روئی بھی بہت سستی

(کذا)   کے بکتی ہے اگران دنوں تجارت ہی کی جاوے
(کذا)   فائدہ عظیم متصور ہے

[ص 4 کالم 2]   خط ——— صاحب سپرنٹنڈنٹ دلی اردو اخبار سلمہ

مضمون چٹھی درباب رانڈ عورتوں کے جو پرچہ اخبار گزشتہ میں اپنے مندرج کیا تھا مفصل دیکھا گیا دلائل جو ان صاحب نے لکھی ہیں البتہ درست نہیں لیکن اس باب میں کوشش اور جان کاہی جتنی کی جاوے محض لا حاصل ہے کیونکہ یہ بات مذہبی ہے یعنی منع ہونا دوسری شادی کا مذہب ہنود میں ان کی شرع کے رو سے شرعی بات کسی مذہب کی دلائل عقلی ظاہری سے ممتنع ہے کہ اٹھائی جاوے۔ بہتیری باتیں ہر ایک مذہب میں ہیں کہ حسب ظاہر دلیلوں عقلیہ کے غیر مرغوب اور ناپسند معلوم ہوتی ہیں اور میں بہت تعجب میں ہوں کہ وہ برہمن صاحب جو خلاف مذہب اور (کذا) معتبر فرقہ ہنود کے اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں وہ کون جنس ہیں زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے کہ یہ مسئلہ مختلف بھی نہیں ہے۔ یعنی کسی چھوٹے بڑے عالم اِس گروہ کے نے اس میں اختلاف بھی نہیں کیا جو کہا جاوے کہ کسی ایک کے فتوے بموجب یہ بات ہو میں جانتا ہوں کہ یہ فرضی برہمن ہوں گے اور اگر بالفرض وہ کوئی برہمن ہیں تو انھیں لازم ہے کہ سند کسی اشلوک اور پستک یا قول کسی مہارِش کے سے لاویں یہ نہیں کہ چلتے چلتے یوں ہی ایک پستک ماردی ہر چند از روئے عقیدہ چھاپہ خانوں کے سب مصنفوں کو لازم ہے کہ ایسی مذہبی بات پر کبھی اعتراض نہ کریں اور ہم جانتے ہیں کہ آپ نے اپنی رائے کچھ نہیں لکھی نقل مضمون درج کیا ہے لیکن ہماری دانست میں مذہبی باتوں کے اعتراضات کی نقل بھی نامناسب ہے۔ یہ مانی ہوئی بات ظاہر ہے کہ اس کے اظہار کے لیے وسعت اخبار اور ذریعہ پریس مطبع نہیں چاہیے وسعت صحن مساجد اور مقام منبر اس کے واسطے بس ہے فقط الراقم۔

گوالیار

واضح ہوتا ہے کہ مہاراجہ جھنکوراؤ سندھیہ بہادر ابھی بیمار ہیں کسی طبیب کے علاج معالجہ سے صحت نہیں ہوتی ہے۔ کسی شخص نے سرداروں میں سے عرض کیا تھا کہ حکیم کاظم علی خاں ساکن بڑودہ حکیم حاذق ہیں مگر دو لاکھ روپیہ واسطے خرچ کے طلب کرتا ہے اور پانچ ہزار روپیہ مہینہ بابت تنخواہ کے چاہتا ہے اگر حکم ہو تو اُسے بلوالیں حکم ہوا کہ ہنڈوی بھیج کر انھیں طلب کریں۔ خط صاحب رزیڈنٹ کا متضمن فتح ہونے ایک جزیرۂ چین کے اور ہاتھ آنے بہت سے اسباب اور سات ضرب توپ کے ملاحظہ ہوا سو حکم ہوا کہ ایکس کارتوس بابت شلک خوشخبریٔ فتح کے توپ خانہ

سرکاری سے سر ہوں۔ عرض ہوئی کہ بہ باعث تیاری سڑک پختہ کے جو کہ بمبئی سے ازراہِ گوالیار تا باگرہ تیار ہوتی ہے مکانات اور باغات وغیرہ چھاونی لشکر مہاراجہ کو بہت مضرت متصور ہے سو خط بنام صاحب رزیڈنٹ بہادر کے جاری ہوا کہ سڑک کو چھاونی سے بہ تفاوت بنادیں۔

باہتمام پنڈت موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 249 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

28 نومبر 1841 یوم یک شنبہ

[ص 1 کالم 1]

اشتہار

سرکلر صدر بورڈ نمبر تین 3 ترجمہ کیا ہوا مرزا حسین بیگ عرف ماسٹر حسینی اردو ٹیچر کالج دہلی کا اس چھاپہ خانہ میں بہت صحت سے کاغذِ کشمیری چھاپہ ہوتا ہے قریب بہ اختتام پہنچا ہے جس کسی کو خریدنا ہو اس چھاپہ خانہ کے مہتمم پاس قیمت مرقومۃ الذیل بھیج کر منگالیں انشا اللہ تعالیٰ دو چار روز میں تمام و کمال تیار ہو جاوے گا۔ بالفعل قیمت 3 روپے۔

احکام

کالن مکنزی صاحب بندیل کھنڈ کے ایکٹنگ ایڈیشنل سیشن جج کو جو رخصت ماہِ گزشتہ کی پچیسویں تاریخ کے حکم نامہ کی رو سے عنایت ہوئی سو بجائے ماہِ حال کی پندرہویں تاریخ کی پہلی ہی تاریخ سے یعنی جس روز سے کہ صاحب موصوف بیماری کے سبب اپنے مقام سے روانہ ہوا آغاز ہوگی۔ ولیم ہارڈنگ ٹیلر صاحب کو جو رخصت ماہِ جولائی گزشتہ کی دسویں تاریخ ملی تھی اس کا بقیہ ماہِ حال کی تیسری تاریخ سے یعنی جس تاریخ کہ صاحب موصوف کو قسمت آگرہ کے صاحب کمشنر کے عہدہ کا کام تفویض ہوا منسوخ ہوا۔ جو اموراتِ بندوبست اجورتھ صاحب کے تفویض ہیں ان کے اِتمام کے لیے قسمت میرٹھ کے صاحب کمشنر نے جو اڈورڈ طامس صاحب کو بطور ایکٹنگ کے سہارنپور کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کے عہدہ پر مقرر کیا تھا سو اس کا تقرر تا صدور حکم ثانی منظور ہوا۔

جارج یونی طامسن صاحب الہ آباد کے صدر دیوانی اور نظامت عدالت کے جج کو اپنے ہی کام کے لیے پندرہویں تاریخ ماہِ حال سے ایک مہینے کی رخصت مرحمت ہوئی ہنری ہیرنگٹن طامسن صاحب بنارس کے جج کو اپنے ہی کام کے لیے پندرہویں تاریخ ماہِ حال سے ایک مہینے کی رخصت ملی۔ ولیم منکٹن صاحب الہ آباد کی صدر دیوانی اور نظامت عدالت کے جج کو جو رخصت ماہِ منکٹن صاحب الہ آباد کی صدر دیوانی اور نظامت عدالت کے جج کو جو رخصت ماہِ دسمبر گزشتہ کی 31 تاریخ کے حکم نامہ کے رو سے ملی تھی سو ماہِ حال کی پہلی تاریخ یعنی جس تاریخ سے کہ صاحب موصوف نے اپنے عہدہ کا کام پھر شروع کیا منسوخ ہوئی۔ چارلس فرگسن طامس صاحب مَین پوری کے

جج کو اپنے ہی کام کے لیے ماہِ حال کی 25 تاریخ سے ایک مہینے کی رخصت مرحمت ہوئی صاحب موصوف اگر اس سے پیشتر کوئی اور انتظام مشتہر نہ ہو تو اپنے عہدہ کے امورات مرجوعہ کو ایکٹنگ صدر امین اعلیٰ کے تفویض کرے گا سلیون جیمس میجر صاحب جونپور کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کو اپنے ہی کام کے لیے ماہِ حال کی بیسویں تاریخ یا جس تاریخ سے کہ صاحبِ موصوف اپنے مقام سے روانہ ہو دو مہینے کی رخصت عنایت ہوئی ڈیوڈ بروک موریسن [ص 1 کالم 2] صاحب علی گڑھ کے ایکٹنگ جج کو اپنی عدالت کے امورات مرجوعہ کو صدر امین اعلیٰ کے تفویض کرنے کا حکم ہے۔ محمد عطا اللہ خاں حصار کے صدر امین اعلیٰ کو رخصت دسہرہ کے ایام تعطیل کے لیے ماہِ دسمبر گزشتہ کی چھٹی تاریخ کے حکم نامہ کی رو سے مرحمت ہوئی تھی سو اسی کی درخواست سے منسوخ ہوئی۔

کتب قوانین زبانِ اردو میں

انگریزی معتبر کتابوں سے ترجمہ کی ہوئیں ہندوستانی مدرسینِ مدرسہ دہلی کے اور بہت احتیاط سے درست کی گئیں۔

	قیمت واسطے خریداروں کے جو پیش از تیار ہونے کے خریدیں	جو بعد تیار ہونے کے خریدیں ہے
مکناٹن صاحب کے	3روپے	4روپے
اصول دھرم شاستر		
ایضاً ایضاً آئین محمدی ہے	3روپے	4روپے
اردو ترجمہ سراجی کا سید محمد کا کیا ہوا ہے	3روپے	4روپے
اسکپ وڈ صاحب کا اسسٹنٹ مجسٹریٹ گائڈ	4روپے	5روپے
پرنسپ صاحب کا خلاصہ قوانینِ دیوانی مع ان قوانین		
دیوانی کے جو حال میں جاری ہوئے ہیں جولائی 1841 تک	7روپے	9روپے

جس شخص کو خریدنا ان کتابوں کا مرکوز ہو پنڈت رام کشن کو جو مدرسہ دہلی میں ہیں لکھ بھیجے۔

خط درباب علم

صاحب مہتمم دہلی اردو اخبار سلمہٗ

تحصیلِ علم پر مدت سے بہت بحث اور تکرار ہو رہی ہے اور ہر ایک نے اپنی رائے ظاہر کی۔ صاحبان جنرل کمیٹی جو علوم وفنون سکھلانے کے لیے ہیں ان کی رائے دو طرح کی تھی یعنی دو گروہ ہیں تھیں ایک گروہ کی تو یہ رائے کہ عربی اور فارسی سکھلائی جاوے اور دوسرے گروہ کی یہ رائے ہوئی کہ انگریزی سکھلائی جاوے اس کے ذریعہ سے عام

خلائق علوم اور فنونِ انگریزی سے فائدہ اٹھاویں گے۔ پہلی گروہ کی دلیل یہ تھی کہ روپیہ اسی ملک والوں کا بھی تو اسی ملک کے علم سکھلانے میں صرف کیا جاوے تو بہتر ہے — دوسروں کی دلیلوں میں یہ دلیل قوی ہے کہ چوں ہندوستان کے لوگ بیشتر علوم اور فنون سے ناواقف ہیں جو کہ انگریزوں نے بسبب مشق اور عمل کے ان میں بہت ترقی دی ہے مثلاً ریاضی وغیرہ اور بعضے علم جو کہ ہندوستان میں رواج بھی نہیں رکھتے ان کو انگریزوں نے ایجاد کیا ہے مثلاً علم انکشافِ حقایق اشیا مثل آتش و باد وغیرہ جس سے صنایع وانواع واقسام کے ظہور میں آئے اور بہت بہبودی اور ترقی ملک اس سے متصور ہے تو اگر لوگ انگریزی سیکھیں گے تو اس کے وسیلہ سے تمام علوم وفنون مذکور کا علم حاصل کریں گے اور اپنے ملک کے لوگوں کو اپنی زبان میں بخوبی سکھلائیں گے اور تمام خلائق عام بخوبی اکتسابِ علم کریں گے [ص 2 کالم 1] چنانچہ ظہور رائے گروہ ثانی کا غالب رہا یعنی اسی سبب بہت روپیہ مدرسہ ہائے انگریزی پر صرف کیا جاتا ہے اور جابجا انگریزی مدرسہ مقرر ہوئے اور مدرسہ ہائی عربی اور فارسی کی کساد بازاری ہوگئی لیکن اکثر صاحب لوگوں کی رائے یہ ہے کہ سکھلانا انگریزی زبان کا کچھ فائدہ نہیں رکھتا ایک مدت عمر تو صرف واسطے سیکھنے زبان اور محاورہ انگریزی کے صرف ہونی چاہیے۔ تب طاقت اور قوت علوم اور فنون سیکھنے کی حاصل ہو اور ظاہر ہے کہ علوم اور فنون طرح طرح کے جو انگریزوں نے کمال مصروفیت سے قطع نظر ترقی علوم سابقہ کے ایجاد کیے ہیں کس قدر یوماً فیوماً متزاید ہیں خود ان کی عمر اس کے سیکھتے سیکھتے مکتفی نہیں۔ چہ جائے کہ عام تمام ملک میں پھیلا دیں جو کہ مقصود اصلی ہے سرکار کا یعنی سرکار کو مقصود ہے کہ علیٰ سبیل العموم تمام ملک میں لوگ سے کہیں اور ترقی عقل اور علم کی سب کسی کو نصیب ہووے تو اس صورت میں بہترین حصولِ مقصود سرکاری یعنی رفاہِ عام یہ ہے کہ جتنی کتابیں علوم وفنون انواع اقسام کی زبان انگریزی میں ہیں بذریعہ صاحبانِ ذی علم انگریزی عربی فارسی کے جو تکمیلِ علم وفضل دونوں علموں میں رکھتے ہیں ترجمہ کی جاویں۔ زبانِ اردو میں کمال صاف اور آسان طور پر اور وہ پھیلائی جاویں ملکوں میں تو البتہ سب چھوٹے بڑے اس سے بآسانی فائدہ اٹھاویں زبان سیکھنے کی محنت سے محفوظ رہیں اور فی الواقع نظرِ غور سے دیکھئے تو بادشاہانِ سابق نے ترویج علوم عربی وفارسی کی کتنی چاہی اور مدرسہ مقرر کیے کتابیں صدہا تصنیف کرائیں سب کچھ کیا لیکن اگر شمار کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ کتنے عالم فاضل عربی فارسی کے معدود ہوئے اور کتنے جاہل رہے اور چند روز بعد پھر کیا حال ہوگیا۔ یہ بات ظاہر ہے کہ اپنے ملک کی زبان کو ہر ایک شخص خوب سمجھ سکتا ہے اس کی اپنی زبان میں جو بات اسے سمجھاؤ تو خوب مطلب کو پہنچ سکتا ہے یقین ہے کہ کتابیں اردو میں جو ہوں گی تو بہتیرے لوگ تو خود پڑھ کے سمجھ سکتے ہیں بہتیرے ایسے ہیں کہ بعضے مسائل مشکل کسی اپنے سے بہتر اپنے ہی ملک والے سے بہ آسانی سمجھ لے سکتے ہیں بہتیرے جو کچھ بھی پڑھے لکھے نہیں وہ بھی تھوڑے دنوں میں لکھنا پڑھنا اپنی زبان میں بہ آسانی حاصل کر سکتے ہیں اس میں شک نہیں کہ اس رائے سے بہتر دوسری رائے واسطے رفاہ اور بہبودیِ عام کے کوئی نہیں ہووے گی چنانچہ کالج دہلی میں اکثر مدرسوں نے ترجمہ اردو میں کیے ہیں یقین ہے کہ اگر یہاں کے دولت مند لوگ بھی وہ کتابیں

خریدیں اور لوگوں میں رواج دیں تو بہت ترقی یہاں بھی متصور ہیں فقط۔ الراقم م ب

خط قانون پر

صاحب مہتمم دہلی اردو اخبار سلمہٗ

گورنمنٹ گزٹ مورخہ 16 نومبر 1841 میں جو 27 ستمبر 1841 کا پہلی دفعہ پڑھا ہوا مسودہ قانون کا درباب فوجداری کے مندرج ہے اُس کی چوتھی اور پانچویں دفعہ پر جو کچھ سے لکھا ہے سو حسب ذیل مرقوم ہے۔

- خلاصہ دفعہ (کذا) جو مقدمات بطریق دفعہ 3 کے طلب کیے جاویں ان میں نظامت عدالت اور صاحب عدالت کو سزائے مجوزہ عدالت تابع کی زیادہ کرنی یا جو رہا ہو اُس کو سزا دینے کا اختیار نہیں۔
- خلاصہ دفعہ پانچ یہ کہ سیشن جج یا مجسٹریٹ یا جوائنٹ مجسٹریٹ کو اپنی عدالت [ص 2 کالم 2] تابع سے ان کے طریق کی تجویز درستی کے بابت خاطر جمع کو مقدموں کی روئداد کی طلب اور ملاحظہ کا اختیار ہے مگر سوائے نظامت کے احکام یا احکام سزا کی منسوخی جائز نہیں جب تک کہ متخاصمین کی طرف سے حسب ضابطہ قانون ہذا کے اپیل نہ ہووے۔

3۔ میں نہیں دیکھتا فائدۂ تام اس قاعدہ کا کہ مقدمہ طلب کیا جاوے تو کیوں نہیں زیادتی یا سزا دینے کا اختیار ہو عدالتِ اعلیٰ کو جب کہ اسے اختیار ہے احکام مناسب نافذ کرنے کا۔ بسا اوقات کی سزا یا رہائی ہو جاتی ہے کارستانی اہل کاروں سے یا رعایت بعضے حاکموں کی سے جو ہندوستانیوں سے اخلاص اور ملت رکھتے ہیں اور یہ بات کچھ ناممکن اور محال نہیں اکثر تجربہ نے اس بات کو ظاہر کیا ہے اور نفس الامر میں یہ بات بھی خلل اندازِ انتظام اور انجام کو باعثِ مضرت عام کی ہوتی ہے۔

4۔ میری دانست میں ترمیم ان دونوں دفعوں یعنی دفعہ چار اور پانچ کی مناسب ہے خصوص دفعہ پانچ کی ترمیم تو بہت مناسب اور ضرور ہے اس واسطے کہ محکمات عدالت تابع مجسٹریٹ اور جوائنٹ مجسٹریٹ کے محکمات صدر امین اور منصف لوگوں کے ہوتے ہیں جو بیشتر خالص ہندوستانی اور بعضے ہندوستانی اور ولایتی ملے ہوئے ہوتے ہیں اور یہ مانی ہوئی جانی بوجھی بات ہے اور تجربہ کی گئی ہے کہ یہاں کے لوگ اگر بالفرض حد جانبر سے قدرے قلیل محترز بھی ہوں تو بھی روئے و رعایت دوستی اور اخلاص کی اور ہم جنسی اور ہم زبان کی کبھی نہیں کام اس حفظِ ایمان سے انھیں کرنے دیتی جو کہ اصل حقیقت میں انھیں واجب تھا اور اگر وہ ایسا کریں تو ان کے ہم قوم ہم شہر ہم زبان رہنا اور جینا انھیں مشکل کر دیں اور ملاقات اور دیکھنا اپنے اقربا اور دوستوں کا انھیں محال ہو جاوے یعنی زندگانی ان کی تلخ ہو جاوے تو ثابت ہوا کہ لامحالہ بالضرور اس قسم کی رویت اور رعایت ان سے سرزد ہونی عجب نہیں بلکہ ضرور کہا چاہیے کہ ہووے بیشتر متخاصمین اس ملک کے جاہل کیا شہر کے کیا دیہات کے اب تک نہیں سمجھتے کہ اپیل کیا

چیز ہے ایک محکمہ سے جہاں قید ہوگئی یا حکم ہوا پھر وہ اسی کو حکم قطعی الحکم الحاکمین کا جانتے ہیں بعضے لوگ جن کا کوئی قرابت دار شہر کا رہنے والا جانب کار کسی عملہ یا مختار کار کا ہو تو البتہ وہ اپیل جانتے ہیں۔ اس صورت میں اجازت واسطے منسوخی احکام یا احکام سزا عدالت تابع کے صاحبانِ مجسٹریٹ کو بدون اپیل کرنے متخاصمین کے بھی اگر تجویز ہووے بیچ دفعہ پانچ مرقومۃ الصدر کے تو نظر بروجوہاتِ مفسر الصدر بہتر معلوم ہوتی ہے۔ بعضے اس ملک کے تجربہ کار لوگوں سے جو تکرار اور بحث اسی بات پر پیش ہوئی تو انھوں نے بھی اس رائے کو پسند رکھا آئندہ صاحبانِ لے جس لیٹوڈیپارٹمنٹ بہتر اسے غور فرماویں گے۔ الراقم م۔ب

کابل

صاحب مہتمم اخبار دہلی گزٹ بموجب چٹھی مقام گندمک مورخہ 19 ماہ حال کے چند افواہیں ایسی لکھتے ہیں کہ باعث تردد اور تفکر کی ہوئی ہیں اور اس میں شک نہیں کہ سامعین کو ان کے سننے سے بہت رنج ہوگا اول یہ کہ سرالکزینڈر صاحب کے مارے جانے میں کوئی ان کے اطلاع دینے والوں میں سے شک نہیں رکھتا اور [ص 3 کالم 1] اس میں شک نہیں کہ وہ جھگڑا اور لڑائی جس کا ذکر ہفتہ گزشتہ میں درج اخبار ہوا تھا وہ تمام ان صاحب کے مرنے کے بعد ہوا۔ دوسری یہ کہ ایک گروہ کثیر نے قزلباشوں کے کیمپ انگریزی پر مقام سیاہ سنگ میں حملہ کیا لیکن نہایت سختی سے شکست دیے گئے حتیٰ کہ ان میں سے بہت کم زندہ رہے۔ تیسری یہ کہ چھاؤنیوں اور بالا حصار پر افغانوں نے بہت مجموعی ایک حملہ کیا مگر یہاں سے بھی ان کو شکست ہوئی اور ان کے بہت آدمی مارے گئے۔ چوتھی یہ کہ قزلباشوں نے کوہستانیوں کو اس ارادے سے بلایا تھا کہ شاہ شجاع الملک کی مدد کر کے انگریزوں کو افغانستان سے نکال دیں لیکن جب کہ انھوں نے دریافت کیا کہ شاہِ ممدوح انگریزوں کی طرف ہیں تو پھرا لٹے پھر گئے۔ پانچویں یہ کہ توپ خانہ بالا حصار سے شہر پر فائر ہو رہے ہیں اور بڑی بڑی عمارتیں منہدم اور تباہ ہوگئی ہیں چھٹی یہ کہ رجمنٹ 44 ویں اور پانچویں پیادگان ہندوستانی نے ایک حصہ شہر کا لوٹ لیا لیکن یہ خبر محل اعتماد نہیں ہو سکتی اور علاوہ ازیں اور افواہیں بھی ہیں ایک یہ کہ افغانوں نے کابل چھین لیا اور دوسری یہ کہ سر ولیم مکناٹن صاحب بہادر کو پکڑ لے گئے اور مار ڈالا۔

تبت ولدّاخ

اُس طرف کے اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ زور آور سنگھ پہاڑوں پر سے واسطے فتح مغربی تبت کے گیا۔ آٹھ برس ہوئے جو سکھوں نے لداخ کو لے لیا تھا جس کا دارالخلافہ لیہہ ہے ایک سو پچاس میل طرف مشرق کے کشمیر سے سردار لداخ نے سرکار کمپنی سے مدد چاہی تھی مور کراف صاحب کی معرفت لیکن اُس زمانہ میں سرکار کو دست اندازی اتنی دور دراز کی ولایتوں میں منظور نہیں تھی سو سکھوں نے اُس ملک کو لے لیا جو کہ قریب دو سو میل کے شمال سے جنوب کو

اور قریب دو سو پچاس میل کے مشرق سے مغرب کو ہے اُس کے مشرق کو ہے ضلع چانتان کا اور وہ اصل جگہ ہے جہاں کے بکریوں کی پشم کی شال بنتی ہے یہ تعلق میں ہے چین کی سلطنت کے۔ بہانہ سکھوں کے حملہ کا یہ ہے کہ سبب پرانے اقرار کے پشم صرف لداخ کے لوگوں کے ہاتھ بکتی تھی سو وہاں کے باشندوں نے انکار کیا لداخ والوں کے ہاتھ بیچنے کا سو اس سبب سے زورآور سنگھ سپہ سالار سکھوں کا چڑھ گیا اور حملہ کیا اور لیہہ کے مقام جملہ تک فوج گئی جو کہ سرحد پر نیپال کے علاقہ کے ہے اسی طور سے قریب تین سو میل کے وہ ولایت فتح کر لی ہے اور اس طرف ہمالیہ پہاڑ کے سکھ اور نیپالی ملے ہیں۔ لاسا دارالخلافہ تبت کے حاکم نے کچھ قصد مدافعت کا نہیں کیا اور کہتے ہیں کہ مشرق اور درمیان والے لوگ ناراض ہیں۔

قانون اجاڑہ

ایک قانون بنا ہے درباب اجاڑہ گائے بھینس وغیرہ کے اس میں تجویز ہے کہ واسطے ہر ایک اجاڑہ کے دو سو روپیہ جرمانہ لیا جاوے۔ ظاہراً یہ جرمانہ سخت معلوم ہوتا ہے یہ بات مانی ہوئی ہے کہ زیادہ ترسختی قانون کی انجام کو باعثِ مسدودی اجرا اس کی متصور ہے۔ اور اجاڑہ بہت ہوا کرتا ہے اگر مقدار نقصان اجاڑہ سے دو تین یا چار حصہ المضاعف جرمانہ قلیل اجاڑہ میں ایک حد تک مقرر کیا جاوے اور زیادہ تر نقصان میں زیادہ تر سزا جرمانہ مقرر کی جاوے تو ظاہر ہے کہ مناسب تر ہووے۔

ڈاکخانہ گوالیار

[ص 3 کالم 2]

سابق جو حال ڈاکخانہ گوالیار کا مجمل لکھا گیا اب مفصل اس طرف کے اخبار سے ظاہر ہوا کہ سیتل داس رام دیال دہلی والوں نے 22/ جولائی سنہ حال کو موتیوں کا پارسل دہلی سے روانہ کیا تھا بنام رادھا کشن پنا لعل کے گوالیار کو سو گوالیار کے ڈاکخانہ میں موتی نکالے اور پتھر اس کی جگہ ڈالے گئے سبحان اللہ اعظم شانہٗ بقول اہلِ ہند کے جتنا چھانو اتنا کرکرا ہو باوجودیکہ اتنی تحقیقات اور چھان بین ہوتی رہتی ہے اس پر یہ پتھر پڑتے ہیں پاسِ ایمان اور خوفِ عزت اپنا اہل کاروں کو کچھ نہیں رہا۔ عندالتحقیقات خوشحال چپراسی ڈاک نے گواہی دی کہ اس نے پارسل کھولتے اور موتی نکالتے اور یہ سب پتھر پڑتے دیکھے اور گنگا نراین، بابو قاسم علی، منشی کنکبن صاحب کرانی پرشادی چپراسی کانوں سے بہرا سب اس کام میں ملے ہوئے تھے قصہ طول طویل ہے غرض خوشحال کی گواہی سے ان لوگوں کا یہ حال کھلا اور کچھ پرشادی چپراسی سے بھی ظاہر ہوا کہ انجام کار اس کے نتیجہ نے ان کو یہ غم دکھلایا کہ بابو منشی کرانی بہرا چپراسی سب موقوف ہوئے اغلب ہے کہ بہ سبب گواہی صرف ایک شخص کے فقط موقوفی پر اکتفا ہوا نہیں تو سزا بھی ہوتی۔

اخبارِ مقاماتِ مختلفہ

باشندے شہر مولمین کے بباعث تیاریوں لڑائی کے جو کہ گرد اُن کے ہو رہی ہیں بہت تشویش میں ہیں اور اس خبر کو

بہت بے بنیاد اور بے سروپا بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کے نتیجوں سے ہمیں بہت نقصان ہوتا ہے — ایک چھوٹا جہاز دخانی جو کہ سوداگروں بمبئی کے نے تیار کروائی ہے وہ دریا میں چھوڑا گیا — شہزادہ روس جو کہ سفر پنجاب سے ممانعت کیا گیا ہے اس کا نام سالٹی کوف ہے — واضح ہوتا ہے کہ لام سپاہ کا جو کہ سگولی میں بندھا تھا وہ ٹوٹنے کو ہے — اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ اب کے دفعہ گووردھن کے میلہ میں تیس ہزار آدمی جمع ہوتے تھے اور 12 تاریخ گھاٹوں پر بہت تجمل سے روشنی ہوئی — اخبار انگلش مین سے جمع وخرچ انڈیا ٹریژری یعنی خزانہ کلکتہ کا بیچ سال گزشتہ کے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ چار لاکھ 35 ہزار 23 روپیہ کی سال مذکور میں کمی ہوئی ہے آمدنی 216751148 روپیہ تھی اور خرچ ہندوستان میں 194257074 روپیہ کا تو باقی روپیہ آمدنی کا اور وہ روپیہ جو کہ زیادہ خرچ ہو گیا ہے وہ انگلستان میں بابت تنخواہ داروں وغیرہ اخراجات متعلقہ ہندوستان کے صرف ہوا ہے افواہاً دریافت ہوتا ہے کہ راجہ دھیان سنگھ دربار لاہور میں سے بھاگ گیا اور یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ سپاہ مہاراجہ کی محاذی فیروز پور کے آن پڑی ہے۔ ایک چٹھی سے اس فوج انگریزی میں کی جو کہ پشاور کو جاتی ہے ظاہر ہوتا ہے کہ کپتان ایچ لارنس صاحب پولیٹی کل ایجنٹ نے پل کشتیوں کا اور سڑکیں بہت خوب تیار کیں ہیں باوجودیکہ اس میں بہت کم روپیہ خرچ کیا ہے — ہر ایک رجمنٹ کو چھاؤنی فیروز پور کے حکم ہے کہ مستعد رہیں اس واسطے کہ ان سے عنقریب کوئی کام لیا جاوے گا۔ [ص 4 کالم 1] اور ایسا ہی حکم سپاہ چھاونی لدھیانہ کو بھی ہوا ہے رجمنٹ 64 پیادگانِ ہندوستان 20 رتاریخ کوچ کرنے کو تھی لیکن پھر یہ ارادہ ہوا کہ 18 تاریخ کو ہی کوچ کرے چنانچہ رجمنٹ مذکورہ نے مع توپ خانہ اور سپاہ سپر مینا اور سواروں کے 18 تاریخ طرف مقام کسور کی کوچ کیا اور ایک چٹھی ساتویں رجمنٹ کی طلب میں بھی آئی ہے اور چونکہ اونٹ وغیرہ باربرداری بھی موجود ہے تو اغلب ہے کہ 20 تاریخ وہ بھی روانہ ہو گئی ہو گی۔ واضح ہوتا ہے کہ درمیان فیروز پور اور لدھیانہ کے رستا لٹتا ہے ایک ہندوستانی صاحب نے بنگالی زبان میں ترجمہ کیا ہے اصولِ فنِ پیمایش زمین کو انگریزی ترکیب پر۔ یہ کتاب بنگال میں بہت فائدہ بخشے گی۔ تعجب ہے کہ ہندوستانی اردو زبان میں کوئی ترجمہ نہیں کرتا کہ یہاں کے لوگوں کے لیے بھی فائدہ ہووے۔ میجر ٹاڈ صاحب جو ہرات میں تھے بسبیل ڈاک اس مہینے میں بیچ کلکتہ کے پہنچے۔ کنرل ٹو صاحب کا 6 تاریخ اِس مہینے کی کلکتہ میں دیوالا نکلا بہت افسوس ہے کہ بہتیرے لوگوں کا اِس سے نقصان ہو گا جے پور کے خطوط سے واضح ہے کہ راؤ لجیو صاحب مصاحب راج بہت بیمار تھے اور امراض اس طرح کے متضادہ تھے مدتِ مدید سے اس کا دفع مشکل تھا اکثر طبیب عاجز آ گئے تھے اور صحت نہیں ہوتی تھی لیکن آخر الامر حکیم محمود علی خان صاحب سے رجوع ساتھ معالجہ کے کی سوڈیڑھ مہینے علاج ان کا کیا تھا تو عنایت الٰہی سے صحت کامل ہو گئی اور 11 نومبر سنہ حال کو غسلِ صحت کیا۔ کہتے ہیں کہ بہت خوشی اور شادی ہوئی اور مجلس خوشی اور شادمانی کی منعقد ہوئی حکیم صاحب موصوف کو خلعت بیش قیمت پانچ پارچہ کا دوشالہ سات سو روپیہ کا اور تھان انگرکھا سونئے رنگ تین سو روپیہ کا علاوہ اس کے مندیل دوسو روپیہ کی دوپٹہ ڈیڑھ سو روپیہ

کا مندیل دوسو روپیہ کی دو پٹہ تین سو روپیہ کا کٹا جس پر تین سو روپیہ کا سونا لگا ہوا ہے بطریق انعام عطا کیا۔ اخبارِ کلکتہ سے واضح ہوتا ہے کہ گورنمنٹ نے والیِ پنجاب سے کچھ عہد و پیمان کیے ہیں کہ ایک کنٹنجنٹ سپاہ سکھوں کی جمع کی جاوے اور افسر اس کے انگریز ہوویں اور یہ سپاہ سرحدات شمال مغربی پر رہا کرے اس سے سپاہِ انگریزی جو کہ وہاں گئی ہے ہندوستان میں مراجعت کر سکا کرے گی لیکن یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ یہ سپاہ تنخواہ کہاں سے پایا کرے گی۔ اور یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کا ارادہ نہیں کہ در باب اس حملہ کے جو کہ سکھوں نے چین پر کیا ہے کچھ مداخلت کریں۔ سگولی کے خط سے واضح ہوتا ہے کہ سفیر راجہ برہما کا نیپال کو گیا ہے دیکھا چاہیے کہ اب نیپال اور مردمان ملک برہما اور سکھ جو کہ آپس میں ملیں ہیں کیا تجویز برخلاف سرکارِ انگریزی کے کریں گے۔

ظاہر ہوتا ہے کہ 1834 میں ایک سرکلر آرڈر یعنی حکم گشتی در بابِ ممانعت کے صاحبان سول کو عاریت لینے کشتی اور ہاتھی اور اور چیزوں کے ہندوستانیوں سے جاری ہوا تھا اب یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکم کشتیِ مذکور کسی چھپے ہوئے احکام صدر دیوانی اور نظامت عدالت میں نہیں پایا جاتا ہے اور نہ اب تک بھی [ص 4 کالم 2] اس حکم کی تعمیل ہوئی ہے لوگوں میں — انڈیا اسٹیم کمپنی نے ایک جہاز دخانی ساڑھے تین لاکھ روپیہ کا کلکتہ میں خریدا ہے اس واسطے کہ بذریعہ اس کے اسباب اور چٹھیوں اور مسافروں عازمِ انگلستان کو کلکتہ سے مصر تک پہنچایں خبر ہے کہ سر اڈورڈ رائن صاحب چیف جسٹس اور دوار کا ناتھ ٹھاکر اور اور صاحب لوگ بھی اِسی کشتی پر روانہ ہوں گے ماہ جنوری آیندہ میں۔ اندیشہ جو کہ راجۂ برہما کی طرف سے تھا اب وہ سب دور ہو گیا ہے اور فوج کو جو کہ بجلد ہی تمام اس طرف روانہ کی گئی تھی واپس طلب کیا ہے۔ آگرہ اخبار اکسترا مورخہ 23 رنومبر سنہ حال سے بھی ظاہر ہے کہ ایک خط میرٹھ میں پہنچا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ افغانوں نے ایک بلوۂ عظیم کیا ہے کابل کا محاصرہ کر لیا ہے اور سر الکزینڈر برنس یا تو مارے گئے یا زخمی ہوئے ہیں — بمبئی کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ مقام ناسک میں بموجب حکم وہاں کے مجسٹریٹ کے شہر میں گاؤ کشی ہوئی تھی سو بہت بلوہ ہوا پانچ سو برہمن وہاں سے بمبئی میں چلے گئے چنانچہ انھوں نے وہاں کے گورنر کو ایک عرضیِ استغاثہ پیش کی ہے دیکھا چاہیے کیا حکم ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ مقامِ مذکور اہلِ ہنود میں ایک بڑا معبد ہے اور جب کہ یہ مقام گورنمنٹ کے قبضہ میں آیا تھا تو یہ شرط ہو گئی تھی کہ ان کے شہر میں کوئی شے خلاف ان کی مرضی کے نہیں عمل میں آوے گی۔

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ لارڈ ہیٹسن برن صاحب نے عہدۂ جلیلۂ گورنری ہندوستان کو نہیں قبول کیا اور کہتے ہیں کہ غالباً یہ عہدہ سر سی ٹی ملکف صاحب کو پیش کیا جاوے گا اور سر آر جیکسن صاحب متوقع گورنری مدراس کے ہیں۔ ہاؤس آف کامنس یعنی تیسرے درجہ میں پارلیمنٹ ملکہ محترمہ فرماں روائی انگلستان کے 20 رتاریخ ستمبر کو ڈاکٹر بورنگ صاحب نے ایک عرضی اس مضمون کی پیش کی کہ تحقیقات مقدمہ راجہ ستارا کی بخوبی کی جاوے اور اگر راجۂ موصوف بے گناہ ثابت ہووے تو اس کی ریاست اور حکومت اسے پھر مرحمت ہووے۔ ہفتہ گزشتہ میں ہم نے

کچھ مجمل حال جاری ہونے ڈاک بگھی کا الہ آباد سے کانپور تک درج اخبار کیا تھا اب حالِ مفصل اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ ڈاک بگھی مذکور ایک گھنٹہ میں دس میل انگریزی طے کرتی ہے کانپور سے الہ آباد تک فاصلہ ایک سو میں میل کا ہے یہ بگھی اسے تیرہ گھنٹہ میں طے کرتی ہے مگر اس میں کوئی دو چار لحظوں کا فرق بھی ہو جاتا ہے۔ تین تین کوس پر ڈاک چوکی مقرر کی گئی ہے اور ہر چوکی پر چھ 6 گھوڑے رکھے ہیں بگھیاں بھی بہت ہلکی بنائی ہیں یعنی ایک من دس سیر وزن میں اور وزن پارسلوں کا کچھ کم و زیادہ دو من سے ہوتا ہے خبر ہے کہ ماہِ آئندہ سے اور مقاموں میں بھی بنارس سے دہلی تک جاری ہو جاوے گی۔ واضح ہوتا ہے کہ اب کے دو ہندو بھی ارادہ روانگی انگلستان کا رکھتے ہیں ایک بابو دوار کا ناتھ ٹھاکر اور دوسرا بابو رادھا پرشاد خلف بابو رام موہن متوفی جو کہ سابق انگلستان میں گیا تھا دریافت ہوتا ہے کہ بہ باعث استماع آوازۂ فساد افغانستان کے کلاک۔

ص5

تتمہ دہلی اردو اخبار

نمبر 249 | 28 نومبر 1841 یوم یکشنبہ | جلد 4

[ص 5 کالم 1]

صاحب بہادر پولیٹی کل ایجنٹ نے تین رجمنٹوں پیادگان (کذا) حکم روانگی مقام مذکور کا دیا ہے اور جوابدہی اس کی اپنے ذمہ رکھی ہے۔

منشی اموجان جو مدار المہام مختار کل سرکار راجہ صاحب والی اَلور کے ہیں بہت احتشام و تجمل سے واسطے شادی اپنے لڑکے کے رخصت لے کر اپنے گھر دہلی میں آئے۔ تحقیق سنا گیا کہ راجہ صاحب کی چشم عنایت بہت اس مختار پر ہے حکم دیا ہے رخصت کے وقت تاکید سے کہ شادی اس طرح پر کرنا کہ بخوبی نام ہو اور روپیہ کا کچھ صرفہ اور اندیشہ نہ کرنا۔ کہتے ہیں کہ انتظام بھی اس جگہ کا اس شخص نے ایسا کیا۔ ہے کہ کبھی نہیں ہوا چونکہ یہ لڑکپن سے نظم و نسق انگریزی سے مہارت رکھتا ہے اسی طور پر وہاں کا انتظام کیا اور بہت نیک طرح سے انجام دیا رعایا بھی بہت راضی ہے اور راجا بھی بہت خوش—— اکثر اپنے بھائی اور چچا اور بعضے دوستانِ دلّی کو حکومتیں دے رکھی ہیں جو بموجب خواہش اور حفظ اتحاد اور اتفاق رائے کے بہت خوبی سے بے طمعی سے کام کرتے ہیں۔ یہ وجہ بڑی ہے حسنِ انتظام کی خصوص ایک بھائی محمد فضل اللہ نام فاضل منتخب ہے منشائے روزگار ہے یقین ہے کہ اگر اس کی رائے بموجب کام جاری رہے گا تو روز بہ روز حُسنِ انتظام کو ترقی ہوگی اس شخص نے کالج سرکاری دہلی میں بھی بہت مدت تک پڑھا ہے علمِ ریاضی ہندسہ وغیرہ میں ایک چنا ہوا مشہور اسکالر تھا۔

سنا گیا کہ ولی عہد بہادر کی تعداد ازدواج نے اب ساٹھ سے قدم آگے گی کورکھا چند اشخاص اس قبیل کے جمع ہوئے ہیں کہ وہ ہر ہفتہ ایک نئے قبیلہ کی مصلحت دیتے ہیں۔ اور درس مذمت تقویم پارینہ ہر لمحہ جاری رکھتے ہیں وہاں کی حالات روز مرہ جواندرونی معلوم ہوئی ناگفتہ بہ ہے ایک خط بہت طول طویل آیا ہے ہم اس دفعہ درج نہیں کرسکتے بسبب اس کے کہ مضامین عالیہ علمی اور قانونی بہت آگئے ہیں۔

رانڈ عورتوں کی شادی

دلکن سن صاحب رزیڈنٹ سہور کے نے ایک رسالہ انگریزی میں درباب شادی رانڈ عورتوں کے اور درباب نقصان اور فائدہ نہ کرنے اور کرنے شادی کے چھاپا ہے۔ ایک بڑے پنڈت ناگپور صاحب رتبہ اور بیٹے وزیر متوفی راجہ ناگپور کے نے بھی اس باب میں ایک کتاب لکھی ہے اور انھوں نے بہت دلیلیں واسطے اس کے لکھی ہیں اور اپنی قوم کی عورتوں کے واسطے بہبودی چاہتا ہے اور لوگوں کو نقصان اور برائیوں سے آگاہ کرتا ہے جو کہ بہ باعث ممانعت شادی رانڈوں کے واقع ہوتی ہیں یہ پانچ دلیلیں وہ لایا ہے۔ اول یہ کہ امر اس مقصود کو خدا کے فوت کرتا ہے جو کہ بیج پیدا کرنے عورات کے تھا۔ دویم یہ کہ ان کے اخلاق پسندیدہ اور نیکیاں اور عصمت ساتھ بدی اور بدچلنی کے مبدل ہو جاتی ہیں۔ سویم یہ کہ شادی نہ کرنے سے یہ اکثر واقع ہوتا ہے کہ اسقاط حمل بہت ہوتے ہیں اور لڑکے بھی پیدا ہوتے ہیں تو وہ ہلاک کیے جاتے ہیں۔ چوتھی کہ پرورش کرنا اور رکھنا ان کا بیچ ایک معزز اور نیک حالت کے واقع کرواتا ہے ایک ہمیشہ کی بے فائدہ اور خرچ ان کے ماں باپ اور مربیوں کو۔ پانچویں یہ کہ چونکہ یہ رانڈین بسبب ان سخت قاعدوں کے خراب اور بدکار ہو جاتی ہیں تو یہ بے شک وشبہ اور عورات کو بھی اپنا جیسا کر لیتی ہیں جن کے ساتھ یہ صحبت رکھتی ہیں اور علاوہ اس کے واسطے ان کی دلیل کے یہ بات ہے کہ یہ سب کی قوموں میں مسلم یعنی مانی ہوئی بات ہے کہ پیدائش عورتوں کی نسبت مردوں کے ناقص ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ باوجود زیادتی تکمیل مردوں کے عورتوں سے مرد ہرگز اس مشکل کے متحمل نہیں ہو سکتے جس مشکل میں کہ عورتیں بسبب نہ حکم پانے شادی کے زیرِ بار مشکلات رہتی ہیں یعنی مردوں کو تو اجازت ہے کہ جتنی شادیاں چاہیں کریں تو اس واسطے کہ یہ مرتکب بدکاری کے نہ ہوں اور اجازت ہونے سے صاف ظاہر ہے کہ یہ اجازت نہ ہوتی تو یہ متحمل رکنے کے نہ ہوتے اور برا کام کرتے پھر غور کیا چاہیے کہ جب مردوں کا باوجود زیادتی تکمیل کے یہ حال ہے تو عورتوں کا کیا حال ہوگا جو کہ ناقصات العقل ولدین اور تمام باتوں میں مردوں سے کمزور پیدائش ہیں اور کیونکہ متحمل اس بارِ عظیم کے ہوسکیں جس کے متحمل ان کے کامل تر نہ ہوسکیں۔ اور سوااِس کے جس حالت میں کہ شادی رانڈ عورتوں کی منع تھی اس حالت میں ایک امر اس طرح کا جائز اور جاری تھا جس سے یہ بے چاریاں آفت سے اِس جہان کی اور خرابیوں سے جن کے پیش آنے کا ڈر ہے چھوٹ جاتی تھیں یعنی بہ مجرد مر جانے خاوند کے ستی ہوتی تھیں جلائی جاتی تھیں اور اب وہ بات

ممنوع کی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ جلانا جواب منع کیا گیا ایک دافع اور حافظ تھا ان کی ان مشکلوں اور بے کاری کا جو خاوند کے مرنے اور منع ہونے دوسرا خاوند کرنے سے لاحق ہوتی تھیں یعنی یہ جلا دینا ایک بڑا علاج تھا تو اب چونکہ وہ علاج منع ہو گیا تو اب یہ پھر بے علاج رہیں کوئی علاج اب بہتر نہیں سوا اس کے کہ ان رانڈوں کو خاوند کرا دیا جاوے جیسے مرد جورو کر لیتے ہیں۔ اکثر لوگ واسطے رفع کرنے ان برائیوں کے ترد‌د کرتے ہیں چنانچہ موتی لعل سیل نام ایک بابو نے کلکتہ میں دس ہزار روپیہ واسطے اس شخص کے جو کہ رانڈ عورت سے شادی کرے مقرر کیا ہے اور سنا جاتا ہے کہ حال میں ایک شخص راضی بھی ہوا ہے اور چونکہ رسم مدت کی اور عام ہے تو اغلب ہے کہ مدت ہی میں موقوف ہووے گی جب تک لوگ بخوبی علم اخلاق سے آگاہ نہ ہوں گے اور قرار واقعی ان کی فہم و ادراک کو ترقی نہ ہوگی تب تک یہ کسی ناپسندیدہ پرانی بات کا ترک پسند نہیں رکھیں گے۔ اب کہ پرچۂ اخبار میں گنجایش زیادہ لکھنے کی نہ تھی انشاءاللہ آئندہ کو بلکہ ہمیشہ اس باب میں لکھا جاوے گا۔

باہتمام پنڈت موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 250 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیش گی دے تو دس روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

5 / دسمبر 1841 یوم یک شنبہ

[ص 1 کالم 1]

اشتہار

سرکلر صدر بورڈ نمبر تین ترجمہ کیا ہوا مرزا حسین بیگ عرف ماسٹر حسینی اردو ٹیچر کالج دہلی کا اس چھاپہ خانہ میں بہت صحت سے کاغذ کشمیری پر چھاپہ ہوتا ہے قریب بہ اختتام پہنچا ہے جس کسی کو خریدنا ہو اس چھاپہ خانہ کے مہتمم پاس قیمت مرقومتہ الذیل بھیج کر منگالیں انشاء اللہ دو چار روز میں تمام و کمال تیار ہو جاوے گا بالفعل قیمت 3 روپے۔

احکام

صاحبانِ صدر دیوانی عدالت نے شاماچرن بانرجی بیلپور کے منصف کو ضلع بریلی سے بدل کر قادر بخش متوفی کی جگہمیرٹھ میں منصف مقرر کیا۔ ڈاکٹر ایچ فاکز صاحب ممالک مغربی کے سرکاری باغوں کا مہتمم مقرر ہوا۔ ایلفرڈ پیٹرکری صاحب ریلف جان ٹیلر صاحب کے ایامِ رخصت میں یا جب تک کوئی اور حکم صادر نہ ہو مرزاپور کے جج کا کام کرنے کے لیے مقرر ہوا۔ روبرٹ بزوک مارگن صاحب میرپور کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کا کام کرنے کے لیے مقرر ہوا۔ جارج بیلنٹ صاحب علی گڑھ کے ایکٹنگ مجسٹریٹ اور کلکٹر کو پہلی تاریخ ماہِ آیندہ سے ایک مہینے کی رخصت عنایت ہوئی۔ فریڈرک بیب گنبس صاحب مقام حصار کی خدماتِ ماموره کو طامسن ہنری سمسن صاحب کے تفویض کر کے اِڈورڈ طامس کالون صاحب کی ایام غیر حاضری میں جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر دہلی کے ہوئے۔ مائیکل پیکنہیم اجورتھ صاحب سہارنپور کے جوائنٹ مجسٹریٹ ڈپٹی کلکٹر اور مہتمم بندوبست کو ماہِ آئندہ کی پہلی تاریخ کو بمبئی جانے کے لیے دو مہینے کی رخصت عنایت ہوئی۔ اڈورڈ تھارنٹن صاحب مظفرنگر کے ایکٹنگ مجسٹریٹ اور کلکٹر کو ولایت جانے کی تیاری کرنے کے لیے چھٹی تاریخ سے دو مہینے کی رخصت ہوئی۔ ای اے ریڈ صاحب گورکھ پور کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کو ماہِ جنوری 1842 کی پہلی سے 21 تاریخ تک رخصت عنایت ہوئی۔ جے ایچ واکر صاحب قانون نویں 1833 کی رو سے گوڑگانوہ میں ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوا۔ ڈبلیو منکسن صاحب مقام الہ آباد کی صدر دیوانی اور نظامت عدالت کے جج کو تین مہینے کی رخصت عنایت ہوئی واسطے تیاری کرنے روانگی کلکتہ کے۔ ایچ ایچ طامس صاحب مقام الہ آباد کی صدر دیوانی اور نظامت عدالت کے جج کا کام کرنے کے لیے بحال و

برقرار رہا۔ ٹی پی اوڈ کاک صاحب ایم جے ٹیرنی صاحب کی رخصت میں یا تا صدورِ حکم ثانی علی گڑھ کے سول اور سیشن جج کا کام کرنے کے لیے مقرر ہوا۔ ڈبلیواڑ کناوی صاحب تا صدور حکم ثانی فتح پور کے سول اور سیشن جج کا کام کرنے کو مقرر ہوا۔ سی سی جیکسن صاحب تا صدور حکم ثانی فتح پور کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کا کام کرنے کے لیے مقرر ہوا۔ مسٹر ایف اور ویلس صاحب ممالک مغربی کے اکاؤنٹنٹ جنرل کو جو رخصت 7 تاریخ کے حکم نامہ کے [ص 1 کالم 2] رو سے عنایت ہوئی تھی اس پر بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے ۱۵ / ماہ نومبر تک اور بھی مرحمت ہوئی۔

کتب قوانین زبان اردو میں

انگریزی معتبر کتابوں سے ترجمہ کی ہوئیں ہندوستانی مدرسین مدرسہ دہلی کی اور بہت احتیاط سے درست کی گئیں۔

	قیمت واسطے خریداروں کے جو پیش از تیار ہونے کے خریدیں	جو بعد تیار ہونے کے خریدیں ہے
مکناٹن صاحب کے	3 روپے	4 روپے
اصول دھرم شاستر		
ایضاً ایضاً آئین محمدی ہے	3 روپے	4 روپے
اردو ترجمہ سراجی کا سید محمد کا کیا ہوا ہے	3 روپے	4 روپے
اسکپ وڈ صاحب کا اسسٹنٹ مجسٹریٹ گائڈ	4 روپے	5 روپے
پرنسپ صاحب کا خلاصہ قوانینِ دیوانی مع ان قوانین		
دیوانی کے جو حال میں جاری ہوئے ہیں جولائی 1841 تک	7 روپے	9 روپے

جس شخص کو خریدنا ان کتابوں کا مرکوز ہے پنڈت رام کشن کو جو مدرسہ دہلی میں ہیں لکھ بھیجے

کابل

صاحب آگرہ اخبارِ انگریزی از روئے ایک چٹھی مقام فیروز پور کے تمام حال کو بلوۂ افغانستان کے جو کہ ہفتہ گزشتہ میں لکھا گیا تھا ثابت کرتا ہے اور جو کچھ زیادہ لکھتا ہے وہ بھی واسطے ملاحظہ ناظرین اخبار کے مندرج ہوتا ہے۔

جنرل سیل صاحب نے مسٹر کلارک صاحب پولیٹی ایجنٹ لدھیانہ کو لکھا ہے کہ اگر فوراً کچھ سپاہ واسطے مدد کے نہ بھیجو گے تو میں ہتھیار رکھول بیٹھوں گا۔ جلال آباد میں ان کو جس قدر رکھانا ملتا تھا اب اس سے چوتھائی ملتا ہے تمام ملک دشمن ہو گیا ہے اور درمیان کابل اور جلال آباد کے آمد و رفت اور خط و کتابت بند ہے کابل میں آٹھ یا دس افسر انگریزی مارے گئے ہیں سرکشوں نے ایک کو فرزندان عظیم شاہ میں سے بادشاہ مقرر کیا تھا اور اکثر لوگ شاہ شجاع الملک کے خاندان میں سے بھی اس کے شامل ہو گئے ہیں سب کی رائے یہ معلوم ہوتی ہے کہ شاہِ ممدوح بھی اس فتنہ انگیزی

میں شریک تھے اس امید سے کہ گورنمنٹ کی متابعت سے آزاد ہو جاویں۔ایک صاحب کرنال میں سے اطلاع دیتے ہیں کہ 19 رجمنٹ پیادگان ہندوستانی 29 تاریخ نومبر کو اور تیسری رجمنٹ بفس کی 30 تاریخ کوچ کرنے کو ہے واسطے فیروز پور کے بموجب درخواست مسٹر کلارک صاحب بہادر کے جنھوں نے کہ دو برگٹ طلب کئے ہیں اور اغلب ہے کہ آگرہ اور مہر ہٹہ سے بھی کچھ سپاہ متحرک ہوگی۔ مسٹر کلارک صاحب کی ایک چٹھی بنام لفٹنٹ گورنر بہادر آگرہ میں آئی 27 تاریخ کو چنانچہ چٹھی مذکور کیمپ صحاب ممدوح میں بھیجی گئی جو کہ درمیان کول اور متھرا کے ہیں۔آمدو رفت اور [ص 2 کالم 1] خط کتابت کابل سے قندھار تک مسدود ہے کیونکہ پہلی تاریخ کی چٹھیاں وہاں کی آئی ہیں ان سے معلوم ہوا کہ اس تاریخ تک وہاں خبر بلوہ افغانوں کی نہیں پہنچی تھی اور مقام درہ بولان کی چٹھیاں بھی 22 تاریخ اکتوبر تک کی پہنچی ہیں بعد اس کے کوئی چٹھی نہیں پہنچی۔ قندھار میں اکرم خان کو مار ڈالا۔صاحب اخبار لکھتا ہے کہ اس وقت میں موقع ظاہر کرنے ایسی سختی کا نہ تھا۔ایک اور چٹھی سے فیروز پور کی یوں ظاہر ہوتا ہے کہ چٹھیاں مکناٹن صاحب کی کابل سے جنرل سیل اور لفٹنٹ میکسن کو نویں تاریخ تک کی آئی ہیں وہ لکھتے ہیں کہ فتنہ مذکور دوسری تاریخ شروع ہوا اور نویں تاریخ تک فرو نہیں ہوا برگیڈیر شلٹن صاحب معہ ایک کمپنی چوالیس رجمنٹ کے اور دو رجمنوں پیاد گانِ ہندوستانی اور ایک رجمنٹ شاہ کے بالا حصار میں تھے اور باقی سپاہ مع صاحب سفیرِ انگریزی کے کیمپ میں تھے۔ سرکشوں کا کابل پر قبضہ ہو گیا ہے فہرست ان لوگوں کی جو کہ مارے گئے ہیں یہ ہے سرالکو ینڈر برنس صاحب اور ان کا بھائی کپتان سوین صاحب وینس صاحب اور ریبان صاحب رجمنٹ 44 ملکہ کے مول صاحب اور ویلر صاحب سیلسبری صاحب اور بروڈفٹ صاحب شاہ کے ملازم گورڈن صاحب اور روبرٹ سن صاحب رجمنٹ 47 پیادگان ہندوستانی کے۔ جنرل سیل صاحب بہت جلد مدد مانگتے ہیں صاحب موصوف صرف چھ روز کا سرانجام خوراک کا رکھتے تھے وہ بھی اس طرح کہ چوتھائی خوراک دیویں اور تمام ولایت مستعد اور مسلح ہے علی مسجد پر بھی خیبریوں [نے] حملہ کیا ہے اور ڈاکیں لوٹ لی ہیں ایک اور اخبار سے حال ماری جانے ربیٹری صاحب کا بھی معلوم ہوتا ہے اور لفٹنٹ مسٹرٹ صاحب انجینئر کے نے بھی زخم شدید کھائے ہیں یہ صاحب بھی لکھتے ہیں کہ جنرل سیل صاحب جلال آباد میں ہی ہیں اور سامان جنگ اور رسد کا ان کے پاس نہیں رہا لیکن کچھ سامان لڑائی کا ان کے پاس جنرل اویطویلہ صاحب ملازم سرکار لاہور نے بھیجا ہے لیکن یہ معلوم نہیں ہوتا کہ فوج سکھ بھی بھیجی گئی ہے یا نہیں کس لیے کہ تمام خیبری بھی مستعد پرخاش ہیں۔ رجمنٹ بفس اور رجمنٹ 19 پیادگان ہندوستانی حتی الامکان بہت جلد کوچ کرتی جاوے گی اور نویں رجمنٹ پیادوں ملکہ کی اور ایک رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی میرٹھ سے بھی کوچ کرے گی۔ایک اور اخبار سے بھی حال مرقومہ بالا ثابت ہوتا ہے سوائے مارے جانے انسائن روبنس صاحب رجمنٹ 37 پیادگان ہندوستانی کے کیونکہ اس رجمنٹ میں کوئی صاحب اس نام کے نہیں ہیں اور سوائے حال قتل روبرٹ سن صاحب کے جو کہ رجمنٹ 33 کے ساتھ ہیں میرٹھ میں مگر یہ غلطی ناموں میں پڑ گئی ہوگی کیونکہ اب بھی سنا جاتا ہے کہ دو افسر رجمنٹ 37 میں سے کام

آئے ہیں رجمنٹوں ساٹھویں اور چونسٹھویں پیادگان ہندوستانی اور کچھ سواروں ہندوستانی کے آگے سامان جنگ اور رسد بھی بھیجی گئی ہے۔ جنرل سیل صاحب کو عنقریب رسد پہنچ جاوے گی اور مورچہ بندی کیا ہوا کمپو۔ جس میں کہ شاہ شجاع الملک اور سر ولیم مکناٹن صاحب نے پناہ لی ہے اس میں سامان جنگ اور خوراک کا بافراط ہے چار مہینے تک کا۔ سو اُن کو چنداں خوف نہیں ہے۔ الغرض طرح طرح کی متوحش افواہیں سنی جاتی ہیں ایک یہ ہے کہ کپتان روڈبرن صاحب درمیان غزنین اور کابل کے ڈیڑھ سو آدمیوں سے مارے گئے اور [ص 2 کالم 2] دو صاحب اور بھی ایک روز پیشتر بلوۂ مقام کابل کے نکلے تھے اور پانچ سو سپاہی بھی ان کے ہمراہ تھے سو اگرچہ غلزیوں نے افسران مذکورین کے قتل کرنے میں بہت کوشش کی اور کچھ روپیہ بھی سپاہِ انگریزی کو اس لیے دینا کیا لیکن افسرانِ مذکورین بہ باعث دیانت اور شجاعت اپنے سپاہیوں کے بچ گئے مگر ان میں سے پانچ سپاہی مارے گئے اور اگرچہ یہ لوگ چودہ روز تک مقام تزین میں روکے گئے لیکن آخرکار بائیس گھنٹہ کے کوچ پیائی نے انھیں تعاقب سے دشمنوں کے آزاد کروایا۔

کاروانِ سرکاری نے بھی 18 تاریخ ماہِ حال کو فیروز پور سے مع آٹھ لاکھ روپے اور سامانِ جنگ اور رسد وغیرہ کے ستلج سے عبور کیا ہے اور رجمنٹ 42 ہندوستانی نے بھی مع رجمنٹ تیسویں کے دریائے مذکور سے عبور کیا۔ واضح ہوتا ہے کہ کوہستانی جو کہ پہلے قزلباشوں کے شریک نہیں ہوئے تھے آخرکار وہ بھی شامل ہوگئے۔

ایک اور خبر تازہ یہاں پہنچی ہے اور غالباً سچ ہے کہ اا رتاریخ نومبر کو ایک جنگ سخت درمیان سپاہِ انگریزی اور افغانوں کے ہوئی جس میں کہ سپاہِ انگریزی فتح مند ہوئی ہے اور ان سے وہ دونوں توپیں پھر چھین لیں جو کہ انھوں نے پہلی لڑائی میں لے لی تھیں۔ ایسا خیال کیا گیا ہے کہ قومِ غلزی انگریزوں کی طرف ہو جاوے گی۔ 15 تاریخ ماہِ گزشتہ کو انھوں نے جنرل سیل پر حملہ کیا لیکن صاحبِ ممدوح نے انھیں شکستِ فاش دی اور ہٹا دیا اور اگرچہ بیسویں تاریخ کو خبر ایک اور حملہ کی تھی لیکن صاحبِ موصوف نے کچھ خوف نہ کیا کیونکہ انھوں نے شہر پر قبضہ کرلیا تھا اور غلبہ بہت رکھتے تھے اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سرانجام ضروریات پشاور سے بھی پہنچ گیا ہے۔ سچ خبر سر الکزینڈر برنس صاحب کے مارے جانے کی لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر کے کمپو میں پہنچی ہے اور مشہور ہے کہ لفٹنٹ ریٹری صاحب پولیٹیکل ایجنٹ ترکستان بھی مارے گئے ہیں۔ ایک گروہ قزلباشوں کے نے مورچہ بندی کئے ہوئے کمپو پر بھی حملہ کیا تھا لیکن اینڈرسن صاحب کے سواروں نے مکرر و متواتر انہیں شکستیں دیں اور پانچویں رجمنٹ سواروں کی نے انہیں تہ تیغ کیا۔

چین

ایک جہاز مقام مکاؤ سے بیسویں ستمبر کو چلا ہوا آیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مقامِ اموا کو بے شک و شبہ سپاہ انگریزی نے فتح کرلیا ہر چند چینیوں نے اپنی دانست میں بیچ استحکام مقام مذکور کے محنت اور مشقت کی تھی لیکن وہ جلد مسخر ہو گیا اور زیادہ آٹھ سو توپوں اور بڑے بڑے ذخیروں میگزین اور سامانِ جنگ کو ان کے سپاہ انگریزی نے

غائب کردیا فوجِ انگریزی میں سے کل دو آدمی مارے گئے قوم منڈارن جو کہ سرکردگی اپنے حاکم کے لڑنے کو آئی تھی بہ موجب اپنے قدیمی قاعدہ کے سب سے پہلے میدان جنگ سے بھاگ گئے مگر بعضے سپاہی چینیوں کے خوب لڑے اور توپیں سر کرتے رہے آخر کار سپاہِ نصرت پناہ نے ان کے عقب سے باڑیں ماریں اور انھیں سب کو مار ڈالا۔ فوج انگریزی بعد منہدم کرنے قلعوں امواء کے طرف شمال کے بڑھی اور میجر جان استون اور چھ سو سپاہی رجمنٹ انگریزی اور رجمنٹ 18 پیادوں ہندوستانی کو مع چند گولہ اندازوں توپخانہ مدراس کے [ص 3 کالم 1] تفنگ و توپیں چھوڑ گئے تا کہ باعانت جہازوں ڈروئد اور پائی لیڈس کے مقام امواء میں چینیوں کا پھر دخل نہ ہونے دیں۔ کہتے ہیں کہ بیڑہ جہازوں کا طرف شمال کے گیا ہے اور جزیرہ چوزان سے سو میل انگریزی کے فاصلہ پر ہے اور اسی سبب ایسا ثابت ہوتا ہے کہ افواہ فتح ہونے جزیرۂ چوزان اور ننگ پو کی سچ ہوگی اور یہ بھی سنا جاتا ہے کہ افواج انگریزی جاڑے کے موسم میں تو امواء اور چوزان میں رہے گی لیکن ماہ مارچ میں طرف پکن دارالخلافہ چین کے روانہ ہوگی۔ اس جہازی اور خشکی کی سپاہ کی سرداری میں سر ولیم پارکر اور سر ہیف گف تھے۔

سندھ

اس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ میجر اُوٹریم صاحب 14 تاریخ اکتوبر کو ہمراہی کرنیل انگلینڈ صاحب اور بقیہ رجمنٹ 41 اور دو کمپنیوں اکسیویں رجمنٹ پیادگان ہندوستان کے مقام سٹریخی جورپن پہنچے اور خبر تھی کہ دادر میں پہنچے گے۔ دو کمپنیاں رجمنٹ ملکہ کی جن کو کہ حکم روانگی سندھ کا تھا وہ 23 تاریخ اکتوبر کو حیدرآباد میں تھیں اور خبر تھی کہ ابتدائے نومبر میں سکھر میں پہنچے گی وہ نو آدمی جن پر کہ قتل کا الزام گراس کٹوں کے تھا ان پر جرم ثابت ہوا ہے سو یقین ہے کہ ان سے قصاص لیا جاوے گا۔ توپخانہ بنگال کا 28 تاریخ اکتوبر کو از راہِ بھاگ سکھر کو جاوے گا۔ امیر خیر پور بھی سدِ راہ ہوتا ہے اس لیے کہ اسے شامل ہونے سے شکار پور کے کچھ رنج پہنچا ہے لیکن میر رستم خان اسے حسنِ اخلاق سے پیش آتا ہے جو کہ اس نے بر وقت پہلے دفعہ جانے سر الکو بینڈر برنس کے ظاہر کئے تھے سنا جاتا ہے کہ مقام بجی خانِ قلات کو دی گئی ہے۔ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک بیگم بیگمات شاہ شجاع الملک میں سے جو کہ بہن یا بیٹی دوست محمد خان کی ہے وہ بھی سرکشوں کی مدد ہے۔

دہلی

3/ تاریخ کو بتقریب عرس سلطان جیو صاحب کے بڑا میلا سلطان نظام الدین میں ہوا حضورِ والا بھی حسب معمول ساتھ تزک و احتشام معمولی کے گئے کھڑی سواری سنا گیا کہ سمپسن صاحب کا اسباب جس کا چوری کا حال سابق لکھا گیا تھا اہالیِ پولس پر صاحب مجسٹریٹ کی بہت تاکید تھی سو کچھ اسباب نکلا اس طرح پر کہ چور از خود ڈال گئے باہر شہر کے گرد پیش کوٹھی صاحب مجسٹریٹ کے کہتے ہیں کہ اہالیِ پولس کی اس میں بہت کوشش عمل میں آئی۔

اس ہفتہ میں ایک جوہری ریشم والا کی برات بڑی دھوم سے ہوئی ہر چند ہنود میں آرایش وغیرہ کا بہت تجمل ہوتا ہے لیکن اس کے ہاں چار چیزیں زیادہ ایجاد کی تھیں جو کسی کے ہاں اس شہر میں آج تک نہیں ہوئیں اس سبب سے تمام رئیس امیر وغریب شہر کے واسطے دیکھنے کے گئے تھے ایک میلہ بڑی دھوم کا ہوگیا تھا کہتے ہیں کہ عید کا بھی اتنا ہجوم نہیں ہوتا۔ اشیائے ذیل جو سوائے معمولی تجمل کے جدید تھیں یہ ہیں جھرنہ لکڑی کا نقل جھرنہ قطب صاحب کی مع تمام بارہ دریوں وغیرہ کے نقار خانہ نقل تخت طاؤس کی نقل کوٹھی مارکین صاحب جو لکھنؤ میں ہے نقل سواری نواب گورنر جنرل صاحب مع سواران و پیادگان جو قواعد کرتے جاتے تھے۔

[ص 3 کالم 2]

بندوبست

یکم اور دویم اور سویم ماہِ حال کو برڈ صاحب بہادر سینئر ممبر صدر بورڈ کا اجلاس درباب بندوبست پرگنہ جنوب خاص دہلی کے صاحب کلکٹر بہادر کے گھر پر رہا صاحب بندوبستِ پانی پت بھی حاضر تھے ہر چند سال گزشتہ میں انھیں ممبر کے اجلاس میں بہت جدوکد سے بمواجہ مسٹر گرانٹ صاحب کلکٹر اور جے ایچ ٹیلر صاحب مہتمم بندوبست خاص دہلی کے بہت تحقیقات حال ہو کر منظوری اس بندوبست کی سنی گئی تھی لیکن اب بسبب ضروری غور نسبت بعضے دیہات کے جن کا حال بعد بندوبست بسبب باقی وغیرہ کے زیادہ تر کھلا پھر کردیہہ وار دیکھا گیا سنا گیا کہ قریب آٹھ نو ہزار روپیہ کے تخفیف نسبت دیہات بارانی وغیرہ کے ہو جاوے اور 4 تاریخ کو حال دیہاتِ پرگنہ شمال بھی دیکھا گیا کچھ تخفیف اغلب ہے کہ ان میں بھی ہوئی صاحب مہتمم بندوبست گوڑگانوہ بھی اپنے علاقہ کے کاغذ لے کے دہلی میں آئے تھے انھوں نے خود پیش کیا سو منظور ہوا۔

خط صاحب مہتمم دہلی اردو اخبار سلمہٗ

درباب علم جو خط تمہارے پرچۂ اخبار میں دیکھا گیا فی الواقع رائے ان صاحبوں کی اور کارسپانڈنٹ کی جو متضمن تجویز ترجمہ ہونے کتب انگریزی کی اردو میں ہے بہت درست معلوم ہوتی ہے یہاں کے لوگوں نے بھی جو علوم و فنون سے رغبت رکھتے ہیں اتفاق اپنی رائے کا ظاہر کیا اور میری بھی یہی رائے ہے اور میں یقین کرتا ہوں کہ اگر درس مدرسوں میں بھی اِسی طور پر جاری ہوگا تو بہت ترقی مدرسوں کی بھی ظاہر ہوگی۔ میں نے جو دیکھا تو اب لڑکے بہت کم آتے ہیں کالج میں جب سے کہ تنخواہ سب لڑکوں کی نہیں مقرر ہوئی اور صرف چند اسکالر ہوتے ہیں۔ بلکہ میں خیال کرتا ہوں کہ سوائے ان کتابوں علوم وفنون کے کام کچہریوں کا بھی اگر طالب علموں کو مثل تحریرِ اظہارات پروانہ روبکاری وغیرہ بھی سکھلایا جاوے تو بہت بہتر ہووے کس واسطے کہ باوجودے کہ مدرسہ کے طالب علم باوصفی کہ کچہری والوں سے علم میں بدرجہا زائد ہوتے ہیں لیکن چونکہ کارکچہری سے ناواقف ہوتے ہیں تو اول نظر میں حاکموں کے نزدیک بھی ناواقف تصور کئے جاتے ہیں اور عہدۂ جلیل نہیں پاتے اور جب کہ تنخواہ بھی مدرسوں میں

نہیں اور کچہریوں میں نوکری بھی نہیں ہوتی اور اکثر لوگ مفلس محتاج ہیں تو کس امید پر کہاں سے کھا کر تحصیلِ علم کریں اس صورت میں بہت مناسب ہے کہ مدرسہ میں تحریراتِ کاغذات کچہری بھی سکھلایا جاوے اور صاحبان کچہری بھی ان کے غور ملحوظ رکھیں تو بیشک ترقی علوم زیادہ تر متصور ہے الراقم محمد ہادی۔

علی گڑھ

صاحب والا مناقب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر آگرہ مع اپنے لشکر 25 تاریخ ماہِ گزشتہ کو از راہِ علی گڑھ آگرہ کو روانہ ہوئے ایک بڑا گروہ سپاہیوں کا واسطے بھرتی رجمنٹ گوروں اور بفس اور نویں رجمنٹ ملکہ کے 24 تاریخ ماہِ مذکور کو علی گڑھ میں پہنچا اور 27 تاریخ کو (کذا)

[ص 4 کالم 1]

پولیس

نقلِ صاحب سلطان الاخبار بموجب ارقام صاحب زبدۃ الاخبار در باب آئین تراشی تھانہ داروں کے نقل مجلس ہو رہی ہے وہ لکھتا ہے کہ تھانہ دارانِ مملکت انگریزی علی الخصوص داروغگانِ 24 پرگنہ نے قوانین اپنی طرف سے تراشے ہیں یعنی انواع واقسام کی اذیت رعیت کو دیتے ہیں اور برخلاف قوانین کونسل کے عمل میں لاتے ہیں تفصیل اس کی بہت طول طویل لکھی ہے خلاصہ یہ کہ جہاں کہیں نقب یا چوری ہوتی ہے تو صاحب مال مسروقہ مجبور کیا جاتا ہے واسطے اخفائے واردات کے یعنی اس کو خوف دلایا جاتا ہے کہ درصورتِ اظہار کے مبتلائے بلائے عظیم اور بے عزت کیا جاوے گا اور جو کوئی کہنا نہیں مانتا تو برا بھلا سنتا ہے قید سے ڈرایا جاتا ہے بلکہ وہ خود متہم کیا جاتا ہے کہ خود نقب تو نے دی ہے اور اس علت سے قابل چالان وسزا ہے حتیٰ کہ اس سے اور ہمسایوں سے اس کے اِس دھمکی سے روپیہ لیتے ہیں یہاں تک اب نوبت ہے کہ لوگ اس ڈر کے مارے زبان پر حرف چوری کا نہیں لاتے اور حکام کچھ انتظام نہیں کرتے۔ اور صاحب سلطان الاخبار چاہتا ہے کہ سب وقائع نگار دیار وامصار کے حال تھانہ داروں کا لکھیں کہ وہاں کے تھانہ دار بھی اِس قسم کے قانون تراشتے ہیں یا مخصوص یہ حال بنگالہ ہی میں ہے صاحب زبدۃ الاخبار اپنے ہاں لکھتے ہیں کہ میں نے بنگال بھی دیکھا اور ہندوستان بھی دیکھا تھانہ دارانِ ہندوستانی اس قدر جور و تعدی نہیں کرتے جیسا کہ تھانہ دارِ بنگال ہر فرد ہے اور نہایت بدی سے انھیں یاد کیا حقیقت میں یہ ہے کہ بہ مقتضائے قول شاعر فارس نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد خدا پنج انگشت یکساں نکرد حکم قطعی بالکلیہ تو ہرگز کہنا نہیں چاہیے خدا کی خدائی معمور ہے سب جگہ سب قسم کے لوگ ہوتے ہیں اکثر ناخدا ترس اور بعضے خدا ترس اور انواع واقسام کی حالتیں تجربہ روزمرہ کا ظاہر کرتا ہے بقول شاعر مذکور ہر گلی را رنگ و بوئے دیگر است بعضے اس قسم کے ہیں کہ نقب کو کند یدگی کتے اور چوہے اور گھونس کی ظاہر کر کے چوری چھپاتے ہیں بعضے خانگی چوری بتلاتے ہیں بعضے اِدھر اُدھر کے ساکنین کو مجرم ٹھہرا دیتے ہیں بعضے بدمعاشوں پر خواہ مخواہ مدعا پہنچا دیتے ہیں لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ وہاں عدم

واردات حسنِ انتظام اہالی پولیس کا زیادہ تر گنا جاتا ہے جو وہ لوگ اس میں کوشش کرتے ہیں کہ صرف مدعی ہی کے پیچھے لپٹ پڑتے ہیں جیسا کہ سلطان الاخبار سے ظاہر ہوتا ہے اس طرف نام گرفتاری مجرمان میں کوشش زیادہ سنی جاتی ہے اور انواع واقسام کی صورتوں سے گرفتاری مجرمانِ اقراری اکثر سنی جاتی ہے اور بعضے افسران پولس کی خاصیت یہ ہے کہ سال مسروقہ کے بدلے کوئی چیز ہم شکل اس میں کی کسی کے گھر میں ڈال دی اور اس گھر والے کو جا پکڑا اگر وہ مال دار ہوا تو اپنا کام کیا چیز کو مدعی سے انکار کرا دیا کہ سچ اس کی نہیں تھی اور جو وہ غریب مفلس ہوا تو مدعی کو دم دیا کہ اس چیز کو اپنا کہہ دو تو سارا اسباب نکلے گا اور اس غریب کو گرفتار کرلیا سرکار میں سرخ روئی ظاہر کی کہ مجرم مع مدعا کے گرفتار لائے اس کے بدلے میں موردِ تحسین وآفریں حکام سے ہوئے اور سچ ہے کہ حکام کی بلا جانے وہ غیب دان نہیں جو جانیں کہ اصل قول فعل [ص 4 کالم 2] اس افسر کے کیا ہیں اور علاوہ اس کے مشہور ہے کہ حکام کے کان ہوتے ہیں وہ کیا جانیں۔ ترتیب مقدمہ سے جو صورت ظاہر ہوئی ویسا انھوں نے جانا اور علاوہ اس کے بیش تر افسرانِ پولیس کا جو ایک قسم کے دو فنون ہیں ایک اور طریقہ ہے کہ بسبب حکومت کے ان سے خوب بن آتا ہے وہ یہ ہے کہ عزت دارانِ شہر سے یا اور عوام سے جو کہ حاکم پاس پہنچ سکتے ہیں بے غرضانہ کہوا دیا کہ فلانا افسر بہت خوب ہے فلانی واردات جو واقع ہوئے نفس الامر میں حال اس کا یوں ہے فلانے افسر نے اس میں یوں کوشش کی یوں دیانت کی لیکن لوگ اس دیانت کے سبب سے اس کے مخالف ہو گئے غرض انواع واقسام کی بھلائی کی اور دیانت کی بات حاکم کے کان تک پہنچا دی پھر حاکم اسے کیا کرے جب رئیس اور معزز اور عوام سے ایک بات سنے تو اسے کیوں کر جھوٹ جانے پھر اگر کوئی مظلوم کیسی ہی طرح سے شکایت بیان کرے تو وہ صاحب الغرض کہلاوے اور اس کا کہنا کب اثر کرے۔ غرض سوائے اس کے طرح طرح کے جوڑ توڑ عمل میں آتے ہیں پھر حکام کیا کریں ہاں حکام کو لازم ہے کہ مدعی اور مدعا علیہ سے گواہوں سے انکشاف حالات بطور خود خفیہ طور پر بھی عمل میں لاویں اور تنہا ہر ایک غریب ومالدار کی سنیں اور تحقیقات مقدمہ میں تحریراتِ مصنوعی اہالی پولیس کو اول لاشے محض سمجھ کر خود حتی الوسع پیروی مقدمہ کریں اور کسی افسر کے حق میں کہنا رئیس وامیر کا وحی آسمانی نہ سمجھیں جب ان حضرات کی غلط اندازی سے محفوظ رہیں اور کچھ مظلوم اپنی داد کو پہنچیں لیکن یہ امر بہت مشکل ہے اتنا دل ودماغ ہر ایک حاکم کو کہاں اور سچ ہے کہ اگر ہر ایک مقدمہ میں اس قدر پیروی ہو تو کام کیوں کر چلے لیکن یہ بھی ہے کہ اگر دو چار مقدموں میں اس طرح کی کوشش ہو کر دو چار افسروں کو حاکم سزا بھی دے دیں تو پھر سب کو کچھ عبرت ہو جاوے۔

عرب

واضح ہوتا ہے کہ ان دنوں پھر درمیان عربوں اور فرانسیسیوں الیجرس کے بہت لڑائی ہوئی عربوں نے قریب تر الیجرس کے جا کر لڑائی مانگی فرانسیس بھی میدان میں نکل آئے اور لڑائی شروع کی دیر تک ہنگامہ لڑائی کا گرم رہا

فرانسیسیوں میں سے بہت سے آدمی مارے گئے اور عربوں سے پانچ سو آدمی تہ تیغ ہوئے شام کے وقت لڑائی موقوف ہوگئی اور دونوں لشکر اپنے اپنے مقام پر ہٹ گئے رات کو افسرانِ فوجِ فرانس نے پیغام صلح کا بھیجا عربوں نے قبول نہیں کیا دوسرے دن پھر لڑائی ہوئی مگر معلوم نہیں کہ آخر کو کون غالب رہا۔

واضح ہو کہ سردار سپاہِ عرب کا سید عبدالقادر ہے جو کہ پہلے حاکم جزیرۂ الجیرس کا تھا مگر فرانسیسیوں نے جزیرہ مذکور اس سے چھین لیا ہے چنانچہ لڑائی فرانسیسیوں اور سیّد عبدالقادر کی مدت سے چلی آتی ہے اور یقین ہے کہ جب تک اس کا ملک اس کے ہاتھ نہ آوے گا تب تک وہ لڑائی سے باز نہ آوے گا ہر سال دو تین دفعہ لڑائی درمیان سیدِ موصوف اور فرانسیسیوں کے لڑائی ہو جاتی ہے۔

باہتمام پنڈت موتی لال پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 251 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیش گی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

12 / دسمبر 1841 یوم یک شنبہ

[ص 1 کالم 1]

احکام

ایچ وینسٹ ٹارٹ صاحب حدود ممالک مغربی کے ایجنٹ گورنر جنرل کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے 21 تاریخ جولائی سے 19 ستمبر تک شملہ پر جانے کے لیے رخصت عنایت ہوئی۔ ڈبلیو منکٹن صاحب مقام الہ آباد کے صدر دیوانی اور نظامت عدالت کے جج کو جو رخصت 22 ماہِ حال کے حکم نامہ کی رو سے پریسی ڈنسی کو جانے کے لیے مرحمت ہوئی سو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے تصور کرنی لازم ہے۔

حکم لفٹنٹ گورنر بہادر

1۔ ممالک مغربی کے لفٹنٹ گورنر بہادر کی مرضی ہے کہ جمیع عہدہ دارانِ سرکاری کو سررشتہ کا کام تفویض کرنے یا لینے کے وقت صحیح کہنا لازم ہے کہ جمیع قوانین اور گزٹ اور تفسیر قوانین کی کتاب اور جمیع سرکیولر ہائے مطبوعہ اور اسی طرح کی اور کتابیں جو کہ گورنمنٹ نے سررشتوں کے کام کے لیے عنایت کیں صحیح و سالم ہیں۔ جمیع عہدہ داروں کو لازم ہے کہ کتب سرکاری مذکورہ کو جیسی وصول ہوئی تھیں ویسی ہی اور بموجب اُس رسید کے جو کہ سررشتہ کا کام لینے کے وقت انھوں نے لکھ دی تھی اُس صاحب کو جو کہ ان کے کام پر مقرر ہو تفویض کریں۔ سررشتہ کا کام تفویض کرنے اور لینے کے وقت کتب دفتر کی بابت ایک فہرست مفصل دی اور اس کی رسید یعنی اور جس صاحب نے کہ سررشتہ کا کام لیا اس کو جو رپورٹ کہ وہ گورنمنٹ کو ارسال کرے اس میں امورِ مذکورہ کے بجالانے کے بابت بھی اطلاع دینی لازم ہے۔ لفٹنٹ گورنر بہادر کے حکم سے مشتہر ہوا۔ آر این سی ہملٹن ایکٹنگ سکریٹری۔

کتب قوانین زبان اردو میں

انگریزی معتبر کتابوں سے ترجمہ کی ہوئیں ہندوستانی مدرسین مدرسہ دہلی کی اور بہت احتیاط سے درست کی گئیں۔

	قیمت واسطے خریداران کے جو پیش از تیار ہونے کے خریدیں	جو بعد تیار ہونے کے خریدیں ہے
مکناٹن صاحب کے اصول دھرم شاستر	3 روپے	4 روپے

ایضاً ایضاً آئین محمدی ہے	3روپے	4روپے
اردو ترجمہ سراجی کا سید محمد کا کیا ہوا ہے	3روپے	4روپے
اسکپ وڈ صاحب کا اسسٹنٹ مجسٹریٹ گائڈ	4روپے	5روپے
پرنسپ صاحب کا خلاصہ قوانینِ دیوانی مع ان قوانین		
دیوانی کے جو حال میں جاری ہوئے ہیں جولائی 1841 تک	7روپے	9روپے

جس شخص کو خریدنا ان کتابوں کا مرکوز ہو پنڈت رام کشن کو جو مدرسہ دہلی میں ہیں لکھ بھیجے۔

مقدمات خاندان شاہی

ایک دستور العمل مجوزہ گورنمنٹ در باب حکومت عدالت دیوانی فوجداری بیچ مقدمات [ص1 کالم2] خاندانِ سلطانی اور قلعہ مبارک کے مورخہ 7/اکتوبر 41ء جاری ہوا ہے منقسم ہے چند دفعہ پر بسبب عدم گنجایش عبارت طویل کے خلاصہ حسبِ ذیل مرقوم ہے۔ خلاصہ دفعہ اوّل انتظام عدالت دیوانی فوجداری اندرونِ قلعہ مبارک متعلق حکومت بادشاہی سے رہے اور حضور والا سنگین مقدمات میں ایجنٹ سے مشورہ کریں گے۔ حاکمان عدالت کو قلعہ میں کچھ تعلق نہیں، دوم قلعہ والے جب باہر ہوں گے تو سوائے مفصلہ ذیل بے شک زیرِ حکم عدالتیں ہوں گے، سوم بادشاہ اور ولی عہد اپنی ذات سے حکم عدالتین سے اور بیٹے اور بھائی بادشاہ حال اور سابق کے حکم عدالت فوجداری سے نہ دیوانی سے باہر ہیں اور حکم فوجداری ان پر جاری ہوگا معرفت ایجنٹ دہلی کے جو نظر رکھے گا عزت ان لوگوں کی۔ چہارم جو دیوانی میں قلعہ والوں پر جو باہر رہتے ہیں ہوگی سو معرفت ایجنٹ کے جوابدہی ہوگی پانچویں بادشاہ اختیار رکھتے ہیں زندگی تک جائداد (کذا) تعلق سلطنت میں اور حاکم ہیں بیچ مقدمہ عطیہ سلطانی کے جو اپنی طرف یا پہلے بادشاہوں کی طرف سے ہے اور جو لوگ اس طرح کے عطیہ کا دعوئی رکھتے ہیں وہ بادشاہ کو درخواست دیں گے واسطے تجویز کے بے واسطہ یا بواسطہ ایجنٹ کے نہ عدالت دیوانی میں اور اس میں فیصلۂ حضورِ والا نافذ ہوگا اور عدالت دیوانی اس پر عمل کرے گی اور اجرا کرے گی اور سب دعوے اس عطیہ کے سوا بادشاہ پر یا اُن پر جن کو بخشش سلطانی ہے سماعت ہوں گے عدالتوں میں اور فیصل ہوں گے مثل مقدمات کے چھٹی جو حکم عدالتوں سے بموجب اس دستور العمل کے جاری ہوں گے قلعہ کے رہنے والوں پر اجرا اس کا معرفت ایجنٹ کے ہوگا۔

فوتِ کرنیل جیمس اسکنر

تحقیق سنا گیا کہ 4 تاریخ اس مہینے کی نو بجے رات کو صاحب موصوف چانچک مر گیا دو بجے دن کو کچھ شکایت آثارِ تپ کی تھی معلوم ہوتا ہے کہ اصل خلل ہیضہ کا تھا رات کو دوا قئے کی لی سوائے ڈاکٹر (کذا) کے کوئی نہ پہنچا۔ خلق

عام اور فیاضی اور شجاعت اور لیاقت نام ان صاحب کی شہرۂ آفاق ہے محتاج بیان کی نہیں ہندوستانی امیر و غریب کا ماباپ تھا اس کے مرنے سے بھی بڑا تباہ ہو گیا بہت لوگ اس صاحب سے پرورش پاتے تھے

قندھار

وہاں کی چٹھی سے واضح ہے کہ سپاہ جنرل ناٹ صاحب کی جو کہ مقام لیہری میں گئی تھی وہ پہلی تاریخ نومبر کو آنے کو تھی اور رجمنٹیں 16 اور 42 اور 43 پیادگانِ ہندوستانی کی چند روز میں از راہِ شکار پور ہندوستان کو مراجعت کریں گی۔ رجمنٹ 13 ملکہ کی اور رجمنٹ 35 پیادگان ہندوستانی واسطے فتح کرنے کسی قلعہ کے جو کہ درمیان کابل اور جلال آباد کے واقع ہو گئیں ہیں لیکن ابھی کچھ حال وہاں کا نہیں معلوم ہوا ایک اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ جنرل موصوف نے بھی کچھ واسطے کمک فوج کابل کے قندھار سے بھیجی ہے (کذا)۔

کابل

[ص 2 کالم 1]

مضمون سے ایک چٹھی کابل کے حال بے تدبیری اور بے انتظامی صاحبان پولیٹی کل بہت دریافت ہوتا ہے ایک مثال ان کی بے تدبیری کی یہ ہے کہ انھوں نے کمسریٹ یعنی گودام اور اسباب توپخانہ کو شہر کے اندر رکھا تھا جو کہ آخر کار سرکشوں کے ہاتھ لگ گیا اور سپاہِ انگریزی بغیر اس کے بڑی بلا میں مبتلا ہو گئی۔ مارا جانا سر الکزینڈر برنس اور اور افسروں کا آفیشل چھٹیوں سے بھی ثابت ہوتا ہے لیکن یہ نہیں معلوم ہوا کہ یہ لوگ دوبدو میدانِ جنگ میں مارے گئے کہ دشمنوں نے ان پر غافل پا کر حملہ کیا اور قتل کیا یقین ہے کہ پچھلی حالت ہی ان پر گزری ہوگی کیونکہ مارا جانا اس قدر افسروں کا معرکہ میں ایک دفعہ ہی ناممکن معلوم ہوتا ہے کچھ عجب نہیں کہ اس طوفان بے تمیزی اور سرکشی کی ہوا نے قندھار اور بامیان میں بھی اثر کیا ہو اور وہاں بھی چند افسر کام آئے ہوں اور سچ یہی ہے کہ جب کہ افسروں کے پاس کافی سامان لڑائی اور خوراک کا نہ ہو تو وہ اپنے خالی ہاتھ پاؤں سے کیا کام کر سکتے ہیں سوائے اس کے کہ یا تو وہ اطاعت مخالفوں کی قبول کریں یا مفت ان کے ہاتھوں سے مارے جاویں اور بلوائے عام میں کچھ عجب نہیں جو افغان سپاہ شاہ شجاع الملک کے بھی انھیں ہتھیاروں سے جو کہ گورنامنٹ نے ان کے ہاتھ دئے ہیں افسرانِ انگریزی کو ہلاک کریں اس میں شک نہیں کہ اس طرف لوگ گورنمنٹ سے مذہبی اور ملکی دونوں طرح کا کینہ رکھتے ہیں اور کہتے کہ ان کافروں نے اس ظالم بادشاہ کو ہمارا حاکم بنایا ہے اور شکست ہائے متواتر اور نقصان اپنے سے بھی غضب ناک ہو رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ قندھار تو تا پہنچنے کمک اور مدد کے تھابنا جا سکتا ہے لیکن اگر دشمنوں نے بامیان پر حملہ کیا تو اس کا روکنا بہت مشکل ہے۔ القصہ وہاں کافی سپاہ کا بھیجنا پر ضرور ہے چنانچہ تین رجمنٹیں تو ابھی روانہ کی گئی ہیں اور اغلب ہے کہ اور بھی بھیجی جاویں گی بموجب حکم لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر یا کمانڈر انچیف

صاحب کے اور اغلب ہے کہ ایک فوج معقول بہ موجب حکم نواب گورنر جنرل بہادر کے بھی بھیجی جاوے گی اگر نواب ممدوح عنقریب امیر دوست محمد خان کو وہ ملک پھر نہ دے دیں گے اور اپنی سپاہ کو نہ بلالیویں گے۔ واضح ہوتا ہے کہ کرنیل وائلڈ صاحب رجمنٹ 3 اور رجمنٹوں 53 اور 60 اور 64 کے برگیڈیر ہوں گے بہ باعث اپنی لیاقت کے یہ صاحب مہم جودھ پور میں بھی عہدہ برگیڈیر کار کھتے تھے۔ پچھلے اخباروں سے معلوم ہوتا ہے کہ کپتان اسپوٹس وڈ صاحب رجمنٹ شاہ کے بھی مارے گئے سنا جاتا ہے کہ کلارک صاحب پولیٹی کل ایجنٹ لدھیانہ نے اکثر خطوط تعلقہ داروں کے امی سرداروں قوم سکھ کے اس مضمون کے گرفتار کئے ہیں کہ اس وقت انگریزوں پر حملہ کرنے کا موقع ہے کیونکہ کابل میں بھی ان پر بلوۂ عظیم ہے۔

تبت و لداخ

ایک معتبر کار سپانڈنٹ کے لکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زور آور سنگھ متوسل والیِ لاہور نے مقام مذکورین چینیوں سے شکست کھائی اور طرف لداخ کے الٹے پھر آتے ہیں اور سپاہ چین کی ان کا تعاقب کرتی آتی ہے چنانچہ سردار مذکور ان سے معاملہ کیا چاہتا ہے لیکن اہلِ چین بموجب اپنے قدیمی قاعدہ جاہلیت کے اس کے سوالوں کو نہیں سننے منظور کرنا تو بہت دور ہے چھ سات ہزار سپاہ سردار مذکور کا تعاقب کرتی آتی ہے سو اغلب ہے کہ سردار [ص 2 کالم 2] مذکور لداخ تک نہیں پہنچنے پاوے گا علاوہ اس کے زور آور سنگھ کو یہ بھی تردد ہے کہ سرکار لاہور سے اسے بقید تاریخ حکم ہے کہ فلانی تاریخ تک لداخ میں پہنچے اگر اس میں قصور کرے گا تو راجہ گلاب سنگھ اسے بطور ایک سرکش کے گرفتار کر کے واسطے سزایابی کے بھیج دیں گے اور یہ نتیجہ اس کا ہے کہ اس نے 15 تاریخ اکتوبر کو بعضے اضلاع کمایوں کو خراب کیا تھا چنانچہ سرکار لاہور نے گورنمنٹ کو کہا ہے کہ اگر سردارِ مذکور تاریخ مذکور تک لداخ میں نہیں تو اس کی سزا دہی کا اختیار میں تمھیں دے دوں گا سو سردارِ مذکور ہر طرف سے سخت مشکل میں ہے۔

اودھ

آگرہ اخبار سے ظاہر ہے کہ کرنیل لو صاحب رزیڈنٹ نے جو واسطے ولایت جانے کے رخصت لی تھی سو بالفعل روانگی اپنی موقوف رکھی اور یہ اس باعث سے ہے کہ مسٹر کنیٹر اور لو صاحب نے جو دیوالا نکالا اس میں ان کا بڑا روپیہ ڈوب گیا اور نظر بریں صاحب ممدوح رہ گئے کہ پھر روپیہ جمع کرلیں۔ شاہ اودھ نے بھی تین لاکھ روپیہ واسطے خریدنے کچھ اسباب کے ٹرنیان مذکورین کے پاس بھیجا تھا سو ان کے دیوالا نکلنے سے بہت رنج شاہِ ممدوح کو بھی ہوا صاحب اخبار لکھتا ہے کہ مقام مذکورین دروازۂ اخذ و جر کھلا ہوا ہے اور غدر مچ رہا ہے کرنیل موصوف اگرچہ بہت نیک نام اور متدین یگانۂ زمانہ ہیں لیکن نہایت سادہ ہیں قابل عہدہ رزیڈنٹی کسی ہندوستانی دربار کے نہیں ہیں اگرچہ انھوں نے کسی سے ایک حبہ بھی نہیں لیا ہے لیکن یہ سب جانتے ہیں کہ ان کے پہلے منشی الطاف حسین نے تیرہ

لاکھ روپیہ یہاں سے پیدا کیا تھا اور اب بھرون بابو پانچ لاکھ روپیہ کا آدمی ہے رفتہ رفتہ بتدریج اس شخص نے بھی ڈیڑھ لاکھ روپیہ انھیں دیوالیوں کے ہاں کھویا ہے مشرف الدولہ جو کہ صرف 18 مہینے سے نائب مختار و وزیر ہیں اس نے سترہ لاکھ روپیہ جمع کیا ہے چند روز ہوئے کہ درون سنگھ نے اسے 82 ہزار روپیہ اور فقیر محمد خان نے 58 ہزار اور ابو طالب خان نے تیس ہزار روپیہ بطور نذرانہ دیا تھا اور علی ہذاالقیاس اوروں نے بھی دیا تھا حتی کہ کل روپیہ نذرانہ کا چھ لاکھ جمع ہوا تھا اور پھر بھی صاحب رزیڈنٹ اسے دیانت دار تصور کرتے ہیں اور اس کی مدد کرتے ہیں کہتے ہیں کہ جس دن مشرف الدولہ مذکور نے یہ حال سنا کہ کرنیل موصوف نے ارادہ روانگی ولایت کا موقوف کیا تو وہ بہت خوش ہوا۔

کوئٹہ

اس طرف کے اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ کیمپ ایجنسی ابھی دادر میں ہی ہے اور نصیر خان اور کرنیل سٹیسی صاحب ایک تھوڑے سے فاصلہ پر ہیں ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ وہ درستیاں جو کہ خانِ قلات کر رہا ہے درہ میں بہت امن و امان پیدا کریں گی کہتے ہیں کہ خانِ موصوف سب کا عزیز ہو رہا ہے۔ ایک رجمنٹ سواروں کی نے ایک رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی نے کوئٹہ سے طرف مقام سیبی کے کوچ کیا ہے لیکن سبب کوچ کا نہیں معلوم ہوتا۔ قندھار کی چٹھیاں جو کوئٹہ میں آئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ رجمنٹیں بنگال کی اور کمپنیاں توپخانہ کی پانچویں تاریخ نومبر کو قندھار سے کوچ کریں گی اور [ص 3 کالم 1] بیسویں تاریخ کوئٹہ اور 9 تاریخ دادر میں پہنچیں گی۔

ہنگولی

واضح ہوتا ہے کہ مقامِ مذکور کی طرف ایک شخص جو کہ اپنے تئیں آپا صاحب مشہور کرتا ہے مقام مہاپور میں بیچ اجتماع سپاہ کے مصروف ہیا اس طرح کہ مقام مذکور میں اس نے ایک وکیل اپنا بھیجا ہے اس نے تیس روپیہ شاہراہ سوار کا اور پندرہ روپیہ مشاہرہ پیادوں کا مقرر کرنا شروع کیا ہے چنانچہ کہتے ہیں کہ قریب دو تین ہزار آدمیوں کے اس نے جمع کر لیے ہیں۔ مئواؤں کی تنبیہ کے واسطے کچھ سپاہ اور توپیں ہنگولی اور ایلچ پور سے روانہ ہوئی ہیں۔

ترجمہ خط

واضح ہو کہ ایک شخص نے خط شاہِ اودھ کو لکھا ہے ترجمہ اس کا یہ ہے آپ کو چاہیے کہ اس بات سے آگاہ ہوویں کہ چھ لاکھ روپیہ سالانہ جو کہ واسطے امورات مخفیہ اور بنام نہاد صاحب رزیڈنٹ اور ان کے اسسٹنٹوں اور سکریٹریوں گورنر جنرل اور ان لوگوں کے جو کہ کچھ اختیار کلکتہ میں رکھتے ہیں آمدنی ملک میں سے وضع کیا جاتا ہے وہ صرف غلط اور بے سروپا ہے چاہیے کہ آپ یاد رکھیں کہ اس روپیہ میں سے ایک حبہ بھی واسطے مطلب مذکور کے نہیں کام آتا لیکن ان لوگوں کے جیبوں میں جاتا ہے جو کہ درمیان آپ کے اور صاحب رزیڈنٹ کے گفتگوئے معاملات اور انجاحِ

امورات میں سرگرم ہیں اور اگر آپ اس بات میں کچھ شک رکھتے ہوں تو آپ کرنیل لو صاحب رزیڈنٹ حال سے رجوع کیجیے تو اس راست بیانی کا آپ کو تیقن ہو۔ چونکہ آپ ہر ایک طرح کا خرچ کم کرتے جاتے ہیں اور ساتھ اس خیال کے آپ سپاہ کو گھٹاتے ہیں اور ان لوگوں کو موقوف کرتے ہیں جنھوں نے کہ آپ کے واسطے اپنا خون بہایا ہے تو اس طرح کے اخراجات پر نگاہ رکھنی اور اس زر کو بھی اپنی آمدنی میں شامل کرنا آپ کے واسطے کچھ بہتر نہ ہوگا۔ علاوہ اس کے اور بہت سی باتیں ہیں جس کے بیان پر میں جاری رہ سکتا ہوں لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ حالات کبھی نہیں آپ کے کانوں تک پہنچیں گے آپ کے ملازمین کے طور اِس پرانی انگریز مثل کو سچ ثابت کرتے ہیں کہ سچ کبھی نہیں ایک تخت تک پہنچتا کچھ شک نہیں کہ عملہ گان صاحبانِ رزیڈنٹ اور پولیٹی کل ایجنٹوں کے اس قسم کے رئیسوں سے اسی طرح پر روزمرہ کام کرتے ہیں اور ہمارے ملک کے اکثر عقلمند اکثر راجہ اور نواب علیٰ قدر حال پرستش اور خدمت گزاری میں بارگاہِ عملگانِ مذکور کے بدل وجان مصروف رہتے ہیں وہ نصیحت پکڑیں اس بات کو کہ انھیں اپنا گھر لٹانے کا اختیار ہے عملہ کو چاہیں سو دیں ان کے اپنے لیے اور یہ ان کی ریاست ہے کہ کبھی ظاہر نہ کریں لیکن ان کو لازم ہے کہ صاحبانِ رزیڈنٹ یا ان کے اسسٹنٹ وغیرہ کے نام سے کبھی ایک حبہ نہ دیوں اور اگر دیویں تو بڑے بے وقوف ہوں جو خود ان سے ظاہر نہ کریں وہ خود ان سے ہم کلام ہوتے ہیں جو چاہیں کہہ سکتے ہیں اس میں بہت فائدے ہیں ایک یہ کہ اگر وہ صاحب در حقیقت نہیں لیتا تو وہ ان کی دانست کی تہمتِ بے دیانتی سے رہائی پاوے گا ایک یہ کہ اس جھوٹے خیانت کار عملہ کا حال ظاہر ہوگا ایک یہ کہ ان کا روپیہ ناحق جو جاتا تھا نہ جاوے گا۔ [ص 3 کالم 2] اور اگر وہ صاحب جس کے نام کا دیا ہے فی الحقیقت لیتا ہے تو وہ ان سے اپنا لینا ظاہر کرے گا اور ان سے آنکھ اس کی خود ہمیشہ جھپکی رہے گی جو کچھ ہوگا بغیر کاٹ قصور کے اس کی جیب میں ہوگا

سگولی

وہاں کی ایک چٹھی مورخہ 15 ماہ گزشتہ کے بموجب صاحب اخبارِ کلکتہ لکھتا ہے کہ راجہ نیپالی کو کوئی سوال پیش کیا گیا تھا اور بجبر اس سے وہ بات کروایا چاہتے تھے سو چونکہ وہ امر محض خلاف مرضی راجہ کے تھا اس واسطے بخیال اس کے یہ امر آخر کو باعث تکرار اور جھگڑے کا ہوگا۔ راجہ موصوف مع تین رجمنٹوں کے اپنے دارالخلافہ سے اوٹھ کر اور اب مقام سبولیاہ میں مقیم ہے جو کہ سگولی سے سولہ کوس کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں لفٹنٹ ولیمس صاحب اسسٹنٹ صاحب رزیڈنٹ کے انھیں فہمایش کرتے ہیں واسطے مراجعت کرنے کے ان کے دارالخلافہ کو جب کہ لفٹنٹ موصوف راجہ کے نزدیک پہنچے تو نہایت خوش اخلاقی سے اس نے اپنے مقام کو بدل ڈالا جب تک کہ اسسٹنٹ مذکور بھی اپنی جگہ پر چلے آئے جو کہ درمیان سرحدات اور پہاڑوں کے ہے کہتے ہیں کہ ارادہ راجہ کا واسطے سفر بنارس کے مصمم ہے اور اگر لفٹنٹ موصوف راجہ کو فہمایش نہیں کرسکیں گے تو اغلب ہے کہ کچھ سپاہ سرحدات پر بھیجی جاوے گی۔

آگرہ

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ صاحب والا مناقب لفٹنٹ گورنر بہادر آگرہ 2 تاریخ کو اس مہینے کی مع کمشنر فرینکو صاحب کے داخل آگرہ ہوئے اور چوتھی تاریخ کمانڈر انچیف صاحب بہادر کے پہنچنے کی بھی خبر تھی کہتے ہیں کہ صاحب موصوف اور ان کے ہمراہی بلوائی کابل کی خبر سن کے بہت ملول ہوئے ہیں۔ مسٹر طامیسن صاحب بہادر سکریٹری جو کہ سابق میں سکریٹری لفٹنٹ گورنر بہادر کے خبر تھی کہ وہ بھی میرٹھ اور دہرہ دون اور منصوری سے دورہ کر کے آگرہ میں مراجعت کریں گے مطلب ان کا دیکھنا حال محالات کے بندوبست کا تھا۔ خبر تھی کہ کرنیل اسپیرز صاحب بہادر رزیڈنٹ گوالیار پانچویں تاریخ داخل آگرہ ہوں گے۔ متھرا میں 30 تاریخ نومبر کو پریٹ سواران گھڑ چڑھ انگریزی کی سامنے لفٹنٹ گورنر بہادر کے عمل میں آئی صاحب موصوف ملاحظہ قواعد سے بہت خوش ہوئے۔

اخبار مقامات مختلفہ

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ اکرم خان کو توپ سے باندھ کر اڑا دیا۔ ایک پشاور کی چٹھی مورخہ 17 ماہِ گزشتہ سے واضح ہے کہ جنرل سیل صاحب شہر جلال آباد میں بند ہیں اور سرانجام ضروریات بھی ان کے پاس خوب نہیں ہے اور مخالف کسی کو اندر جانے نہیں دیتے اور محاصرہ کئے ہوئے پڑے ہیں۔ کپتان لپ ٹروٹ صاحب جو کہ طرف پشاور کے روانہ ہوئے تھے اور پھر بلائے گئے تھے وہ پھر مع اسباب توپخانہ کے روانہ ہوئے اور پہلا مقام پشاور میں کریں گے —— رجمنٹ 33 پیادگان ہندوستانی نے چوتھی تاریخ اور نویں رجمنٹ ملکہ کے نے 2 تاریخ مراٹھا سے کوچ کیا نویں رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی طرف دہلی کے روانہ ہوئی اس واسطے کہ یہاں بدستور تین رجمنٹیں رہیں۔ [ص 4 کالم 2] کرنیل روس صاحب ایجنٹ جے پور داخل آگرہ ہوئے —— کپتان ہملٹن صاحب 34 رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی بجائے کپتان رینی صاحب کے اسسٹنٹ پولیٹی ایجنٹ شملہ کے ہوں گے تا ایام غیر حاضری صاحب مذکورۂ بالا کے۔ اخبار سے ظاہر ہے کہ ہندوستانی چھاپہ خانوں میں کلکتہ کے یہ حال ہو رہا ہے کہ لوگوں کے خانگی راز دریافت کر کے انھیں اس کے چھاپ دینے سے ڈراتے ہیں اور جب تک کہ انھیں کافی روپیہ واسطے چھپانے اُس راز کے نہ دیں جب تک اس کے چھاپنے کے ارادہ سے باز نہیں آتے۔ مقام ننپنگ کی چٹھیوں سے واضح ہوتا ہے کہ ایک کشتی دخانی گم ہوگئی اور اس کے راکب مع چند افسروں اور ڈاکٹر کے چینیوں کے ہاتھ گرفتار ہو گئے اور ایک چھوٹی کشتی اور بھی دریائے فورموسا میں گم ہوگئی۔ مولمین کی چٹھیوں سے ظاہر ہے کہ بالفعل تھاراوادلی شاہ برہما سے لڑائی ہوتی نظر نہیں آتی کیونکہ وہ گورنمنٹ انگریزی سے کچھ جھگڑا فساد نہیں کرتا لیکن متحرک ہونے سپاہِ انگریزی سے ہوشیار رہتا ہے اور قلعوں کو مستحکم کرتا رہتا ہے۔

اخبار مدراس سے ظاہر ہے کہ سپاہی رجمنٹ 2 پیادگان ہندوستانی کے بہ ارادہ مولمین کشتی پر سوار ہوئے تھے لیکن انھیں حکم گیا کہ الٹے پھر آویں اور سبب اس کا یہ ہے کہ راجہ نے سوالوں کو نواب گورنر جنرل بہادر کے منظور کیا ہے سوال یہ ہے کہ راجہ ممدوح اس قدر روپیہ گورنمنٹ کو ادا کرے جو کہ بہ باعث اس کے آنے کے رنگون میں صرف ہوا ہے اور آئندہ کو اپنی سپاہ بطریق کمک سفیر انگریزی کے پاس پہنچے۔

میجر اوٹریم صاحب اور قوموں کوہی میں سوال و جواب ہو رہے ہیں صاحب مذکور واسطے اقرار کروانے اس بات کی کوشش کرر ہے ہیں کہ وہ لوگ اسباب انگریزی کو لوٹا نہ کریں اور ملک میں امن و امان رکھیں۔ خبر تھی کہ وہ حبشی غلام گل محمد خان کا جس نے کہ لفٹنٹ لوڈی صاحب کو مار ڈالا تھا 28 تاریخ اکتوبر کو مارا جاوے گا۔ اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ جمعدار سرکش عربوں کے نے 10 تاریخ ماہ گزشتہ کو پھانسی پائی لیکن سنا جاتا ہے کہ وہ بہت دلیری کے ساتھ مردانہ اپنے ہاتھ بندھوائے اور نہ کسی دوسرے کے ہاتھ سے پھانسی گروائی اور راجہ ان کا واسطے دوام کے جیل خانہ احمد آباد میں قید کیا گیا ہے اور 94 آدمیوں کو جلاوطنی کا حکم ہے۔

نہر

دہلی گزٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بموجب حکم کے کپتان بیکر صاحب نے ایک رپورٹ پیش کی ہے اِس باب میں کہ زیادہ سے زیادہ فائدہ ندی گھگرا اور ستلج کے پانی سے کس طرح حاصل ہو سکتا ہے واسطے بہبودی زراعت کے۔ بعد تحقیقات اور پیمایش کے صاحب ممدوح نے تین تجویزیں سرکار میں پیش کی ہیں اوّل روکنا پانی ندی گھگر کا ضایع ہونے سے کہ اِدھر اُدھر نہ خراب جاوے نہر لانے میں اور اس میں خرچ تمیں ہزار روپیہ ہوگا اور اس سے فائدہ فی الفور ضلع حصار اور بھٹیانہ کو ہوئے گا۔ نفع اِس صرف سے فیصدی 80 ہر سال میں یا کل چوبیس ہزار روپیہ ہر سال میں۔ دوسری۔ لانے کو ایک نہر ستلج سے لدھیانہ اور فیروز پور کے درمیان سے [ص 4 کالم 2] اس میں پچاس ہزار روپیہ صرف ہوگا اور نفع کی تعداد ابھی نہیں باندھی لیکن چونکہ یہ نہر ان جگہ جاوے گی جہاں پانی نایاب ہے سوائے کنویں کے جن میں دو سو فٹ گہراؤ پر پانی ہے تو اس میں شک نہیں کہ انجام کو بہت فائدہ ہوگا۔ تیسری۔ لانے کو ایک بڑی نہر ستلج سے بارہ کوس پرے روپڑے سرہند کے مغرب کو ہوتی ہوئی اور کچھ اور آگے دو شاخوں میں تقسیم کی جاوے گی ایک شاخ تو جنوب کو حصار کے علاقہ میں اور دوسری سرکاری علاقہ اور سکھوں کے سرحدوں میں ہوتی ہوئی ستلج میں جا گرے گی۔ اس نہر کے کھودنے میں پچیس لاکھ روپیہ کی برآورد خرچ کی ہے اور انجام کو 30 فیصدی سالانہ فائدہ ہوگا کیونکہ یہ شمار کیا گیا ہے۔ اس نہر کے پانی سے چھ لاکھ بیگھہ زمین کو فائدہ ہوگا جو خراب اور افتادہ ہے۔ یہ تدبیر اگر سرکار اختیار کرے گی تو فقط خاص سرکار ہی کو فائدہ نہیں بلکہ لوگوں کو بھی بہت فائدہ ہوگا اور آبادی بہت ہو جاوے گی قحط سالی جو اکثر ہوتی ہے رفع ہو جاوے گی اجناسِ بیش قیمت بہت پیدا ہوں گی۔

بوٹینک باغ

ڈاکٹر فاکز صاحب معین ہوئے ہیں بعہدہ جنرل سپرینڈنٹ باغِ بوٹینک سرکاری بیچ شمال مغربی اضلاع کے جو سہارنپور اور منصوری میں ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ صاحب بہت تجربہ کار اور اس فن میں منتخب روزگار ہیں۔ ایک جزیرۂ اوناہٹہ کے درمیان دوآب بہت کثرت سے ہوئی ہے اور نفع دوسو روپیہ فیصدی دیا ہے۔ مال گزاروں کو فائدہ بے شمار ہوگا قیاس کیا چاہیے کہ جن کی زمین نہری اور ڈہری زرخیز ہے اگر وہ اس قسم کی زراعت کریں گے تو کس قدر فائدہ ان کو حاصل ہوگا یہ کتنا بڑا احسان ہے ہمارے حاکموں کا کہ کس کوشش سے اِس قسم کے پودہ بڑھاتے ہیں تا کہ اس ملک کے لوگوں کو ترقی ہووے اور ان باغوں میں اور بھی طرح طرح کی درخت کی پود ہے اور اجناس کی جس کی زراعت سے فائدہ کثیر ہووے سب قسم کی پود ہے جو کوئی وہاں جا کے دیکھنا چاہے تو دیکھے معلوم ہوگا کہ کس کس قسم کے اجناس ہے باڑی سنی وغیرہ کثیر الفائدہ انواع واقسام کی ہیں اگر اسے دیکھیں اور مہارت حاصل کریں تو ظاہر ہو کہ کتنا فائدہ ہوتا ہے۔

کمانڈر انچیف

واضح ہوتا ہے کہ صاحبِ موصوف یوم دوشنبہ 13 رتاریخ ماہِ حال کو دہلی کی طرف مقام آگرہ سے روانہ ہوں گے چھٹی تاریخ ماہِ حال کو صاحبان سول اور ملٹری آگرہ نے صاحب ممدوح کی ضیافت کی اکثر صاحبان ذیشان مثل کرنیل اسپیرز صاحب وغیرہ کے رقص ودعوت میں شریک تھے۔

سر ولیم مکناٹن صاحب

اخبار بمبئی سے ظاہر ہوتا ہے کہ صاحبِ موصوف 16 تاریخ اکتوبر تک کابل سے نہیں روانہ ہوئے تھے خبر ہے کہ ایک کشتی دُخانی واسطے لینے صاحب موصوف کے کراچی میں بھیجی جاوے گی اور جب صاحب موصوف جائیں گے تب روانہ ہوں گے۔

باہتمام پنڈت موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 252 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیش گی دے تو دس روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

19 دسمبر 1841 یوم یک شنبہ

[ص 1 کالم 1]

احکام

جے پی گبنس صاحب پانی پت کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے پہاڑ پر جانے کے (کذا) تاریخ سے کہ وہ اپنا کام کسی اور کو تفویض کرے 30 تاریخ ماہ نومبر 1843 تک رخصت عنایت ہوئی۔ طامس پیری اوڈ کاک صاحب پانی پت کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کا کام کرے گا ایڈورڈ تھارن ٹن صاحب مظفر نگر کے ایکٹنگ مجسٹریٹ اور کلکٹر کو بمبئی جانے کے لیے تا کہ ولایت جانے کے لیے تیاری کرے اپنے عہدہ کا کام جے بی مل صاحب ایکٹنگ جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کے تفویض کرنے کا حکم ہوا۔

اشتہار

اسسٹنٹ گائڈ ایک کتاب تھی انگریزی میں جو بہت مفید ہے واسطے علاقہ فوجداری کے اہالیِ عملہ صدر اور مفصل اور مختار کار اور اہلِ مقدمہ سب کے واسطے وہ بطور نقشہ کے ایک کتاب وڈ صاحب کی بنائی ہوئی تھی اور تمام امورات فوجداری میں حوالہ دفعہ قانون کا ہر امر میں مفصل مع سزا وغیرہ کے ہے اور علاوہ اس کے جس باب میں سرکلر یا تعبیرات صدر نظامت صادر ہیں وہ سب مندرج ہیں سو ماسٹر حسینی کالج دہلی کے مدرس نے اردو میں بہت خوبی سے ترجمہ کیا ہے اِس چھاپہ خانہ میں چھپ رہی ہے قریب تیسرے حصہ کے چھپ چکی ہے جس کسی صاحب کو خریدنا منظور ہو مہتمم پاس درخواست بھیجیں جواب درخواست کرے اس کے لیے قیمت چار روپیہ جو بعد تیاری کے خریدے اس کے لیے 5 روپیہ منکٹن صاحب نے کچھ سوال اہلِ اسلام سے بطور اعتراض کے کیے تھے اور جواب میں لکھنؤ میں مولوی سید میرن صاحب نے ایک رسالہ لکھا ہے سو یہاں چھپتا ہے بہت خوب ہے قیمت واسطے درخواست دینے والوں حال کے 6 آنہ اور بعد تیاری 8 آنہ

نمبر تین سرکلر صدر بورڈ ریونیو جواب درخواست کرے تو قیمت ہے بعد تیاری کے 3 روپیہ 8 آنہ

ایک مکان گزر اعتقاد خان میں قریب پنجۂ شریف بکتا ہے قیمت 500 روپے

ایک زمین افتادہ معہ چار دیواری اور عمارت شکستہ گزر ایضاً قیمت 1000 روپے

ایک مکان جس میں حجرہ اور دالان ہے گز رایضاً قیمت	130 روپے
کتابیں جو اس چھاپہ خانہ میں تیار ہیں	
باغ و بہار بخط نستعلیق قیمت	3 روپے
صحیفہ کاملہ..................	4 روپے
حلیۃ المتقین خوشخط	3 روپے
(کذا) اللہ حمایل خوشخط	5 روپے
(کذا) الہ مترجم ومحشی و مذہب امامیہ	14 روپے
رسالہ صرف موسوم بہ قمقام	8 آنہ
[ص 1 کالم 2] گلستان بخطِ نستعلیق	6 روپے 8 آنہ
سرکلر آرڈر نمبر دو مصدرہ صاحبان صدر بورڈ رونیو کاغذ کشمیری پر	3

کتب قوانین زبان اردو میں

انگریزی معتبر کتابوں سے ترجمہ کی ہوئیں ہندوستانی مدرسین مدرسہ دہلی کی اور بہت احتیاط سے درست کی گئیں۔

	قیمت واسطے خریداران کے جو پیش از تیار ہونے کے خریدیں	جو بعد تیار ہونے کے خریدیں
مکناٹن صاحب کے	3 روپے	4 روپے
اصول دھرم شاستر		
ایضاً ایضاً آئین محمدی ہے	3 روپے	4 روپے
اردو ترجمہ سراجی کا سید محمد کا کیا ہوا ہے	3 روپے	4 روپے
اسکپ وڈ صاحب کا اسسٹنٹ مجسٹریٹ گائڈ	4 روپے	5 روپے
پرنسپ صاحب کا خلاصہ قوانینِ دیوانی مع ان قوانین		
دیوانی کے جو حال میں جاری ہوئے ہیں جولائی 1841 تک	7 روپے	9 روپے

جس شخص کو خریدنا ان کتابوں کا مرکوز ہو پنڈت رام کشن کو جو مدرسہ دہلی میں ہیں لکھ بھیجے۔

دہلی

یک شنبہ گزشتہ کو ساتویں رجمنٹ سواروں کی بسر کردگی کرنیل مسڈنین صاحب کے چانچک میرٹھ سے یہاں آ گئی اور جتنا تعجب یہاں کے لوگوں کو ان کے یکا یک آنے سے ہوا اتنا ہی ان کو ہمارے زندہ ہونے سے تھا کیونکہ ان کی

زبانی معلوم ہوا کہ ان کو رات کو یہ حکم ہوا تھا کہ دہلی پر کچھ بلائے عظیم نازل ہے ابھی بلا توقف دہلی کو روانہ ہو جاویں چنانچہ افسر لوگ نہ تو اپنے وابستوں سے ملنے پائے اور نہ کچھ تیاری کرنے پائے اور سپاہی بھی پال پر تل اگاڑی پچھاڑی کچھ نہ لانے پائے سبب اس چانچک کوچ کا کچھ نہیں معلوم ہوا کہ پہلے تو اس قدر جلدی کی اور پھر یہاں آ کے آٹھ روز کا مقام بولا۔فوت—— نواب حیدر حسن خان نے 17 تاریخ اس مہینے کی وفات پائی دریا پر غسل میت ہوا پھر حضرت شاہ مردان میں دفن ہوئے سنا گیا کہ ان کی اور نواب حامد علی خان کی جوان کے ہم زلف ہیں بہت بگڑی ہوئی تھی ان کی وصیت تھی کہ نواب حامد علی خان اور ان کے ہاں کا کوئی آدمی جنازہ پر بھی نہ آوے سو کہتے ہیں کہ کوئی نہیں گیا۔

کمانڈرانچیف صاحب ممدوح نے اپنے یوم مقررہ روانگی سے دو روز پہلے ہی اکبرآباد سے کوچ کیا۔سبب اس کا یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نویں تاریخ کو صاحب ممدوح کے پاس کچھ نوشتہ کلکتہ سے آیا تھا سو خبر ہے کہ آج کل میں دایرۂ دولت صاحب ممدوح رونق افروز سوادِ دہلی ہوگا۔

کابل

اس طرف کے ایک معتبر اخبار سے ان سابق کی افواہوں میں بہت اختلاف معلوم ہوتا ہے جو کہ تھیں کہ سپاہ انگریزی پر عرصہ بہت تنگ ہے اور دشمن انھیں گھیرے ہوئے پڑے ہیں اور بہ باعث شدت موسم سرما ان کے پاس مدد نہیں پہنچ سکے گی۔اب جلال آباد کی چھٹیوں سے ظاہر ہے کہ چودھویں تاریخ کی لڑائی کے بعد سے سپاہ انگریزی کو کسی نے نہیں ستایا ہے روز بروز ان کے مورچہ مضبوط ہوتے جاتے ہیں اور گودام اور میگزین زیادہ ہوتا جاتا ہے دشمن بھی ان کے قریب آتے ہوئے نہیں معلوم ہوتے اور جلال آباد میں ایک چھٹی کابل کی مورخہ 19 نومبر کی آئی ہے اس سے بھی امن وامان معلوم ہوتا ہے اور ایک اور افسر انگریزی نے اپنی چھٹی مورخہ 26 نومبر میں مقام مذکور سے صاف لکھا ہے کہ ہماری سپاہ اور بھیڑ اور مویشی سب بالا حصار میں آرام سے بیٹھے ہیں اور تین مہینے کا سرانجام ضروریات کا پاس رکھتے ہیں فوج بھی بہت تندرست اور چاق ہے اور جب تک کہ ہندوستان سے مدد پہنچے گی تب تک وہ اسی جگہ کو تھامے رہیں گے۔

کاروان انگریزی

وہ پہلا کاروان رسد وغیرہ ضروریات اور سامانِ جنگ کا جو فیروز پور سے روانہ ہوا تھا اس میں سے چھٹیاں 27 ماہِ گزشتہ تک کی آئی ہیں اس تاریخ تک کاروانِ مذکور مقام مالٹا میں تھا اور پشاور کو کوچ کرتا جاتا تھا لیکن یہ خبر تھی کہ رجمنٹ 30 اور رجمنٹ 53 اس کاروان سے آگے بڑھ جاویں گی۔واضح ہوتا ہے کہ 27 تاریخ ماہِ مذکور کو ہی لفٹنٹ بروٹ صاحب کا بہ کمال جلدی کاروانِ انگریزی کو چھوڑ کر مع میگزین وغیرہ اسباب جنگ کے واسطے (کذا) جنرل

سیل صاحب کے برگٹ کے آگے بڑھ گئے اور اپنے ہم راہی سپاہ کو حکم دیا کہ منزل میں پچیس کوس سے کم نہ ہوئے اس چھٹی سے واضح ہے کہ خبر بھیجتے بہت سی سپاہ کی افغانستان میں ہے اس میں نویں رجمنٹ ملکہ انگلستان کی اور سپاہ بھی ہوگی۔

ہنگولی

واضح ہو کہ وہ سپاہ جو کہ واسطے سزا دہی اس شخص کے جس نے کہ اپنے تئیں آپا صاحب مشہور کیا تھا گئی تھی اسے کوئی مہم عظیم نہیں پیش آیا اور وہ اب الٹی پھر آئی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اس کے تین ہزار سپاہ جمع کرنے کی خبر بھی کچھ بے سروپا تھی شاید کہ اس سے چوتھائی بھی نہیں جمع کئے تھے مگر البتہ کچھ آدمی قلعہ اُون میں جمع ہوئے تھے سو ایک روز انھوں نے ان سواروں پر حملہ کیا جو کہ آگے بھیجے گئے تھے لیکن جب کہ تمام سپاہ ان کی طرف چلی تو خبر ان کے نزدیک آنے کی سن کے رات کے وقت بھاگ گئے اور باوجود تلاش تمام کے نہیں معلوم ہوئے کہ کس طرف چلے گئے مگر سنا جاتا ہے کہ مغرب کی طرف مقام مذکور کے روپوش ہو گئے ہیں اور خوف سے سپاہِ ظفر پناہ کے متفرق اور پریشان ہو گئے ہیں۔ اس لڑائی میں آٹھ آدمی ان کے مارے گئے اور سوارانِ انگریزی میں سے ایک جمعدار نے کئی زخم کاری کھائے تھے سو رات کے وقت مر گیا دو چھوٹی توپیں اور کچھ گاڑیاں جو کہ وہ لوگ قلعہ میں چھوڑ گئے تھے سو وہ سپاہ انگریزی کے ہاتھ لگیں اور یہ گویا کہ سرکش مذکور کا [ص 2 کالم 1] توپخانہ تھا الغرض اس طرف صرف ایک کمپنی واسطے محافظت کے رکھی گئی اور باقی سپاہ پھر آئی۔

کونسل کلکتہ

واضح ہوتا ہے کہ صاحب رجسٹر عدالت نظامت اور دیوانی عدالت نے ایک خط مورخہ 22/ اکتوبر سنہ حال بشمول نقل رپورٹ ارباب کمیٹی امتحان منصفوں اور امیدواروں عہدۂ منصفی کے کونسل میں بھیجا تھا سو نویں تاریخ نومبر کو حضور ارباب کونسل میں پڑھا گیا اس سے معلوم ہوا کہ اول ماہ جولائی 1841 سے لغایت 13 ماہِ مذکور کے امتحان بعضے منصفوں اور امیدواروں عہدۂ منصفی کا اضلاع بنگالہ میں ختم ہو چکا ہے اور 43 آدمیوں کو ان میں سے سند قابلیت کی مرحمت ہوئی ہے۔

جے پور

اس طرف کے خطوط سے واضح ہوا کہ راول شیو سنگھ مصاحب راجِ جے پور 22 ماہِ گزشتہ سنہ حال کو مقام سامودہ سے جو دار الریاست امیر ممدوح کا ہے اور جے پور سے 12 کوس غرب کو ہے 13 گھڑی دن چڑھے جے پور میں بڑے تجمل سے واسطے شریک ہونے شادی ٹھاکر لچھمن سنگھ کی بیٹی کے داخل ہوئے سابق میں جو حال عطائے خلعت وغیرہ کی حکیم سید محمود علی خان صاحب کو پیش گاہِ راول جیو سے بعد غسل صحت کے درج ہوا تھا اور تفصیل عطا مندرج

ہوئی تھی ادھر صاحب زبدۃ الاخبار نے اور تفصیل لکھی تھی کہ علاوہ اس کے بخشش ہوئی سواب سوا اس کے 23 نومبر کو والدہ ماجدہ راول جیو صاحب نے ایک دوشالہ بہت بیش قیمت حکیم صاحب موصوف کے ڈھیوڑی پر بلا کے کند ہے پر ڈالا اور خبر ہے کہ ٹھاکر لچھمن سنگھ اور اور سب امیر اپنے حوصلہ بموجب خلعت اور انعام دیں گے۔ اور اب لوگوں نے وہاں کے قصیدہ اور کبت اور دوہرہ تعریف میں حکیم صاحب کے کہے اس علاج کے شکریہ میں۔

فیروز پور

ایک چٹھی لفٹنٹ بیرنگ ٹن صاحب کی جو کہ پانچویں رجمنٹ سواروں کی میں ہیں بنام کسی ان کے دوست کے مقام مذکور الصدر میں آئی ہے اس سے حال مصائب اور مقابلہ سخت اور پیش آئے مشکلات کا اثنائے راہ میں ایک تھوڑی سی سپاہ انگریزی کو جو کہ مقام پشی لاک سے پشاور کو آتی تھی واضح ہوتا ہے اس طرح کہ بیچ طے کرنے ان منزلوں کے اس سپاہ نے بہ باعث متواتر حملوں دشمنوں کے بہت تکلیفیں اور صدمات اٹھائے اور بہت مشکل سے جانبر ہوئی ان کو یہ منزلیں کہ ان ہفت خوانِ رستم کے نہ تھیں۔ القصہ مختصر حال یہ ہے کہ یہ سپاہ مشتمل تھی سپرنٹنڈنٹ سرجنٹ اسیٹون اور کپتان پونسلبی صاحب اور لفٹنٹ بیرنگ ٹن اور سواروں رجمنٹ دوسری اور دو سو سپاہیوں رجمنٹ کپتان فرس صاحب اور دو لیڈیوں سے سو یہ تھوڑے سے آدمی ہزاروں مسلح مخالفوں میں سے بہ کمال شجاعت نکل آئے۔ اس ترکیب سے کہ سپاہی رجمنٹ مذکورہ کے تو سب سے آگے رہے اور افسرانِ موصوفین مع لیڈیوں کے بیچ میں اور سوار سب کے پیچھے کہتے ہیں کہ سواروں نے بڑا کام کیا اور بہت شجاعت دکھلائی۔ [ص 3 کالم 1] (کذا) زوری قوموں مذکورین کے گورنمنٹ سے بھی نوبت بہ جنگ و جدل پہنچی گرد و نواح میں ملک نظام کے غارت گروں نے ہر طرف...... بہت (کذا) اندازی شروع کی ہے اور اکثر فوج نظام موصوف کی ان پر متحرک ہوئی۔ چھٹی تاریخ ماہِ حال کو گورنمنٹ کرنیل ملبیر صاحب (کذا) مع چھ سکواڈرن یعنی رسالہ سواروں کے واسطے (کذا) افضل پور کو گئے تھے۔ شہرت ڈوب جانے لفٹنٹ (کذا) محض نے پسر دپاتھی سواران متعینہ ہنگولی کو حکم ہے کہ بجائے اس سپاہ کے جو کہ کرنیل بلیر صاحب کے ساتھ گئی ہے جاوے — صاحب اخبار بمبئی افواہ لکھتے ہیں کہ لفٹنٹ گورنر بہادر آگرہ از راہ لاہور فیروز پور کو جاویں گے اور دسویں رجمنٹ سواروں کی ان کے ہمرکاب رہے گی۔ ایک اخبار سے معلوم ہوا ہے کہ نواب نظام کو اطلاع دی گئی کہ اگر وہ اپنے گھر اور دربار کی بے انتظامی مہمات کا نظم و نسق کرے گا تو حال راجۂ ستارا کا نسبت اپنی بھی تصور کرے اخبار بمبئی سے معلوم ہوتا ہے کہ راجہ ساونت داری نے گورنمنٹ بمبئی کو اطلاع دی ہے کہ اگر گورنمنٹ دیوانِ حال متعینہ اپنے کو جو کہ بہت نافرمان بردار ہے اور ریاست پر بہت تسلط رکھتا ہے نہ موقوف کرے گی تو میں اپنی ریاست سے مستعفی ہو کر بغیر منظور کرنے پنشن یا جاگیر کے کسی ضلع میں ہندوستان کے چلا جاؤں گا۔ واضح ہو کہ والیِ حیدر آباد سندھ نے شکار پور گورنمنٹ کو دے دیا صرف پانچواں حصہ اس کا

گورنمنٹ امیرانِ سندھ کو دیا کرے گی۔ پانی پت میں ایک مہاجن کے گھر میں 12 تاریخ ماہ گزشتہ کو نقب ہوئی اور اسباب ایک سو ساٹھ روپے کا چوری گیا چور گرفتار آئے اور صاحب مجسٹریٹ نے حکم تین برس کی قید کا دیا۔

بریلی

خان بہادر خان صدرِ امین ضلع خاص بریلی کے نے جس کے امتحان لیاقت کے واسطے حکم حکام صدر الہ آباد کا قیام صاحب جج کے آیا تھا امتحان لیاقت نے دیا اور استعفیٰ گزرانا اس سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ خان موصوف کو اپنی کمالیت قانون دانی کی طرف سے کچھ شک تھا۔ ضلع مَین پوری میں بیچ تعلقہ تھانہ پھون گاؤں کے 15 تاریخ ماہِ گزشتہ کو درمیان زمینداروں موضع مجیب پور کے آپس میں کچھ نزاع ہوگئی نجھر سنگھ اور جھنڈا سنگھ دو نامی آدمی بہت زخمی ہوئے۔

بھرت پور

کارپردازانِ ریاست کو حکم ہے کہ بموجب دستور قدیم کے سامان دسہرہ کا تیار کریں نواب غلام محی الدین خان دہلوی کے تئیں خلعت سات پارچہ کا عنایت کر کے رخصت دہلی کی مرحمت فرمائی اور از راہِ رفقاء پروری [ص 3 کالم 2] فوجدار گوردھن سنگھ کے تئیں سردار رسالہ ترک سواروں کا کیا۔ ۱۵ تاریخ ماہ گزشتہ کو مسٹر ایوٹ اور مسٹر واصلی صاحب افسران پلٹن (کذا) اکبر آباد سے وارد بھرت پور ہوئے اور موتی جھیل کے کنارے پر خیمہ کیا اور واسطے ملاقات مہاراجہ کے گئے اور ایک ایک ساعت تک کچھ گفتگو اِدھر اُدھر کی کر کے بتواضع عطر و پان رخصت ہوئے ان دنوں ایک شخص نے ایک عرضی مسمیٰ لچھمن سنگھ جمعدار ہرکاروں کی طرف سے جو کہ سرکار گوالیار میں نوکر ہے اور قدیم سے پرگنہ بیانہ علاقہ بھرت پور میں رہتا ہے حضور مہاراجہ میں پیش کی۔ اس میں لکھا تھا کہ مہاراجہ نے ناحق اہلکارانِ سابق کو نظر بند رکھا ہے تمام کام ریاست کے بند ہو رہے ہیں اور متصدی کو جاگیرداران آچین کے بھی ناحق نظر بند کر رکھا ہے۔ القصہ ملاحظہ عرضی سے مہاراجہ کی رائے متین یہ آیا کہ عرضی جعلی ہے کیونکہ صرف تین روز ہوئے کہ متصدی مذکور کو نظر بند کیا تھا پس خیال کیا کہ تین دن کے عرصہ میں کیونکہ یہ خبر گوالیار تک پہنچی اور وہاں سے عرضی جمعدار کی آئی الغرض قاصد نے تھوڑے سے تہدید میں سچ حال بیان کر دیا کہ جاگیردار آچین نے یہ عرضی بھیجی ہے چنانچہ بموجب اس کے اظہار کے جاگیردار کو بھی طلب کیا اس نے بھی اقرار کیا اور مہاراجہ نے دونوں جاگیردار اور قاصد کو نظر بند رکھا ہے ابھی کچھ سزا ان کے لیے تجویز نہیں ہوئی ہے اغلب ہے کہ سزائے سنگین ملے کیونکہ جرم جعل کا ثابت ہے۔

گوالیار

پیشتر از روئے ایک اخبار اس نواح کے حال مقید ہونے سواران یکہ گوالیار کا مجملاً لکھا گیا تھا لیکن اب حال مفصل

اس طرح دریافت ہوتا ہے کہ اڑھائی برس سے اڑھائی سو سواری کہ منجملہ چار سو سواروں نواب ہمت بہادر کے بعلت حق تلفی اپنی کے متابعت سے نواب موصوف کے انکار کر کے نالش رشوت ستانی نواب مذکور کی حضور مہاراجہ میں کی تھی چنانچہ بعد تحقیقات کے قریب ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ کے نواب مذکور کے ذمہ نکلا تھا اور مہاراجہ کا بہت عتاب ہوا تھا اور سواران مذکورین سپرد گرو جی دادا کے ہوئے تھے بعد اڑھائی برس کے مستغیثوں کو حکم ہوا تھا کہ نواب موصوف سے صلح اختیار کریں انھوں نے عرض کی تھی کہ ہم کو سوائے انقیادِ حکم کے کوئی علاج نہیں ہے لیکن اس شخص کے تعلقہ میں رہنا جس کی بد دیانتی اور بد معاملگی ثابت ہوگئی ہے سبب بربادی ہم غیبوں کا ہے وہ ہماری بے عزتی کرتا ہے القصہ بعد ازاں نواب مذکور نے طرح طرح سے بترغیب وتحریص سوا سو آدمیوں کو ان میں سے اپنی طرف کر لیا اور جو کہ راضی نہ ہوئے انہیں طرح طرح کی تکلیف مدد فرج وغیرہ کی طرف سے پہنچانی شروع کی بعضے متحمل اِس تکلیف کے نہ ہو کر فرمان بردار ہوئے [ص 4 کالم 1] اور جب کہ باقی مستغیثوں پر شدتِ تکلیف کی بحد نہایت پہنچی تو انھوں نے عرض کیا کہ ہم چند وجہوں سے اطاعت نواب کی قبول کرتے ہیں اول یہ کہ جس قدر روپیہ اُس نے ہماری تنخواہ میں سے غبن کیا ہے ہمیں ملجاوے اور اگر یہ (کذا) تو سامنے نواب کے ہم مظلوموں کی تسلی کی جاوے اور اگر یہ بھی نہ ہووے تو ہماری تنخواہ ہمیں عنایت کر کے ہمیں رخصت فرماویں چنانچہ حکم تنخواہ کا صادر ہوا ابھی نوبت تقسیم تنخواہ کی نہیں پہنچی تھی کہ 3 تاریخ رجب کو عجیب حادثہ واقع ہوا یعنی چار گھڑی دن چڑھے دو مرہٹہ یکوں توابع ہمت بہادر میں سے اور دو یکہ نواب خان گرو جی دادا میں سے اور پانچ اور مرہٹہ غیر ملازم ایک بنئے کی دوکان پر سامنے حویلی حاجی دادا کے کچھ گفتگو کر رہے تھے اِس میں دادائے موصوف گھر سے نکل کر بسواری میانہ قصد دربار رکھتے تھے اس اثنا میں دو آدمیوں نے یکہ ہائے مذکورین میں سے چاہا کہ واسطے عرض حال کے قریب میانہ کے آویں خاص بردار وغیرہ جو کہ قریب میانہ کے تھے قریب آنے سے انھیں منع کرنے لگے اور بُرا بھلا کہا آخر نوبت تلوار پر پہنچی۔ دو کہار اور نو آدمی ہمراہیان دادا صاحب میں سے زخمی ہوئے اور یکوں میں سے ایک آدمی زخمی ہوا اور چار مارے گئے مگر دادا صاحب موصوف بچ گئے بفور وقوع اِس واقعہ کے چھ پلٹنیں اور چالیس توپیں یکوں کے ڈیروں پر پہنچ گئیں اور بے تدارک اور تحقیقات کے حکم فائر کرنے توپوں کا صادر ہوا اس وقت کرنیل جان بپٹسٹ صاحب واسطے تدارک سپاہیوں یکہ کے پہنچے اور حال دریافت کیا انھوں نے بے قصوری اپنی ظاہر کی کرنیل موصوف نے ان کے قتل سے دست بردار ہو کر فرمایا کہ اگر فیصلہ میرا منظور رکھو تو میں تمہارے واسطے سرکار سے کچھ التماس کروں ان یکوں نے جواب دیا کہ اگر پاس ہماری عزت کا ملحوظ رکھ کر کچھ تجویز فرماؤ گے تو ہمیں قبول ہے کرنیل موصوف نے دربار میں جا کر حقیقت حال عرض کی اور بموجب صلاح مشیران دربار کے پھر اُس معرکہ میں پہنچ کر طرح طرح کی تدبیروں سے سلاح ان کے سے لیے اور بعضوں کو توپخانہ میں اور بعضوں کو حویلی انبا جی میں قید کر لیا بعدہ بموجب حکم سرکار کے ان ساٹھ آدمیوں میں سے تیس آدمیوں کو پابہ زنجیر کر کے قلعہ پاواگڈھ میں قید

کیا اور تیس آدمیوں کو قلعہ چندیری میں بھیج دیا اور باقی توپخانہ میں قید ہیں اور بعضے بھاگ گئے اور چند آدمی جو کہ جابجا مسلح بیٹھے تھے انھوں نے پندرہ روز تک حراست سپاہ میں بہت تکلیفیں اٹھائیں۔ان کے باب میں حکم ہوا تھا کہ انھیں بعد ضمانت لینے کے چنبل سے پار اتار دیں۔

انگلستان

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ 22 تاریخ جون کو حسب الحکم ملکہ علیا جناب فرمانفرمائے انگلستان کے پارلیمنٹ یعنی بڑی کونسل سابق موقوف ہوگئی [ص 4 کالم 2] اور واسطے مقرر کرنے ایک نئی پارلیمنٹ کے حکم جاری ہوا سبب موقوفی پارلیمنٹ سابق اور تقرر پارلیمنٹ جدید کا اس طرح معلوم ہوتا ہے (کذا) تین برس سے اکثر ملکوں سے مثل کناڈا اور مصر اور چین وغیرہ کے لڑائی (کذا) ستائیس کروڑ روپیہ زرِ آمدنی سرکار سے زیادہ خرچ ہوگیا اور ادا کرنا اس قدر زرِ خطیر کا بہت مشکل معلوم ہوا وزیروں نے انگلستان کے یہ صلاح کی کہ بموجب دستور سلطنت کے اشیائے تجارت پر جو کہ اور ملکوں سے آتی ہیں محصول زیادہ کردیں تا کہ اس ذریعہ سے جو روپیہ کہ بیچ لڑائیوں کے صرف ہوا ہے ادا کیا جاوے۔ارباب ہاؤس آف کامنس یعنی وکلائے رعایا جن کا درجہ کہ پارلیمنٹ میں تیسرا ہوتا ہے اور جن کی منظوری بغیر کوئی امر جاری نہیں ہوسکتا انھوں نے اس باب کو نقصانِ صریح اپنے موکلوں کا تصور کر کے اِس حکم کے جاری ہونے میں مزاحمت کی مگر وزرائے سلطنت انگلستان کے اس میں فائدہ اپنا سمجھ کے نہ مانا لیکن تمام پارلیمنٹ نے رعایت وکلائے مذکورین کی ملحوظ رکھ کر سوال وزیروں کا نامنظور کیا چارنا چار وزیروں نے واسطے حاصل کرنے اپنے مطلبوں کے سوائے موقوفی پارلیمنٹ اور تقرر نئی پارلیمنٹ کچھ علاج نہ جانا اور نئی پارلیمنٹ بلانے میں بہت کوشش کی سو بموجب ان کی صلاح کے ملکہ معظم نے خود رونق افروز پارلیمنٹ ہوکر اُسے برخاست کردیا اور واسطے مقرر کرنے نئی پارلیمنٹ کے حکم دیا۔

جگناتھ پوری

مقامِ مذکور میں ایک معابد بزرگ ہنود میں سے ہے اب کے سال ایک قطرہ بھی مینہ کا نہ برسا اور آثار قحط کے نمایاں ہیں اور جو لوگ کہ راہوں دور دراز سے واسطے پرستش کے آئے تھے انھوں نے گرانیٔ غلہ کی طرف سے بہت تکلیف اٹھائی اور بہت غریب غربا بہ باعث نہ پانے قوتِ لایموت کے بھوکے مرگئے اور اکثر آدمی ہیضہ وبائی سے بھی راہیٔ ملک عدم ہوئے۔

قسطنطنیہ

اس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ ان دنوں عبدالمجید خان سلطان روم نے بہ باعث سرزد ہونے کسی خطا کے بہت غصہ ناک ہوکر تمام وزیرونِ قدیم کو یک قلم موقوف کردیا لیکن کچھ سبب اس قدر عتاب سلطانی کا ظاہر نہیں ہوا۔

کیپ

واضح ہوتا ہے کہ ان دنوں ایک روز اہلِ کیپ نے بہ گمان چورونِ دریائی کے ایک جہاز کورد کا جہازیوں نے مقابلہ کیا طرفین سے خوب گولا چلا آخرش اہلِ کیپ بہت مارے گئے اور اکثر زخمی ہوئے اور بہت سے بھاگ گئے اور ان کی کشتی بھی تباہ ہوگئی۔

باہتمام پنڈت موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

دہلی اردو اخبار

نمبر 253　　　　　　جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیش گی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

26/دسمبر 1841

[ص 1 کالم 1]

احکام

ڈبلیو ایف طامسن صاحب علی گڑھ کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کا کام کرے گا۔ جے ایس ڈمرگو صاحب گورکھ پور کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کا کام کرے گا، آر لی مورگن صاحب میرٹھ کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوا مگر جب تک کہ حکمِ ثانی صادر نہ ہو بدایوں کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کا کام کرے گا۔ حکم ہذا کے رو سے صاحب موصوف کے حمیر پور میں مقرر ہونے کا حکم مورخہ 16 تاریخ ماہ حال کا نپور ایچ اس ریون صاحب جب تک کہ حکم ثانی صادر نہ ہو میرٹھ کے جوائنٹ مجسٹریٹ ڈپٹی کلکٹر کا کام کرے گا۔ لفٹنٹ جیمس سلیمن صاحب انسدادِ ڈکیتی کے صاحب کمشنر کے اسسٹنٹ کو اضلاع مفصلہ ذیل میں جوائنٹ مجسٹریٹ کے عہدہ کا اختیار تفویض ہوا صاحب موصوف جو اختیار اس کو انسدادِ ڈکیتی کے صاحب کمشنر کے زیرِ حکم حاصل ہے اس کے سوا ہر ایک ضلع کے صاحب مجسٹریٹ کے زیر حکم اختیار مرقومہ بالا بھی رکھے گا۔ بریلی، مراد آباد، پیلی بھیت، شاہجہاں پور، بجنور، بدایوں سی ٹی لیباس صاحب حمیر پور کے ایکٹنگ مجسٹریٹ اور کلکٹر کو بمبئی جانے کو ماہِ جنوری کی پہلی تاریخ سے دو مہینے کی اور علاوہ اس کے اپنے ہی کام کے لیے ولایت جانے کو ایک سال کی رخصت عنایت ہوئی۔ آر ایم برڈ صاحب صاحبانِ صدر بورڈ کے ممبر کو کار سرکار سے استعفیٰ گزران نے کے واسطے کلکتہ جانے کے لیے تین مہینے کی رخصت مرحمت ہوئی۔ اے یوسی پلوڈن آگرہ کے کی پرمٹ کے کلکٹر کو جو رخصت 27 تاریخ ماہِ مارچ 1841 کے حکم نامے کی رو سے مرحمت ہوئی تھی اس پر بذریعہ چھٹی ڈاکٹر 4/تاریخ ستمبر 1842 تک اور بھی عنایت ہوئی ڈبلیو ایچ بین سن صاحب مراد آباد کے جج ہوئے اور مسٹر آرینو صاحب اعظم گڑھ کے جج مقرر ہوئے، ایچ بی بیرنگ ٹن صاحب اعظم گڑھ کے مجسٹریٹ اور کلکٹر ہوئے مگر جونپور کے جج کا کام کرتے رہیں گے، ایس ج اسمتھ صاحب گوڑ گانوہ کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوا۔ عہدہ ہائے مذکورہ بالا کا تقرر اس جہاز کی روانگی کی تاریخ سے جس پر ڈبلیو پی اوکڈن صاحب ولایت جانے کے لیے سوار ہوں گے آغاز ہوگا۔ سی ٹی جیکسن صاحب اعظم گڑھ کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کا کام کرے گا ڈبلیو ایس ڈونی تھرون صاحب فتح پور کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کا کام کرے گا۔ جیمس لین

صاحب بندیل کھنڈ کے ایڈیشنل سیشن جج کا کام کرے گا۔

کتب قوانین زبان اردو میں انگریزی معتبر کتابوں سے ترجمہ کی ہوئیں ہندوستانی مدرسین مدرسہ دہلی کی اور بہت احتیاط سے درست کی گئیں۔

	قیمت واسطے خریداروں کے جو پیش از تیار ہونے کے خریدیں	جو بعد تیار ہونے کے خریدیں
مکناٹن صاحب کے	3روپے	4روپے
اصول دھرم شاستر		
[ص 1 کالم 2] ایضاً ایضاً آئین محمدی ہے	3روپے	4روپے
اردو ترجمہ سراجی کا سید محمد کا کیا ہوا ہے	3روپے	4روپے
اسکپ وڈ صاحب کا اسسٹنٹ مجسٹریٹ گائڈ	4روپے	5روپے
پرنسپ صاحب کا خلاصہ قوانینِ دیوانی مع ان قوانین		
دیوانی کے جو حال میں جاری ہوئے ہیں جولائی 1841 تک	7روپے	9روپے

جس شخص کو خریدنا ان کتابوں کا مرکوز ہو پنڈت رام کشن کو جو مدرسہ دہلی میں ہیں لکھ بھیجے۔

پولیس

خدا خیر پیش کرے ان دنوں میں عجب طرح کی بدمعاشیاں شہر میں ہوتی ہیں بقول اہلِ ہند کو چراغ تلے اندھیرا۔ بھوجلا پہاڑی کے پولیس کے پاس دن دہاڑے صراف کی دوکان میں سے تھیلی زیور کی ایک بدمعاش دُھپہ مار کر لے جا ہر چند وہ پکڑا گیا لیکن لوگوں کو بہت خوف ہے کہ جب پولیس کے پاس دن کو یہ جرأت چوری بلکہ سرزوری کی ہوتی ہے تو رات کو غریب رعایا کا خدا حافظ۔ ان تھانہ دار صاحب کی زیارت کیا چاہیے جن کا یہ رعب اور بندوبست ہے وہ رات کو انتظام چوری کا خوب کرتے ہوں گے۔ جیسا بدمعاشی کا شہر میں ان دنوں زور شور ہے کم سنا گیا بہت مشہور ہے کہ خاص بازار اس شہر میں بڑا بازار ہے وہاں عین وقت آمد و رفت لوگوں میں دن کے وقت دوکان میں سے صراف کی روپیہ چھینا جاوے تو اور گلی کوچہ کا کیا خیال کیا جاوے کچھ عجب نہیں کہ یہ شہر تلاوڑی سے فوقیت لے جاوے۔ اہل کارانِ پولیس اگر خود پاک صاف ہوں تو ایسی جرأت بدمعاش نہ کریں۔

دہلی

پندرہویں 15 تاریخ اس مہینے کی ایک رسالہ ساتویں رجمنٹ سواروں کا اور ایک کمپنی لائٹ پیادوں کی بسرکردگی کپتان جے ہنٹ صاحب رجمنٹ لائٹ پیادوں کے خزانہ دو لاکھ چالیس ہزار روپے کا لے کر میرٹھ سے یہاں

پہنچے اور اسی دن کپتان پامر صاحب مع ایک کمپنی رجمنٹ 48 کے علی گڑھ سے چھ لاکھ روپے لے کر داخل ہوئے۔ 17 تاریخ پانچ لاکھ اسی ہزار روپے بحراست کپتان فورلیس کے آگرہ سے آیا۔ سنا گیا کہ نویں تاریخ تین کمپنیاں تیسری رجمنٹ لائٹ پیادوں کی بسر کردگی کپتان پرل صاحب کے یہاں پہنچی واسطے لے جانے خزانہ کے طرف شمال مغربی اضلاع کے اور یوم سہ شنبہ کو بیس لاکھ ستر ہزار روپیہ بحراست کپتان موصوف کے یہاں سے فیروز پور کو روانہ ہوا۔ یوم چہار شنبہ کو صاحب والا مناقب کمانڈر انچیف صاحب بہادر رونق افروزِ سوادِ دہلی ہوئے۔ برگیڈیر ہنٹر صاحب اور اور افسران برگٹ واسطے صاحب ممدوح کے محفلِ رقص ناچ گھر میں آراستہ کی اور خبر ہے کہ ساتویں رجمنٹ لائٹ کیولری اور کپتان لارنس صاحب کے توپخانہ اسپی کی موجودات اور قواعد کل صبح کے وقت ملاحظہ کی جاوے گی اور صاحبِ ممدوح سہ شنبہ کو یہاں سے کوچ کریں گے کہتے ہیں کہ صاحب ممدوح نے میگزین وغیرہ کو بھی ملاحظہ فرمایا۔

جلال آباد

[ص 2 کالم 1]

مقام مذکور سے چھٹیاں 30 نومبر اور تیسری دسمبر تک کی آئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سپاہِ غلزی اور قوم شنواری قریب تین ہزار آدمیوں کے تین میل کے فاصلہ پر سپاہِ انگریزی سے ایک مقام میں جمع ہوئے اور اکثر پرانے قلعوں پر قبضہ کیا اور چند آدمیوں کو آگے بھیج کر سپاہ انگریزی پر بارش تیر وتفنگ کروائی لیکن سپاہ منصورہ نے کچھ خیال نہ کیا اِس ارادہ سے کہ جب یہ ہیئت مجموعی میں آگے آویں تو ان سب کو سزائے معقول دی جاوے اور جب کہ ایک طرف سے اس طرح لڑائی جاری تھی دوسری طرف سے غلہ اور آٹا وغیرہ ضروریات بے دغدغہ واسطے صرف سپاہ کے قلعہ میں آتا رہا اور راہیں مقام روبل اور علی باغان کی بھی جاری تھیں پہلی تاریخ ماہ حال کو دشمنوں کے پاس اور کمک بھی پہنچ گئی تب انھوں نے جمع ہو کر تین طرف سے شہر پر توپ وتفنگ سر کرنی شروع کی بجرد دیکھنے اِس حال کے آٹھ سو پیادہ اور دو سو سوار مع دو توپوں کے کابل دروازہ سے باہر نکل آئے خوب زد وخورد ہوئی۔ آخر کار سپاہ منصورہ نے انھیں اپنے آگے سے مانند ریوڑ بھیڑوں کے بھگا دیا حتیٰ کہ بعضے ان میں سے پریشان حواس ہو کر دریا میں گر پڑے سوارانِ انگریزی نے بھی سو آدمیوں کو ان میں سے تہ تیغ بے دریغ کیا بعد ازاں کپتان ایبٹ صاحب نے کنارہ پر دریا کے توپیں لگا کر گولہ مارے چنانچہ ان لوگوں میں سے جو کہ دریا میں کھڑے تھے اکثر تو مارے گئے اور اکثر راہِ پایاب گم کر کے ڈوب گئے پھر دشمنوں کے سواروں نے سپاہِ انگریزی کے عقب سے ان پر حملہ کیا لیکن فوراً ادھر سے پھر توپ سر ہونی شروع ہوئی اور ایک دو کے مرتے ہی وہ لوگ پھر بھاگ گئے اور تمام سپاہ عزیز خان کی متفرق اور پریشان ہوگئی اور شاہ نواز خانِ لوغان اور ایک اور سردار مع تین سو آدمیوں کے مارے گئے۔ القصہ اغلب ہے کہ اب پھر یہ لوگ کبھی نہیں سپاہِ انگریزی کو اذیت پہنچاویں گے۔ سپاہِ انگریزی میں چھ ہفتہ کا سامان خوراک وغیرہ کا موجود تھا چنانچہ تا پہنچنے مدد فیروز پور کے اس میں سے بہت باقی تھا۔ برگیڈیر وائلڈ صاحب کی سپاہ

ساتویں تاریخ ماہِ حال کو جھیلم میں پہنچی تھی لیکن راہ میں خیریت رہی۔

کوئٹہ

اس طرف کی چٹھی کے مضمون سے حال قندھار اور درہ بولان کا اس طرح واضح ہوتا ہے کہ سردار گدو خان جس نے کہ مہم کپتان ویمر صاحب میں بہت کارہائے نمایاں کیے تھے اور جس کی ذات سے بہت فائدہ صاحبان متعینہ افغانستان کو پہنچتا تھا وہ شخص درمیان راہِ قندھار اور قلات غلزی کے 45 آدمیوں سے مارا گیا۔ کہتے ہیں کہ یہ شخص واسطے پہنچانے چٹھیوں کے غزنیں سے طرف قلاتِ غلزی کے روانہ ہوا تھا۔ مخالف ایسی تلاش اور جستجو قاصدوں کی رکھتے ہیں کہ کوئی نامہ بر راہ سے بسلامت نہیں گزر سکتا آمد و رفت کابل اور غزنیں اور قندھار کی بند ہے لیکن صاحب چٹھی لکھتا ہے کہ برگٹ انگریزی قندھار سے آمد و رفت غزنین کی [ص 2 کالم 2] جاری کی ہوگی کیونکہ 13 تاریخ نومبر کو وہ قلاتِ غلزی میں پہنچا اور ہر روز ایک منزل طے کرتا جاتا ہے باجود یہ کہ راہ میں بہت مشکلات پیش آتی ہیں علاوہ سختی موسم سرما اور برف کے۔ قندھار میں بالفعل امین ہے اگر درانیوں کی طرف سے خاطر جمع نہیں ہے اور کوئٹہ میں کاکڑوں کی طرف سے بھی اندیشہ ہے کیونکہ قول و فعل اور ایمان پر ان کے کچھ اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔ میجر اوٹریم صاحب کی کوشش مافوق تعریف و توصیف سنی جاتی ہے۔ نصیر خان کو صاحبانِ ذیشانِ یقین اپنا دوست تصور کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ لڑکا ہونہار ہے آخر کار یہ شخص گورنمنٹ کا یار و مددگار ہوگا کیونکہ اس وقت میں بھی اس نے حتی المقدور بیچ اعانت سپاہِ انگریزی کے قصور نہیں کیا۔ میجر لیچ صاحب برگٹ مذکور کے نے کرنیل مکارن صاحب کو واسطے فتح کرنے قلعہ اولان رباط کے بھیجنا چاہا تھا لیکن صاحب مذکور نے انکار کیا کہ میں کوچ میں سپاہ کے بدونِ حکم کے نہیں تاخیر کروں گا۔

کابل

کوئی خبر تازہ مقام مذکور الصدر سے نہیں آئی ہے لیکن 19 تاریخ ماہ گزشتہ تک کی خبریں جلال آباد میں پہنچی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مخالف دروں میں اب تک علم بغاوت بلند کر رہے ہیں اور ان کے قلعوں اور دشوار گزار پناہوں اور گھاٹیوں سے نکالنے کے واسطے دس ہزار سپاہِ جرار بالضرور چاہیے۔ تب البتہ رستہ صاف ہو جاوے گا اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ سر ولیم مکناٹن صاحب بہادر نے یہ ارادہ کیا ہے کہ واسطے مخالفوں کے بجائے ہتھیار کے زر صرف کرنا مناسب ہے۔ جنرل الفنسٹن صاحب اور سر ولیم مکناٹن صاحب چھاؤنی میں ہیں مگر برگیڈیر شلٹن صاحب اور بادشاہ بالا حصار میں ہیں۔

چین

اس طرف کے اخبار سے 24 تاریخ اکتوبر تک کا حال اس طرح پر معلوم ہوتا ہے کہ سپاہ انگریزی نے جزیرۂ چوزان

اور ننگ پو فتح کیا ہے لیکن چونکہ جزیرۂ مذکورہ اول میں فرمانفرمائے چین نے بہت سی سپاہ رکھی تھی اس سبب وہاں چار دن تک جنگ سخت واقع ہوئی۔ اہلِ چین یہ بھی مشہور کرتے ہیں کہ چچا فغفور چین کا بصیغہ سفارت پلینی پوٹن شیئری یعنی مہتمم و مختارِ کل انگریزی مہمِ چین کے پاس بھیجا گیا ہے۔ واسطے درستیِ سوال و جواب اور فیصلہ نزاع کے ـــ واضح ہو کہ قریب جزیرہ چوزان کے بیڑہ جہازان گورنمنٹ کا ایک بادِ مخالف سے پریشان ہو گیا اور ایک کشتی دُخانی جس میں کہ مہتمم موصوف تھے گم ہو گئی لیکن ابھی اس خبر کے سچ ہونے میں شک معلوم ہوتا ہے ـــ تجارت بدستور اسی حالت میں ہے جیسے کہ تھی۔ قومِ منڈارن میں پھر دشمنانہ پیش آتی ہے آمد و رفت دریا کی متصل دریا کے بند کر دی ہے۔

کلکتہ

11 تاریخ اس مہینے کی کسی رشتہ دار نے خزانچی جنرل ٹریژری کے بڑی دغابازی کی۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ ان دنوں ایک روز شخصِ مذکور بازار میں گیا اور صرافوں کو اطلاع دی کہ گورنمنٹ پرانی مہریں بیچتی ہے سو چار پانچ ساہو کاروں نے [ص 3 کالم 1] ان کے خریدنے کا اقرار کیا اور ہمراہ شخص مذکور کے جنرل ٹریژری میں گئے اور ساڑھے تین لاکھ روپیہ کے بینک نوٹ اس کے حوالے کیے اس توقع میں کہ ان کے عوض ہمیں مہریں ملیں گی بعد بہت سے انتظار اور نہ جواب آنے مہروں کے انہوں نے بے قرار ہو کر لوگوں سے سبب آنے شخص مذکور کا پوچھا دریافت ہوا کہ وہ اپنے گھر چلا گیا وہ لوگ از بس اضطراب اس کے پیچھے واسطے تلاش کے دوڑے لیکن وہ روپوش ہو گیا تھا باوجود بہت سی تلاش کے دستیاب نہ ہوا۔ کہتے ہیں کہ انھیں ایام میں شخصِ مذکور نے معرفت صرافوں کی بہت نوٹ لیے لیکن یہ بہت تعجب ہے کہ اس قدر روپیہ جنرل ٹریژری میں سے نکلا اور کچھ حال اس کا نہ کھلا لیکن اِس صورت میں شک نہیں کہ سب ٹریژری کی جمع و خرچ میں بھی کمی ہوئی ہو گی۔

انگلستان

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ لاڈ ایلن برا صاحب گورنر جنرل ہندوستان کے مقرر ہوئے اور خبر تھی کہ 15 تاریخ نومبر کو روانہ ہوں گے اور لارڈ فٹس ہمرٹ عہدۂ گورنری مدارس پر مقرر ہوں گے ـــ لارڈ ایلن برا صاحب کے ہمرا کپتان ہمرٹ نیڑی سکریٹری اور لفٹنٹ کول ول اور لفٹنٹ ڈرنڈ اانجینئرز بنگال کے ایڈی کمپ اور ایک صاحب اور بورڈ آف کنٹرول مین سے بہ عہدۂ پرائی ویٹ سکریٹری مقرر ہوں گے اور لارڈ فٹس جرلڈ صاحب بجائے لارڈ ایلن برا صاحب کے پریسیڈنٹ بورڈ آف کنٹرول کے ہوں گے۔ ملکہ معظم فرمان فرمائی انگلستان نے ساتویں تاریخ اکتوبر کو حکم برخاستگی کا دیا ہو لغایت گیارہویں نومبر تک ـــ ٹاورلندن میں جو کہ بطورِ برج ایک عمارت عالی قدیمی ہے آگ لگ گئی ایک ضلع تمام جل گیا قریب تین لاکھ سلاح کے جو کہ اس میں چنے ہوئے تھے ضائع ہو گئے مگر اتنی خیر ہو گئی کہ جواہر خانہ ملکہ کا بچ گیا القصہ تمام ایک کروڑ روپیہ کا اسباب جل گیا۔ کہتے ہیں کہ یہ آگ کسی کاریگر کی بھٹی میں سے لگی تھی۔

اخبارِ مقامات مختلفہ

اکثر خبریں متضمن کوچ سپاہ کے پریسی ڈنسی بمبئی سے سنی جاتی ہیں لیکن ابھی کوئی حکم نہیں ہوا ہے اکثر چھٹیاں کلکتہ سے وہاں گئی ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان میں یہ تحقیق کیا گیا ہے کہ آیا بھیجنا سپاہ کا درصورتِ ضرورت کے افغانستان میں مناسب ہے یا نہیں چنانچہ سپاہ سندھ کی یہی ٹھہرائی گئی ہے اور کہتے ہیں کہ ایک ترپ توپخانہ اسپی کا اور رجمنٹ 22 پیادگان ملکہ کے پونا سے جاوے گی لیکن ابھی کچھ قطعی نہیں ٹھہرا ہے کچھ خوف سرولیم مکناٹن اور ان کے ہمراہیوں کی طرف سے معلوم ہوتا ہے۔

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ بیچ درستی راہوں بمبئی اور آگرہ کے بہت ترقی ہوئی ہے اور توقع ہے کہ عنقریب اس راہ میں آمدورفت جاری ہو جاوے گی اور اغلب ہے کہ گیرا گھاٹ مئو کا بھی آخر ماہِ جنوری تک کھل جاوے گا اور تین بنگلہ واسطے مقاموں کے بنائے جاویں گے۔

نگلین جوتھارام مصاحب، مختارِ سابق راج جے پور جو کہ بعلت خونِ راجہ کے قلعہ [ص 3 کالم 2] چنار گڑھ میں مقید تھا مر گیا۔

نویں رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کو حکم ہے کہ بنارس سے طرف شمال مغربی اضلاع کے روانہ ہووے اور واضح ہوتا ہے کہ رجمنٹ 22 کو بھی حکم روانگی افغانستان کا پہنچا ہے۔

کرنیل پامر صاحب کمانڈنٹ اور پولیٹی کل ایجنٹ غزنین نے جنرل ناٹ صاحب کو لکھا ہے کہ ہم خیال کرتے ہیں کہ تمام ملک مستعد پر خاش ہے۔ اخبارِ موسومہ ٹائمس سے واضح ہے کہ سر رجمنڈ شیکسپیئر صاحب ساتھ عہدۂ رزیڈنسی ہرات کے سرافراز ہوئے ہیں اور یہ بھی ظاہر ہوا ہے کہ سرجان مکنیل صاحب چوتھی اکتوبر کو تہران میں پہنچے اور دربار میں شاہِ ایران کے ان کی بہت تعظیم و تواضع عمل میں آئی۔ تین ہزار گھوڑے بلادِ بوشہر اور بصرہ وغیرہ سے واسطے روانگی بمبئی کے جہاز پر چڑھائے جانے کو ہیں۔

آگرہ اخبار سے واضح ہے کہ گورنمنٹ نے واسطے زیادہ رکھنے سپاہ کے ارادہ کیا ہے اگرچہ اس باب میں ان کی نارضامندی تھی اور بلحاظ مقدمہ شاہ شجاع الملک کے بھی کچھ تبدیلی ہونے کو ہے۔ پریسی ڈنسی مدراس سے اکثر رجمنٹوں کو حکم روانگی چین کا ہے واسطے کمک سرہف گف صاحب کے اور کچھ ہنڈیاں بھی انگلستان سے روانہ ہونے کو ہیں رجمنٹ 98 بھی بجائے جانے کے جزیرہ ماریشس کو طرف چین کے بھیجی جاوے گی اور لوازمہ ضروریات موافق خرچ دس ہزار آدمیوں کے کئی مہینہ کا جہازوں پر ارسال کیا جاوے گا۔

پلٹن سرمور کو حکم ہے کہ بفورِ صدورِ حکم بریلی کو روانہ ہو جاوے اور کرنیل نیگ صاحب کو جب کبھی ضرورت ہو تو ایک برگٹ اور منگوا سکتے ہیں۔ ظاہر ہوتا ہے کہ میجر جنرل سر روبرٹ آرتھ ناٹ صاحب کمانڈنٹ سپاہ میرٹھ یا تو بہ سرداری ایک سپاہ کے فیروزپور میں رہیں گے یا طرف شمال و مغرب کے بھیجے جاویں گے۔

اخبارِ کلکتہ سے حالِ مفصل اس روپیہ کا جو کہ بابو موتی لعل سیل نے اجلاس دھرم سبھا سوسائٹی میں دیا تھا اِس طرح معلوم ہوتا ہے کہ بابوئے مذکور نے بیس ہزار روپیہ اجلاس سبھائے مذکور میں جمع کیا اور اس کے دیکھا دیکھی اور امیروں اور تونگروں نے بھی موافق اپنے مقدور اور توفیق کے ذخیرۂ مذکور میں اپنا روپیہ شامل کیا مطلب جمع کرنے اِس ذخیرہ سے یہ ہے کہ اس کے سود سے ان ذی عزت ہندوستانیوں کو جو کہ بہ باعث مفلسی کے تباہ اور تکلیف میں ہیں فیض پہنچے اور یہ روپیہ ایک ذریعہ ہووے۔ واسطے جاری ہونے ان کے کاروبار کے اور رہائی دلوانے کے انہیں مفلسی سے مگر مطلب خاص یہی ہے کہ ان بڑے بڑے خاندانوں کو ہی اِس سے فائدہ ہو جو کہ کبھی دولت مند تھے اور اب انقلابِ زمانہ سے مفلس اور تباہ ہو گئے ہیں۔

دریافت ہوتا ہے کہ بہ باعث (کذا) صاحب پولیٹی کل ایجنٹ بھوپال کے انتظام تقرر عہدہ بطور مفصلہ ذیل ہوا ہے۔ کپتان ایچ ڈبلیوں ٹریولین صاحب پولیٹی کل ایجنٹ بھوپال میجر ایف ایچ سنیڈس صاحب پولیٹی کل ایجنٹ مہد پور کپتان ڈبلیورڈل صاحب اسٹنٹ رزیڈنٹ ناگپور کے، لفٹنٹ ڈبلیو ایف ایڈن صاحب اسٹنٹ اوّل صاحب رزیڈنٹ اندور کے اور کوانٹ ڈبلیو ہبلفر ڈ اسٹنٹ دوئیم مقام مذکور کے — خبر ہے کہ چھٹی اور نویں رجمنٹیں پیادگان ہندوستانی کی طرف فیروز پور کے روانہ ہوں گی۔ رجمنٹ نویں 17 تاریخ کو اِس مہینے کی الہ آباد میں تھی اور اغلب ہے کہ آخر جنوری تک یہاں آ پہنچے گی کپتان باکترن صاحب کمسریٹ سندھ کو ہنگام بلوۂ کابل کے ان کے گماشتہ نے اپنے گھر میں چھپا لیا تھا اور اس طرح وہ مارے جانے سے بچ گئے تھے لیکن انجام کار یہ حال کھل گیا اور صاحب موصوف پکڑے گئے لیکن متمردوں نے اس شرط سے اقرار ان کی جان بچانے کا کیا کہ وہ ان تمام چٹھیوں کا ترجمہ کر دیں جو کہ ان کے پاس تھیں سو اغلب ہے کہ صاحب موصوف کے حق میں وہی ترجمہ سم ہو جاوے گا کیونکہ ایک طالب علم مدرسہ انگریزی لدھیانہ کا بھی ان لوگوں کے پاس گرفتار ہے وہ لوگ اس سے بھی ترجمہ کروائیں گے اور چونکہ وہ طالب علم کم استعداد ہے تو بیشک دونوں کے ترجمہ میں اختلاف ہوگا اور انجام کو ان کی بدگمانی وبال جان صاحب موصوف کی ہوگی اِس نظر سے کہ اس نے ترجمہ مطابق چٹھیوں کے نہیں کیا۔

واضح ہوتا ہے کہ کاروانِ انگریزی نویں تاریخ ماہِ حال کو کوہستان میں بہ امن و امان پہنچا اور دریائے جھیلم سے ساتویں تاریخ عبور کیا تھا صرف ایک دو اونٹ تلف ہو گئے پنجاب کے لوگ ان سے بہت خوش اخلاقی سے پیش آتے ہیں اور رسد وغیرہ ضروریات بہت افراط سے اور ارزاں بہم پہنچتی ہے آٹا فی روپیہ ایک من اور گیہوں دو من سے اڑھائی من تک نرخ رکھتا ہے علیٰ ہذا القیاس اور اجناس کی قیمت کا نرخ بھی تصور کیا چاہیے۔

کابل لاہور

اس طرف کے خطوط سے جو ایک ہمارے دوست کو آئے واضح ہے کہ مہاراج والیِ لاہور کی وفاداری اور مضبوطی بیچ

دوستی کے جیسا کہ چاہیے سرکار کمپنی سے ظہور میں آئی ہے۔ ہر چند ان کے اہلکار اور مشیر ریاست بہت مانع بھی آئے لیکن انھوں نے کچھ نہ مانی اور نہ مانتے ہیں۔ کابل کے لوگوں سے جو مصیبت یہاں کے لوگوں پر پڑی اور کوئی نجات پا کر بچ آیا تو ان سے والی لاہور کے علاقے میں امان پائی اگر والیِ لاہور دست گیری نہ کرتا تو زیادہ مشکل پڑتی اور قول اس کا یہی ہے کہ ایسے وقت میں جہاں تک مجھ سے بنے گا میں مدد اور خاطر داری میں کمی نہیں کرنے کا جس خدا نے مجھے ریاست دی ہے اگر اس کو میری ریاست رکھنی ہے تو کبھی میری ریاست کوئی نہیں کھو سکتا بُرے وقت میں کام آنا بہت بہتر ہے اور صاحبانِ انگریز بھی دوستی کے پختہ ہیں کیا ایسے وقت کو بھول جاویں گے۔ کہتے ہیں کہ بعضے صاحب لوگ جو اس طرف سے [ص 4 کالم 2] تباہ ہو کر آتے ہیں تو پشاور میں چین پاتے ہیں۔ اس دفعہ جتنی دقت اہلکارانِ سرکاری کو پیش آئی کسی وقت میں نہیں دیکھی لیکن یقین ہے کہ اب جو فوج سرکار پہنچے کیا قرار واقعی کابل والوں کا دم بند کرے گی اور اس وقت وہ دُم دبا کر چوہے کابل ڈھونڈتے پھریں گے اور جیسا کہ اس طرف کے زن و مرد سے پیش آئے ہیں اس کا وبال پیچھے سے انہیں معلوم ہوگا۔

خط—— صاحب مہتمم دہلی اردو اخبار سلمہٗ

سنا گیا کہ برڑ صاحب سنیئر ممبر صدر بورڈ کے آگے جو کاغذ بندوبست پرگنہ جنوب و شمال خاص دہلی کا پیش کیا گیا تو 188 گاؤں پرگنہ جنوب اور پرگنہ شمال میں واسطے تخفیف کے ظاہر کیے گئے۔ کہتے ہیں کہ کل 31320 روپیہ کی تخفیف دونوں پرگنوں میں ہوئی—— نام دیہات تحقیقی کا جو مفصل دیکھا گیا تو واضح ہوا کہ ہماری دانست میں بعضے دیہات میں تو فی الواقع تخفیف مناسب ہوئی لیکن بہ نظر اس تخفیف کے بعضے اور دیہات میں بھی تخفیف لازم تھی جو نہ ہوئی اور اکثر میں کمی محض زائد ہوئی—— ہم بہت افسوس کرتے ہیں کہ وہ واقف کار سٹلمنٹ آفیسر جس کے آگے قانون گو بھی کان پکڑتے تھے ایسے وقت میں موجود نہ تھا جو کہ چاہیے تھا۔ ہم کو یاد ہے کہ 1825 سے اس افسر نے تین تشخیصِ راس ضلع کے ہر ایک گاؤں میں جا کر کیں تھیں اور نفس الامر میں یہ تشخیص جو کوشش اور جانکاہی سے اس افسر نے کی تھی دوسرے کو جب تک یہ واقفیت نہ حاصل ہو کیونکر کر سکتا ہے۔ اگر غور سے خیال کیا جاوے تو حقیقت میں تشخیصیں ایسی نہیں تھی جس میں تخفیف واجب تھی۔ صرف تخفیف دیہات کو ہی اور بارانی میں نظر بر فراخ حوصلگی سرکار اور رفاہِ رعایا البتہ مضایقہ نہیں رکھتی گو کہ بگھروی ان کی بھی ان کی حقیقت دیکھ کر تجویز کی تھی اور جو خیال عدمِ بارش کا کیا جاوے کہ جس سال بالکل بارش نہ ہوے تو کم سے کم کوئی جمع وہاں سے وصول نہیں ہو سکتی۔ ہم بہت تعجب کرتے ہیں کہ موضع ساڈھورہ خورد دیہہ نہری چاہی موضع پوٹھ خورد نہری علی ہذا القیاس موضع مہم پورہ جہاں گیارہ ایکڑ فیصدی آبی مزروعہ پر موضع کھوڑ پنجاب جہاں 15 ایکڑ فیصدی آبی اور اوجوہ جہاں گیارہ ایکڑ فیصدی آبی ہے اور علی ہذا القیاس چاند پور وغیرہ ایسے بہت دیہات ہیں تخفیف جمع ہوئی اور موضع مجاہد پور جہاں 19 ایکڑ

فیصدی آبی مزروعہ پر اور بختاور پور پرگنہ شمال اور موضع آبی اور دریاپور پرگنہ جنوب اور اس قسم کے دیہات میں کچھ تخفیف نہیں ہوئی۔ جن کی آبی بہت کم ہے ان سے جہاں تخفیف ہوئی ہم کو یاد ہے کہ خود صاحبانِ بورڈ رونیو کی ہدایت تھی کہ سابق کی جمعیں بہتیرے دیہات میں کم زیاد ہیں گوکہ ایک قسم کے اور حیثیت کے ہیں تو مقصود سرکار کا مساوی قاعدہ پر سب کی جمع کرنی ہے کہ کمالِ انصاف سے سب رعایا ایک طرح پر رہے اور تشخیصِ مذکور اسی طرح پر کی گئی تھی۔ کچھ تعجب نہیں کہ اس قسمِ تخفیف غیر ترتیبی سے اکثر ان لوگوں کو گراں معلوم ہوگا جن سے اچھے گاؤں والوں کو تخفیف ہوئی اور انھیں نہ ہوئی اور انجام کار باعث نقصان سرکار ہووے واقف کار مال کے کام کسی اور ماہر اس علاقہ کے جو اس حال کو سنتے ہیں تعجب کرتے ہیں کہ چاند پور میں تخفیف ہوا اور مجاہد پور میں نہیں۔ ہماری دانست میں نظر ثانی افسرانِ حال کو واسطے غور و تامل کے اس باب میں پر ضرور ہے اور یاد رکھنا چاہیے کہ نظر اوپر حال اور حیثیت دیہہ کے اور یہ کہ روپیہ کس طرح اس کا وصول ہوتا رہتا ہے بہت زیادہ ملحوظ رکھنی چاہیے نہ نظر اوپر جمع گزشتہ پیوستہ کے۔ فقط الراقم م

باہتمام پنڈت موتی لعل پرنٹر و پبلشر چھاپہ ہوا

مقدمہ

از

پروفیسر خواجہ احمد فاروقی

دہلی اُردو اخبار، شاہ جہاں آبادِ دہلی کا پہلا اُردو اخبار ہے جس کے مطالعے سے مومن و غالب، شیفتہ و آزردہ اور ذوق وظفر کا سارا ماحول اپنی پوری حشر سامانیوں کے ساتھ ہماری آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے اور ہم اس جامِ جم میں دو دُنیاؤں کو دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں، جس میں ایک اُبھرتی ہوئی ہے، دوسری ڈوبتی ہوئی۔ یہ اخبار کب جاری ہوا، اس کے متعلق مختلف بیانات ہیں: مارگریٹا بارنس نے لکھا ہے کہ وہ 1838 میں شروع ہوا۔ پروفیسر اشتیاق حسین قریشی نے اس کی تاریخ اجرا 1837 قرار دی ہے۔ محمد حسین آزاد نے لکھا ہے: "1835 سے دفاتر سرکاری بھی اُردو ہونے شروع ہوئے۔ چند سال کے بعد کل دفتروں میں اُردو زبان ہوگئی۔ اسی سنہ میں اخباروں کو آزادی حاصل ہوئی...

> 1836 میں اُردو کا اخبار دلّی میں جاری ہوا اور یہ اس زبان میں پہلا اخبار تھا کہ میرے والد مرحوم کے قلم سے نکلا۔[1]"

مولانا محمد حسین آزاد کے والد مولوی محمد باقر، دہلی اُردو اخبار کے اڈیٹر تھے اور وہ خود بھی اس سے وابستہ رہ چکے تھے، اس لیے ان کا بیان اہم ہے۔ لیکن اس کا دوسرا ٹکڑا کہ یہ اُردو کا پہلا اخبار تھا، صحیح نہیں۔ جامِ جہاں نما کی موجودگی میں یہ شرف دہلی اُردو اخبار کو حاصل نہیں ہوسکتا۔ یوں گارساں دتاسی نے سراج الاخبار کو دہلی کا پہلا اخبار قرار دیا ہے[2]، حالانکہ وہ 1841 میں شائع ہونا شروع ہوا۔ اسی طرح مولوی ذکاءاللہ نے سید الاخبار، دہلی کو اوّلیت کا درجہ دیا ہے اور اس کا سالِ آغاز 1838 ٹھہرایا ہے۔ یہ بیان بھی ساقط الاعتبار ہے۔ اس بحث سے قطع

نظر، مرزا غالب کے ایک خط سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ دہلی اُردو اخبار 1837 میں ضرور نکل رہا تھا۔ وہ چودھری عبدالغفور سرور کو لکھتے ہیں:

''جناب چودھری صاحب، آج کا میرا خط کاسۂ گدائی ہے، یعنی تم سے کچھ مانگتا ہوں۔ تفصیل یہ کہ مولوی محمد باقر دہلوی کے مطبع میں سے ایک اخبار ہر مہینے میں چار بار نکلا کرتا ہے مسمّٰی بہ اُردو اخبار۔ بعض اشخاص سنینِ ماضیہ کے اخبار جمع کر رکھا کرتے ہیں۔ اگر احیاناً آپ کے یا آپ کے کسی دوست کے یہاں جمع ہوتے چلے آئے ہوں تو اکتوبر 1837 سے دو چار مہینے کے آگے کے اوراق دیکھے جائیں جن میں بہادر شاہ کی تخت نشینی کا ذکر مندرج ہو۔ بے تکلف وہ اخبار چھاپے کا بجنسہ میرے پاس بھیج دیجیے۔''

مولانا محمد حسین آزاد کے اس بیان کی تائید کہ دہلی اُردو اخبار 1836 سے نکلنا شروع ہوا، قاسم علی سجن لال 3 ڈاکٹر عبدالسلام خورشید 4 اور مولانا امداد صابری 5 نے بھی کی ہے۔

یہ ہفتہ وار اخبار 4\20x30 کے سائز پر چھپتا تھا۔ قیمت ماہ وار دو روپے اور سالانہ بیس روپے تھی۔ اس کا پہلا نام اخبارِ دہلی تھا لیکن یکشنبہ 10 رمئی 1840 (نمبر 168۔ جلد 3) سے اس کا نام دہلی اُردو اخبار ہوگیا۔ کاغذ قدرے سفید اور کتابت قدرے جلی اور کشادہ ہوگئی۔ 12 رجولائی 1857 نمبر 28 جلد 19 سے اس کا نام اخبار الظفر ہوگیا۔ اخبار کا نمبر اور جلد کا شمار وہی رہا جو دہلی اُردو اخبار کا تھا۔ اور یہ کھُل کر انگریزوں کی مخالفت اور بہادر شاہ ظفر کی حمایت کرنے لگا۔ لیکن جہادِ آزادی کی ناکامی اور سلطنتِ مغلیہ کی تباہی کے ساتھ بالآخر اس اخبار کی زندگی بھی 13 رستمبر 1857 کو ختم ہوگئی۔

دہلی اُردو اخبار کے مالک و مدیر مجتہد العصر مولانا محمد باقر، خاقانی ہند شیخ ابراہیم ذوق کے ارادت مندوں میں سے تھے۔ وہ علم و فضل ہی میں بڑا پایہ نہیں رکھتے تھے بلکہ دربارِ شاہی میں بھی اُن کو بڑا درخور حاصل تھا۔ میں نے جیون لال کے روزنامچۂ 1857 کا اصل نسخہ لندن میں پڑھا ہے، اس میں کئی جگہ مولوی محمد باقر کی باریابیِ حضور کا ذکر ہے اور ان ہدایات کی صراحت ہے جو انہوں نے بادشاہ کے دستوں کو خزانہ شاہی کی حفاظت کے سلسلے میں دی تھیں۔

مولوی محمد باقر، دہلی کالج میں استاد رہ چکے تھے۔ انہوں نے پرنسپل ٹیلر کو فارسی پڑھائی تھی اور وہ ان کی مسیحی سرگرمیوں سے واقف تھے۔ دہلی اُردو اخبار سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ سررشتہ داری اور تحصیل داری کے علاوہ محکمۂ بندوبست میں سپرینٹنڈنٹ کے عہدے پر بھی کام کر چکے تھے۔ 1857 کی بغاوت سے قبل اس اخبار کا

روّیہ انگریزوں کے خلاف معاندانہ نہیں، متحیرانہ تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ اس کی حیرت، مخالفت میں بدل گئی۔ ہم نے دہلی کالج میگزین کا قدیم دہلی کالج نمبر 1853 میں شائع کیا تھا اور اس میں پہلی دفعہ مولوی محمد حسین آزاد کی نظم تاریخِ انقلاب افزا، دہلی اُردو اخبار سے لے کر چھاپی تھی۔ اس کے آخری شعر یہ ہیں:

کو ملکِ سلیمان و کجا حکمِ سکندر — شاہانِ اولی العزم و سلاطینِ جہاں دار

کو سطوتِ حجاج و کجا صولتِ چنگیز — کو خانِ ہلاکو و کجا نادرِ خوں خوار

نہ شوکت و حشمت ہے نہ وہ حکم نہ حاصل — کس جا ہے جہاں اور کہاں ہیں وہ جہاں دار

کو رستم و سہراب و کجا سام و نریماں — اس معرکے میں کند ہے اک ایک کی تلوار

کو حکمتِ لقمان و کجا علمِ فلاطوں — خیل حکما و علمائے اولی الابصار

ہوتا ہے ابھی کچھ سے کچھ اک چشم زدن میں — ہاں دیدۂ دل کھول دے اے صاحبِ ابصار

ہے کل کا ابھی ذکر کہ جو قومِ نصاریٰ — تھی صاحبِ اقبال و جہاں بخش و جہاں دار

تھی صاحبِ علم و ہنر و حکمت و فطرت — تھی صاحبِ جاہ و حشم و لشکرِ جرار

اللہ ہی اللہ ہے، جس وقت کہ نکلی — آفاق میں تیغِ غضب حضرتِ قہّار

سب جوہرِ عقل ان کے رہے طاق پہ رکھے — سب ناخنِ تدبیر و خرد ہو گئے بیکار

کام آئے نہ علم و ہنر و حکمت و فطرت — پورب کے تلنگوں نے لیا سب کو یہیں مار

یہ سانحہ وہ ہے کہ نہ دیکھا نہ سنا تھا — ہے گردشِ گردوں بھی عجب گردشِ دوّار

نیرنگ پہ غور اس کے جو کیجے تو عیاں ہے — ہر شعبدۂ تازہ میں صد بازیِ عیّار

ہاں دیدۂ عبرت کو ذرا کھول تو غافل — ہیں بندیہاں اہلِ زباں کے لب گفتار

آنکھیں ہوں تو سب کھل گئی دنیا کی حقیقت — مت کیجو دلا اس کا بھروسا کبھی زنہار

عبرت کے لیے خلق کی یہ سانحہ بس ہے — گر دیوے خدا عقلِ سلیم و دلِ ہشیار

کیا کہیے کہ دم مارنے کی جائے نہیں ہے — حیراں ہیں سب آئینہ صفت پشت بدیوار

حکامِ نصاریٰ کا بدیں دانش و بینش — مٹ جائے نشاں خلق میں اس طرح سے یک بار

اس واقعے کی چاہی جو آزاد نے تاریخ
دل نے کہا: قل فاعتبروا یا اولی الابصار

۱۲۷۳ھ

(دہلی اردو اخبار مورخہ 24/مئی 1857)

یہ لَے بڑھتی ہی جاتی ہے۔ 31/مئی 1857 کے اخبار میں لکھتے ہیں:

''(انگریزوں) کے تکبر نے ان کو قہر الٰہی میں مبتلا کیا۔ انا اللہ لایحب المتکبرین۔ اب کہاں ہیں انگلش مین اور فرینڈ آف انڈیا...... اور وہ لن ترانیاں۔ حکمت وحکومت داناؤں انگلستانیوں کی.... آیا نہیں جانتے تھے کہ للّٰہ الحکمۃ البالغۃ ولہ الحکم الہ والملک وہو العزیز القدیر الملک المقتدر العلی الکبیر۔

مر او را رسد کبریا و منی
کہ ملکش قدیم ست و ذاتش غنی''

مولوی محمد باقر کی شہادت کن حالات میں واقع ہوئی؟ اس کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ ڈاکٹر مولوی عبدالحق نے لکھا ہے، 1857 کے ہنگامہ وآشوب میں'' بہ ہزار دقت ٹیلر صاحب کالج کے احاطے میں آئے اور اپنے بڈھے خانساماں کی کوٹھری میں گھس گئے۔ اس نے انہیں مولوی محمد حسین آزاد کے والد کے گھر پہنچادیا۔ مولوی محمد باقر سے ان کی بڑی گاڑھی چھنتی تھی، انہوں نے ایک رات تو ٹیلر صاحب کو اپنے امام باڑے کے تہہ خانے میں رکھا لیکن دوسرے دن جب ان کے امام باڑے میں چھپنے کی خبر محلے میں عام ہوگئی تو مولوی صاحب نے ٹیلر صاحب کو ہندوستانی لباس پہنا کر چلتا کیا۔ مگر ان کا بڑا افسوس ناک حشر ہوا۔ غریب بیرام خاں کی کھڑکی کے قریب جب اس سج دھج سے پہنچے تو لوگوں نے پہنچان لیا اور اتنے لٹھ برسائے کہ بچارے نے وہیں دم دے دیا۔ بعد میں مولوی محمد باقر صاحب اس جرم کی پاداش میں سولی چڑھادیے گئے اور ان کا کوئی عذر نہ چلا۔ مولوی حسین آزاد کا بھی وارنٹ کٹ گیا تھا۔ مسٹر ٹیلر کے مارے جانے میں ان کی بھی سازش خیال کی گئی اور ان پر بھی قوی شبہ تھا۔ مگر یہ راتوں رات نکل بھاگے اور کئی سال تک سرزمینِ ایران میں بادیہ پیمائی کرتے رہے۔ جب معافی ہوئی تو ہندوستان واپس آئے۔''[6]

مولوی ذکاءاللہ، آغا محمد باقر اور جہاں بانو نقوی[7] کے بیانات اس سے قدرے مختلف ہیں۔ لیکن سب اس پر متفق ہیں کہ مولوی محمد باقر کو پرنسپل ٹیلر کے قتل کے الزام میں موت کی سزا دی گئی۔

سیاست سے قطع نظر، دہلی اُردو اخبار کی ادبی اہمیت بھی ہے۔ اول تو یہ کہ مولوی محمد باقر اور مولوی محمد حسین آزاد اس کے دامن سے وابستہ تھے جن کی علمی حیثیت مسلّم ہے۔ دوسرے غالب، ظفر، ذوق، حافظ غلام رسول ویران، میرزا نورالدین خلف میرزا سلیمان شکوہ، میرزا جواں ☆ بخت، میرزا حیدر شکوہ اور نواب زینت محل

☆ متن میں جیون بخت تحریر ہے۔

کے متعلق اس میں بے مثل مواد ملتا ہے۔ ان اوراق کے مطالعے سے ہم غالب کی زندگی کو سماج کے ایک بڑے نقشے میں دیکھ سکتے ہیں۔ اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان کی وہ بشری کمزوریاں جو غالب شکنی کے سلسلے میں گنائی جاتی ہیں، وہ دراصل ان کے طبقے اور سماج کی عام کمزوریاں تھیں، جن میں ان کی ذاتی مجبوریوں اور اقتصادی دشواریوں نے اور اضافہ کردیا تھا۔ مے و قمار سے ان کا تعلق کوئی چھپی ڈھکی بات نہیں۔ وہ جوئے کے الزام میں ایک دفعہ نہیں، دو دفعہ معتوب ہوئے تھے۔ 15 / اگست 1841 کے اُردو دہلی اخبار میں لکھا ہے:

''سنا گیا ہے کہ ان دنوں تھانہ گذر قاسم جان میں مرزا نوشہ کے مکان سے اکثر نامی قمار باز پکڑے گئے مثل ہاشم علی خاں وغیرہ کے ..... کہتے ہیں کہ بڑا قمار ہوتا تھا لیکن بہ سبب رعب اور کثرت مرداں کے یا کسی طرح سے کوئی تھانے دار دست انداز نہیں ہو سکتا تھا، اب تھوڑے دن ہوئے یہ تھانے دار قوم سے سید اور بہت جری سنا جاتا ہے، مقرر ہوا ہے۔ یہ پہلے جمعدار تھا۔ بہت مدت کا نوکر ہے۔ جمعداری میں بھی یہ بہت گرفتاری مجرموں کی کرتا رہا ہے۔ بہت بے طمع ہے۔ یہ مرزا نوشہ ایک شاعر نامی اور رئیس زادہ نواب شمس الدین خاں قاتل ولیم فریزر صاحب کے قرابت قریبہ میں سے ہے۔ یقین ہے کہ تھانے دار کے پاس بہت رئیسوں کی سعی اور سفارش بھی آئی لیکن اس نے دیانت کو کام فرمایا۔ سب کو گرفتار کیا۔ عدالت سے جرمانہ علی قدر مراتب ہوا۔ مرزا نوشہ پر سو روپے۔ نہ ادا کریں تو چار مہینہ قید۔ لیکن ان تھانے دار کی خدا خیر کرے، دیانت کو تو کام فرمایا انہوں نے لیکن اس علاقے میں بہت رشتے دار متمول اس رئیس کے ہیں، کچھ تعجب نہیں کہ وقت بے وقت چوٹ پھٹ کریں اور دیانت ان کی وبال جان ہو۔ حکام، ایسے تھانے دار کو چاہیے کہ بہت عزیز رکھیں۔ ایسا آدمی کم یاب ہوتا ہے۔''[8]

مئی 1847 کا واقعہ اسیری اس کے بعد کا ہے، جس کے متعلق منشی کریم الدین نے لکھا ہے:

''ان ایام میں یعنی درمیان 1847 کے ایک حادثہ ان پر جانب سرکار سے بڑا پڑا، جس کے سبب ان کو بہت رنج لاحق ہوا۔ عمر ان کی اس میں قریب ساٹھ برس کے ہوگی۔''[9]

لیکن اس سے غالب کی شاعرانہ عظمت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ ان کی عظمت کے گوشے وہاں روشن ہوتے ہیں جہاں وہ شخصیت اور گردوپیش سے اٹھ کر کائنات کی وسعتوں میں پہنچ جاتے ہیں اور یہی وہ منزل ہے جہاں ان کے اشعار تیرِ نیم کش بن جاتے ہیں۔

8 ستمبر 1852 کے دہلی اُردو اخبار میں اس مشاعرے کا ذکر ہے جو میرزا سلیمان شکوہ کے بیٹے میرزا نورالدین نے اگست 1852 میں منعقد کیا تھا۔ اس مشاعرے میں غالب نے اپنی مشہور غزل ''سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہوگئیں'' سنائی تھی جو آج بھی زبان زد خلائق ہے۔ بہادر شاہ ظفر نے طرح میں یہ غزل پیش کی تھی ؎

چار آنکھیں تیری، اپنی آفت جاں ہوگئیں
تیری اس کی جگر سے پار مژگاں ہوگئیں

دہلی اُردو اخبار کا ذکر غالب کے خطوں میں، بہادر شاہ کے مقدمے میں اور گارساں دتاسی کے لیکچروں میں موجود ہے، جو اس کی اہمیت کے شاہد ہیں۔ اس سے زبان و ادب کی رفتار معلوم ہوتی ہے اور تاریخ کے بہت سے گوشے ایک ڈائری کی شکل میں ہمارے سامنے آجاتے ہیں۔

ان امور کے پیش نظر ہم شعبۂ اُردو کی طرف سے دہلی اُردو اخبار کے ان تمام پرچوں کو من وعن چھاپنا چاہتے ہیں جو نیشنل آرکائیوز یا ادارۂ ادبیات اُردو حیدرآباد دکن یا ذخیرۂ قاسم علی سجن لال عثمانیہ یونی ورسٹی میں محفوظ ہیں۔ اس وقت قسط اول کے طور پر 26 جنوری 1840 سے 20 دسمبر 1840 کے پرچے پیش کیے جارہے ہیں جو نیشنل آرکائیوز نئی دہلی سے حاصل ہوئے ہیں۔ ان میں پہلا پرچہ سید معین الدین کے اور آخری موتی لال پرنٹر اور پبلشر کے اہتمام میں شائع ہوا ہے۔ افسوس ہے کہ اس فائل سے مندرجہ ذیل پرچے غیر حاضر ہیں، لیکن ناتمام بھی اللہ آمین کر کے رکھنے کے قابل ہیں:

۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۷۴، ۱۸۲، ۱۷۶، ۱۹۸، ۱۸۸۔

1847 کی جلد میں قرآن مجید ترجمۂ مولانا عبدالقادر اور شیفتہ کے تذکرۂ گلشن بے خار کا اشتہار ہے اس جلد کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُردو نثر میں بے شمار لفظ انگریزی کے داخل ہوگئے تھے۔ ذیل میں ایک مختصر سی فہرست پیش کی جاتی ہے:

آکزلری — ڈکشنری — اجنٹ — مجسٹریٹ — جنٹ — ڈیپوٹی — سارٹی فکٹ — کارسپانڈنٹ — پارلیمنٹ — سرکلر — اسکالر — اجنٹی — رجمنٹ — سپرنٹنڈنٹ — پولیس — اسٹانپ — پولیٹی کل ڈیپارٹمنٹ — پلاٹن — روبی — لفٹنٹ — سٹلمنٹ — اسسٹنٹ — کپتان — ایمرلڈ — ریونیو — پنشن — کلکٹر — سکرتر — کمینڈر — جوری اسسیر — کمسریٹ — سیشن — برگٹ

بعض ناموں اور لفظوں کا املا آج سے مختلف ہے:

مہرٹہہ ۔ بمبئی ۔ مندراس ۔ اوریسہ ۔ گوآ ۔ گورکھہ (GORKHA) باروت ۔ جمع اور اضافت کے بارے میں آزادی تھی مثلاً اتواپ (توپ کی جمع)، چٹھیات صدر، کمیدان پلاٹن، امورات، نوٹ ہائے جعلی، صاحب چٹھی، بابوے مذکور، کثرت بھیڑیہ، برہمنانِ مذکورین۔

ابھی اُردو نثر فارسی کے غلبے سے آزاد نہیں ہوئی تھی۔ یہ فقرے ملاحظہ ہوں:

جب نوبت بہ نالش ہوئی۔ تماشائے رقص رقصان پری پیکر۔ اگر وہ دست آویز غیر کامل القیمت پر لکھی گئی ہوتی۔ نظر بروجوہاتِ چند در چند۔ خصومت بحدے تھی۔ بباعث انقضائے مدّتِ مقرری گورنری ہندوستان۔ درباب امتحان متوقعینِ عہدہ ہائے منصفی کے۔

1840 کی جلد کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پورا ایشیا مغربی استحصال کی وجہ سے اقتصادی کرب میں مبتلا تھا۔ قلعۂ مبارک میں تنخواہیں بہت دیر میں تقسیم ہوتی تھیں اور لوگ اس کی وجہ سے بہت پریشان تھے۔ دہلی اردو اخبار کی 1840 کی جلد 3 میں لکھا ہے:

> ''بسبب الغیاث اور فریاد تنخواہ داروں کے مرزا شاہرخ بہادر کو تاکید ہوئی کہ تنخواہ تقسیم کی جاوے۔ سو کچھ لوگوں کو تقسیم ہوئی اور بعضے بیچارے پھر باقی رہے۔ مختار کو لوگ بہت دعائے خیر سے یاد کرتے ہیں۔ نواب تاج الدین حسین خاں کو ازراہ مرحمت سلطانی ایک جریب عنایت ہوئی۔ قرضخواہوں نے جو رستے میں گھیرا تھا سو مرزا شاہرخ بہادر نے حکم دیا کہ قلعہ کے دروازے کے اندر گھسنے نہ پاویں اور بلکہ نیاز علی کے واسطے بھی، لیکن حضور سے ارشاد ہوا کہ قرض خواہوں کو ممانعت قلعہ کی نہ کرنی چاہیے اور درستی ان کی کرنی چاہیے۔''

سیاسی بحران کی یہی کیفیت ایران میں بھی تھی۔ اسی جلد میں ایک جگہ ایران کے بارے میں لکھا ہے:

> ''وہاں کے اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ اموراتِ اندرونی اور بیرونی ممالک ایران بہت خراب حالت میں ہیں۔ شاہِ ایران نے بمجرد پہنچنے کے اصفہان میں، چار سو آدمیوں کو گرفتار کیا۔ چنانچہ اون میں ایک پیرزادہ بھی ہے اور جب کہ بادشاہ ہرات میں تھے تو یہ پیرزادہ بھی سرکشوں کے ساتھ تھا اور بسبب اس سرکشی کے، ناظمِ اصفہان نکال دیا گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ ان آدمیوں کے واسطے سزائے سخت تجویز ہوگی۔''

اس اخبار میں مقامی بدانتظامی اور چوریوں کا بھی ذکر ہے۔ 19 / اپریل 1840 کے اُردو اخبار نے

کلکتہ کے بارے میں لکھا ہے:

''دریافت ہوتا ہے کہ ان دنوں میں ہنگامہ چوری کا وہاں ایسا گرم ہے کہ شہریوں نے رات کو سونا ترک کر دیا ہے، ہر شب چور دولتمندوں کے گھروں میں آ کے جو کچھ نقد جنس پاتے ہیں لیجاتے ہیں اور ارباب پولس سے کچھ تدارک اوس کا نہیں ہو سکتا، ظاہرا چوروں سے سازش رکھتے ہیں وگرنہ ممکن نہیں ہے کہ ہر شب بے سازش پاسبانوں اور ارباب پولیس کے چوری کرنے میں جرأت کر سکیں۔''

17 رمئی کا اردو اخبار قندھار کی بدانتظامی کے بارے میں لکھتا ہے:

''وہاں کے خطوط سے دریافت ہوتا ہے کہ مابین قندھار اور کابل کے کئی ہفتوں سے راہِ آمد و رفت مسدود ہے۔ شاہ عالیجاہ شجاع الملک ماہ جولائی میں ارادہ جانے قندھار کا رکھتے ہیں۔ اس جگہ نرخِ غلہ بہت گراں ہے لیکن توقع ہے کہ یہ فصل بہت خوب ہووے۔ شرابیں وغیرہ اسباب انگریزی یہاں بہت کم بہم پہونچتا ہے اور باعث یہ ہے کہ بباعث بے انتظامی راہ اور خوف لٹ جانے کے کوئی سوداگر اسباب نہیں لے جاتا۔''

دہلی اردو اخبار مندرجہ ذیل اخباروں سے خبریں اخذ کرتا تھا:

''اخبار لدھیانہ، زبدۃ الاخبار، اخبار الکبیر، آگرہ اخبار، سماچار درپن، جامِ جہاں نما، آئینہ سکندر اور اس میں بہت سلیقہ برتا تھا۔ کئی جگہ اس کا ذکر ہے کہ ''باشندگان خیوا اکثر آدمیوں کو روسیوں میں سے، ساتھ تحریص و ترغیب اپنے ملک میں لا کر بہ تقریب غلاموں کے بیچ ڈالتے ہیں۔''

2 رفروری 1840 کے اردو اخبار میں لکھا ہے:

''عرصہ ایک سال کا گزرتا ہے کہ ترکان جنگجو نے قریب دس ہزار آدمیوں کے جمع ہو کر اور متوطنانِ روس پر حملہ کر کے کئی ہزار لڑکے اور لڑکیوں کو مع عورتوں کے بطور قیدیوں کے اپنے ملجی و ماوی میں لے جا کر بطور غلاموں کے بیچ ڈالا۔ شاہِ روس نے بمجرد سننے اس خبر کے والیِ بخارا کو لکھا کہ اپنی رعایا کو اس کام سے باز رکھو۔ والیِ بخارا نے جواب میں لکھا کہ اکثر پرگنہ جات کوہستان ہمارے علاقے سے خارج ہیں اور قدیم سے بردہ فروشی ان کا پیشہ ہے۔''

دہلی اُردو اخبار میں حضورِ والا کے عنوان سے بہادر ظفر ان کے خاندان اور قلعۂ معلی کی خبریں شائع ہوتی تھیں۔ ان خبروں کے پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ انگریز روز بروز دخیل ہوتے جاتے تھے۔ اور بادشاہ کو طرح

طرح سے ذلیل کرتے تھے۔

9رفروری 1840 کے اردو اخبار میں لکھا ہے:

''مرزا شاہرخ نے عرض کی کہ صاحب سکرتر بہادر بابت پیشکش حضور والا کے پچاس ہزار روپیہ نقد اور پچاس ہزار روپے کی اٹھیاں دیتے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ صاحب کلاں بہادر اور صاحب سکرتر بہادر کے نام شقہ جاوے کہ مابدولت کو اٹھ انیاں لینی منظور نہیں ہیں۔''

بادشاہ نے حکیم احسن اللہ خاں کو خطاب عنایت فرمایا۔ اس پر دہلی اردو اخبار رائے زنی کرتا ہے:

''حکیم احسن اللہ خاں کو خلعت چھ پارچہ کا تین رقم جواہر معہ خطاب عمدۃ الحکما معتمد الملک حاذق الزماں حکیم احسن اللہ خاں بہادر ثابت جنگ مرحمت ہوا اور حکیم مذکور بجائے حکیم شرف الدین خاں کے واسطے خاص.... حضور والا کے سرفراز ہوئے۔ کہتے ہیں کہ حکمائے ہندوستانیوں میں یہ حکیم بہت تیز ذہن اور سلیم الطبع تجربہ کار ہیں۔ پہلے والی جھجر کے وہاں تھے۔ وہاں ان کا بہت اعتماد تھا۔ لیکن ایک ظریف نے بطور ظرافت یوں بیان کیا کہ تذکار عمدگی حکمت اور حذاقت اور اعتماد جو خطاب میں مفہوم ہوتا ہے یہ تو مطابقت ظاہر ہے مگر بہادری اور ثبوت جنگ کا ثبوت نہیں معلوم ،صرف وزن شعر ہے یا یہ کہ المعنی فی بطن الشاعر کہا چاہیے۔ ظاہر حال میں تو یہ امر وضع الشئی علی غیر محلہ معلوم ہوتا ہے۔ ہاں اور محاسن متعلقہ طبابت جو کہیے سو اس شخص کے حق میں بجا ہیں لیکن یہ ظرافت اون ظریف کی فراخ حوصلگی اور علو ظرافت سے باہر معلوم ہوتی ہے۔ اول تو یہ عنایات شاہانہ ہے یہ ضرور نہیں کہ مخاطب خطاب بجمیع الفاظ حرفاً حرفاً مطابق واقع ہی ہووے، دوسرے محتمل کہ ایسا ہی واقع میں بھی ہووے۔ ثبوت اس کے خلاف کا بھی تو نہیں ہے۔ اور تناسب بہادری اور جنگ واسطے حکیم کے کچھ ممنوع نہیں ممکن ہے کہ ایک شخص بصفات متعدد موصوف ہووے۔ اور علاوہ اس کے یہ بات کیا بہادری اور ثابت قدمی سے باہر ہے کہ حکیم قدیمی سالہائے سال کا جو مدت ہائے مدید سے مزاج داں حضور والا کا ہو، وہ پس پا ہو جاوے اور ماضی پڑے اور یہ شخص غالب آوے اور اس شخص کا غلبہ ہو۔''

دہلی اُردو اخبار نے اس بات پر زور دیا ہے کہ وہ ہندوستانی جو نئی تعلیم سے بہرہ ور ہیں، وہ انگریزوں سے بہتر کام کر کے دکھاتے ہیں:

''ہندوستانی عملہ ناحق بدنام ہے۔ اگر ان کی تنخواہ بھی قرار واقعی ہو جاوے، اختیار ٹھہر جاوے مثل

عملگانِ انگریزی کے موقوفی بحالی ان کی منحصر ہو حاکمانِ ذی اقتدار پر نہ ہر یک کلکٹر، مجسٹریٹ اور ڈپوٹی کلکٹرانِ نو آموز جواں عمروں پر، تو جو اوصاف انگریز لوگ انگریزوں کے بیان کرتے ہیں وہ انہیں ہندوستانیوں میں ظہور پکڑیں۔ دیکھو کہ صدر امینانِ اعلیٰ جو متصف ہیں ان باتوں سے جو کہ اوپر بیان کی گئیں، وہ کس دیانت سے نیک نامی سے کام کرتے ہیں اور کارگذاری اکثروں کی اس میں شک نہیں کہ بدرجہا فائق پائی جاتی ہے بہترے انگریزانِ ہیولی صورت سے۔''

دہلی اُردو اخبار کا انتخابی ذہن تھا اور وہ مغرب کی اچھی چیزوں کے خیر مقدم کے لیے تیار رہتا تھا۔ اس نے مغربی طب کو مشرقی طب پر ترجیح دی ہے۔ 20 ستمبر 1840 کے اخبار میں ایک خط شائع ہوا ہے اس کا اقتباس ملاحظہ ہو:

''میں نے ایک مریض کا حال دیکھا کہ کوئی شخص دیکھنے والا اوس کو نہ کہتا تھا کہ یہ شخص جیتا رہے گا اور ڈاکٹر نے اس کا علاج کیا، فوراً اچھا ہوگیا۔ مفصل حال اس کا یہ ہے کہ ایک غریب مفلس سا آدمی اچھا صحیح سالم بازار میں دیکھا کہ دفعتہً قریب ہلاکت کے ہوگیا یکا یک منہ سے کف جاری ہونے لگے۔ توقع اوس کی زندگی کی کسی کو نہ تھی، مردہ میں اور اس میں کوئی فرق نہ تھا۔ اور پھر تحقیق ہوا کہ کوئی مرض مثلِ صرع وغیرہ پہلے سے بھی اوسے نہ تھا، تھانے دار نے فوراً اوس کو ڈاکٹر صاحب کے پاس جو اسپتال سرکاری میں علاج کرتے ہیں، پہونچایا۔ ڈاکٹر صاحب نے فوراً اوس کی فصد کی، بمجرد فصد کے اوس نے آنکھیں کھول دیں اور بات چیت کرنے لگا۔ پھر اور دوا بمقتضائے مصلحتِ وقت جو مناسب جانی، ڈاکٹر صاحب نے اوسے دی، غرض وہ مریض اچھا ہوگیا۔ اب موجود ہے۔ الحاصل کہ ہر چند زندگی اور موت خدا کے اختیار ہے لیکن اگر اس مریض کی اجل پہونچی ہوتی تو کسی ہندوستانی طبیب صاحب کے ہاتھ پڑتا، وہ پنڈول سونگھاتے، لخلخہ بنواتے کیوڑہ گلاب پلاتے اور جو قرابادین وشفا میں واسطے ظاہر ہونے ایسی علامتوں کے لکھا ہوتا، عمل میں لاتے۔ ایک گھڑی بھر میں مریض کو عقوباتِ دنیاوی سے چھڑوا دیتے۔''

اس اخبار سے مغلوں کے آخری دَور کی تمدنی زندگی کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ 19 راپریل کا اُردو اخبار رقمطراز ہے:

''واضح ہوتا ہے کہ بابو کور چرن نامی ایک شخص ہیں اور موری میں کہ متصل اندول کے واقع ہے رہتے ہیں سو انہوں نے شرادا اپنی والدہ مرحومہ کا بڑی دھوم دھام سے کیا۔ قریب سولہ ہزار روپیہ

کے اٹھنیاں اور چونیاں فقیروں اور محتاجوں کو تقسیم کیں — قصہ کوتاہ بہ تحقیق دریافت .... قریب پچاس ہزار روپیہ کے اس کار دھرم میں صرف کیے۔"

24رمئی 1840 کا اقتباس ملاحظہ ہو:

"آرائش محل بیگم صاحبہ اب تک بدستور بیمار ہیں معالجہ بطور اطبا کے ہوتا ہے، صد ہا ملانوں اور مشایخوں کو کھانا کھلایا گیا اور بہت سا چاندی سونا اور لوہا اور ست نجا اور گاؤ میش اور مادہ گاو سیاہ وغیرہ حیوانات اور اجناس و اقماش خیرات کیے گئے مگر کچھ تخفیف اور فائدہ متصور نہیں ہوتا۔"

31رمئی کے اخبار میں فرزند تولد ہونے کی رسم ملاحظہ ہو:

"عرض ہوئی کہ مرزا شاہرخ کے گھر میں فرزند پیدا ہوا، حضور انور نے گیارہ کشتیاں پارچۂ پوشا کی اور دو سو پچاس روپیہ نقد واسطے فرزندِ موصوف اور اس کی والدہ کے مرحمت کیے اور داروغۂ توشکخانہ کو حکم ہوا کہ ایک جوڑا زنانہ واسطے بیگم صاحبہ کے اور پانچ جوڑے معہ دو سہرۂ مقیشی کے واسطے اون کے فرزند کے بھیج دو۔

26 تاریخ ماہِ مذکور کو مرزا شاہرخ کے ہاں تشریف لے جا کر بتقریبِ تولدِ فرزند رقص طوائف کا ملاحظہ فرمایا۔ مرزائے موصوف نے گیارہ خوان مُن سپاری کے نذر گزارے۔"

لیکن اقتصادی بے چینی روز بروز بڑھتی ہی جاتی تھی جس میں انگریزوں کی پالیسی کو بڑا دخل تھا۔ یکم مارچ 1840 کا اُردو اخبار، کٹک کے بارے میں لکھتا ہے:

"ایک خط اوس سمت کے سے واضح ہوتا ہے کہ بسبب کمی بارش کے وہاں قحط غلّہ ہو رہا ہے اور ہزار ہا آدمی طعمۂ اجل ہوئے ہیں اور ہوتے جاتے ہیں اور علاوہ ازیں چیچک اور وبائے ہیضہ اور تپ، غارتِ باشندوں میں کمی نہیں کرتا اور بہت خلقت مرتی جاتی ہے۔"

یہی اخبار آگے چل کر اوڑیسہ کا حال بیان کرتا ہے:

"از روئے خط ایک دوست کے دریافت ہوتا ہے کہ بسبب قحط غلّہ کے وہاں کے غریب غربا نے پیشہ غارتگری اور راہزنی کا اختیار کیا ہے اور زیادہ تر ظلم یہ ہے کہ جس کو لوٹتے ہیں اوسے جان سے بھی ہلاک کرتے ہیں اور یہ حال بلاسور سے پوری تک ہے اور ایسے مقامات میں جہاں آمد و رفت کم ہے۔"

17رمئی کا اخبار آگرہ کی گرانی کے بارے میں لکھتا ہے:

''بیشتر یہاں کے لوگوں کو اُمید قوی تھی کہ غلّہ ارزاں ہو جاوے گا لیکن خلافِ قیاس و توقع وقوع میں آیا یعنی نرخِ غلّہ روز بروز گراں ہوتا جاتا ہے اور دو ہفتہ سے وبائی ہیضہ بھی جاری ہے چنانچہ کئی آدمی اس اثناء میں مر گئے..... بھیڑیوں کا اس جگہ پر غلبہ ہے اگر چہ زمانِ حال میں کسی لڑکے بالے کو نہیں لے گئے ہیں مگر راتوں کو گرد و نواح میں چھاونی اور شہر کے چلّاتے پھرتے ہیں۔''

اقتصادی بدحالی کے ساتھ ساتھ انگریزوں نے ہندو مسلمانوں اور شیعہ سنّیوں میں اختلاف پیدا کرنے کی کوشش کی اور کئی جگہ فسادات بھی ہوئے جن کی تفصیل دہلی اُردو اخبار میں درج ہے۔ ان اخباروں کے مطالعے سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ زمانہ قطعی طور پر زوال اور انحطاط کا نہیں تھا۔ سیاسی زوال کے اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں انصاف، بہادری، غیرت و حمیت، رعایا پروری، ادب نوازی کی صدہا مثالیں مل جاتی ہیں۔

31/مئی کا اُردو اخبار لکھتا ہے:

''خوش خبری ہووے محتاج معافی دارانِ دس بیگھہ یا کم دس بیگھہ زمین والوں کو کہ صدائے مظلومیہ اُن مظلوموں کی، حاکمانِ باانصاف کے کان میں پہنچی اور اثر پذیر ہوئی۔ ان حضرات کی رائے اور فہمید اور کوشش کا حال تو معلوم، جیسی ان کی عقل ہے پیشتر لکھا گیا، لیکن یہ صرف اثرِ ہمت ہے اون رحم دلوں کا جنہوں نے سرکار کے گوش زد کیا اس ظلم کو، اور سرکار نے رحم کیا۔''

20/دسمبر کا اُردو اخبار لکھتا ہے:

''اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ ان دنوں بعلت کثرت مریضوں کے طبیب لوگ معالجے اور مداوا سے ان کے تنگ آ گئے ہیں اور فرصت دم لینے کی نہیں رکھتے اس لیے پیش گاہِ ارباب کونسل سے یہ ایما ہوا ہے کہ ایک دار الشفا اور اثناء راہِ چیت پور میں تعمیر کریں اور وہاں طبیب مقرر کیے جاویں۔ اون صاحبوں نے جن سے کہ کام مدرسوں کا تعلق رکھتا ہے حضورِ اربابِ گورنمنٹ میں درخواست کی ہے کہ لاکھ روپے سالیانہ جو کہ واسطے مصارف مدرسوں کے ملتا ہے اکتفا نہیں کرتا۔ اگر دو لاکھ روپیہ مرحمت ہوا کریں تو اربابِ مدارس کو فارغبالی حاصل ہووے، سو درخواست مذکور واسطے منظوری کے گئی ہے۔''

29/مارچ کا اُردو اخبار' مراد آباد کے بارے میں لکھتا ہے:

''ایک دوست کے خط سے معلوم ہوا کہ وہاں سے دس کوس کے فاصلے پر ایک مقام ہے اس کا نام ہے امروہہ، اب کے عشرۂ محرم میں وہاں بہت شہرہ تھا کہ دنگہ فساد قرار واقعی ہووے اس واسطے کہ وہاں مولوی سعادت نامی ایک صاحب ہیں پیش نماز شیعہ مذہب، سو گروہ اہلِ سنت جماعت نے قصد فساد کا اون سے کیا تھا اور مستعد فساد کے ہوئے تھے لیکن صاحب مجسٹریٹ اور اسسٹنٹ

مجسٹریٹ عشرۂ محرم میں خود امروہہ میں گئے اور اس طرح کا انتظام کیا کہ بسبب حُسن انتظام اون کے، شعلہ فساد او ٹھنے نہ پایا اور امن رہا...... کہتے ہیں کہ صاحب مجسٹریٹ اور ایسسٹنٹ وہاں کے بہت مستعد اور انصاف دوست ہیں۔''

مسٹرنٹ راجن کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ 1844 سے 1848 کے درمیانی عرصہ میں دہلی اُردو اخبار کی اشاعت 69 سے 79 تک پہنچ گئی تھی۔ جو اس زمانہ میں جبکہ لاکھوں کروڑوں کی بات کی جاتی ہے عجیب معلوم ہوتی ہے۔

سرکاری رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ یہ اخبار اپنے مخالفوں کے خلاف بھی لکھتا ہے اور ان معزز دیسی شرفا پر ذاتی حملے کرتا ہے جو اس کے مذہبی خیالات سے متفق نہیں۔ تاہم اس کو موجودہ زمانے کے صحافی نقطۂ نظر سے جانچنا غلط ہوگا۔ اس کی پوری تاریخ کو سامنے رکھا جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ دہلی اُردو اخبار نے نہ صرف اُردو صحافت میں بلکہ جہادِ آزادی میں بڑا حصّہ لیا ہے۔

شعبۂ اُردو
دہلی یونی ورسٹی، دہلی
15/ اگست 1972

حواشی:

1۔ محمد حسین آزاد: آب حیات، طبع لاہور 1950، ص 26
2۔ خطبات گارساں دتاسی، اورنگ آباد، 1935، ص 31
3- Islamic Culture, Jan 1950,P.16 (Vol. 24, No.-1)
4۔ ڈاکٹر عبدالسلام خورشید: صحافت پاکستان و ہند میں، مطبوعہ 1963، ص 103
5۔ امداد صابری: تاریخ صحافت اردو، جلد 2 حصہ اول، مطبوعہ دہلی، ص 28
6۔ ڈاکٹر عبدالحق: مرحوم دہلی کالج، دوسرا ایڈیشن، 1945، ص 61
7۔ جہاں بانو نقوی: محمد حسین آزاد، ص 7
8۔ دہلی اردو اخبار مورخہ 15/ اگست، 1841 نیشنل آرکائیوز آف انڈیا
9۔ تذکرۂ کریم الدین، ص 378